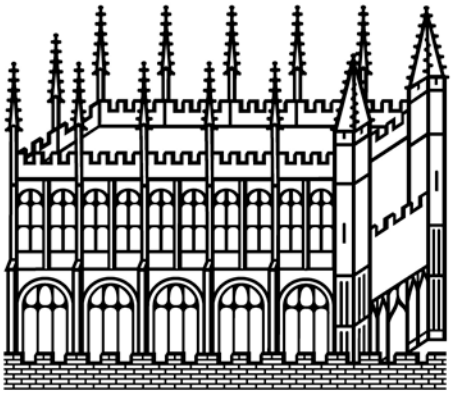


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



16 E 51

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و نعت و مناقب کے سامعین مصائب جناب سید الشہدا اور ذاکرین محامد آل عبا کو مژدہ سنانے کا مقام ہی کہ جسطرح چند مجموعے مرثیۂ مرزا دبیر صاحب و میر انیس صاحب و میر مونس صاحب مرحوم کے اس مطبع اودھ اخبار مین چھپکر اشاعت پذیر ہوے اسی طرح بالفعل ایک مجموعہ نایاب مرثیون در باعیات و سلام کا کہ جسکا نام تاریخی گلزار غم ہی معروف بہ مجموعۂ مرثیۂ میر عشق جلد اول اسکی بار دوم حسب خواہش خریداران بعد نظر ثانی حضرت مصنف ماہ فروری ۱۸۸۳ع مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۰ ہجری مین بمقام لکھنو مطبع منشی نولکشور مین چھپی اس مجموعہ کے آغاز مین رباعیات پھر ذخیرۂ سلام ہی من بعد مجموعہ مرثیون کا حال جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حال جناب عباس علیہ السلام تک مسلسل ہر حال کا مرثیہ علیحدہ ہی یہ ایک خاص ترتیب ہی جو اور مجموعون مین نہین تھی اسمین مرثیہ خوانون کو کمال تسہیل ہوگی یہ مجموعہ بڑے نامی گرامی اُستاد وقت افصح الفصحا ابلغ البلغا تاج الذاکرین اسوۃ الشاعرین جناب سید حسین میرزا صاحب متخلص بہ عشق کا کلام ہی کہ جنکی رزم و بزم بیانی شہرۂ آفاق ہی اور طلاقت لسانی اور خوش بیانی پر کاملین کا اتفاق ہی مزید بران صنائع لفظی و معنوی مرثیون مین مراعات ہی نئے طرز و انداز کا یہ مجموعہ ہی جو نہایت تفحص و تلاش سے بتوسط مجمع علوم جناب مولوی میرزا محمد تقی صاحب مصحح اس مطبع کے دستیاب ہوا ناظرین حسب اس مجموعۂ رباعیات و سلام و مراثی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماوینگے حسن و خوبی اس مجموعہ کی داد دینگے اور حضرت مصنف کے زور طبع اور تلاش پر آفرین کہینگے جناب احدیت اس مجموعہ کو مقبول طبع اہل جہان فرماوے بمنہ و کرمہ

INSTITUTE INDIA

۴۴۴

سقے کے آنسو دُنسے میسر تری ہوئی
تھی موتیوں سے مشک سکینہؑ بھری ہوئی

۴۴۵

صدمہ نہ تھا کچھ اتنے تنِ پاش پاش کا
مُنھ دیکھتا تھا پیار سے راکب کی لاش کا

۴۴۶

اتنے قریب شاہِ امم سنگدل گئے
تلوار ین سر سے پہلوؤں سے نیزے مل گئے

۴۴۷

حسینؑ دیکھ جو زینبؑ نے حلق بابا کا
کہا کہ ہائے بھتیجے کی تیغ نے کیا کیا

۴۴۸

خطاب ہے تجھے گردن پہ زورِ دھل گئی
بہن کے دیکھ کے آگے ردا نکل گئی

۴۴۹

کس در سے حسینؑ پکارے غضب ہوا
دنیا سے بھائی جان سدھارے غضب ہوا

۴۵۰

کیا فکر قبر کی ہے کفن کی تلاش ہے
تو ای غریب کون ہے یہ کسکی لاش ہے

۴۵۱

پیری میں یہ الم ہے شہِ مشرقین کو
تم دو جوان بھائی کا پرسا حسینؑ کو

۴۵۲

بھائی کی مصیبت سے سلطان کربلا
فضہ کی سمت پھر گئے دیدے بھرے ہوئے

۴۵۳

حسینؑ آپ نے پوچھی اور کون تھا
سینے پہ ہاتھ رکھے ہوئے سر جھکے ہوئے

۴۵۴

بھائی کی لاش پر حسینؑ جا کے رو دیئے
خیمہ سے اکبرؑ و قاسمؑ نکل پڑے

۴۵۵

اس شکل اس علم کو علمدار کیا کروں
تلوار ین سر پہ پہلوؤں میں نیزے کیا کروں

۴۵۶

ہونڈج جو یہین یہ برادر تو خوب ہے
لاشین پڑی ہوں دونون برابر تو خوب ہے

۴۵۷

سقائے اہلبیت جہان سے گذر گئے
ماتم کرو کہ حضرتِ عباسؑ مر گئے

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۴۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۳۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۳۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۱۵

لشکر مین ڈھونڈھتے تھے انھین شاہ جابجا
مارا کسی نے گرز گران ہوش ہو گئے
فریاد شوق ہو اسے عباسؑ مین ہائے
آواز دے رہے تھے دیدہ و بحر سو گئے

عباسؑ شکل جعفر طیار گر پڑے
رن مین علم کے پاس علمدار گر پڑے

۴۱۶

جسم مبارکون پہ تھے زخم بیشمار
چلاتے تھے پکار کے صاحب مرے وفا
بیکس پہ ہو رہے تھے ستم بیشمار
خاموش ہو گئے شہ گلگون قبا کے پاس

باقی نہین کسی کا سہارا حسینؑ کو
بس خاتمہ ہی جنگ کا مارا حسینؑ کو

۴۱۷

ظالم نے ڈھایا ہے علم خاص و عین پر
جیسے کسی شجیہ کا لاشہ زمین پر
گریان حال سے تھا بون نشان کے
شبیرؑ حسینؑ لوٹ گئی فوج کین پر

عباسؑ نامدار کا صدمہ گمان ہی
ایسا گرا ہون آج کہ اوٹھنا محال ہی

۴۱۸

چلائے اکبرؑ آپ سے جاتا نہین
عباسؑ کہ کر بھائی کو سمجھاتا نہین
ہاتھ نہین کہ تیر کو پھینکا نہین
اپنی نہین خبر مجھے کچھ سوجھتا نہین

غش مین ہو یا سفر سوے ملک بقا ہو
مجکو پکار بھی نہین سکتے کیا ہوا

۴۱۹

دشوار ہے کہ موت مین تم کو پکارون
بھائی مین فرصت نہین سنتے ہو مارون
کیونکر قبول خاک نشینی نہ ہو مجھے
فیلک سے اوٹھا گئے وہ اوٹھانے تھے جو مجھے

کیا جانے غش مین ہین کہ جہان سے گذر گئے
ملنے کی میرے جنکو خوشی تھی وہ مر گئے

۴۲۰

فوجون کا تھا ہجوم غضب اوٹھ رہی تھی گرد
تھا شور یا حسینؑ کہ تھرا رہی تھی گرد
غم سے نہان حسینؑ کے ہاتھ پاؤن ہو سرد
غمخوار رہ گئے تھے نہ اوٹھا سکے تھے درد

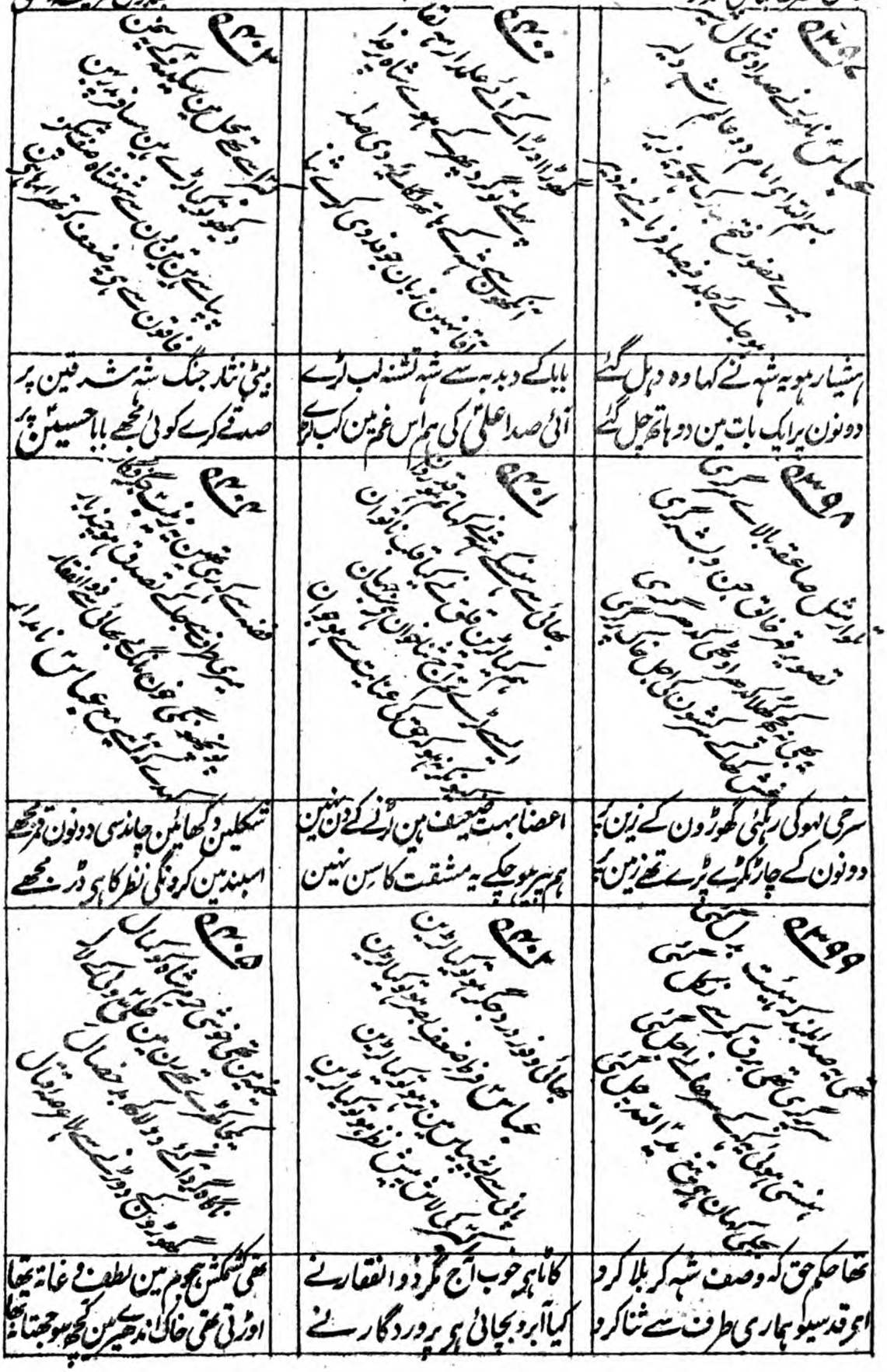
دل سے کہا کہ سر بھی کٹا گھر بھی لٹ گیا
بھائی کا ساتھ تین برس بعد چھٹ گیا

۴۲۱

آئی جناب زینبؑ مضطر کی صدا
بیٹا مرا دلاسہ و تسکین دے گیا
لے خاتمہ بالخیر و فغان سے کی وفا
رخصت کرو کہ اب یہ سوے خلد جائیگا

آنکھون سے دونون پاؤن تمہارے لگائیگا





۳۸۸

دل فتنوں کے خانہ زنجیر میں چھپا
دل اہل بلا کے سینۂ شمشیر میں چھپا
دل والے بھاگے سایۂ شمشیر میں چھپا
یہ دولے بھاگے سایۂ شمشیر میں چھپا

مردے بھی تھے تصور یوم الحساب میں
اوڑھے ہوئے تھے دامن محشر اضطراب میں

۳۸۹

وہ دوپہر وہ دیوۂ میدان کارزار
مولا علم کیے ہوئے شمشیر شعلہ بار
وہ آستین چڑھی ہوئی وہ ہاتھ ذوالفقار
جلوہ وہ ذوالفقار کی نوکوں کا بار بار

قبضے سے قدر تیغ کے پھل کی دو چند تھی
سورج سے رن میں برق درخشاں بلند تھی

۳۹۰

ہر جانگداز ہر خلق عادل کا فتنہ ہون
سر پہ قضا کھڑی ہے اور تیغ ہاتھ میں
عمان خیط حیدر صفدر کی لہر ہون
اترے ہے جس جگہ موج ہی جا کے ہر ہون

اتی زمین پر تو لہو چاٹنے لگی
مین چرخ سے اوترتے ہی سر کاٹنے لگی

۳۹۱

چہرے پہ ہے ظفر کی درخشان شعاع بار
سرپر نشان فتح و نصرت انتما ہے
فرشتے کہتے ہیں خط انصف انتما ہے
آئی صدا کہ رح امین ذوالفقار ہے

حسن حسام و شان و غلاف دیکھتے ہے
مُنھ پھیر پھیر کے شہدا دیکھتے رہے

۳۹۲

لو ہانہ میرے پھل کو سمجھنا قضا یہ ہے
پیدا ہوئی ہون سبب جنان سے مزا یہ ہے

۳۹۳

ہیں اور مستعد ہو کے آتا جدا ل پہ
روکا امام نے یک نہ خود کی دھال پہ
دونون ملی ہے نصرت حق ذوالجلال پہ
حملہ کیا اور پھون نے شعلہ تو خان پہ

بھائی کو دی صدا دم پیکار دیکھنا
اس نا توان کی ضرب علمدار دیکھنا

۳۹۴

بھیلا خطر یزید لعین شام مین چھپا
بھاگا جو کفر سایۂ اسلام مین چھپا

۳۹۵

تیغ جہان و دل فاطمہ ہوا
سبط نبی جلال مین ہین خاتمہ ہوا

۳۹۶

لو ہانہ میرے پھل کو سمجھنا قضا یہ ہے
پیدا ہوئی ہون سبب جنان سے مزا یہ ہے

۳۹۷

حسن حسام و شان و غلاف دیکھتے ہے
مُنھ پھیر پھیر کے شہدا دیکھتے رہے

۳۹۸

مین برق بھی ہون تیغ دو سر بھی حسین کی
قبضے مین آسمان بھی ہے سب زمین بھی

۳۹۹

اتی زمین پر تو لہو چاٹنے لگی
مین چرخ سے اوترتے ہی سر کاٹنے لگی

۴۷۹
چلائی مرگ دیر سے ہون انکی تاک مین
پہلے سے پیلے ہوے آئے ہین خاک مین

۴۸۰
فرزند نوجوان شہ دین کد ھر گئے
بولے حسینؑ اکبر ذیجاہ مر گئے

۴۸۱
ہوگا قلق سوا اودھر افسانہ دیکھیے
لاشون کی سمت سیدِ والا نہ دیکھیے

۴۸۲
یہ معرکہ شبیہ پیمبر بھی دیکھتے
لڑتا ضعیف باپ کا اکبرؑ بھی دیکھتے

۴۸۳
تنہا نہین حسینؑ بھی رسولِ امم بھی ہین
آئی صدائے حیدرِ کرار ہم بھی ہین

۴۸۴
مشرک ہین پاس فائدہ کیا دیر جو کرو
دونون کو لاشریک لہ کہکے دو کرو

۴۸۵
آنکھین چمک سے بند ہوئین دل اٹک گئے
آپسمین دونون خوف کے مارے لپٹ گئے

۴۸۶
تھا انقلاب رنگ بھی ہر شی کا مانند تھا
مچھلی تھی برج ماہ مین پانی مین چاند تھا

۴۸۷
ملکے سنبھالو گنبد فیروزہ فام کو
غیظ آگیا حسینؑ علیہ السلام کو

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

لاشے اوٹھانے ضعف بڑھا غم سوا ہوا
تیغ علیؑ کو دیکھ کے فرمایا کیا ہوا

تا حشر غازیون کو حشم یاد آئینگے
جب ذکر جنگ آئیگا ہم یاد آئینگے

یہ کوہ مثل کاہ ہماری نظر مین ہین
ہم ہین تمھارے پاس دونون سفر مین ہین

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

تنہا نہ جایئے کہ وہ دو بدسوار ہین
بولی کمر سے تیغ علیؑ دم مین چار ہین

بندھوا دیا جو کھول کے پٹکا دلیر نے
چوما علیؑ کی تیغ کے قبضہ کو شیر نے

ہو جائے نام ننگ دعا مین خلل نہ آئے
تلوار چلتے دیکھ کے قبضہ نکل نہ جائے

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

کیا کوئی ضرب کھائیگا بھائی حسینؑ کی
آخر ہے دیکھ لو یہ لڑائی حسینؑ کی

لڑنے کو رن مین خسرو لشکر شکن چلے
پھر پھر کے دیکھتے ہوئے شاہ زمن چلے

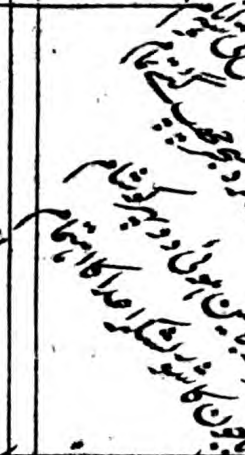
آئیگی شرم فاطمہؑ کے نور عین کو
خیمہ سے گر کسی نے پکارا حسینؑ کو

۳۶۱



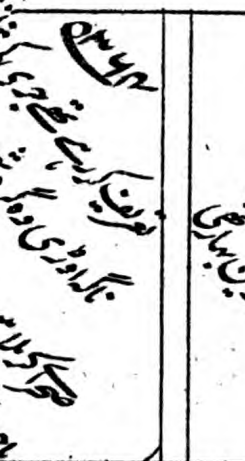
تھا ماہتاب سے یہ کلام آفتاب کا
توڑا شعاع شمس نے شیشہ شراب کا

۳۶۲



آنکھیں تمام وحشیوں کی ڈر سے بند تھیں
اُس خاک سے سموم کی صدائیں بلند تھیں

۳۶۳



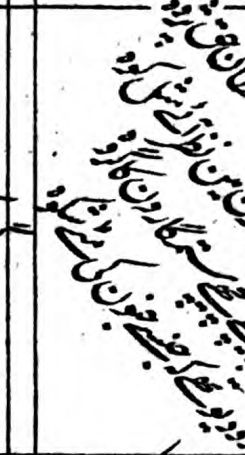
کہتے تھے ہیں عدو شہ بدر و حسینؑ کے
بولی ظفر کہ پاس تو آؤ حسینؑ کے

۳۶۴



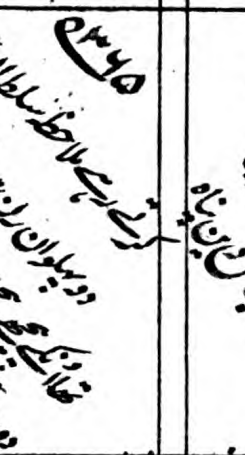
کس خواب میں ہو غافلو تم بھاگتے نہیں
اس شکل سے جو سوتے ہیں وہ جاگتے نہیں

۳۶۵



ناخن دراز بال سراسر کھڑے ہوئے
بت دونوں کافروں کے گلے میں پڑے ہوئے

۳۶۶



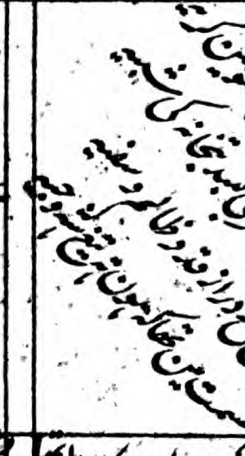
شہرہ سنا ہی جب اُت ابن بتولؑ کا
ہاں آئے تو کدھر ہی نواسا رسولؐ کا

۳۶۷



دو لاکھ ایک شیر کے آگے سے ہٹ گئے
تھوڑا بڑھا کے شاہ گلے سے لپٹ گئے

۳۶۸



حقا یہ ناریوں کی جسامت کا حال تھا
بے دو ہوئے سقر میں سمانا محال تھا

۳۶۹



آگے علیؑ کی سیف تو تم بڑے ہوئے
پہلو میں جبرئیل امین آ کھڑے ہوئے

۳۵۲

وہی شاہ ہے صدا کہ دو عالم کا ہے دھنی
کیون بھائی جان پر نہ ہو سب کی جان نثار
ہر دکھ میں دشمن پر ہو ردِ بلا کا وار
عباس جلد اسکو مٹا دو کہ خاک ہو

۳۵۳

اس کے ہیں بن دھوپ میں گیسو سفید سے
ہو زیبا اس کو گرمی ہیں نیر کے تپش سے
اس حسن سے لڑے ہیں جو جا جہان میں ہم
اکبر کی شان والے سے تو زور ہے ترا

۳۵۴

یاد آ رہی ہے جنگ شہ قلعہ گیر کی
تصویر بن گئے ہو جناب امیر کی

۳۵۵

اس تک نہ جیتے جی گذرِ اہل شام ہو
آنے نہ پائے شمر کہ قصہ تمام ہو
اپنا مقام خلد میں ہے تو سقر میں جا
ہم اور گھر میں جائینگے تو اور گھر میں جا

۳۵۶

کیا دیکھتے ہو دشمنِ مشکل کشا علی
نیزہ لگا و جلد اسے کہتے ہیں مرتضیٰ علی
فرماتے ہیں یہ دیکھ کے ہیں مرتضیٰ علی
حیدر کرار دیکھتے ہیں مرتضیٰ علی

۳۵۷

دنیا کی آنی دیر ہے لیکن کھا چکا ہو
گھبرا کے جا نہ پیٹھ سے بھاگے بھاگے ہو
فرزند عبد دود کو علی نے جا دیا
تم نے ہیں اس شقی کے بچانے کو اٹھایا

۳۵۸

تم دور ہو او داس ہی دل کیا بتائیں ہم
اسکو مٹا کے آؤ گلے سے لگائیں ہم

۳۵۹

جھوما یہ کہکے حیدرِ کرار کا علم
اودھا جبریل کا ہاتھ اور ادھر ذوالفقار
نیزہ پہ ڈرا ہو گوشِ عدو سے ادھر گیا
نیزہ سنان ادھر سے اور ادھر گئی ذوالفقار

۳۶۰

پائین سرائے دہر سے منہ موڑتے ہوئے
پیمان شکن کو دیکھ لیں دم توڑتے ہوئے
نیزہ قضائے ظالم ناپاک ہو گیا
مارد کے حق میں رشتہ اضحاک ہو گیا

۳۶۱

ای شہسوار خاطر تحیر کیا ضرور
دشمن تمہارے بس میں ہے تاخیر کیا ضرور

۳۶۲

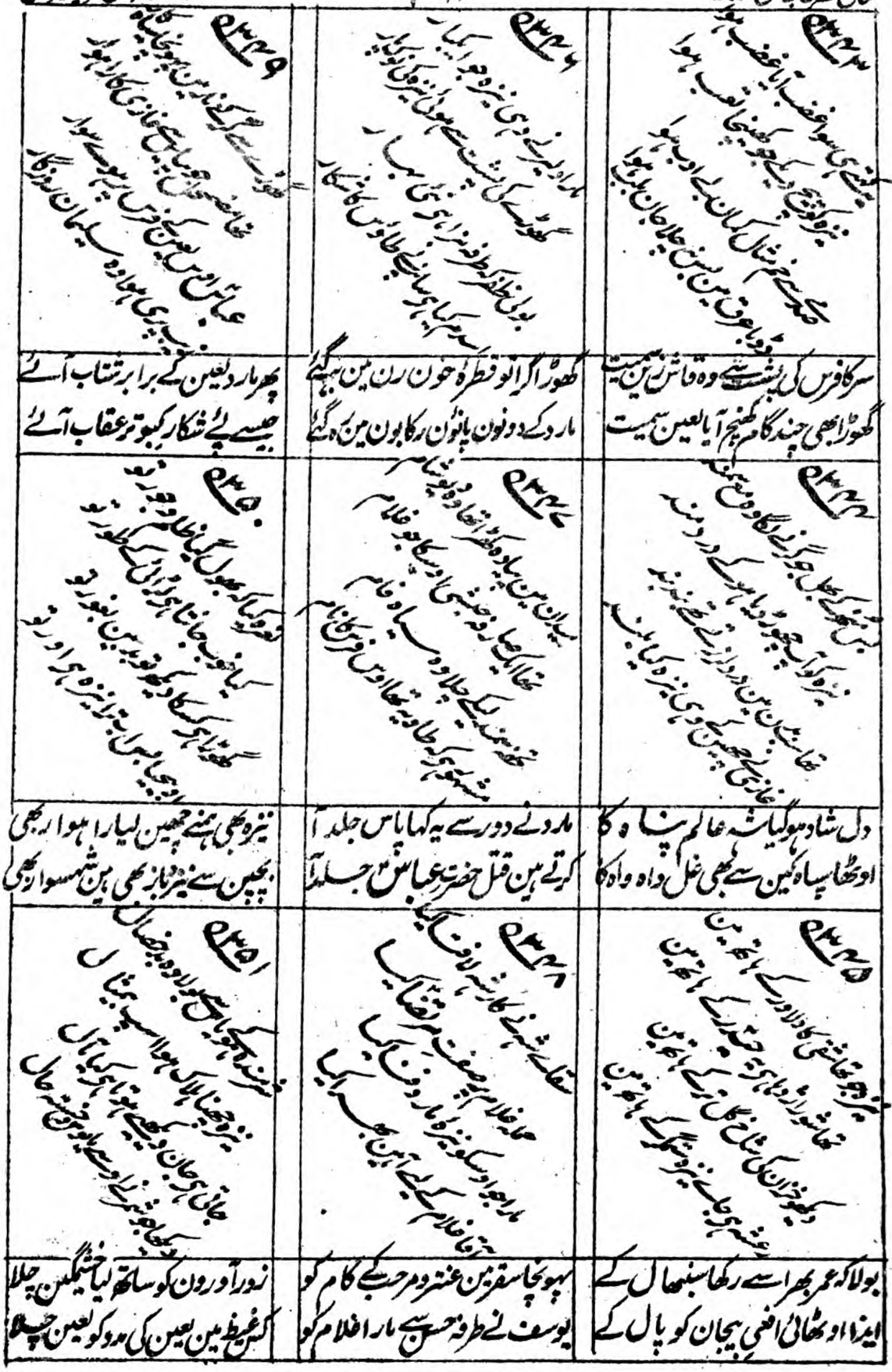
ہاتھوں کو جوڑ کے یہ کہا اضطراب میں
خادم رہے رکاب فلک انتساب میں

۳۶۳

ایسا بھی نیزہ باز ہے دنیا میں یا نہیں
چلائے کان سے کبھی ہمنے سنا نہیں

۳۶۴

زندہ اسے کہ جسکے ہیں عاشق رسول
اپنا غلام جسکو بنایا علی کے پھول
نوکر کی غلام کر نہ سکے کیا حصول
دنیا میں کوئی دیکھے ہیں ایسے مہمان ہم



۳۲۳
عباسؑ ہوں برادر شہ دین کا لاجواب ہم
ہوں بندہ ہائے صاحب بندہ کا ملا علم
ہوں بندہ ہائے صاحب بندہ کا ملا علم
نوبت ہے میری اب کہ ہے دنیا کی فوج کم
دشمن الف ہے میرے مقابل کے ایک کا

۳۲۴
اچھا ہوا جو سر کٹا اور دیکھ لے
زور غلام سے سپہ اور دیکھ لے
ہو حملہ ور یہ ہاتھ یہ تلوار دیکھ لے
جس کو دیکھا ہو ستمگار دیکھ لے

۳۲۵
ہوں فوج فاطمہؑ کی علی اکبرؑ کے ہیں سپاہ
جانباز خاص شاہ خراسان کے ہیں سپاہ
پیارے جناب فاطمہؑ اور حسنؑ کے ہیں سپاہ
سنتے ہیں یہ سب کہ یہ بھی بخشن کے ہیں سپاہ

کہتا ہے سین آبرو سے سلسبیل میں
سقائے اہل بیت امام جلیل ہیں
یہ جان لے کہ جان گئی منہ جو موڑ گیا
ابکی ملائی آنکھ تو سر تن سے اوڑ گیا
ذروں میں ہم ملائیں ابھی ماہ و مہر کو
ہم یا حسینؑ کہکے جھکا دیں سپہر کو

۳۲۶
دوم ہوئیں ناصر دین نجف خدا
اولاد حیدر کرار شاہ لافتا
ہاں علی امام ہلا فضل اسد اللہ
حسنؑ رشید نجف اسد اللہ

۳۲۷
فضل خدا ہی ثانی الیاس کی طرف
کیوں کانپتا ہے دیکھ تو عباسؑ کی طرف

۳۲۸
مشکلکشا ہیں نائب خیر الانام ہیں
یہ سب ہمارے والد ماجد کے نام ہیں

۳۲۹
ہیں جان کا شوق ہے ہوا دنیا سے سیر ہیں
کٹنے کو ہیں جہاد پہ بر میں سمیٹے زیر ہیں
جنت کے ہیں جو شوق میں وہ دلیر ہیں
کٹنے ہیں جس کو شوق خدا اور سپہ شیر ہیں

کر دینگے بے نشان کہ علیؑ کے نشان ہیں
جسنے جنون کو زیر کیا اوسکی جان ہیں

۳۳۰
چپ رہ نہیں تو سیف شرر دم علم ہوئی
قبضے کو اب چھوا تو کلائی قلم ہوئی

چھوٹا نہ زور سے تو مچل بچیا ہوا
عباسؑ نامور نے کہا کیوں یہ کیا ہوا

۳۳۱
ہوں فوج فاطمہؑ کی علی اکبرؑ کے ہیں سپاہ
جانباز خاص شاہ خراسان کے ہیں سپاہ
پیارے جناب فاطمہؑ اور حسنؑ کے ہیں سپاہ
سنتے ہیں یہ سب کہ یہ بھی بخشن کے ہیں سپاہ

۳۳۲
ہوں فوج فاطمہؑ کی علی اکبرؑ کے ہیں سپاہ
جانباز خاص شاہ خراسان کے ہیں سپاہ
پیارے جناب فاطمہؑ اور حسنؑ کے ہیں سپاہ
سنتے ہیں یہ سب کہ یہ بھی بخشن کے ہیں سپاہ

۳۲۵

ناوک فگن کہا تمھین خوف جان نہین
بیچے کہ فرمانبر حاکم اسمان نہین
مجھکو فقیر بیمت قتل کیجو ان نہین
مجھسا سپاہ قلب مین اسمان نہین

پر حسن مین شرف ہی تمھین آفتاب پر
آتا ہی مجکو رحم تمھارے شباب پر

۳۲۸

اوسنے کہا کہ پھینک دو تیغ اور سپر کو تم
بیچارگی مین زور و اور ان کے وار
بیچارگی مین زور و اور ان کے وار
بیچارگی مین زور و اور ان کے وار

ہر خنہ ساز ہی زرہ و اہل جبہ مین
معمول ہی کہ برق چمکتی ہی ابر مین

۳۲۱

بولا عباس ہیہات کہ کرتا ہی جنگ
آتش زرج ہی زرہ خ و تیغ خ و رنگ
بولا عباس کالال ذرا دیکھ اسکا رنگ
ناری سنبھل کہ بیٹھی ہی یہ زرہ کی تیغ

یہ اسپہ خ رنگ ترا دل جلائیگا
شعلہ ہی تجکو لیکے جہنم مین جائیگا

۳۲۶

ہیہات کہا نہین ہی قضا سے مفر کسی
ہونے مین ہی شمار و ندارد نفس کسی
نیزے مین ہی نظارہ و دارد نفس کسی
دشمن کی جان لینے مین ہی فضل خدا کسی

یوسف کی شکل عرق ہین جرأت کی چاہ مین
اچھا شباب ہی جو مٹے اوسکی راہ مین

۳۲۹

ہیہات ہیہات ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی

اس ڈھال سے امید عبث ہی پناہ کی
کیا کام آئیگی یہ سیاہی گناہ کی

۳۳۲

ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی

تیغ و سپر سے کام لین برق و سحاب کے
فرزند ہین وصی رسالت مآب کے

۳۲۷

ظالم غرور مین ہی ہی ہی ہی ہی
سیجا ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
کیونکر ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
سکتے ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی

ہی مرگ اپنی تیغ صف اہل غدر مین
تھا حشر اس ہلال کے جلوہ سے بدر مین

۳۳۰

ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی

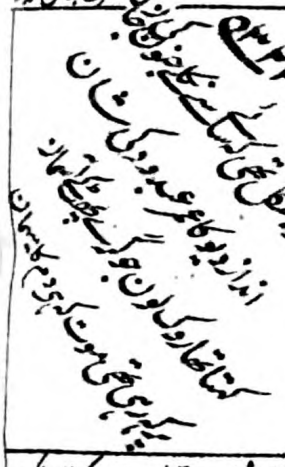
تلوار پھینکدے کہ محل خطر مین ہی
ظالم یہ ہاتھ نہیں قضا کا کمر مین ہی

۳۳۳

ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی

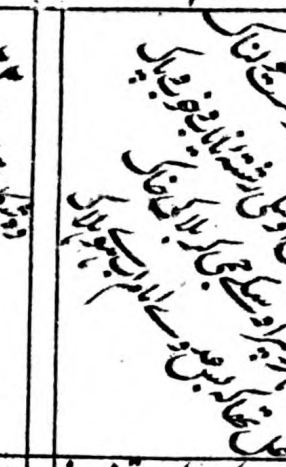
ظاہر ہی رسے روح کا وقت رحیل ہی
ہوگا دو نیم دال اسی پر دلیل ہی

۳۱۶



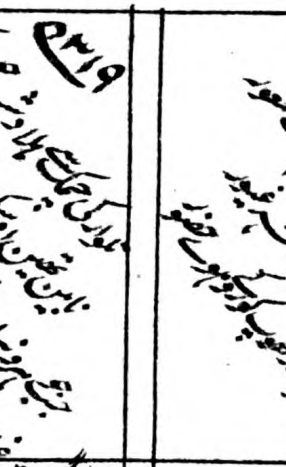
عباسؑ کے جہاد کا غل چار سو رہے
صدقے سے اُنکے نہ کوئی آزردہ رہے

۳۱۷



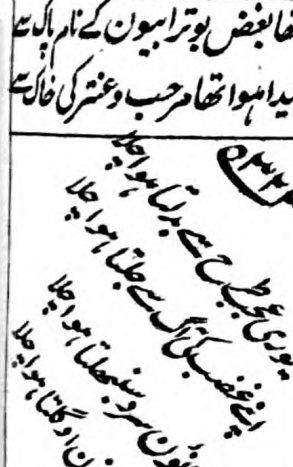
کاٹونگی سر قسم یہی کھائی ہی تیغ نے
تسبیح خاک پاک کی اوٹھائی ہی تیغ نے

۳۱۸



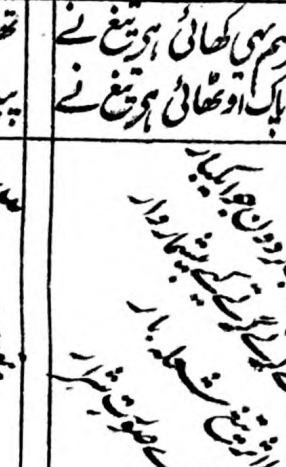
تھا بغض بوترابیون کے نام پاک سے
پیدا ہوا تھا حرب و عنتر کی خاک سے

۳۱۶



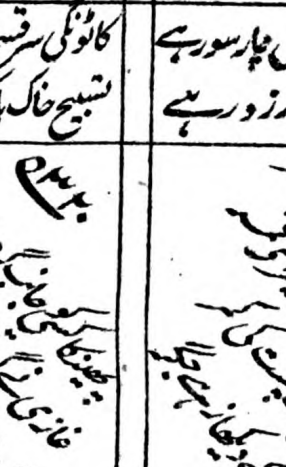
تلوار مین یہ چشم کی ضو کا اصول تھا
شاخ ہلال عید مین نرگس کا پھول تھا

۳۱۷



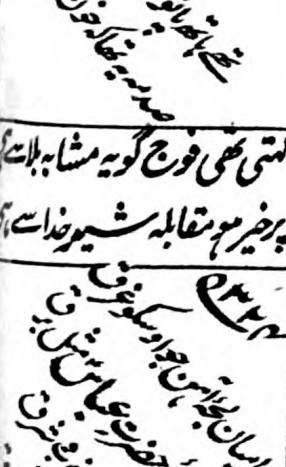
دی فتح نے صدا یہ بھلائی کی وجہ ہی
منھ تیغ کا ہی صاف صفائی کی وجہ ہی

۳۱۸



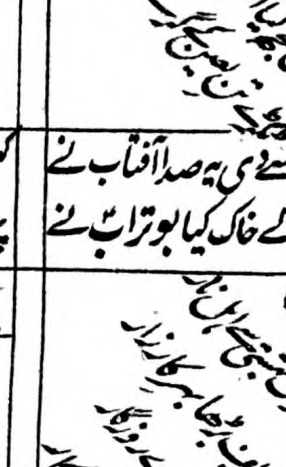
ہمسر کسی کو خلق مین وہ جانتا نہ تھا
انسان کیا خدا کو بھی پہچانتا نہ تھا

۳۱۶



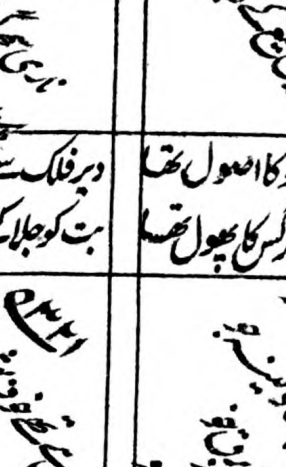
دیر فلک سے دی یہ صدا آفتاب نے
بت کو جلا کے خاک کیا بوترابؑ نے

۳۱۷



کہتی تھی فوج گو یہ مشابہ بلا سے ہی
پر خیر ہو مقابلہ شیر خدا سے ہی

۳۱۸



گردن جھکا کے آپ ستمگر ٹھہر گیا
گھوڑا شقی کا مرکب غازی سے ڈر گیا

۳۰۸

تھا شاہ کے علم کا پھریرا کمال سبز
تھیں تھیں ہلالیں سبز کہ تھے ہالال سبز
بجلی ہو مست تھے جو گھٹاؤں میں جا بجا
بادل تھے سبز سبز کہ جوبن پہ تھا جوال سبز

۳۰۹

نعلِ سمند ابر کے ٹکڑے اڑا کیے
برسا کیے وہ جھوم کے گرجے کیے شیر
دو صاعقے تڑپ کے گرے کیے شیر

۳۱۰

بھائی کو جو چلے حضرت دلدار دیکھ کر
عباس اور بھائی کے پیچھے ہو لیے کمان
بولے یہ سب کہ شہنشاہ انس و جان
بولے کہ ہم تو بھائی جان اور جائیں گے کہاں

۳۱۱

نکلی نیام سے ملکِ موت شعلہ زار
روشن پہ بجلیاں کے سے تھے وار
بولی اجل حسین کے سینے پہ سے فدا
ہے ہے غضب ہوا ہے غضب ہے غضب ہوا

۳۱۲

عباس اور بھائی کے ہمراہ ہو لیے
تن اسطرف پڑے تھے ہوئی دونا کام دوہم
بھائی کے ہمراہ ہو لیے عباس اسطرف
تن اسطرف پڑے تھے ہوئی دونا کام دوہم

۳۰۶

فرمانے لگے حسین برادر سے دمبدم
بھائی ادھر سے تم بھی دو اور میں ادھر سے ہم
چڑیا ہے گھر کے گھیرے ہوں تو ہیں گذار دو علم
گر ہاتھ کٹ کے گر پڑے دانتوں میں مار دو علم

۳۰۷

تیغوں کا ہو حصار صف جنگ کے لیے
چاروں طرف سے گھیر لو جو رنگ کے لیے

۳۱۱

ابتیغ بہر مشک سکینہ جدا رہے
اتنا نشان کے لیے تسمہ لگا رہے

۳۱۲

تھے چار آئینوں میں نشان آفتاب کے
ڈوبے ہوئے تھے خون میں حلقے رکاب کے

۳۰۹

ڈھالیں ہوئی تھیں ڈھالین ہجوم سیاہ تھا
شمس و قمر کے بیچ میں ابر سیاہ تھا

۳۱۲

دستِ خلیل ہیں غضنفر الحسن ہیں ہم
واللہ تبر تراش نہیں بت شکن ہیں ہم

۳۱۵

کی جنگ ساتھ قدر بڑھائی غلام کی
اب یوں ملاحظہ ہو لڑائی غلام کی

۲۹۸
تیغین چلین جو چہرہ پہ لوٹے ہزار کی
ڈھیرین گرینگے کٹکے ہی تیغ و سپر کی
ان بجلیون مین وجہ یہ ہی آب و تاب کی
یہ چاندنی کی شعلے ہی وہ آفتاب کی
عباسؑ کی بھی تیغ مین انداز برق ہی
سردار کی حسام دوسر ہی یہ فرق ہی

۲۹۹
بولی یہ سنکے تیغ علمدار نامور
ہی فرق آسمان و زمین مین کروڑ نظر
آہن ہی تین وہ سیب جہان کیا تھا تیز تر
دیکھا کہا نسے آئی ہی کاٹے ہین کسکے سر
مین ہمدم حسام شہ مشرقین ہون
ہی آبرو کہ ہمرہ تیغ حسینؑ ہون

۳۰۰
عباسؑ کی حسام جو سر کاٹنے کی ہی
شہ سر شکاف و خود بدن و جگر کاٹنے کی ہی
دو صد کا کاٹ سکے یہ کر کاٹنے کی ہی
القصہ یہ ادھر وہ ادھر کاٹنے کی ہی
کوئی نہین کب غضب حق سے بچ گیا
ستمگر نے جان لی جو معلق سے بچ گیا

۳۰۱
تیغین گرنین ہین کہ گرہ ہون نیام کی
ہی چوک کہ ہے خطا کے قابل ہمکدون کی
جو ہر ہی یہ کہ چشم اجل بہر اہل کین
حکمین جب کے سامنے بیدم ہو کہ لعین
جاہر تیغ سیدہ بیجاہ صاف کی
پیرون نے پیشوا کے لیے راہ صاف کی

۳۰۲
رن مین چلی جو تیغ حسینؑ کی طرار بجلی سی
وہ ساتھ مثل عاشق سرشار ہو گئی
نکلے کبھی جو تیغ علمدار بجلی سی
سو بار ادھر گئی سو بار ادھر گئی
فل بسملون مین تھا کہ محل ہی دریغ کا
پانی پیا حسینؑ کے سقے کی تیغ کا

۳۰۳
انکی ہوا مین مرگ سپاہ ذلیل ہین
جو ہر مین آیتین یہ پر جبرئیل ہین

۳۰۴
جو صدمہ کلایان پہ کٹ کر فضا کی ہین
دو پھلیان یہ چشمہ قمر ضیا کی ہین
پھر قبر مین نہ بند نہ کفن نہ فضا کی ہین
یہ نور مین ہین کہ اندھیان مشکلکشا کی ہین

۳۰۵
دونون چلین جو ساتھ اور ٹلے ہار بار سر
وہ کشمکش تنون سے جدا بار بار سر
تھا ہاتھ مین علم سے ہر شعار سر
ہماری تھے سر کشون کو دیم کار زار سر
چہرے کی شکل کیا ہوئی یہ جانتے نہ تھے
سردار آپ اپنے کو پہچانتے نہ تھے

۳۰۶
کشتے ہوا جو تیغ شہ دین پناہ کا
یون دو ہوا کہ کھل گیا دفتر سپاہ کا
کر چہرے نقشہ علم اور تھا اہ کا
تھا یہ نشان تیغ علمدار شاہ کا

۲۸۹

بسطِ رسولؐ تھے کہ جو نورِ خدا کہوں
بھائی حسینؑ کے تھے جو مددگار کس طرح
پرچھا ہیں وہ جو جنگ کا دن میں نہ یاد دیں
اے وقت کم ہو جنگ کا دن میں نہ یاد دیں

ابن علیؑ ہوں قاتلِ افواجِ شام ہوں
کافی ہے اتنی بات کہ انکا غلام ہوں

۲۹۰

یہ بھی وہ ابن حیدرِ کرار کے نہ تھے
جب سے پیادہ پا شہِ ابرار سے نہ تھے
منھ موڑ کر نہ فیصلہ الفرار سے نہ تھے
یعنی بظفر کرکے پھرے وار سے نہ تھے

راہی تھی فوج سوئے جہنم یزید کی
رن میں صدا بلند تھی ھل من مزید کی

۲۹۱

مطلع
جب تک کہ مصدروں کی یہ تیغیں علم رہیں
جلوے سے برق بار وہ دم بدم رہیں
دشمن پہ بن کے ابر گہر بار دم بدم رہیں
پھیلی جہاں تک آبادی فوج ستم رہیں

بولے شریر جا میں کہ سمان قید کر دیا
خالق نے بجلیوں سے بیابان کو بھر دیا

۲۹۲

دو ہیبت و شکوہ و شہنشاہ فاد کش
وہ ضرب ذوالفقار وہ اعدا کی کشمکش
ہر ایک ہاد جنگ علمدار سرخوش
خونخوار ہے کہ شیر زمیں آنجا ہے فرش

تیغوں کی ابتک ارض و سما میں نمود ہے
ڈر سے زمین خاک ہے گردوں کبود ہے

۲۹۳

ایسی نہیں ہے تیز کسی سے نہ پالی تیغ
سارے گئے کہاں کہ کسی سے نہ کھا سکے
عباسؑ نے ہے ایک ہی جھٹکے لگا دی تیغ
ہیں ہیں ہوا دو نیم ہوئی جس پہ جا گری

بس دفعہ حسینؑ کا بھی وار ہو گیا
گھوڑے سے گرتے گرتے عدو چار ہو گیا

۲۹۴

کہتے تھے کچھ جو یار مدد کے بلین
مثل ہلال عید ہوئیں خم گلے ملین
جلکے قریب نیر اعظم گلے ملین
تیغیں عجیب شان سے باہم گلے ملین

چلائی فتح قدرتِ رب قدیر ہے
دستِ نبی میں دستِ جنابؑ امیر ہے

۲۹۵

دونوں کا قرب دیکھ کے اعدا کو یاس تھی
ناگن عصا حضرت موسیٰ کے پاس تھی
تیغیں دو کان کاٹ کے اوٹھیں چمک چمک
لاشوں سے سن بدن کٹا کے اوٹھیں چمک چمک
ہر مرتبہ خون چاٹ کے اوٹھیں چمک چمک
تیغیں قریب گھاٹ کے اوٹھیں چمک چمک

چلائی فتح قدرتِ رب قدیر ہے
دستِ نبی میں دستِ جنابؑ امیر ہے

۲۹۶

تلوار جو سنبھالی ہوئی ہے سے دوچار دو
دیکھے جو سامنے ہوئے عاشق پہ وار دو
تلواریں چلائیں ہو دم کار زار دو
ہر ایک روبرو ہوا ایک بار دو

گویا ہوئے حسینؑ کہ ای ذی شعور واہ
تسلیم کی اونھوں نے پکارے حضور واہ

۲۸۰
خالق نے کی ہو جسکو عطا یہ دو صفت ہو
تیغ ہوا ہو جسکی فضا یہ دو صفت ہو
کرتی ہو رونق جسکی ثنا یہ دو صفت ہو
حق نے کیا ہو جسکو عطا یہ دو صفت ہو

کشتوں کے ذبح کا اگر اسکو خیال ہو
خود مرغ روح مرغ وعنصر حلال ہو

۲۸۱
ہے صاحب جمال یہ بھی ہین نوجوان بھی ہین
پیاسے بھی ہین یہ شیر دلاور جوان بھی ہین
ہمصاحب حسین شہ تشنہ دہان بھی ہین
غازی بھی ہین یہ صاحب شمشیر ران بھی ہین

امیدوار فضل خبیر و لطیف ہین
اللہ تو قوی ہی مگر ہم ضعیف ہین

۲۸۲
ہین ان کے خیمہ گاہ میں بخشی خبر وہ آج
شیرون کی کچھار سے ہین دو شیر نر برآمد
کفار کو دکھانے ہین دو فتح کی راہ ہم
لے لا امان کہتے ہین دیتے پناہ ہم

میدان ہین یہ اپنے ہاتھ سفید و سیاہ کے
دیکھو گڑے ہوے ہین نشان مہر و ماہ کے

۲۸۴
ہاتھ کسکے ہے یہ صوفی نباس علم
ہم خلق ہے انکے سر پہ کہ کوثر پہ علم
دیتے ہین نور نرغہ اعدا کو ہم
ہے فوج شہ کی شمع ہدی ہے دو سبب ہم

ذی روح تھا نہ کوئی نہ یہ کائنات تھی
بس ہم تھے اور خالق اکبر کی ذات تھی

۲۸۵
اور ہے بھی زیادہ ہر اک سے خدا ہین
اپنا ہمین جانتے ہین انبیا ہمین
جبریل کہا ہے کہ سیون ایک جا ہمین
پہلے خدا نے پاک کیا پیدا کیا ہمین

اب ہین ہمین امام سوم اسمین کیا کلام
آواز دی خطیب الٰہی نے لا کلام

۲۸۶
ہمکو لقب کریم سے خالق نے دیا
دنیا مین بھی بشر ہین ہمین آخرت مین بھی
نعلین سے ہے پاک ہمارے یہ بوریا
ہے فرش کے بھی پاس یہی عرش کے بھی

تھے دور جبرئیل کو اذن خدا نہ تھا
اوسدن بھی پاس کوئی ہمارے سوا نہ تھا

۲۸۷
ہین خیر و فاضیلت و تقوا جوان بھی
حال جمل ہین ہمارے نمایان بھی
ہر خلق و دین کا رتبہ ہے یہان بھی
صفدر ہین و دلیر و علم دار و بہادر

ایسی ہو مین جہان مین بھلا کب لڑائیان
پر آج یاد آئینگی یہ سب لڑائیان

۲۸۸
کہلون فدا سے حسینؑ اور کون ہے
شاہ ہدا سے حسینؑ اور کون ہے
حیدر کی جا سے حسینؑ اور کون ہے
مشکلکشا سے حسینؑ اور کون ہے

اب ہین ہمین امام سوم اسمین کیا کلام
آواز دی خطیب الٰہی نے لا کلام

۲۸۳
قصد شکار شب کو اگر ہو عتاب مین
ماہی کی شکل ماہ چھپے حوض آب مین

دے بوکھطر سونگھین جو سنبل کو باغ مین
ابتک ہی بوے عنبر لرزان دماغ مین

۲۴۱

دونون کا حاکمِ ارض و سما مین سکہ ہے
جھنڈی کے ساتھ گاڑ زمین کو غضب ہے
جلوہ ہے چتر آپ کے سر پر بھی چھاؤں ہے
ابرو مہ و شمس کے لیے بھی چھاؤں ہے

چلائی فتح انکے ذرا گھاٹ دیکھنا
ہنسکے کہا اجل نے ابھی کاٹ دیکھنا

۲۴۲

لعنت کیا امام نے آواز سنکر
کیا ہے جو کاٹنے ہو بتا دو سنکر
عباسؑ سے کہا کہ ملا دو سنکر
دولا کھ ہو تو درست تو جا دو سنکر

عباسؑ کا جلال مگر جانتے نہ تھے
شیر خدا کے شیر کو پہچانتے نہ تھے

۲۴۳

ان دونون صاعقون کا سنبھلنا محال ہے
فیضِ خطر سے بچ کے نکلنا محال ہے
ابرو سے سر پہ موت کا ٹلنا محال ہے
ہم سامنے ہین تیغ بھی بڑھنا محال ہے

سنبھلو کہ ضربِ تیغِ مسافر کی قہر ہے
حق مین تمھارے شربتِ الماس زہر ہے

۲۴۴

آئین نور مین ہلال کے ابرو کی آبرو
ہر غازی و مجاہد و بہلو کی آبرو
زینت کی کل شاہد و دولہا کی آبرو
آب آبکی ہے ہر بہادر جوکی آبرو

خونریزیون کے ذکر زبانون پر لائے ہین
تیغون کے مُنھ مین شوق سے پانی بھر آئے ہین

۲۴۵

نصرت خدا کی فتح کی تقریر ہو چکی
ابتو تمھارے قتل کی تدبیر ہو چکی
عباسؑ کل جانب شبیر ہو چکی
دیکھو جدا امام سے شمشیر ہو چکی

بے فتح پائے تیغ شرر دم نہ روکتے
ابتک تو حشر تھا جو انھین ہم نہ روکتے

۲۴۶

اچھا تو حسینؑ کی نہ سہی تم بھی دیکھ لو
عباسؑ کی شکوہ بھی شکوہ بھی دیکھ لو
دیکھا ہے جو ہر معرکہ تو صولت بھی دیکھ لو
جسکے صفدرون کی شجاعت بھی دیکھ لو

تا حشر ہو بیان عجب رنگ سے لڑے
دو شیر کربلا مین نئے ڈھنگ سے لڑے

۲۴۷

جو شورِ ظلم صورت مرحب کیا کیے
آخر انھین کے گھاٹ کا پانی پیا کیے
دونون نے جسکے ہاتھ سے ہاتھ دھو لیے
تیغین کھنچین نگاہ کے پھرنے کی دیر ہے

۲۶۴

فرمایا تھا مجھ کو حضرت نے سر سعید
دی شہ نے مجھ کو اپنی سند اک بڑے رشید
عباسؑ دلاور ہوون شہ کو ہے اس روز امید
شہ پر علیؑ ہوون کہ ہے آج روز عید

۲۶۵

بولا دھاڑ کے سر کو محمدؐ کا نور دین
انوار مصطفیٰ و ضیاء مرتضیٰ حسینؑ
سنتا ہوں جو تھا سپاہ سے وہ پاک حیدرؑ حسینؑ

۲۶۶

پیاسے کو دیکھ کے شہ ابرار مسکرائے
عباسؑ کو دیکھ کے علمدار مسکرائے
ایسے شہ کے تئیں یہ بول کے تلوار مسکرائے
اعدا ڈرے یہ بول کے تلوار مسکرائے

۲۶۳

ہان پہلے خاتمہ ہو شہ مشرقین کا
عباسؑ کے قریب کٹے سر حسینؑ کا

تقریر یاس بیکس و مضطر نے ختم کی
حجت ترے رسولؐ کے دلبر نے ختم کی

ہنستے ہوئے جو دیکھ لیا دم اول گرے
ساری دلون مین تیغ تبسم سے کٹ گئے

۲۶۴

کھلتا ہی گھاٹ تیغ جناب امیرؑ کا
ہون منتظر اجازت ربِ قدیر کا

ہی وقت جنگ پر مجھے تیرا خیال ہی
بیکس کوئی بات کرون کیا مجال ہی

چمکا کے تیغ تیز بڑھو کارزار کو
لو بھائی ہم بھی کھینچتے ہین ذوالفقار کو

۲۶۷

قاتل یہی ہی فاطمہؑ کے نور عین کا
زانو سے یہ دبائیگا سینہ حسینؑ کا

چلائی فتح خوف ہی ابن بتولؑ کا
تلوار کھینچتا ہی نواسا رسولؐ کا

جوہر کھلا نکلنے سے اس شعلہ بار کا
آنکھین کھلین تھین دیکھ کے منھ ذوالفقار کا

۲۵۴

دیکھو تو آئینہ ہی سکندر کا حال سب
ہے جس کی ہار گاہ میں سامان عجب عجب
خیل و حشم ہے آپ کے دربان کا روز و شب
فغفور و خاقان ہیں غلامون سے غیرت طلب

پوچھو تو کیا ہوئی وہ صفائی مزار مین
پنہان ہے دل کا آئینہ گرد و غبار مین

۲۵۵

ہے حسن و رعنائی کا عجب ہی بہار مین
دنیا سے بے وفا ہی زلیخا سے طرفہ کار
پہنچا ہے کیسا حسن عظیم اے سپہر کار
دنیا مین حسن حضرت یوسف کی تھی بہار

ستے مین انت کھلکے ضوتا فلک گئی
شاقون کو غش آگئے بجلی چمک گئی

۲۵۶

میرے ہی بات ابھی کا یہ ماجرا
بوسف حسن اکبر شاہ دلربا
کہتے تھے لوگ یوسف اولاد مصطفا
اب اسکے بعد ہی زیارت سلطان انبیا

دل مین نہ زخم تھا نہ لہو مین نہاے تھے
اکبرؑ ابھی تو ہمسے گلے ملکے آے تھے

۲۵۷

ہے جو ہر اک غرور حسینان روزگار
دنیا سے بے وفا ہی زلیخا سے طرفہ کار
پہنچا ہے کیسا حسن عظیم اے سپہر کار
دنیا مین حسن حضرت یوسف کی تھی بہار

ستے مین انت کھلکے ضوتا فلک گئی
شاقون کو غش آگئے بجلی چمک گئی

۲۵۸

ذکر اکبر کی نکل کے ابھی شرح وفا مین آئی
جو چراغ داغ دل کے ہے شفا مین آئی
چپکے چپکے جن کے دھیان مین خاک شفا مین آئی
مرتے ہی قبر ملگئی اوس حق تلاش کو
ممکن نہین لحد اسی یوسف کی لاش کو

۲۵۹

جب سے سفر مین نذر کو نذرا حسین ہو
جنگل مین اور نہ کفن کو کفن نصیب
ہے بھی سفر مین ہین نہین آب و غذا نصیب
مرنے کے بعد دیکھیے ہوتا ہے کیا نصیب

کچھ دل کو ہی یقین کہ اپنا یہ حال ہو
سر زینت سنان ہو بدن پایمال ہو

۲۶۰

جب سے ہے ہر زبان پہ ثنا حسین کی
روکو نہ میرے دل سے دعا حسین کی
جانے دو اسکے شیر کو بھی کربلا حسین کی
ہے یہ ہمارے پیش نظر ماجرا حسین کی

دیگا کریم دولت و جاہ و حشم تمھین
پانی پینگے اور دعا دینگے ہم تمھین

۲۶۱

ہے یہ ہمارے پیش نظر ماجرا حسین کی
ہے ہر زبان پہ مدح و ثنا حسین کی
روکو نہ میرے دل سے دعا حسین کی
جانے دو اسکے شیر کو بھی کربلا حسین کی

کچھ ماندگی بھی لاشین اوٹھانے کی جائیگی
ٹھنڈی ہوا مین زیر علم نیند آئیگی

۲۶۲

ہے یہ ہمارے پیش نظر ماجرا حسین کی
ہے ہر زبان پہ مدح و ثنا حسین کی
روکو نہ میرے دل سے دعا حسین کی
جانے دو اسکے شیر کو بھی کربلا حسین کی

واحسرتا جوان نہ رہے پیر رہگیا
اکبرؑ کو موت آگئی شبیرؑ رہگیا

۲۴۳
کشتے پہ لاش کاٹ کے سر کو جھکا دیا
وحشت فزا تھا ہوش و حواس اڑا دیا
گوشے مہیب دن کو اندھیرا کیا الغرض
ڈھایا جہان جانبدنی کا جو ہور رات کو کر دیا

گرنے پر آپ سارے ستون ہین تلے ہوے
دروازے مثل قبر شکستہ کھلے ہوے

۲۴۴
جنگل مہ جلنے لاش ان کی ہمارہے
جیف اونکے استخوان بھی بعد فنا رہے
یکبارگی انتظام مین سر سے جدا رہے
خود مر گئے تجمل شاہی بجا رہے

ایذاے جان کنی سے غضب خستگی رہی
تربت مین سوئے مسند زرین لگی رہی

۲۴۵
سب ناجدار جنگ کو جو رخصت ہوے
ہمراہ گور مین ہی شکار فقر و بلا گیا
ہنگامہ مین کاسۂ سر فغفور رہ گیا
خاقان چین کی قبر کا ملنا نہین پتا

تربت مین حسب ملک و زر و باغ لیگیا
طاؤس تھا جو نام بڑے داغ لیگیا

۲۴۶
دنیا وہ ہے جہان مین جسکے حساب ہے
کچھ شک نہین حرام مین اسکے عذاب ہے
پانی پیا جو وقت پہ اسکو ثواب ہے
دیکھے مین کیا ہر ایک سرا خراب ہے

پوشاک قبر مین نہ زیادہ نہ کم گئی
جمشید کے کفن مین نہ سونے خاک جم گئی

۲۴۷
سب ناجدار جنگ کو جو رخصت ہوے
ہمراہ گور مین ہی شکار فقر و بلا گیا
ہنگامہ مین کاسۂ سر فغفور رہ گیا
خاقان چین کی قبر کا ملنا نہین پتا

بہر مزار چادر گلہاے ترنہ لی
گل ہوگیا چراغ کسی نے خبر نہ لی

۲۴۸
جنگل مہ جلنے لاش ان کی ہمارہے
جیف اونکے استخوان بھی بعد فنا رہے
یکبارگی انتظام مین سر سے جدا رہے
خود مر گئے تجمل شاہی بجا رہے

ڈھونڈھو کہان ہین شاہ وہ سامان کدھر گئے
دارا ہے کس مکان مین دربان کدھر گئے

۲۴۹
دنیا کے جو خوش لوگ ہین دہی درد ناک ہے
پیدا کیے ہوے ہین خدا دیکھتا ہے
سکندر جو شاہ روم کا ایک خاک کے
تنکے مین بادشاہ کے ہوے ہین خاک کے

فانی ہے جو کہ داخل دار الغرور ہے
حادث ہے عالم اسکو تغیر ضرور ہے

۲۵۰
بیٹون مین باپ دہر مین ایسا ہوا کم
دیکھا ہے ہاتھ کے پہ ہاتھ کھاے کوئی دم
طاؤس تھا جہان مین کوئی صاحب حشم
خلعت حیات کو جو اجل نے کیا عدم

لشکر کے انتظام مین فکر سفر ہوئی
یون دم نکلگیا نہ کسی کو خبر ہوئی

۲۵۱
جنگل چراغ شمع کا افسانہ ہوگیا
اونکا مکان قبر سیہ خانہ ہوگیا
بادا بسا تجمل شاہانہ ہوگیا
ہر ایک دفن کرکے ہی بیگانہ ہوگیا

بہر مزار چادر گلہاے ترنہ لی
گل ہوگیا چراغ کسی نے خبر نہ لی

۲۵۲
دیکھو کہان ہے سلسلۂ سلیمان بادشاہ
کہان ہے کیا بساط تھی جنکی بیان قدرت الٰہ
تھی جنکے گرد فوج پریان کی سپاہ
لاکھون طلسم جسکے ہوے ہاتھ کے گواہ

لشکر کے انتظام مین فکر سفر ہوئی
یون دم نکلگیا نہ کسی کو خبر ہوئی

۲۵۴

دیکھو تو آئینہ ہے سکندر کا حال سب
ہے جیسی بارگاہ ہیں ساماں عجب عجب
غل دور باش جاہ و جلال کا ہر روز و شب
قصر رفیع آئینوں سے غیرت حلب

پوچھو تو کیا ہوئی وہ صفائی مزار میں
پنہاں ہے دل کا آئینہ گرد و غبار میں

۲۵۵

ہے حسن ہر غرور حسینان روزگار
دنیا سے بیوفا ہے زلیخا سے طرفہ کار
پھولان گل ہیں حسن عظیم اے سپہر کار
دنیا میں حسن حضرت یوسف کی تھی یادگار

ہستے ہیں انت کھلکے ضو تا فلک گئی
مشتاقوں کو غش آگئے بجلی چمک گئی

۲۵۶

ذکر اس کا نکلے اب بھی شب وصل میں جب
سنتے ہی جس کے ہوتے تھے بیتاب اہل شب
جس کے پیام بھی سوا بے ملال بلا میں ہیں
حیرت ہے اب بھی ہم اسی یوسف کی لاش کو

مرتے ہی قبر ملگئی اوس حق تلاش کو
ممکن نہیں لحد اسی یوسف کی لاش کو

۲۵۷

دیکھو تو کیا ہوئی دہ صفائی مزار میں
پنہاں ہے دل کا آئینہ گرد و غبار میں

۲۵۸

ہمت کی ہو بلند تو اہل فضیلت کیا
بندہ خدا کے امر میں تاخیر کب کیا
مقدور کیا جو فقدر و حکم رب کیا
ہر اختیار رد و بدل طلب کیا

واحسرتا جوان نہ رہے پیر رہگیا
اکبرؑ کو موت آگئی شبیرؑ رہگیا

۲۵۹

ہر گام صد مزار بلا کا ہے یہ نصیب
جنگل میں اور بیکسی و بیکسی کا ہے یہ نصیب
ہر چند سفر میں ہیں یہ ہے ہے کا ہے یہ نصیب
ہر ایک کے بعد دیکھیے ہوتا ہے کیا نصیب

کچھ دل کو ہے یقین کہ اپنا یہ حال ہو
سر زینت سنان ہو بدن پایمال ہو

۲۶۰

سنتے ہیں ہر دعا کو خدا حسینؑ کا
ہے کون بیکسوں کا بھلا حسینؑ کا
جانے دو دیکھ لیں گے بھلا حسینؑ کا
ہے یہ بھی اک طریق دعا حسینؑ کا

دیگا کریم دولت و جاہ و حشم تمھیں
پانی پینگے اور دعا دینگے ہم تمھیں

۲۶۱

ہیں ہم نشان علم علمدار کے پسر
ہیں ہم نماز ظہر میں سرور کے پسر
ہیں ہم حسینؑ ابن علیؑ حیدر کے پسر
ہیں ہم حسینؑ ابن علیؑ حیدر کے پسر

کچھ ماندگی بھی لاشیں اوٹھانے کی جائیگی
ٹھنڈی ہوا میں زیر علم نیند آئیگی

۲۴۶
گھر سے نکلے تھے کہ ہم کوچۂ دلدار کی سیر
وحشت افزا ہی ہوئی ہوسِ گلزار کی سیر
گوشۂ چشم سے ان کو نہ دیکھا اک آن
ڈھب سے ہم نے نہ کی نرگسِ بیمار کی سیر
گرنے پر آپ سارے ستون ہین تلے ہوے
دروازے مثل قبر شکستہ کھلے ہوے

۲۴۷
ہنگامِ رحلت باشِ ان کا ہاتھ رہے
جیف اور نکلے استخوان بھی نہ بعد فنا رہے
تکیہ تک اختصار مین سر سے جدا رہے
خود مر گئے تجمل شاہی بجا رہے
ایذاے جان کنی سے غضب خستگی رہی
تربت مین سوئے مسندِ زرین لگی رہی

۲۴۸
تختِ سلیماں کا تھا جو نشان اب ہے
ہنستے ہین کاسۂ سرِ فغفور دیکھ کر
خاقانِ چین کی قبر کا پتا نہین ملتا
دنیا وہ ہے جلال مین جسکے حساب ہے
کچھ شک نہین جہان مین اسکے خراب ہے
پانی پر نقش لکھ رہے ہین کیا سراب ہے
دیکھو کسے مین کیا ہر ایک بیسواب ہے
تربت مین حسبِ ملک وزر و باغ لیگیا
طاؤس تھا جو نام بڑے دل غ لیگیا

۲۴۹
ہنگامِ رحلت باشِ ان کا ہاتھ رہے
جیف اور نکلے استخوان بھی نہ بعد فنا رہے
تکیہ تک اختصار مین سر سے جدا رہے
خود مر گئے تجمل شاہی بجا رہے
ایذاے جان کنی سے غضب خستگی رہی
تربت مین سوئے مسندِ زرین لگی رہی

۲۵۰
ہون ہین یا نہ ہون ہم ہین رہی ہے
دیکھا ہے ٹھاٹ کیا کیا ہم نے بھی اس جہان مین
طاؤس تھا جہان مین کیا صاحب حشم
نخلِ جہان کو جڑ سے اجل نے کیا قلم

۲۵۱
جسکے چراغ شمع کا افسانہ ہوگیا
اور ظلمتِ مقبرہ سیہ خانہ ہوگیا
بادِ اجل نے شمع کو ہر آن ہوگیا
ہر ایک دفن کرکے ہی بیگانہ ہوگیا
بہر مزار چادرِ گلہاے تر نہ لی
گل ہوگیا چراغ کسی نے خبر نہ لی

۲۵۲
آگے کیا ہے سلسلہ سلیمان جاہ کا
تھی جنکے گرد فوج عیان قدرت الٰہ
لاکھون طلایہ گھوڑے سوار ہی مین ہمیشہ
جن مین پری کی فوج ہو سواری مین جن رہا
ڈھونڈھو کہان ہین شاہ وہ سامان کدھر گئے
دارا ہے کس مکان مین و ربان کدھر گئے

۲۴۵
سب تاجدار رہتے تھے جسکو غرور تھا
بہرام گور ہین ہے شکارِ غرورِ دہر
ہنستے ہین کاسۂ سرِ فغفور دیکھ کر
خاقانِ چین کی قبر کا پتا نہین ملتا
پوشاکِ قبر مین نہ زیادہ نہ کم گئی
جمشید کے کفن مین نہ مون خاک جمگئی

۲۴۴
دیکھو یہان قیام کی قلت ہے کسقدر
سایہ مین آئے دھوپ سے وقفہ ہے کسقدر
پانی پر نقش لکھ رہے ہین کیا سراب ہے
دیکھو کسے مین کیا ہر ایک بیسواب ہے
پوشاکِ قبر مین نہ زیادہ نہ کم گئی
جمشید کے کفن مین نہ مون خاک جمگئی

۲۴۳
ہنگامِ رحلت باشِ ان کا ہاتھ رہے
جیف اور نکلے استخوان بھی نہ بعد فنا رہے
تکیہ تک اختصار مین سر سے جدا رہے
خود مر گئے تجمل شاہی بجا رہے
ایذاے جان کنی سے غضب خستگی رہی
تربت مین سوئے مسندِ زرین لگی رہی

۲۴۲
سب تاجدار رہتے تھے جسکو غرور تھا
بہرام گور ہین ہے شکارِ غرورِ دہر
ہنستے ہین کاسۂ سرِ فغفور دیکھ کر
خاقانِ چین کی قبر کا پتا نہین ملتا
پوشاکِ قبر مین نہ زیادہ نہ کم گئی
جمشید کے کفن مین نہ مون خاک جمگئی

۲۴۱
دیکھو یہان قیام کی قلت ہے کسقدر
سایہ مین آئے دھوپ سے وقفہ ہے کسقدر
پانی پر نقش لکھ رہے ہین کیا سراب ہے
دیکھو کسے مین کیا ہر ایک بیسواب ہے
تربت مین حسبِ ملک وزر و باغ لیگیا
طاؤس تھا جو نام بڑے دل غ لیگیا

۲۴۰
ہون ہین یا نہ ہون ہم ہین رہی ہے
دیکھا ہے ٹھاٹ کیا کیا ہم نے بھی اس جہان مین
طاؤس تھا جہان مین کیا صاحب حشم
نخلِ جہان کو جڑ سے اجل نے کیا قلم

۲۳۹
ہنگامِ رحلت باشِ ان کا ہاتھ رہے
جیف اور نکلے استخوان بھی نہ بعد فنا رہے
تکیہ تک اختصار مین سر سے جدا رہے
خود مر گئے تجمل شاہی بجا رہے
ایذاے جان کنی سے غضب خستگی رہی
تربت مین سوئے مسندِ زرین لگی رہی

۲۳۸
سب تاجدار رہتے تھے جسکو غرور تھا
بہرام گور ہین ہے شکارِ غرورِ دہر
ہنستے ہین کاسۂ سرِ فغفور دیکھ کر
خاقانِ چین کی قبر کا پتا نہین ملتا
پوشاکِ قبر مین نہ زیادہ نہ کم گئی
جمشید کے کفن مین نہ مون خاک جمگئی

۲۳۷
دیکھو یہان قیام کی قلت ہے کسقدر
سایہ مین آئے دھوپ سے وقفہ ہے کسقدر
پانی پر نقش لکھ رہے ہین کیا سراب ہے
دیکھو کسے مین کیا ہر ایک بیسواب ہے
تربت مین حسبِ ملک وزر و باغ لیگیا
طاؤس تھا جو نام بڑے دل غ لیگیا

۲۳۶
ہون ہین یا نہ ہون ہم ہین رہی ہے
دیکھا ہے ٹھاٹ کیا کیا ہم نے بھی اس جہان مین
طاؤس تھا جہان مین کیا صاحب حشم
نخلِ جہان کو جڑ سے اجل نے کیا قلم

۲۳۵

روکا تو رہا ہو اسے برابر بھر گئے
قلب سپہ میں در بدر حیدر پھر گئے
کالی گھٹا میں دو مہ انور چھپ گئے
جیسے کہ سر کے سر سے ہی لشکر چھپ گئے

بولے حسینؑ زیست ہمیں ناگوار ہے
ہم تو ہیں بیقصور تمھیں اختیار ہے

۲۳۶

جانوں سے پھر گئے دنیا کے واسطے
جنیاں سے پھر گئے دنیا کے واسطے
بچھڑے جو جان سے پھر گئے دنیا کے واسطے
اس بے وفا جہان سے پھر گئے دنیا کے واسطے

ہشیار غافلو کہ یہ ہستی حباب ہے
سمجھے ہوئے ہو تم جسے دنیا وہ خواب ہے

۲۳۷

دیکھو نہ کیا ہے الفت دنیا میں اس کی بر
جنکے ہو جسکے دل میں اسکی بر
جانا ہے دور کوشش زر و سیم کو بر
ایمان پر ہے تم نے مال و زر کو بر

دنیائے زشت رہگذر خاص و عام ہے
ہمکو نہ ہے بقا نہ تمھیں کو قیام ہے

۲۳۸

کتنے ہی نیک سعد مہ کوچ کر گئے
لاکھوں ہزاروں سیکڑوں بھی گذر گئے
دو جانب بہشت و دوزخ سفر گئے
کچھ کار وان ہیں ادھر کچھ ادھر گئے

دیکھو کہ خیر و رشتی و عادات رہگئی
دنیا میں نیک و بد نہ رہے بات رہگئی

۲۳۹

بسوں کے لختِ جگر گئے
دانا نگاں کو سوچ ہی آ کر گمان گئے
پیاسے یا خیر ہمسر شیریں زبان گئے
ناشاد و نامراد ہزاروں جوان گئے

موت آگئی شبیہ رسالت پناہ کی
جلدی تھی آج کل ہمیں اکبرؑ کے بیاہ کی

۲۴۰

دنیا میں ہیں یہ لوگ کہ مہمان سرا میں ہیں
مانند جیسے پنچھی شجر قفس میں ہیں
آخر جو اپنے اپنے ٹھکانے ہوا میں ہیں
دیکھو تو چند روز سے ہم کربلا میں ہیں

اسجا سے کوچ سوئے عدم لا کلام ہے
لیس آج یا تراب کی مدت تمام ہے

۲۴۱

دیکھو یہ ہے الفت دنیا میں اس کی بر
جنکے ہو جسکے دل میں اسکی بر
جانا ہے دور کوشش زر و سیم کو بر
ایمان پر ہے تم نے مال و زر کو بر

دنیائے زشت رہگذر خاص و عام ہے
ہمکو نہ ہے بقا نہ تمھیں کو قیام ہے

۲۴۲

جو صاحبان خیل و حشم تھے وہ کیا ہوئے
جو حکمران معرکہ جم تھے وہ کیا ہوئے
جو قبضے میں جنکے ملک عجم تھے وہ کیا ہوئے

کچھ وقت مرگ کام نہ آیا چلے گئے
مخمل سے منھ کفن میں چھپایا چلے گئے

۲۴۳

دشمن ہے خاک قصر فریدون اس کی ہے
اولاد ہے خاک سکین کو ہر اس کی ہے
سنسان ہے مکان کہیں کو ہر اس کی ہے
ایشو کہ دشت کہیں کچھ ہاں یا اس کی ہے

طائر کبھی جو ہو کے محل پر گذر گئے
دیکھا عجیب عالم حسرت کہ ڈر گئے

۲۲۸
شش جہت کی راہ مین تھے جسقدر ریگزار
شیر نر مرگ ہو مین آسے جلکے
کفار کی سپاہ مین آسے جلکے
ہر سو ارون کی راہ مین آسے جلکے

۲۲۹
سرعت کی ہو ہی تھی شتابی کی دھوم تھی
جان بخش چل رہی تھی صبا اور نسیم تھی
آتی تھی سیکڑون کی صدا اور پیچھے پیچھے
فیل تھا کہ تھا شتر یا سر خرا اور پیچھے تھا

۲۳۰
وہ ہر طرف سے ہوش شکار دشمن اوڑ گئے
نقش قدم زمین سے ہمانکے اوڑ گئے
گرمی تھی انتہا کی بقامت گذر کیا
تنکے عرق سے دامن محشر کو تر کیا

۲۳۱
ہر سو ارون کی راہ مین آسے جلکے
وہ ہر طرف سے ہوش شکار دشمن اوڑ گئے
شکلین اونھین کی عرصہ کون و مکان مین
پریان قاف مین ہین حورین جنان مین

۲۳۲
وہ ہر طرف سے ہوش شکار دشمن اوڑ گئے
وہان زمین فلک کے ستارون سے بھر گئے
زمین بھی شعاع کے ستارون سے بھر گئے
دل سا سے آہوون کے طرارون سے بھر گئے

۲۲۶
ہر سو ارون کی راہ مین آسے جلکے
بدلا کوئی کرہونگے ابھی وہ دیہات
کیا جانے ہین جنوب مین یا جانب شمال
ہین کہین ہو گئے ہین لشکر کیا پامال

۲۳۰
ہر سو ارون کی راہ مین آسے جلکے
تھی کیا خجستہ و پیجرون پر اوڑ گئے
فوج ستم کے ناموردون پر اوڑ گئے
دو شاہباز فتح کے سرون پر اوڑ گئے

۲۳۳
ہر سو ارون کی راہ مین آسے جلکے
ایک صف مین کے دوبارہ جلکے
پایو سا کہون کو طرارا جلکے
اپنے گھوڑے کو ہوا مین سوارا جلکے

۲۲۷
جائے قیام اور تو اسکے سوا نہین
سرعت نے ذی صدا کہ قرار لیکجا نہین
پانون سے رن مین کاسہ سر زیر خاک تھے
پامال تھے نشان پھر ہرے بھی چاک تھے

۲۳۱
ہر سو ارون کی راہ مین آسے جلکے
دونون طرف سے ہوسے آسے جلکے
کیا ان غنیم کے ہوسے آسے جلکے
سرون کو نیزے ہوسے آسے جلکے

۲۳۴
سرعت کا طور بعد فنا بھی نہ جائیگا
دنیا مین حشر تک اونھین کوئی نہ پائیگا

۲۲۸
اطلس کی کھونچ کھونچ تھی کمخواب کی تھی دھان
ہر سو ارون طور یہان تھے کبھی وہان
تھے کبھی دو طور یہان تھے کبھی وہان
ہر سو ارون کی راہ مین آسے جلکے

۲۳۲
کہتے تھے ذی شعور نشان آشکار ہین
جسجا یہ روشنی ہے وہین راہوار ہین
دونون کو آج تک جو حیا بھی ہے ہم بھی
چلتی ہے چھپکے باد صبا بھی نسیم بھی

۲۳۴
کاوون مین تیز حب صفت برق ہو گئے
گاو زمین کی پشت مین سم غرق ہو گئے

۲۱۷

یہ نامہ وہ بیان قرابت سے وقت جنگ
خالی نہ تھا کلام سے آثار ہجر و ننگ
مین لعل پارہ تھے اعتضاد و درنگ
تحریر کی تھی اور رنگ ہی تحریر اور تھا

اوس شاہ سے قریب ہون جو لے عیوب ہی
قربِ خدا ہو جسمین قرابت وہ خوب ہی

۲۱۸

اوسنے کہا کہ سرخ ہین رخسار بیشمار
بولے کہ ہم ہین شیر پہ اس وجہ آہو لال
ہر وقت سرخرو ہین علی کے دل کے لال
شرمندہ ہو کے ملعن سے بولا وہ بدخصال

الودہ غبار بیابان جناب حسین
فرمایا کیا ہوا خلفِ بوترابؑ ہین

۲۱۹

لیون شہ سے سوال سے رہا ہو کے نام
ہون مضطرب کہ آگی آل کا ہے شام
غربت پڑے جو ہو ہین شہ بیکس و غلام

سقا بھی ہون غلام بھی ہون سر فروش بھی
بولے حسینؑ یہ تو کہو دم بھی ہوش بھی

۲۲۰

بولا شقی جو ہم ہی دو لاکھ کا یہان
فرمایا یہان بھی ہین وہ شیر جان ستان
ہوا جواب اس بخشش ایسا نہ دیکھا نہ سنا
ہنسا کہ ایک ضرب مین دو لاکھ کا نشان

ہمراہ شہ چڑھاؤن اگر آستین کو
اولٹین وہ آسمان کو بھی مین زمین کو

۲۲۱

کہنے لگا کہ کیا یہ روا تھی کہ بیکسی
عباسؑ کے مزاج سے آگاہ کیا نہ تھا
جانتے گیا کہ اون سے کربلا نہ تھا
اک شیر ایک ہاتھ مین تیر اور تھا

یہ سنکے وہ گیا عمر بجیسا کے پاس
عباسؑ آ کھڑے ہوے شاہِ ہدا کے پاس

۲۲۲

بولے کہ ہم ہین شیر پہ اس وجہ آہو لال
ہر وقت سرخرو ہین علی کے دل کے لال
شرمندہ ہو کے ملعن سے بولا وہ بدخصال

نعلون کے نقش زیب بن آسمان ہوے
غل تھا کہ دن کو آٹھ مہ نو عیان ہوے

۲۲۳

بولے ملک یہ گنبد نیلی رواق پر
دُلدل علیؑ کے پاس نہی ہین برلق پر

۲۲۴

بولے حسینؑ وعظ و نصیحت ضرور ہی
اس وقت خدا ہین محبت ضرور ہی
کہتے ہین جنگ مین محبت ضرور ہی
اظہار زور و ہمت و جرأت ضرور ہی

ہو کیون اودا سی پسر مرتضا علیؑ
لو اسپ برق دم کی عنان کہکے یا علیؑ

۲۲۵

ہر ایک جلد سینکڑون کو وہ دم مین پیس دے
ثابت ہے دھاوا دھاوا دھاوا دھاوا
زیور وہ تھا کہ جسکی وطن کربلا ہوے
وہ جان تھی علیؑ کی وہ حسینؑ کی ہوے

یکسر گردنین بلند رکابین جو مل گئین
بس ٹکٹکیان سوارون کے سینون سے لگ گئین

۲۰۸
یہ ماجرا سنا جو برادر کا غضب ہوا
عباس پر وفورِ غم و غیظ سب ہوا
تڑپا کمر سے تیغ کو کھینچا غضب ہوا
دیکھا سوئے امام تو دونا غضب ہوا

۲۰۹
سنکے کہا امام نے صفدر جواب دو
اسکے سوال کا ہمیں اولیٰ جواب دو
ابن کنیزکا ہے ستم برادر جواب دو
کھینچو ابھی نہ تیغ برادر جواب دو

۲۱۰
بولا غضب میں شہ سے یہ ہوکر شکیب و تاب
بیعت کریں یزید سے کیونکر شہ عرب
فاسق کے زیردست ہوں کیا خاندان سے
سالار ہمعنان ایک ہو یا تخت میں کمی

۲۱۱
یہ دیکھ جنگی وجہ سے فطرس کو رنج تھا
کافر کو بھی امان نہ دینا یہ شرع تھا
دنیا میں انکو باغ جنان کے شرف تھا
انسے ہمیں نہ لعل و گہر کا شرف تھا

۲۱۲
مردوں کی ایک بات ہے جو کہدیا سو کیا
شبیر نے موافق حکم خدا کیا
تنہا ہوں تو ہوں یہ نہ فروتنی سے کہا
یوں ہی ہے جسکے بھروسے پہ جو بھی کہا کیا

بس حالتِ زمین و زمان عبرت ہوگئی
کچھ مسکرائے سبطِ نبیؐ خیر ہوگئی
جس روز تھا نبیؐ کو ہراس انکے واسطے
مولا کا ہاتھ دست شفق تک نہ جائیگا

بھجوا دیا خدا نے لباس انکے واسطے
گردون ہزار خم ہو زمین پر نہ آئیگا

۲۰۹
سنکے کہا امام نے صفدر جواب دو
اسکے سوال کا ہمیں اولیٰ جواب دو
ابن کنیزکا ہے ستم برادر جواب دو
کھینچو ابھی نہ تیغ برادر جواب دو

۲۱۲
ایمان ہے امام عشق امام حجاز کا
بیخود شاہ پہ ہے غضب ناز کا
بیکار ہے ہر ایک عمل کینہ ساز کا
روزہ کا ہے نہ پانا نماز کا

۲۱۵
ہوں کیا امام و حاکم خیر الوریٰ جدا
کب بیٹھتے ہیں عابد و زنار ایک جا
دیکھے ہیں کب کنیسہ و محراب ایک جا
کیونکر ہو صبح عید و شب قدر ایک جا

غصے میں عرض کی یہ بڑا بیحجاب ہے
سر تن سے کاٹ لوں یہی اسکا جواب ہے
دشمن خدا کا ہے جو عدو سے امام ہے
فاسق کا وہ پسر ہے محمدؐ کا لال ہے
بے الفتِ حسینؑ تو حج بھی حرام ہے
ظالم سمجھ تو فرق حرام و حلال ہے

۲۱۰
بولا غضب میں شہ سے یہ ہوکر شکیب و تاب
بیعت کریں یزید سے کیونکر شہ عرب
فاسق کے زیردست ہوں کیا خاندان سے
سالار ہمعنان ایک ہو یا تخت میں کمی

۲۱۳
عالم سے کیوں نہ شیر کو ہو امتیاز و رشک
فرعون سے کلیم نہ لاوے کہاں ہے دشت
دشوار ہے کہ جیتے شیر یاں ہے دشت
کیونکر کہ ایسے خصم سے خالی مکاں ہے دشت

۲۱۶
دی شہ نے صدقہ کرکے قرابت کا پاس کیا
ٹھہرا کے ہوا دلیر بھجے ہر اساس کیا
گردانا سب کو دون کی پہلے ہی
خالی رہا سلیمیں کو دون کی پہلے ہی

مسکین نواز ہیں شرفِ اہل تاج ہیں
جیسے رحیم ویسے ہی نازک مزاج ہیں
نفرت بجا ہے طاعتِ بد بیں و کور سے
ہلتا ہے دل سکوتِ شہ دلگیر دیکھکے

دیتے نہیں سزا ہے سلیمان کو مور سے
نادم ہوں خشکیِ لب شبیر دیکھکے

۱۹۹

[illegible] کوئی کہنا نہ کرے
[illegible] سوا کرے
[illegible] کرے
[illegible] نہ کرے

۲۰۰

[illegible] کو تلوار لائے گا
[illegible] صبح لگا لائے گا
[illegible] آئے گا
[illegible] کا

۲۰۱

[illegible] ہو گیا
[illegible] آب ہے
[illegible] ہے

۲۰۲

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۲۰۳

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۲۰۴

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۲۰۵

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۲۰۶

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۲۰۷

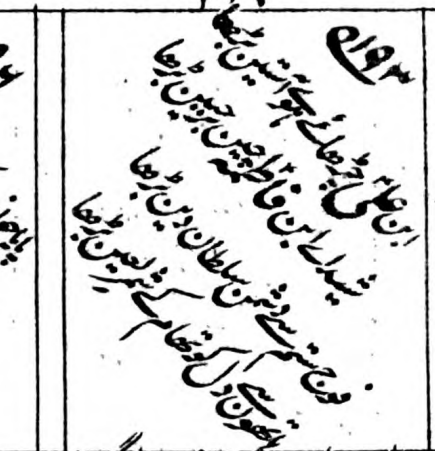
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

زور آوروں کو آپکی خدمت کا شوق ہے ۔ ہوگا نہ روز حشر جو ساماں چین کا ۔ ہے سایہ ہو نہ وہ باغ نبیؐ کا نہال ہے
دو لاکھ کو علیؑ کی زیارت کا شوق ہے ۔ اوسوقت کام آئیگا سایہ حسینؑ کا ۔ ظاہر ہو ان بھوں نہ جدائی محال ہے

پہنچ نگہ بھی جا نہ سکیگا حضور تک ۔ فضل خدا سے بادِ بہاری جلو میں ہے ۔ اس جنگ میں شہ ملک و جن کے ساتھ ہیں
میغوں کی چھاؤں ہوگی سواری تمیں تک دور ۔ اوشمر فتح آپ ہماری جلو میں ہے ۔ یا نبیؐ کے ساتھ تھے ہم انکے ساتھ ہیں

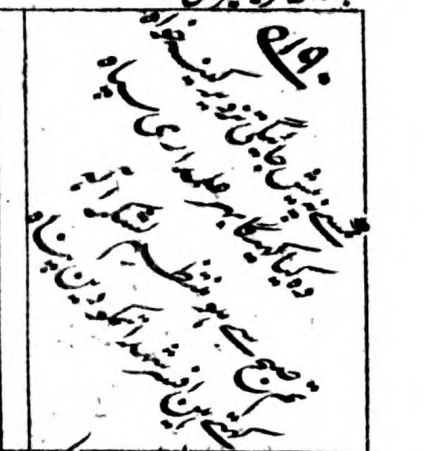
ہیں شاہ کا غلام ہوں کیا میرا ذکر ہے ۔ نعرہ کیا کہ عاشقِ شاہِ غریب ہوں ۔ سب سے چھٹے فلق میں گرفتار ہیں حسینؑ
ہیں دھوپ میں امامؑ کچھ اسکی بھی فکر ہے ۔ وہ فاطمہ کے پھول ہیں میں عندلیب ہوں ۔ کیوں بیعتِ یزید سے بیزار ہیں حسینؑ

۱۹۰



عزو وقار جعفر طیارؑ پا چکے
بھائی نشان احمد مختارؐ پا چکے

۱۹۳



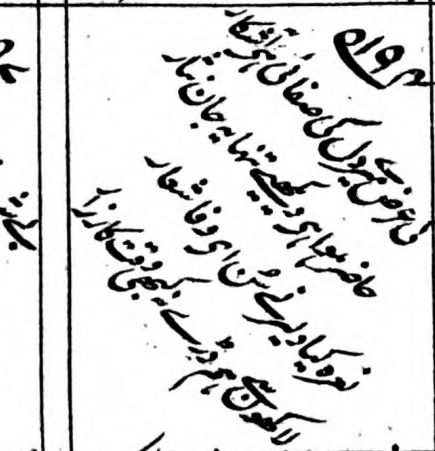
اودھے نہ پانوں سامنے خود سر ٹھہر گیا
کچھ فاصلے سے شمر ستمگر ٹھہر گیا

۱۹۶



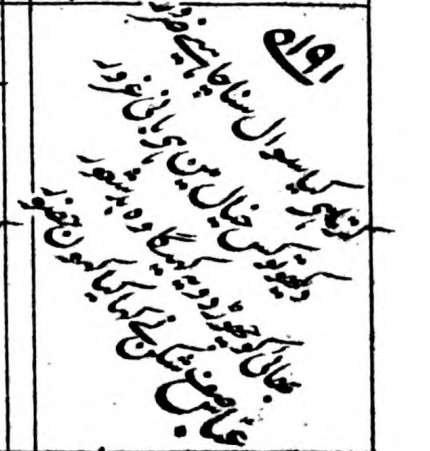
حضرت کو آفتاب کہیں مہ لقا کہیں
حق خدا کی شان ہی بس اور کیا کہیں

۱۹۱



فردی جدا ہو یہ تو محال اے حباب ہے
لفظ فراق کون سنے کس کو تاب ہے

۱۹۴

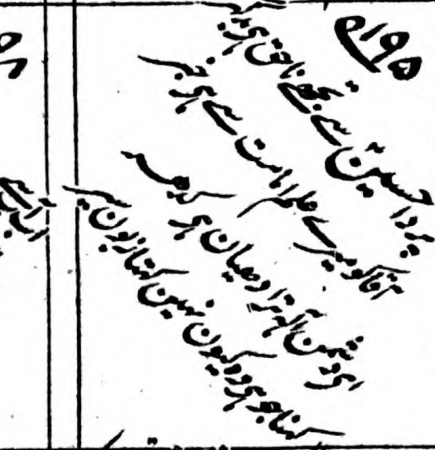


اے شمر ساتھ اپنے ہو اغواہ لیکے آ
جا اب تمام فوج کو ہمراہ لیکے آ

۱۹۷

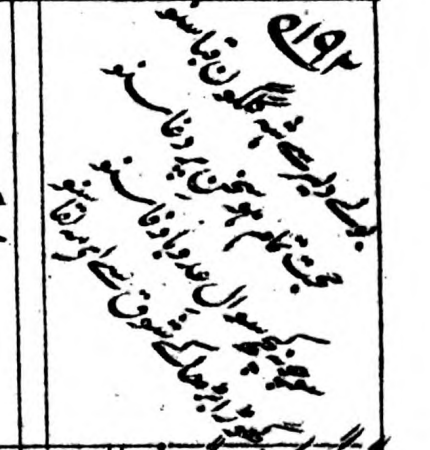
نظارہ جناب سے دل باغ باغ ہے
روشن ہے جس سے نام علیؑ وہ چراغ ہے

۱۹۲



بھیجو گی مجکو فوج مگر یہ خیال ہے
بھائی تمہارے سر کی قسم کیا مجال ہے

۱۹۵



دل سے سنو نگا مدح شہ مشرقین کی
آگے زبان پر نہ شکایت حسینؑ کی

۱۹۸



تابع سرا ایک صاحب شمشیر ہو گیا
جرأت کا ملک آپکی جاگیر ہو گیا

۱۸۱

آخر مین نام بادشہ کربلا کا ہی
یعنی نشان خامسِ آلِ عبا کا ہی

۱۸۲

اور ڈھا ہی کب علم کا پھریرا ہوا سکھلا ہوا
جوش بہار دیکھیے بادل ہرا ہوا
شعلہ نشان کا عکس فگن جا بجا ہوا
سرخیوں نے زرد دین حسین کربلا ہوا

دعوے پر اپنے رنگ پھریرے کا دال ہی
سرسبز باغ جنگ مین زہرا کا لال ہی

۱۸۳

جنبش ہوئی جو ہاتھ کی تیغ بکف چمک گئی
آئی ہوا پھر ہرے کی صحرا مہک گئی
خطرے کے شمس نے جو پیا چشمہ سے سر چمک گئی
جلتی کری فلک سے جو تیغ چمک گئی

چھپ چھپکے دامنون مین علم کانپتے رہے
پرسے کو اہل شام کے منھ ڈھانپتے رہے

۱۸۴

سنبھلے نہ پاؤن جلد ارینگا نام
ثمر لعین دور سے جھک کر کیا سلام
پھر دست بستہ ہو کے ادب سے کیا کلام
اے فخر خانوادہ صفدار دیں پناہ

دینی ہی نذر خواہش عفو قصور رہی
کچھ آپ سے علیحدہ کہنا ضرور رہی

۱۸۵

لب تشنگی بیان سے عاجز ہوا مرا
کہنا جو ہو وہ کہدے ابھی دین کا بھی
نفرت رہی ہی کس کی باتون سے غیر بھی
دینی ہی ہی مجکو نذر بجا ای شہ زمن

اپنا امام جان محمد کے ماہ کو
دے آئے پہلے نذر شہ دین پناہ کو

۱۸۶

کہنا ہوا وہ کرکے وہ بیکار و بیزبان
کچھ الفت جناب کی باقی نہین ہی اب
کھولون بغیر اون زبان یہ نہین مجال
اے جان جہان مین کیا بیشمور ہی جلال

پاس ادب سے دور رہون پاس آؤن تو کہون
اے شیر جان کی جوامان پاؤن تو کہون

۱۸۷

وہ کیا تھین چھڑائینگا مجھ دل نگار سے
جو ہر کبھی نہونگے جدا ذوالفقار سے

۱۸۸

وہ ان ہی جو دیکھا طبع شمر بد گہر
فضل خدا سے بھاگو نہین حبتہ بال و پر
خالق نے دی تھین نظر کیمیا اثر
دیکھو جو جائرون کو طلائی ہون بال و پر

دنیا کا ای اخی تھین کیونکر خیال ہو
جسنے اسے طلاق دیا اوسکے لال ہو

۱۸۹

ہاتھ نہ کاٹ لیتے ابھی کیا منصفانہ تھا
تو سول کرتے نہین ابن مرجانہ تھا
سنتے ہین ہین بہت عدل کی بھی بات تھا
دشمن کو وہ نہ جانے کسی بات کا گلا

ماژان فرات پر جو عدوے آبہ ہی
دودن کی پیاسی تھین حسین کوثر کی چاہ ہی

۱۷۴

یہ سنکے سکرۂ فلک آستان حسینؑ
گویا ہوا سپاہ سے بجز بیان حسینؑ
آیا ہی انکے ساتھ دم امتحان حسینؑ
رکھتا ہی اپنے ساتھ بھی اک جان جان حسینؑ

وہ بات خوب ہی جو صفائی کے ساتھ ہی
کہدو کہ بھائی جنگ مین بھائی کے ساتھ ہی

۱۷۵

عباسؑ سنکے بڑھکے گرفتہ بیوجہ چشم بھر
فوراً ہاتھ جھٹکے فضا تیغ دو دم بھر
اوچکا علم کوفہ مین غرش علم بھر بھر
تا آسمان نشان امام امم بھر بھر

دل ساکنان چرخ چہارم کا ہل گیا
پنجہ علم کا دست مسیحا سے مل گیا

۱۷۶

عباسؑ نے یہ ماہی ہاشم اکبار
جلوہ کیا امام دو عالم کا جان نثار
ہر سمت ہر طرف ہر طرح ہر شکار
نعلین اوٹھائی ہی تو ملا ہی تجھے وقار

ہی وہ ہما پسند ہما اوج کرم جسے
دیکھو یہ وہ علم ہی اوٹھاتے تھے ہم جسے

۱۷۷

غل کے قریب بلبل شیدا ہی یہ کہو
رتبہ فلک نے شمس و قمر کو سوا دیا
آقا کے ساتھ خادم ادنا ہی یہ کہو
ان دونون آئینون کو علم مین لگا دیا

کعبے کے حاجیون مین بھی شہر علم کا نام
درگاہ کبریا مین زیارت علم کی ہی

۱۷۸

یہ سنکے ماہ بنی ہاشم اکبار
جلوہ کیا امام دو عالم کا جان نثار
ہر سمت ہر طرف ہر طرح ہر شکار
نعلین اوٹھائی ہی تو ملا ہی تجھے وقار

ہی وہ ہما پسند ہما اوج کرم جسے
دیکھو یہ وہ علم ہی اوٹھاتے تھے ہم جسے

۱۷۹

غل کے قریب بلبل شیدا ہی یہ کہو
رتبہ فلک نے شمس و قمر کو سوا دیا
آقا کے ساتھ خادم ادنا ہی یہ کہو
ان دونون آئینون کو علم مین لگا دیا

کعبے کے حاجیون مین بھی شہر علم کا نام
درگاہ کبریا مین زیارت علم کی ہی

۱۸۰

ہر ہیما کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا
شیرون کے ڈر سے طور نیستان بدل گیا
ای قدسیو سپاہ خدا کا حشم یہ ہی
جو تیسرا امام ہی اوسکا علم یہ ہی

تعریف قدر دانی سالار چاہیے
ایسا ہی اس علم کو علمدار چاہیے

۱۶۴۲
دیکھا نہ کسی نے شدت و غدار و رہ گئی
تیغ شیم خلد ہوا اور رہ گئی
فریاد صدا دیوں کی صدا اور رہ گئی
کیا یوسف عدا کو ثنا اور رہ گئی

یہ روشنی تھی مہر و مہ بوتراب کی
موج ہوا بنی تھی کرن آفتاب کی

۱۶۴۳
سنی سپاہ رعب اور بسنے دہایں
اٹھی غبار دشت تعب بسنے دہایں
سنکار کو خدا کے غضب بسنے دہایں
سنی ہیبہ دران عرب بسنے دہایں

گریان زرہ کی بو لتی تھین دل ملول تھا
ہر بچیا کے گھر مین بلا کا نزول تھا

۱۶۴۴
بجلی سی ایک خیمہ ہوئی تلوارسے علی
پیکان کی زبان لب سوفارسے علی
گردن سوار کی شیم رہوارسے علی
مینگے قضا ہر ایک خطا کارسے علی

تلوارین پانی ہو کے بہین اضطراب سے
ٹھنڈا کیا زمین کو تیغون کی آب سے

۱۶۴۵
ہمراہ ایک فیل ہوئی تلوارسے علی
پیکان کی زبان لب سوفارسے علی
گردن سوار کی شیم رہوارسے علی
مینگے قضا ہر ایک خطا کارسے علی

تلوارین پانی ہو کے بہین اضطراب سے
ٹھنڈا کیا زمین کو تیغون کی آب سے

۱۶۴۶
شاہان روزگار مین شور سلام تھا
حاضر کمر مین خون چیپ کا کلام تھا
زیر و زبر بھی خلق عجب احتشام تھا
زیر و زبر بھی خلق عجب احتشام تھا

جانین تنون کو چھوڑ کے مثل نظر گئین
رستے مین شاہزادون کو نذرین گذر گئین

۱۶۴۷
سامان شوکت پسر سعد گھٹ گئے
چتر زری اوتار کے خدام ہٹ گئے

غل تھا نبیؐ بھی آئے جناب امیرؑ بھی
بھاگو کہ بادشاہ بھی آیا وزیر بھی

۱۶۴۸
جبکہ سپاہ دین کو میدان مین لائے
جلالی اور حرب و عنف مین لائے
شیر دمین اژدہا کی شیر آلہ دو
شیر دمین اژدہا کی شیر آلہ دو

ہمراہ ایک فیل ہوئی تلوارسے علی
پیکان کی زبان لب سوفارسے علی
گردن سوار کی شیم رہوارسے علی
مینگے قضا ہر ایک خطا کارسے علی

تلوارین پانی ہو کے بہین اضطراب سے
ٹھنڈا کیا زمین کو تیغون کی آب سے

۱۶۴۹
مطلع
جبکہ سپاہ دین کو میدان مین لائے
جلالی اور حرب و عنف مین لائے
شیر دمین اژدہا کی شیر آلہ دو
شیر دمین اژدہا کی شیر آلہ دو

ہمراہ ایک فیل ہوئی تلوارسے علی
پیکان کی زبان لب سوفارسے علی
گردن سوار کی شیم رہوارسے علی
مینگے قضا ہر ایک خطا کارسے علی

تلوارین پانی ہو کے بہین اضطراب سے
ٹھنڈا کیا زمین کو تیغون کی آب سے

۱۶۵۰
ہمراہ ایک فیل ہوئی تلوارسے علی
پیکان کی زبان لب سوفارسے علی
گردن سوار کی شیم رہوارسے علی
مینگے قضا ہر ایک خطا کارسے علی

تلوارین پانی ہو کے بہین اضطراب سے
ٹھنڈا کیا زمین کو تیغون کی آب سے

۱۶۵۱
ہمراہ ایک فیل ہوئی تلوارسے علی
پیکان کی زبان لب سوفارسے علی
گردن سوار کی شیم رہوارسے علی
مینگے قضا ہر ایک خطا کارسے علی

تلوارین پانی ہو کے بہین اضطراب سے
ٹھنڈا کیا زمین کو تیغون کی آب سے

۱۵۳

میدان میں دو گلوں کی مہک ہے ادھر ادھر
دو مہ جبینوں کی چمک ہے ادھر ادھر
جنگی سپاہ ہر طرف ایک ہے ادھر ادھر
شور و صلے تھا ہر ملک و ملک ہے ادھر ادھر

سامان جنگ شاہِ نجف دیکھتے رہو
مشتاق کربلا کی طرف دیکھتے رہو

۱۵۴

سردار کی پریشان علمدار کا وہ ڈھنگ
جرأت کا جوش فکر و فراست کی سج دھج
ابرو میں بل کمر میں سمٹنے کی احتیاج
شیر ژیاں کا بیشۂ نیزہ پہ عجب رنگ

ہر دم جو دیکھتے ہوئے شبیرؑ کو گئے
عباسؑ نامور ہمہ تن چشم ہو گئے

۱۵۶

ہیں جھولی ڈالے حال میں کہ قمر میں ہیں داغ چار
فردوس کے طبق میں ہیں روشن چراغ چار

۱۵۵

نصرت مثال عاشقِ شبیر لجلجو میں ہے
ہر یک شیر دار میں جوہر الجلو میں ہے
عکسِ فگن سے برق خجل الجلو میں ہے
رنگِ جناب فاطمہؑ ہر ہر الجلو میں ہے

کیا خوب خود بادشہِ بے نظیر ہے
سر پر ہمارے رحمتِ ربِّ قدیر ہے

۱۵۸

عاشق کا جوہر آئینہ بھی لاجواب ہے
ہیں چار آئینے کہ ہر ایک آفتاب ہے
کس پن میں چار آئینے کی آب و تاب ہے
دیکھے جو غور سے کرویہ موتی کی آب ہے

چار آئینہ ہے کیا اسی حیرت میں ہوش ہے
چار و نطرف یہ تن کی صفائی کا جوش ہے

۱۶۱

امداد میں علم ہے عاشق باوفا کے پاس
کہنے ہیں یہ سپوت نہاری کے پاس
کیا خوش ہے مظلوم و غریب کی سواری کے پاس
بیٹھے ہیں ضعیفوں کی سواری کے پاس

ہر ایک نور ایک سلیمان شعور ہے
گھوڑے بھی دو ہیں ایک پہ ہی ایک حور ہے

۱۵۷

سیب بہشت ہے صفتِ ماہ ہاتھ میں
پہنچا کمر میں سیفِ یداللہ ہاتھ میں

۱۵۹

بھائی برابر آ کے تمھیں کیا خیال ہے
عباسؑ کی یہ عرض یہ میری مجال ہے

۱۶۲

آئی ظفر ادھر ملک الموت اودھر گئے
موزے چڑھے یہاں تو اودھر بوٹ کس گئے

۱۴۷

صحف کی شکل طیبہ پاکیزہ ہو گئی
نبی خدا نے آیۂ تطہیر کا دیا
کہنا ہوا علی کا تلاوت کا شوق تھا
صحف سورۂ کہف کا سورہ دعا کیا

رخمون سے کو کہ حافظ قرآن مین دو نہ تھا
وقف سنان و تیر تھے مطلق الم نہ تھا

۱۴۸

ین سورۂ یوسف کے کف دست مصحف
خاہن دونون سورۂ انعام کے ورق
ہوا کی اور نظیر ہی بالکل نہ تھا مصحف
حصا اور پنج سطر مین کیا سورۂ طلق

خطِ شعاع بھی متشابہ ذر انہین
پنجے کو پنج سورہ کہون تو خطا نہین

۱۴۹

منظور حق ترقی دین رسولؐ ہی
قرآن ہین حسینؑ یہ شانِ نزول ہی

۱۵۱

قرآن سے نطق و جاہ مین ہین ہین خلق
اس مصحف رسولؐ کا ہو تھا ہو تھا ہو ہے
مصحف کہا لسان مبین ہین ہین خلق
ہے واسطہ نبی کو یہ قرآن عطا ہوا

۱۴۶

سلطان الاجواب
سورۂ یوسف یہ آفتاب
مصحف مین رکھے ہین ہر اوس شخص پر عذاب
نہی کیجیو صحیفۂ قرآن لوٹ جائیو

مرحی الہوی جسم شہ مشہ قین مین
ہا تیر مصحف صدر حسینؑ مین

۱۵۰

ہ ہے جناب سبط پیمبر کو کیا کہون
ایدل دعاے ختم کتاب خدا کہون

لطف زرہ لباس ضیا بار دیکھیے
مصحف کی جلد پر خط گلزار دیکھیے

۱۵۲

ہ ہے نور یہ شہ مین و قرین
مصحف کے طور رحمت و مصباح مبین
ہے جلد حسن و لطافت شمار مین
جدول کی شکل نقش نگار مین

شبیہ ناف پاک کے طبیعت غنی ہوئی
قرآن مین نصف کی ہی نشانی بنی ہوئی

۱۵۲

جان بخش خلق ہی اوسی قرآن کی ہوئی
جانور کیجیے مصحف کی منزل کا ہی
کہنے لگے نبی ہو گا نیابت کا مانا
غازی یہ کیجیے سورۂ حشر تلاوت جا ہی

قرآن مین امام مبین کے بیان مین
جسکا ہی وہ کلام یہ اوسکی زبان مین

۱۵۳

ہ ہے زیبا مین مصحف زیبا
ہو ہر حرف مین ہزار معنی پیدا
قرآن کا جامہ کہنہ مین ذی علم و ہنر
ہین ہر ورق مین ہزار معنی پیدا

لطف زرہ لباس ضیا بار دیکھیے
مصحف کی جلد پر خط گلزار دیکھیے

۱۴۲۶
بجز ان کے ضربت تیغ دو دم کہان
بجز کہان یہ وہ تیغ کہان یہ علم کہان
اے داور فا حسین کہان یہ جگر کہان
اے ہمت بلند کہان یہ شجاعت کہان

۱۴۲۷
لکھا جبین و زلف سیہ کے صفات کو
ہمنے پڑھا ہی سورۂ شمس آج رات کو

۱۴۲۸
وقت وضو ہی سہل تمنائے جان نہین
گویا ہی سطر سورۂ کوثر زبان نہین

۱۴۲۹
نقشہ ہماری جنگ کا دلدار کھینچنا
پر شاہدین سے پوچھ کے تلوار کھینچنا

۱۴۳۰
لکھا جبین و زلف سیہ کے صفات کو
ہمنے پڑھا ہی سورۂ شمس آج رات کو

۱۴۳۱
وقت وضو ہی سہل تمنائے جان نہین
گویا ہی سطر سورۂ کوثر زبان نہین

۱۴۳۲
بر عجز ہی ثنائے امام شہید مین
آیا ہی انکا ذکر کلام مجید مین

۱۴۳۳
بینی ہی چہرۂ شہ عالم پناہ مین
یہ سورۃ القلم ہی کتاب الٰہ مین

۱۴۳۴
عارض مین ریش پاک کی تنویر دیکھیے
سورۂ قمر مع تفسیر و نظیر دیکھیے

۱۴۳۵
تعظیم سے ادب سے کہا لے ریکھا
قرآن کی قسم یہ سراپا نیا کہا

۱۴۳۶
سب جانتے ہین گو ہنر و مرجان کا ذکر ہی
قرآن مین شاہ کے لب و دندان کا ذکر ہی

۱۴۳۷
کیا ہاتھ ہین امام غریب الدیار کے
وہ آیہ ہین یہ رحمت پروردگار کے

۱۴۷

مصحف کی شکل طیبہ و پاکیزہ ہو گئی
زینت خدا نے آیۂ تطہیر کا دیا
کی یادگار حق نے تلاوت کا شوق تھا
مصحف کو وقف سر پہ رکھا کیف کا سرور پایا

۱۴۸

بین سورتوں کے کف دست مصحف
خط ہین دونون سورہ انعام کے اور ف
مولا کی انگلیون سے ہوا بالکل نہان حرف
کھا ہی ہے بیچ سطر مین کیا سورہ طرف

۱۴۹

قرآن سے ناطق دو جماعت مین ہین یہ
اس مصحف رسولؐ کا ہو وارث خدا
مصحف کھلا ہے جس مین امین شہید کا
کہتے ہین اسطرح کو یہ قرآن عطا ہوا

۱۴۶

رجھون سے گو کہ حافظ قرآن مین دم نہ تھا
وقف سنان و تیر تھے مطلق الم نہ تھا

خط شعاع بھی متشابہ ذرہ انہین
بچے کو پنج سورہ کہون تو خطا نہین

منظور حق ترقی دین رسولؐ ہی
قرآن ہین حسینؑ یہ شان نزول ہی

۱۴۷

مصحف حسن ہے یوسف سلطان الاجوا
کہتا ہی مثل سورۂ یوسف یہ آفتاب
مصحف مین رکھتے ہین ہر اک وقت اس کو آپ
تھی کچھ عجیب وصف قرآن لکھا ہوا

۱۴۹

حسینؑ عقدہ کشائی ہی
ہین حفظ حق نا حق شدہ بیگانہ ذات
بیچ مین آب بہ تشنگی نے نجات
ہین معظمات

۱۵۰

حسینؑ کے عقدہ کا جگ ہے
ہو سورۂ رعد اور رعد کا
غنچہ مین جاگ ہے ہر ایک دم
ہے زمین بیچ آواز آرہی ہے

۱۵۱

قرآن ناطق ہے
مصحف رسولؐ کا ہو وارث خدا
مصحف کھلا ہے جس مین امین شہید کا
کہتے ہین اسطرح کو یہ قرآن عطا ہوا

۱۴۶

شبیہ پاک کے طبیعت غنی ہوئی
قرآن مین نصف کی ہی نشانی بنی ہوئی

یاے جناب سبط پیمبر کو کیا کہون
ایدل دعاے ختم کتاب خدا کہون

۱۴۷

مصحف حسن ہے یوسف سلطان الاجوا
کہتا ہی مثل سورۂ یوسف یہ آفتاب
مصحف مین رکھتے ہین ہر اک وقت اس کو آپ
تھی کچھ عجیب وصف قرآن لکھا ہوا

۱۵۲

جان بخش خلق ہی یہ کلام قرآن کی ہے
جائز ہی کہنے مصحف ناطق یہ کلام کا
کہنے لگے ہو گویا یہ سورۂ حشر جا بجا
خاموشی پر ہے مصحف ناطق کا ترجمان

۱۵۲

قرآن مین امام مبین کے بیان ہین
جسکا ہی وہ کلام یہ اوسکی زبان ہین

لطف زرہ لباس ضیا بار دیکھیے
مصحف کی جلد پر خط گلزار دیکھیے

۱۲۶

نقشہ ہماری جنگ کا دل پر کھینچنا
پھر شاہ دین سے پوچھ کے تلوار کھینچنا

۱۲۷

لکھا جبین و زلف سیہ کے صفات کو
ہمنے پڑھا ہی سورۂ شمس آج رات کو

۱۲۸

وقت وضو ہی سہل ثنائے دہان نہیں
گویا ہی سطر سورۂ کوثر زبان نہیں

۱۲۹

برعجز ہی ثنائے امام شہید میں
آیا ہی انکا ذکر کلام مجید میں

۱۳۰

بینی ہی چہرۂ شہ عالم پناہ میں
یہ سورۃ القلم ہی کتاب الٰہ میں

۱۳۱

عارض میں ریش پاک کی تنویر دیکھیے
یہ سورۂ قمر مع تفسیر دیکھیے

۱۳۲

تعظیم سے ادب سے کہا ہے ریا کیا
قرآن کی قسم یہ سراپا نیا کہا

۱۳۳

سب جانتے ہین گو ہنر و مرجان کا ذکر ہی
قرآن مین شاہ کے لب و دندان کا ذکر ہی

۱۳۴

کیا ہاتھ ہین امام غریب الدیار کے
دو آیہ ہین یہ رحمت پروردگار کے

۱۲۷

[illegible]

اوترا دہ نامور بھی شہ مشرقین بھی
عباسؑ بھی لپٹ گئے اوس حسینؑ بھی

۱۲۸

عباسؑ نے اوٹھا کے گلے سے لگا لیا
بہنوں کی سمت تھی نہ بھتیجے کی دی ہوا
عباسؑ نے علم کے پھریرے کی دی ہوا
کی آہ اوسکی زلف کے بالون کو دیکھ کے
روئے حسینؑ پھول سے گالون کو دیکھ کے

۱۲۹

[illegible]

یکال سرخ ہونگے جب وقت آئیگا
ای بھائی اسکو شمر طمانچے لگائیگا

۱۳۰

[illegible]

چھوڑا نہ اسنے میرے فدائی کبھی تمہین
مجکو کبھی پکاریگی بھائی کبھی تمہین

۱۳۱

[illegible]

اچھا سدھارو گشتہ غم کو اوتارو دو
جاتے ہین خیر گود سے ہمکو اوتارو دو

۱۳۲

[illegible]

ای شاہ کربلا کے نگہبان الوداع
لو الوداع جاؤ چچا جان الوداع

۱۳۳

[illegible]

تولا جو شہ نے تیغ علی کو سنوار کے
سمٹی زمین روح امین کو پکار کے

۱۳۴

[illegible]

جلے ادب ہی باگ فرس کی لیے ہوئے
پیچھے رہو نشان کا سایہ کیے ہوئے

۱۳۵

[illegible]

تم حامل نشان شہ گلعذار ہو
اسکندر رسولؐ کے آئینہ دار ہو

۱۱۸

عباسؑ نے کہا کہ دو مین آپ پر نثار
ہر ظلم سہ کے چھوڑ دو بھائی کی یادگار
فرمایا شہ نے بھائی کی بی بی کی تو ہے جان
کرتا ہون عرض پہلے گرو آ کے پانون پر
سر کو جھکا دو دختر زہراؑ کے پانون پر

۱۱۹

زینب علیؑ کے پانون سے لپٹی وہ سحر کہن
فرمایا کہ کہان سے لگا یے ہے یہ سخن
زینب جھکین بلال سے خفا گئی ہین
بس وجہ آبرو ہے علمدار آپ ہین
یہ ہین کنیز مالک و مختار آپ ہین

۱۲۰

اولاد کے لیے ہے یہ بنت بنت رضا
جو تھا غلان مین حضرت عباسؑ کا کہا
اے بھائی جان مین تو ہون خدمتگار مین فدا
ہر دم رہونگی ساتھ نگہبان کی طرح
رکھونگی تیرے سر کی قسم جان کی طرح

۱۲۱

جب سب کون جان فدا ہونے کو چلے
لشکر سے بنی ال کو مشک لانے کو چلے
بیبی بھی اور انکی بھی ہمراہ خدا چلے
اللہ رے بیبیون کے سرون کی ردا چلے

۱۲۲

ہمراہ کیا وفا کا شعار آپ چلے گا
دونون جہان کے چین آرام چلے گا
ہمراہ بیبیون کے پکارا چلے گا
روکے کہا بھون کو نظارا چلے گا

۱۲۳

جب تم چھٹے شہید شہ کربلا ہوا
پھر ہم لٹے تو کوئی نہ پوچھیگا کیا ہوا
نکلا علم محل سے شہ مشرقین کا
غل تھا بنی کی آل مین ہے ہے حسینؑ کا

۱۲۴

حسن رضا عنایت و فاشعار
ہو کیا ل جلال سے نظر آتی ہے بار بار
اکبر چھپا ہوا ہے بن جہاد ہے اختیار
ہو نگے جدا جدا اسیر ہو جب ذوالفقار

۱۲۵

عباسؑ نے کہا کہ ہو موقوف جان نثار
اس پر نہ رکاب چھوڑ دو بھائی ہو سوار
کس پیار سے کہا کہ فدائی سوار ہو
میری رکاب چھوڑ دو بھائی سوار ہو

۱۲۶

مولا کے پیش رو ہوئے عباسؑ نامدار
لیکن ملال مین ہے یہ ہے کہ ہم چلے
خود جھک گیا نشان وہ صدمہ گذر گیا
عباسؑ نامدار کا گھوڑا ٹھہر گیا

۱۰۹

چلائی زال حیدر کرار کیا کرتے
ہمارے سب سے چھوٹے تین علمدار کیا کرتے
بڑی بی حضرت حسین کا دیدار کیا کرتے
چلے ہیں دونوں دولت دونوں عالم وار کیا کرتے

زینبؑ تو شہ سے کوٹ کے سینہ لپٹ گئی
عباسؑ کی کمر سے سکینہ لپٹ گئی

۱۱۰

دیکھا جو بھائی کو پریشان و خستہ حال
لٹنا لیا گلے سے جھکا کر فرطِ ملال
منھ چھپے کہا تھیں اسی دم ہوا ملال
دل بھی دھڑک رہا ہے نہیں ہے بجا ملال

بالکل عرق میں غرق ہو چہرہ اداس ہے
رو کے کہا چچا مجھے دو دن کی پیاس ہے

۱۱۱

چشمے تھا کس کی کس نے نہ تھی خیر پوچھی
کس کی ادھر نہیں حسین کی بیوی نے خبر لی
حیرت میں تھا فقیر کہ سلطان کی بہو بیٹی
جنت میں تھا جو فیض سے کبھی خلد کا مکیں
فیضی جو چھو لیا ادھر کبھی ادھر کبھی

کی شہ نے آہ زیرِ علم کانپ کانپ کے
عباسؑ رو دیئے منھ کو پھیر آپ کے

۱۱۲

پہنچے جو خانقاہ میں کاہیدہ و ملال
دیکھا کہ ہیں کھلے ہوئے علم کے کبھی کے بال
عباسؑ کے لہو سے ہوئے تھے علم لال
تھا صاف طور ماتمِ شہ کا یہ اشتعال
تھا خاصے ہوتی تھی جو عزا ہر مکان میں

نالے کیے جرسی کا حشم دیکھ دیکھ کے
پیٹا سروں کو سوئے علم دیکھ دیکھ کے

۱۱۳

غل تھا کہ ای علم تجھے اب کون اٹھائیگا
دنیا سے آج شہ کا علمدار جائیگا
سقائے اہلبیت جو بلوا رہیں کہا نہ جائیگا
ہے ہے ادھر سکینہ ادھر سے رن سے بھائیگا

اس گھر میں اب نہ یوں کبھی جلوہ کریگا تو
عباسؑ نامور کے لہو سے بھریگا تو

۱۱۴

بانو نے گفتگو سنی اور دوڑیں خیمہ سے
لائی زبان پر جو سخن کچھ ہوش کچھ حواس سے
عباسؑ نامور نے کہا ہو کے بدحواس سے
مجکو نہ روکنا شہ والا کے سامنے

صاحب ادب ضرور ہے آقا کے سامنے

۱۱۵

بانو نے بھی شریک حال ہونا اپنا کیا کہا
گھبرا کے عباسؑ نے کہا بھابی جان خدا
گھر بار اور علمدار کا ہے ساتھ کیا بھلا
عباسؑ مر گئے تو سکینہ ہوئی یتیم

یہ بھی چلے امام امم بھی غضب ہوا
لو تم بھی رانڈ ہو گئیں ہم بھی غضب ہوا

۱۱۶

کی بانو نے عرض بہر خدا اس طرح نہ کہو
بھولے سے بھی نہ منھ سے کبھی ایسا لفظ تم کہو
تم بھی چچا بھتیجے کے دم سے جیا کرو
گو پیاس بھی ہے گھر میں بہت پر نہ جاؤ تم

سکینہ تمھاری وجہ سے بیتاب ہے بہت
سمجھیں کنیز خاص یہ کوشش ضرور ہے

۱۰۰

شہ نے کہا کہ اے مرے دل و جان تم بھی ہو
مشہور ہو جہان میں وفادار ہم سے ہو
بھیجے گئے ہو ساتھ اور تو ہو جاؤ گے خلاف
شرمندہ ہو گا ہاشمی اسد اللہ کے خلاف

تھا بھائیوں میں عشق کہ باہم گذر گئے
ساتھ آئے اور ساتھ لڑے ساتھ مر گئے

۱۰۱

بولے کہ دست بستہ سپہ دار کے سامنے
ہوں تیغ زن دو خنجر و زہر مار کے سامنے
آخر کہا یہ میں نے بھی آقا کے سامنے

عباسؑ تو حسینؑ کا ادنا غلام ہے
ہو جائیو نثار یہی تیرا کام ہے

۱۰۲

جب تم بڑھے تو آنکھ چرائی حسینؑ نے
رکھا ہے ساتھ کے لیے بھائی حسینؑ نے
جنت کو سب نے چھوڑ دیا اک رضا نے دی
آخر کو ساتھ مرنے کے بھی اک رضا نے دی

ناموس بادشاہِ مدینہ کو دیکھ لو
تم سے بہت ملی ہے سکینہ کو دیکھ لو

۱۰۳

بولے کہ ہاتھ جوڑ کے شہ کے حضور میں
دو چار ہاتھ عرصۂ پیکار میں چلیں
جرأت کو دیکھا میں نے کہ تلوار میں چلیں
لکھا ہے جو کہ حضرتِ اطہار میں چلیں

کچھ کہیے اور اپنی فدائی سے پوچھیے
شہ نے کیا اشارہ کہ بھائی سے پوچھیے

۱۰۴

چھوٹے بڑے قلق میں ہیں نہ غش کا ہوش ہے
زینبؑ کو ہوش ہے نہ سکینہؑ کو ہوش ہے
عباسؑ میں بیاہ کی رخصت کا وقت ہے
ماروں کے سہرے ماہ کی رخصت کا وقت ہے

بھائی کو دیکھ کر یہ کہا شاہِ دیں نے
ہمکو انھیں اسیرِ محن خوب دیکھ لو
دونوں مسافروں کو بہن خوب دیکھ لو

۱۰۵

عباسؑ کو محل میں بلا کر کے یہ کہا
کیسو سنوارے عاشقِ بیکس کے بیاہ کے
افسردہ دلول دونوں ہیں اک دوسرے کے بیاہ کے
مشکل کشا کے شیر کو بھائی کے بیاہ کے

سولا کا ہاتھ گردنِ رشکِ قمر میں تھا
لٹکی تھی ذوالفقارِ علیؑ خم کمر میں تھا

۱۰۶

عباسؑ نے کہا کہ مرے دل و جان تم بھی ہو
مشہور ہو جہان میں وفادار ہم سے ہو
بھیجے گئے ہو ساتھ اور تو ہو جاؤ گے خلاف
شرمندہ ہو گا ہاشمی اسد اللہ کے خلاف

تنہا نجاؤ بھائی میں کچھ جانتا نہیں
کیا خوب ہاتھ ہاتھ کو پہچانتا نہیں

۱۰۷

بولے کہ ہاتھ جوڑ کے شہ کے حضور میں
دو چار ہاتھ عرصۂ پیکار میں چلیں
جرأت کو دیکھا میں نے کہ تلوار میں چلیں
لکھا ہے جو کہ حضرتِ اطہار میں چلیں

کچھ کہیے اور اپنی فدائی سے پوچھیے
شہ نے کیا اشارہ کہ بھائی سے پوچھیے

۱۰۸

بولے حسینؑ خوب بھتیجے ہو آپ کیا
بھائی کا ہاتھ ہاتھ ہی ہے اور ہاتھ میں دیا
دونوں بھتیجے پیچھے رہیں میں کروں ابتدا
بھائی بھتیجوں کا نہیں ہوتا ہے مشورہ

سولا کا ہاتھ گردنِ رشکِ قمر میں تھا
لٹکی تھی ذوالفقارِ علیؑ خم کمر میں تھا

۹۱

جلدی چلو بہو نہ گئے بھائی کے مزار پر
ہی باغ خلد کو شور فغاں ہے ہر کنار پر
یون ماری ہی ہر غریب سے آواز بار بار
کل ہین شہید ہوئے ہین شہیدان ذی وقار

ہی پیاس ناگوار شہ مشرقین کی
ہمنے سبیلین رکھی ہین نذر حسینؑ کی

۹۲

عباسؑ نے کہا شہ والا تبار کون ہی
جلدی بتایئے مجھے آقا ہی کون ہی
کس کی صدا ہی دیکر رہے ہین ہمیں پکار
شہ نے کہا بھائی ہین تمہارے کون ہی

بیتاب ہوکے دھوپ مین تشریف لائی ہین
ای بھائی فاطمہؑ مجھے لینے کو آئی ہین

۹۳

بھائی وقت کرب برادر قریب ہی
گھبرائیے نہین کہ ستمگر قریب ہی
بچھنے لگا ہی تیر ستمگر قریب ہی
بھائی ہی تیرگی نظر اخگر قریب ہی

یہ کہکے اشک سبط نبیؐ خاک پر گرے
عباسؑ شاہ کے قدم پاک پر گرے

۹۴

رخصت ملے غلام کو عالم ہی یاس کا
صدقہ تمام تشنہ دہانون کی پیاس کا
لشکر حسینؑ کو ہی بھروسہ عباسؑ کا
حضرت کو ہی بھروسہ علمدار کا

ہمراہ ہر نشان مگر آج ہی نہین
ہی ہی علمدار مگر آج ہی نہین

۹۵

بیتاب شبل شیر شہ دین حسینؑ
ہی ہی علمدار شہ دین حسینؑ
گھبرا کے کہتے ہین شہ دین حسینؑ
حضرت ہلال اوسی جاہ و جلال سے
عباسؑ کہان ہین مرے بھائی کہان ہین

اچھا چلو اخی تمہین ہمراہ لیچلین
ہم تم جہان مین ساتھ یہانسے چلے چلین

۹۶

بھائی وقت کرب برادر قریب ہی
گھبرائیے نہین کہ ستمگر قریب ہی
بچھنے لگا ہی تیر ستمگر قریب ہی
بھائی ہی تیرگی نظر اخگر قریب ہی

یہ کہکے اشک سبط نبیؐ خاک پر گرے
عباسؑ شاہ کے قدم پاک پر گرے

۹۷

رخصت ملے غلام کو عالم ہی یاس کا
صدقہ تمام تشنہ دہانون کی پیاس کا
لشکر حسینؑ کو ہی بھروسہ عباسؑ کا
حضرت کو ہی بھروسہ علمدار کا

ہمراہ ہر نشان مگر آج ہی نہین
ہی ہی علمدار مگر آج ہی نہین

۹۸

بیتاب شبل شیر شہ دین حسینؑ
ہی ہی علمدار شہ دین حسینؑ
گھبرا کے کہتے ہین شہ دین حسینؑ
حضرت ہلال اوسی جاہ و جلال سے
عباسؑ کہان ہین مرے بھائی کہان ہین

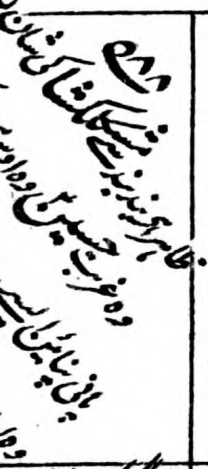
اچھا چلو اخی تمہین ہمراہ لیچلین
ہم تم جہان مین ساتھ یہانسے چلے چلین

۹۹

بھائی وقت کرب برادر قریب ہی
گھبرائیے نہین کہ ستمگر قریب ہی
بچھنے لگا ہی تیر ستمگر قریب ہی
بھائی ہی تیرگی نظر اخگر قریب ہی

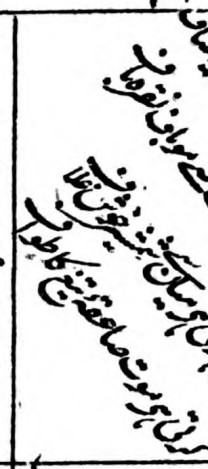
یہ کہکے اشک سبط نبیؐ خاک پر گرے
عباسؑ شاہ کے قدم پاک پر گرے

۸۴



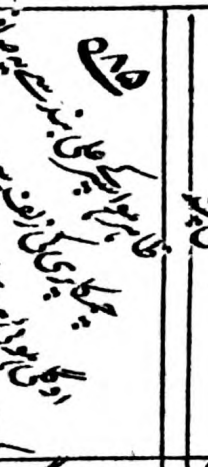
قدر پر زرہ کو دیکھ کے ہر سمت دھوم ہے
طوبیٰ پر ابر رحمتِ حق کا ہجوم ہے

۸۵



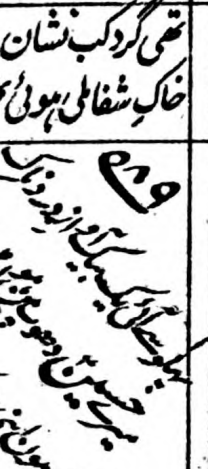
برہم اور اس گرد جبین پر پڑی ہوئی
ہر دم نگاہ فوجِ ستم سے لڑی ہوئی

۸۶



تھی گرد کب نشان امامِ غیور پر
خاکِ شفا ملی ہوئی تھی روئے حور پر

۸۷



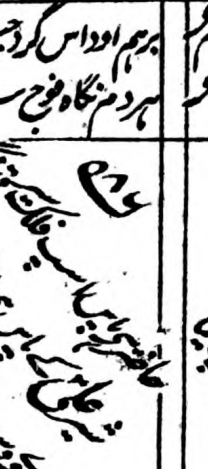
وصفِ قدم سوا ہے مجھے تخت و تاج سے
پھیلا کے پانوں کھینچ لیے ہاتھ آج سے

۸۸



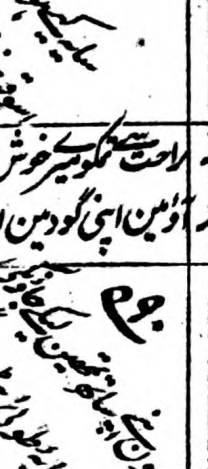
پا کھر پڑی ہے دھوپ جو گھوڑے پر آئی ہے
گویا دو ملفن کو پھولوں کی چادر اوڑھائی ہے

۸۹



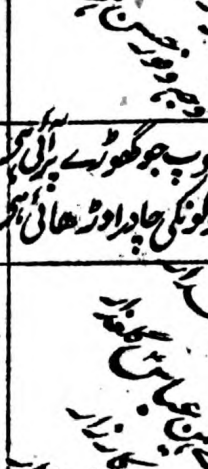
راحت سے تم کو میر کے خوش اقبال لیچلوں
آؤ میں اپنی گود میں اے لال لیچلوں

۹۰



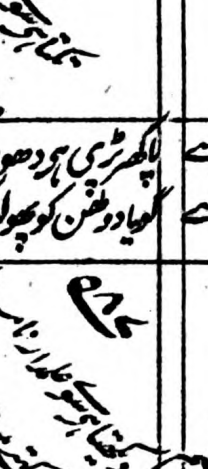
ہے محکوِ عشق پائے علمدارِ پاک سے
پتلا بنا مگر اوٹھیں قدموں کی خاک سے

۹۱



غصہ بھی اضطراب بھی شوق اجل میں ہے
گہ دوش پر ہے تیغِ دو دم گہ بغل میں ہے

۹۲



مُنھ آبِ سلسبیل سے دھونے کا وقت ہے
یہ دامنِ رسولؐ میں سونے کا وقت ہے

۴۷۶

پنجے کے درست ہونے کے پنجے ہین یہ عیان
کہتا ہی پنجہ علیؑ علی سے ہی پنجہ تو
پنجہ اگر ملائین علی سے ہی پنجہ تو
ہی پنجہ ہمیشہ پنجہ خورشید سے لڑو

۴۷۷

فولاد کے ناخنون مین بھی طرفہ کمان ہے
پنجون مین فرق ہے بدر و حنین کے ہلال مین
شیرون کے ابر و مین کمان یہ جلال مین
مشکل کی کر ہین کھولنے مین مثال مین

۴۷۸

ہی قدرت خدا کی عجب نقش و رنگ کی
کیا دون گل حسین صفدری کی ہی
دیکھا تو حسن ناف مین چشم پری کی ہی
گرداب پینے مین بھی بھنور کی ہی

آگاہ کب ہی پنجہ ہمارا اس اصول سے
پنجہ کیا ہی انکے پدر نے رسولؐ سے

رہ رہ کے نام ناخن عباسؑ لینگے ہم
دشمن کے دل کی آج گرہ کھولدینگے ہم

اہل نظر کو ناف و شکم پر گمان ہوا
دُرِ نجف خزینۂ حق سے عیان ہوا

۴۷۹

پنجے کی انگلیون کے ہی ہر پور مین یہ عجب
کلمہ ہمارا پڑھتے ہین دنیا کے تیغبان
چھ کلمون کے ہی نین یہ اصحاب متقین
غازی کا ہاتھ تیغ پر اظہر ہی یہ گران

۴۸۰

ہی انگلیون کا حسن کف دست ماہ سے
موجین بڑھی ہین چشمۂ فیض الٰہ سے

تاثیر وصف پہلوے سیماب ہوگئی
بندش بھی آئینہ کی طرح صاف ہوگئی

سب پر کرکے باندھنے سے آشکار ہی
پٹکا نہین یہ حفظ خدا کا حصار ہی

۴۸۱

ہتھیلیون کی لکیرون مین ہی وہ نور
گویا ہین زیر زلف حسین حسین حور
ہاتھ آئی لطافت حسین حسین حور
رکھا ہی کاشیر کے دل شیر نے حور

۴۸۲

ہتھیلیون مین طرفہ تکلف ادھر ادھر
ہی ہر ورق پہ نقش تعارف ادھر ادھر
کس ماہ سے ہین مہر و لطافت ادھر ادھر
گویا ہین پنجہ مارنے کو سنبھلے ادھر ادھر

۴۸۳

کیا جب کرامت تیغ دو دم نے گل کیے
بجھنے مین کب ہی موت و فنا دل کے دیے
بجھنے مین کب ہی موت طپش آج کے دیے
بجھنے مین کب ہی موت طپش آج کے دیے

ہین ہاتھ کی لکیرین عجب آب و تاب پر
لکھا ہی نقش حب حسینؑ آفتاب پر

عکس اونکے آئینون کا ہی پہلوے ماہ مین
بیٹھا کیے ہین پہلوے شیر الٰہ مین

گردون جھکے حقیقت ارباب شرع کی
جب حشر ہوگیا تو کہین یہ کمر کھلی

۴۴
کہتے ہین اب ہین بازو کٹا کر علی کے
فریاد ہے ہین جعفر طیار سے بڑھے
بازو ہی ہاتھ سے ہین مظلوم کا عصا
مشکل مین یہ بھی کوئی قوی ہاتھ ہے ملا

۴۵
بازو ہین ہاتھ شیر خدا ذوالفقار کا
ہاتھ جو ہو شجاعت حیدر کی یادگار
مرحب کو ڈھونڈھتے ہین یہ دریا مین بار بار
جھگڑا ہے ہاتھ ہی کا یہ ہاتھ ہی سے ہاتھ

۴۶
ہاتھون کے اشتیاق مین آتا ہے آفتاب
بیعت کو روز ہاتھ بڑھاتا ہے آفتاب

۴۷
اوڑتے پھرینگے صوت جعفر بہشت مین
رکھے ہین بازوؤن کے لیے پر بہشت مین
جبرئیل واہ واہ کہین ہاتھ چوم کے
ہاتھون کے اشتیاق مین آتا ہے آفتاب

۴۸
ہاتھ آستین سبز مین بازو حضور کا
بھوس بھرا ہے پوست ہے شیر غیور کا
بازو کی پھڑکیون مین بھی عالم ہے زور کا
نیزہ لیے ہین ہاتھ مین پھل ہے گرز کا

۴۹
ہاتھ آستین سے کالا کیون موڑ کے
آہن مین نیزہ گاڑنے والے یہ ہاتھ ہین
خیبر کا در اوکھاڑنے والے یہ ہاتھ ہین
ہاتھ آستین کو غضب کی ضیائی

۵۰
تعویذ کب ہین بازوے ماہ منیر پر
ہین جوشنین تیغ جناب امیر پر
ہاتھون کے وصف مین ہے یہ دیوان خوبصورت
ہاتھ آستین سے کالا کیون موڑ کے
ہاتھ آستین سے کالا کیون موڑ کے
ہاتھ آستین سے کالا کیون موڑ کے

۵۱
تائید کی امید ہے اللہ سے مجھے
لیتے ہین حام دست ید اللہ سے مجھے
ہے فضل حق معین صغیر و کبیر مین
گو ہاتھ کٹکٹے ہین مگر دستگیر ہین

۵۲
دونون کلائیون مین ہین بازو کی بیڑیان
جوہر کھلے کلائیون کی آب و تاب سے
دو بیچے بنائے ہین موتی کی آب سے

۵۵

اس مدح خوان کو طوطی شکر فشان کیا
ہر حاسدوں کو وجہ دو صد منہ زبان کیا
وصف زبان پاک نے رطب اللسان کیا
فردوس سے بچھا کسی منزل پہ خوان کیا

ہین خوب دانت خوب زبان تشنہ کام کی
سمرن وہ موتیون کی وہ اونگلی امام کی

۵۸

کس منہ سے کرے فضل کی تحریر ہو بیان
لاوی علی نے نیغ دو سر ناوک و کمان
زیور کیا اوتار کے تفویض اس نشان
جبریل کا نام جس نے رکھا ہو کشن کمان

جسکو ہلال کہتے ہین بچپن کا طوق ہی
مشکلکشا کے چاند کی گردن کا طوق ہی

۶۱

کانون مین ہو عجب لطافت عجب نمک
دونے مین نور کے امین مین ہو نمک
بھیجے خدا نے انکی حفاظت کو دو ملک
الماس کے ہار مین ہو عطر کی مہک

دریا سے بھر کے مشک یہ صفدر اوٹھا منگے
کوثر کا بوجھ ساقی کوثر اوٹھا منگے

۵۶

اعجاز عیسوی ہی ہمارے کی بات بات
عباسؑ کا دہن ہی یہ آخر نبی کی بات
شیرین دہن ہین یہ بھی حضرت نبی کی بات
ایسے کہان ہین نقطہ موہوم مین صفات

حال دہن بتائے کوئی کیا مجال ہی
کھلجائے سر حق کا معما محال ہی

۵۹

شرمندہ جس سے ہو دہن غنچہ و نگین
پیچھے نہ جس کے ہو دہن غنچہ و نگین
نہ اس کا ہو دہن سا دہن غنچہ و نگین
اسکا نہ شیب دیدہ بینا سے کم نگین

یوسف پکارتے ہین ذقن پر فدا ہو مین
لوکھا کرون یہ سیب یہی چاہتا ہو مین

۶۲

سینہ ہی اسکا سینۂ بے کینہ علی
ہین بلکہ راحت جگر و سینہ علی
معشوق شہ سے ہی گنجینہ علی
صورت نما ہی صورت آئینہ علی

نازک ہی برگ گل سے بھی سینہ جناب کا
صبح بہار پھول بنی ہی گلاب کا

۵۷

وصف گلوئے صاف علمدار چاہیے
ہر گوہر گلوبند شہ ابرار چاہیے
کچھ دولت شہ گلے کے لیے ہار چاہیے
اب ہی اس گلے کے لیے ہار چاہیے

دیکھو گلوئے ثانی الیاس کی رگین
خط شعاع ہین گل عباسؑ کی رگین

۶۰

شانے دو ایسے ہین گل گلشن شباب
شانے کے گل کا سبز پھریرا ہی لاجواب
کیا پھریرا ہین بازوئے ہین لوح و قلم کتاب
سایہ سے شانے کے بنے ہین بازو ہما عقاب

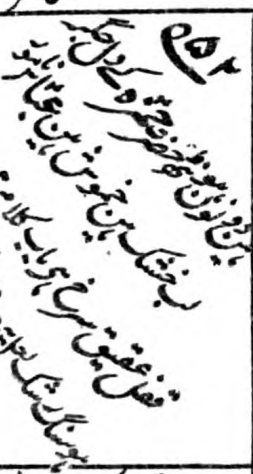
کار عجیب قدرت پروردگار ہین
دو آفتاب حشر زمہ دوگار ہین

۶۳

سینہ ہی کس امام کا سینہ ہی کس کا دم
صبح منیر پھولی ہی مہر علی کا دم
اس صبح پر ہی ہے مہ کنعان کا دم
فتح کی فال سے ہی علمدار کا دم

سینہ مین مستقل دل پاک دلیر ہی
حیرت کی جا ہی آئینہ خانے مین شیر ہی

۴۴۶



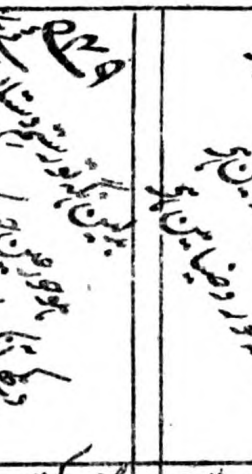
یا نور کا قلم ہی کف بوتراب پر
اللہ کا الف ہی رخ آفتاب پر

۴۴۷



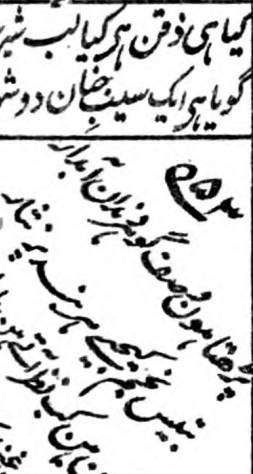
منھ دیکھتے ہیں فاطمہ کے نور عین کا
پتلی ہی عکس حال حسین حسین کا

۴۴۸



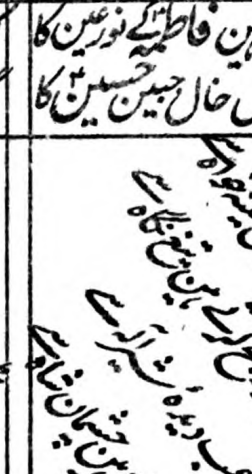
کیا ہی ذقن ہی کیا لب شیریں سخن ہی
گویا ہی ایک سیب خجاں دو شہید ہیں

۴۴۹



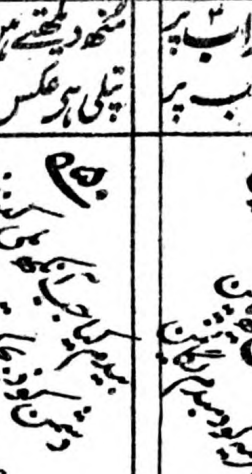
بدن کے حق میں نشتر مژگان بھی تیر ہیں
عباس نور عین جناب امیر ہیں

۴۵۰



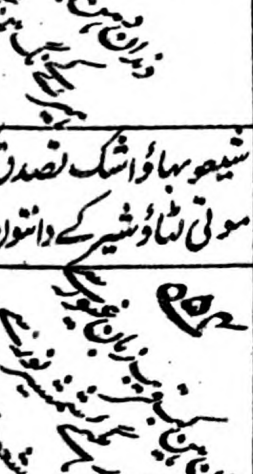
پتلی کا حسن چشم سیاہ حور ہی میں ہی
تصویر حور حلقۂ عین علی میں ہی

۴۵۱



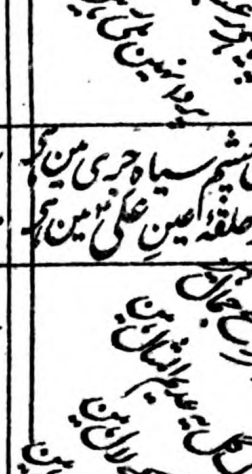
شیشو بہاؤ اشک تصدق کی طرح
موتی لٹاؤ شیر کے دانتوں کا ذکر

۴۵۲



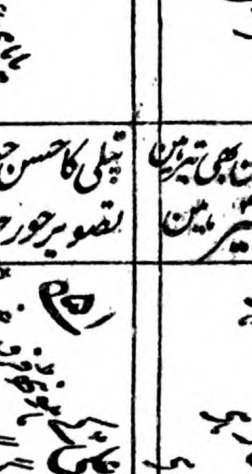
جاگے ہوئے ہیں اذن وغا کی طلب میں ہیں
آنکھیں چڑھی ہیں نیند بھری ہے غضب میں ہیں

۴۵۳



یہ سرخرو ہیں عاشقوں میں ذوالجلال کے
یاقوت حق نے جڑ دیے ہیں جان ڈال کے

۴۵۴



دندان کہاں ہیں ان شہ مشتہر کے
تارے بنے ہیں سوکھ کے آنسو حسین کے

۴۳۷

ہر رات بیکسی حسرت حق حفظ ماہ مین
ہر سال آتی ہی شب قدر اسکی چاہ مین
کیونکر گذر ہو کوچہ زلف سیاہ مین
ہاروت ناچ رہے ہین کنوان راہ مین

ہی زلف زیب دوش کہ بدلی ہی چاند پہ
حیدر رہے نثار دہے کو جگہ دی ہی چاند پہ

۴۳۸

خال ظفر کا پھول ہی ہر پیشانی بلند
اس آئینہ کو دیکھ کے سکندر کرے پسند
نصوبر فتح دیکھتے ہین اسمین ہو بند
اس آئینہ کی نکلے جو آلی ہو بند پسند

ابرو بنا کے حسن ہلال و قمر دیے
صانع نے اپنے ہاتھ سے دو صاد کر دیے

۴۳۹

ہی کب لطافت جسم ابرو ہلال مین
کھنچی ہین بیشتر یہ کمانین جلال مین
بنتا ہی تیغ ابرو سے غازی جمال مین
آیا ہی ہو کے زنگ سے پیدا سال مین

ابرو ہین پاس چشم دلیر فصیح کے
رکھی ہی ذوالفقار سرھانے مسیح کے

۴۴۰

ہوتی ہی نور ہی سے ظاہر ہی نور ہی
ہی نور ہی سے نور کا ظاہر ظہور ہی
معلوم ہو گیا ہی تمام اس سے نام کا
یعنی نبی کے چہرے پہ زلف شبہ نام کا

دس جری کا نور ہی کاکل کی چھاؤنین
دو چراغ طور مین سنبل کی چھاؤنین

۴۴۱

خال جبین ہی نور خدا سے بھرا ہوا
قرآن پر ہی صبح کا تارا دھرا ہوا
کعبہ ہی مجلی دل اہل صفا نہین
کس کا ہو دل حرم جو تری مبتلا نہین

رخسار ضیغم ازلی دونون ایک ہین
نور نبیؐ و نور علیؑ دونون ایک ہین

۴۴۲

ہین عارض منیر علمدار آئینے
خورشید و ماہ ہین یہ طرحدار آئینے
ہین بیچ خط مین دیدہ بیدار آئینے
انشاء اللہ بنائے ہین گلزار آئینے

۴۴۳

ہی کب لطافت جسم ابرو ہلال مین
کھنچی ہین بیشتر یہ کمانین جلال مین
بنتا ہی تیغ ابرو سے غازی جمال مین
آیا ہی ہو کے زنگ سے پیدا سال مین

ابرو ہین پاس چشم دلیر فصیح کے
رکھی ہی ذوالفقار سرھانے مسیح کے

۴۴۴

ہی کب لطافت جسم ابرو ہلال مین
کھنچی ہین بیشتر یہ کمانین جلال مین
بنتا ہی تیغ ابرو سے غازی جمال مین
آیا ہی ہو کے زنگ سے پیدا سال مین

ابرو ہین پاس چشم دلیر فصیح کے
رکھی ہی ذوالفقار سرھانے مسیح کے

۴۴۵

ہی کب لطافت جسم ابرو ہلال مین
کھنچی ہین بیشتر یہ کمانین جلال مین
بنتا ہی تیغ ابرو سے غازی جمال مین
آیا ہی ہو کے زنگ سے پیدا سال مین

ابرو ہین پاس چشم دلیر فصیح کے
رکھی ہی ذوالفقار سرھانے مسیح کے

۳۳۰

دیکھا نہین جنھون نے علمدار کا جلال
کہتے ہین بول بول کے نزدیک کو بلا
آنکھ اوٹھا کے بھی نہین دیکھا پھرے ہم
بیٹھون کا ہی کلام ہی اوٹھا جا بیٹھے ہم

۳۳۱

تا ہیر خون در حبشہ ارض بے گمان
دل مین لیا جو نام بھبکے گلی زبان
تا ہار مرگ وزخ ہوے دفتر بیان
ابین بنین ہوگیا تصور شیر خون فشان

۳۳۲

ہا فکر وصف زلف سے دل انتشار مین
ہین قید مین نکہت گل تا ر تار مین
گردن کی ضو سے ہار طرہ غبر بار مین
کافور صبح عید ہی مشک تتار مین

۳۲۹

دیکھا جو اوسکی شان تو نقشہ بدل گیا
یہ جان لو کہ آنکھ ملی دم نکل گیا

۳۳۰

سمجھا چمک کے برق شرر بار گر پڑی
شانے سے ڈھال ہاتھ سے تلوار گر پڑی

۳۳۱

مضطر ہی عکس زلف جو صحرا کی خاک پر
مار سیاہ لوٹتے ہین خاک پاک پر

۳۲۹

آمادہ ہین اعانت شاہ شہید پر
بھیرینگے ذوالفقار گلوے یزید پر

۳۳۰

بڑھتے ہین جب وہ جھوم کے شبیر کے ساتھ ہین
سبط نبیؐ کے ہاتھ مین بھائی کے ہاتھ ہین

۳۳۱

کب کار بستہ ناخن تدبیر سے کھلے
عقدہ شناے زلف گرہ گیر سے کھلے

۳۲۹

ہوے وہ ہین جو ہاتھ مین ذوالفقار علی
شیر خدا کے لال وصی نبی علی
ہی ہی وہ کون ہے جو نہین ہین کیا گھڑی علی
ہوے وہ کے غیظ مین ہین ہان ہان علی علی

۳۳۰

شوق جہاد مین ہی علمدار کو جلال
رن کی ہوا سے اوڑتے ہین زلف کے بال
سمجھا رہے ہین ہاتھ سے ہاتھ اوٹھا اوٹھا

۳۳۱

مشکل کشا ہی زلف مہ روے گر وہ نازنین
ہوجاے کار سخت مشکل گرہ نازنین

۳۲۹

دیکھا جو ہاتھ مین علم آسمان جلال
چمکی کی ماہ نو کی طرح جلگے شام مین
غش آگیا ہی جان عرب وہ ہی نام مین
غوغا ہی جان عرب وہ ہی نام مین

۳۳۰

فرمان شاہ دشمن فرزند شیر حق
بھولی ہی سب کو گل متاع پریشان خلق
خورشید پر ہی جیسے حجین لگی ہی سبق

۳۳۱

سنبل کی مشکلین ہی مہ روشان پر
جھوٹے ہی جھکا سے مصحف حیدر کی شان پر

۳۲۹

دل مین نہین کچھ اور جو وسواس تو کہو
اچھا سنبھل کے حضرت عباس تو کہو

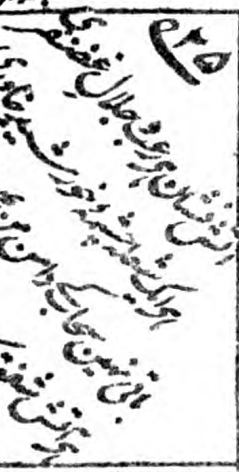
۳۳۰

رخ پر ہوا سے زلف علمدار شاہ ہی
دیکھو غلاف مصحف حیدر سیاہ ہی

۳۳۱

رہتے ہین آگے چشم شہ مشرقین کے
سر پر ہین جمع تار نگاہ حسینؑ کے

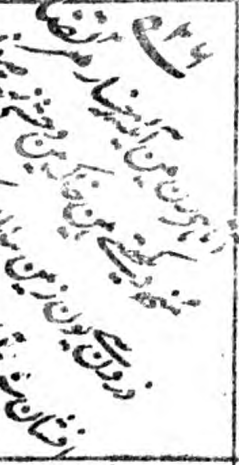
۱۹



دشت بلا میں ہیں صف دشمن و طلائع جرار جیش
کہتا ہے ہر مورخ قضیہ کا کارنامہ یہ نیا
انصاف شاہ دیں کی ہے ہر وقت حق نما
بولو سکینہ صدقہ عباس کے فدا

خوش ہو گناہ دست دعا جو موم ہو گئے
حق حق پکارتے ہیں صنم جھوم جھوم کے

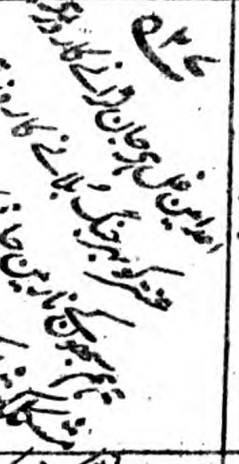
۲۰



دو فاختیں ہیں سیاہ سفید
کہ جو کبھی ہمکنار ہوتی ہیں
ہوئے نہیں سرخرو کبھی
کبھی ہوا کر نہ ہوں گے
خضر سے بن لیجئے گا فوج حشم

کٹتے ہیں نخل چھائی ہے مہلی ہموم کی
کرتی ہے راہ صاف سر وہی سموم کی

۲۱



کلاہ سر پہ عبا دوش پر سنان بدست
بھرے ہوئے ہیں غضب سے جو شیر نر کی طرح
صبح ہوا گذر نہیں کرتی ہے سو سے جا بجا
کبھی ہوا ہے ہیں آتش و خاک و ہوا و آب

اوڑتے ہیں باز بال کبوتر سنبھال کے
شہروں سے لیتے جاتے ہیں بچے غزال کے

۲۲

یہ رنگ ہے کہ دشمن دیں نا امید ہیں
دل ہیں سیاہ شامیوں کے شکل سفید ہیں

پتھر کہاں ہیں دشت میں ہر سو پڑے ہوئے
قدرت سے آئینے ہیں زمیں پر جڑے ہوئے

۲۳

تنویر آفتاب کا عالم ہے دھوپ پر
سب کو گماں چادر شبنم ہے دھوپ پر

تیغ اس علیؑ کے شیر کی خالی نہ جائیگی
بے جبرئیل ضرب سنبھالی نہ جائیگی

۲۴

ہر سمت ہے جہاں میں اسی کا ظہور آج
ہر شے میں ہے جہاں کے اسی کا ظہور آج
ہر شکل میں ہے جلوہ اسی کا ظہور آج
ہر شے میں ہے جہاں کے اسی کا ظہور آج

۲۵

آتش فشاں ہے ہر رگ جلال غضنفری
اک شعلہ شعلہ خون ہے ہر بوند خون کی
ہاتھ میں ہے جب سے دامن میں بجلی اتری
ہر بار تیغ شفق کا دھواں ہے چرخ پر

دوزخ پکارتا ہے چلو جائے شرم ہے
اس مرنے والوں موت کا بازار گرم ہے

۲۶

ہر سمت ہے جہاں میں اسی کا ظہور آج
ہر شے میں ہے جہاں کے اسی کا ظہور آج
ہر شکل میں ہے جلوہ اسی کا ظہور آج
ہر شے میں ہے جہاں کے اسی کا ظہور آج

۱۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنسو ہین سب کی آنکھ مین جانیں پڑی ہوئی
مردم لیے ہین نذر کو مشکین بھری ہوئی

۱۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسوقت اوج گرد سواری کی عید ہی
خادم کے در دسر کو یہ صندل مفید ہی

۱۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تا ہی مرتضیٰ کا بسر جنگ کے لیے
ہوگی تری تلاش بھی چو رنگ کے لیے

۱۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زنگ کف جری ہے خلل شان گل مین ہی
بلبل کا منھ حیا سے گریبان گل مین ہی

۱۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ظلمت کی ہی وداع تو کثرت ہی نور کی
خوشبو بہشت کی ہی تجلی ہی طور کی

۱۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صحرا ہے پر خطر مین جنان کے اصول ہین
منقار طائران بیابان مین پھول ہین

۱۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہتے ہین مار مار دلون کو سنبھال کے
صدقے کرینگے آج کلیجے نکال کے

۱۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہمپر کیا ہی فضل خدائے غفور نے
آنکھین کرینگے نظر جو دیکھا حضور نے

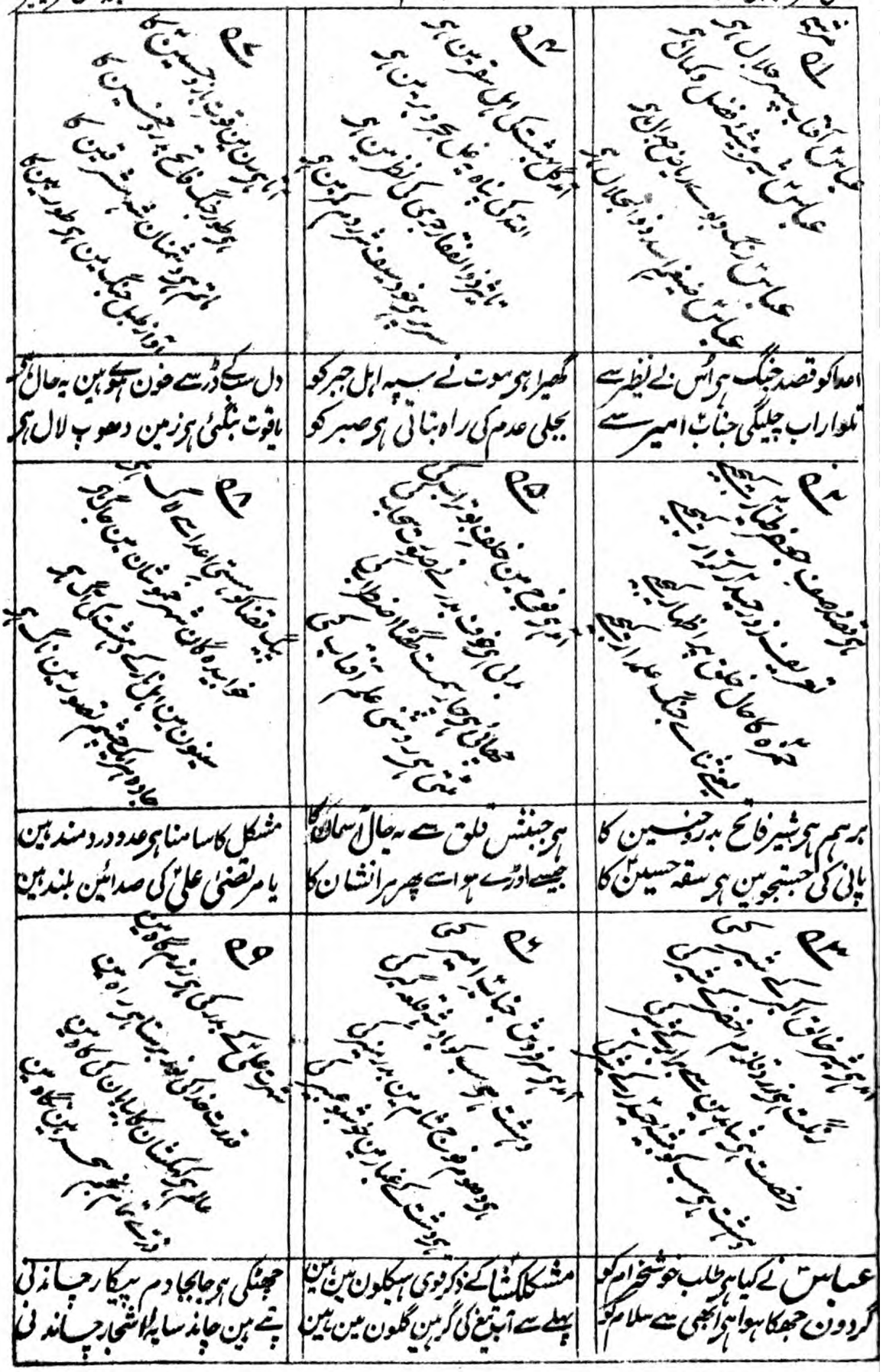
۱۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہمکیا جبین ہی اس گل عذار کی



۱۵ مرثیہ
عباسؑ آفتاب سپہر جلال ہی
عباسؑ شیر بیشۂ فضل و کمال ہی
عباسؑ رشک بیست و سہ روز جلال ہی
عباسؑ نخل باغ اسد ذوالجلال ہی

۱۶
اہل ستم کی اہل سفر بین ہی
اندھی سیاہ یلغار جری کی نظر بین ہی
تاخیر و انتظار جری کی نظر بین ہی
سرور ہی خود و سیف شرر دم کمر بین ہی

۱۷
ہی طور جنگ فاتح بدر حسینؑ کا
ہی طور جنگ حیدر کرار و حسنؑ کا
ہی طور جنگ حضرت عثمان شہید کا
ہی طور جنگ جنگ بین ہی طور بین کا

اعدا کو قصد جنگ ہی اُس نے نظر سے
تلوار اب چلیگی جنابؑ امیر سے

گھیرا ہی موت نے سپہ اہل جبر کو
بجلی عدم کی راہ بناتی ہی صبر کو

دل سب کے ڈر سے خون ہوئے ہین یہ حال ہی
یا قوت بنگئی ہی زمین دھوپ لال ہی

۱۸
ہاتھ مین ہی شیر فاتح بدر حسینؑ کا
پانی کی جستجو مین ہی سقہ حسینؑ کا

ہی جنبش فلق سے یہ حال آسمان کا
جیسے اوڑے ہوا سے پھریرا نشان کا

مشکل کا سامنا ہی عدو درد مند ہین
یا مرتضیٰ علیؑ کی صدائین بلند ہین

۱۹
ہاتھ مین ہی تیغ خان اکبر کی شیر کی
ہی تیغ ہی ذوالفقار امیر کی
ہی تیغ ہی تیغ حضرت شبیر کی
ہی تیغ ہی تیغ حیدر کرار کی

عباسؑ نے کیا ہی طلب خوشخرام کو
گردون جھکا ہوا ہی ابھی ہے سلام کو

۲۰
ہی تیغ ہاتھ مین شہ والا تبار کی
ہی تیغ ہی تیغ حضرت شبیرؑ کی
ہی تیغ ہی تیغ حیدر کرار کی
ہی تیغ ہی تیغ حضرت عباسؑ کی

مشکلکشا کے ذکر قوی ہیکلون مین ہین
پہلے سے آبتیغ کی گرہین گلون مین ہین

۲۱
ہی تیغ ہاتھ مین شہ والا تبار کی
ہی تیغ ہی تیغ حضرت شبیرؑ کی
ہی تیغ ہی تیغ حیدر کرار کی
ہی تیغ ہی تیغ حضرت عباسؑ کی

جھنکی ہی جابجا دم پیکار چاندنی
پتے ہین چاند سایہ الاشجار چاندنی

۱۰۹

وعبائی بس نہیں ہی سکینہ کو غم کتاب
بھکو پکارتی ہوگی وہ لب تشنہ دل کباب
آتی نہیں ہی کیا خفا ہین جو دیتے نہین جواب
آواز میری سنکے چلے آتے تھے شتاب

۱۱۰

بھلتے تھے لاش پر جو شہنشاہ کربلا
روکے ہوئے تھے باپ کو ہمشکل مصطفیٰ
کہتے تھے صبر کیجیے اب مر گئے چچا
فرماتے تھے حسینؑ کہ دل ہی نکل گیا

۱۱۱

چلکے روئے تھے اکبر دلارا جو ایک بار
چیخیں مین ہو گئے جسم ہر ایک بیقرار
فضہ پکاری خیمہ مین ہی خیر تو ہی سنا
اکبرؑ کی صدا کہ قیامت ہی آشکار

۱۱۲

اے عشق بس خموش کہ بگڑے ہو اجگر
سن لینگے تیری عرض علمدار نامور
ہو ملتجی جفاے فلک ہی زیادہ تر
فرمایئے علیؑ کے قمر جا زمین کدھر

عشق آبرو ہی فاطمہؑ کے نور عین کی
جلدی مدد کو آیئے صدقہ حسینؑ کا

۱۰۱

جاتے ہی تیرے نہر پہ کی شہ نے جنگ جو
بس آئی ہو اسے جری کے لہو کی باڑھ
دیکھو ہمین کہین ہی علمدار نیک خو

۱۰۲

رکھتے تھے حسینؑ جو زانو پہ سر دھرے
غش مین ہوا یہ حضرت عباسؑ کو خطر
سوتا ہی جس کے قاتل کو دیکھا کیا ہی پھر
ہمشیر مین بھی سکین نہ کیا کیا ہی پھر

۱۰۳

اے حال زار کی سے ہوگی تھوڑا کیا کیا
دل زار کی سے ہوگی تھوڑا کیا کیا
نزدیک ابن فاطمہ تھوڑا کیا کیا

سرور سر آب سے ہوتا ہی میر اشیر
سرکو ابھی نہ کاٹیو آقا کو دیکھ لون
رہتے تمہارے الفت کامل مین بڑھ گئے

بیٹا اسی ترائی مین سوتا ہی میر اشیر
ہی آرزو کہ دلبر زہرا کو دیکھ لون
تم آگے مجھسے عشق کی منزل مین بڑھ گئے

۱۰۴

اگر وجود ہو نہ بھروسے کو ہاتھ کے
نظارہ عاشق سلطان کربلا
گھر سے نکل کے حضرت عباسؑ کیا کیا
ہاتھ اپنے ہاتھ ہی ہین ہمان ہمان خاک ہو گیا

۱۰۵

چلاکے سکینہ سے شاہ فلک وقار
قاتل حسینؑ ہی دیکھو تو گلعذار
آہستہ سے وہ بولے کہ آفات سے بچا
شاید بلا کے تاکے گئے تھے یہ بار بار

۱۰۶

دنیا مین آکے حسینؑ نمدار ہوا ہی
جیتون سے جب سے جا ہے دل لے گئے ہی
دیکھو تو کس بلا کو بلا کے گئے ہی

در یار وان ہی دیدۂ حق بین سے اشک کا
بولے جو تم تو کچھ دل مضطر سنبھل گیا
دیکھو سحاب لشکر بیداد چھا گئے

بازو کٹے ہین دانتون مین تسمہ ہی مشک کا
تھا دمبدم یقین کہ اب دم نکل گیا
او ظلم پیشہ بچاؤ کہ نرغے مین آ گئے

۱۰۷

دولہا کے بیٹے شاہ زمن جاں نثار کا
دیکھا پڑا ہی میدان مین خورشید سا بدن
فرق حسینؑ پر فلک کا ہی ٹوٹا یہ آسمان

۱۰۸

جب سر گیا پسر جلال وحشم کا ماہ
خلد بریں کی حور نے قدمون کی لی ہی خاک
ہوئے یہ کہکے بوسہ سے آسمان نباہ

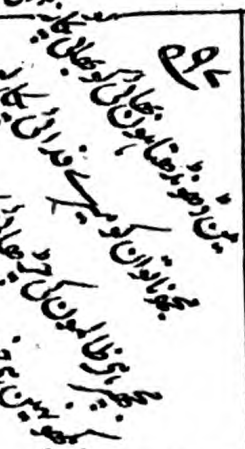
۱۰۹

کھیلونگی دن کو چین سے راتون کو سوؤنگی
اچھا چچا خفا نہو مین اب نہ روؤنگی

قولی کو تھام کے شہ جھومتے رہے
صین شباب تھا کہ جہان سے گذر گئے
کیسے تڑپ تڑپ کے تم افسوس مر گئے

پھر اپنے کے حسین جری جھومتے رہے
کیسے تڑپ تڑپ کے تم افسوس مر گئے

۹۱



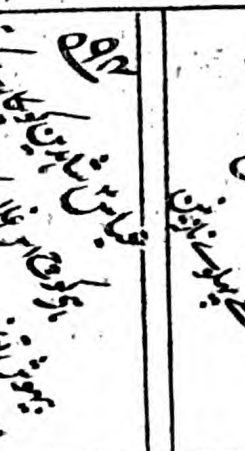
کب لوٹتے تھے دست بریدہ دلیر کے
غلطاں تھین سرخ مچھلیان پہلو مین شیر کے

۹۲



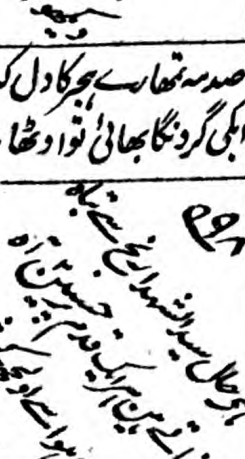
مین ہون قریب مرگ تو باشاہ کیا ہوا
آغاز ہے نصیب کہ تم پر فدا ہوا

۹۳



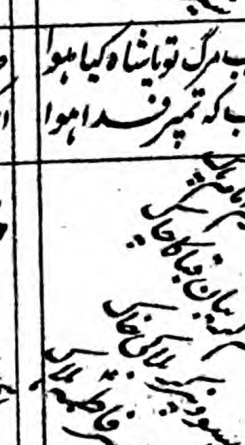
صدمہ تمہارے ہجر کا دل کب اوٹھائیگا
ابکی گرونگا بھائی تو اوٹھا نہ جائیگا

۹۴



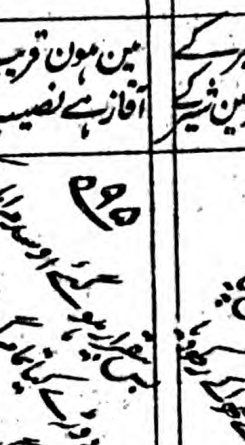
خاصان حق نے آہ کے نعرے بہم کیے
آئے بریدہ بازو و نہر پڑھ کے دم کیے

۹۵



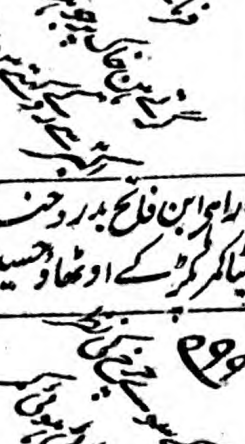
پوچھا کسی نے کون جہان سے گذر گیا
روے کہا ہمارا جوان بھائی مر گیا

۹۶



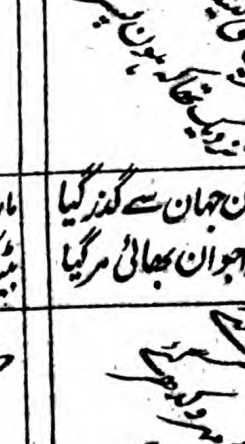
مارا ہے ابن فاتح بدر و حنین کو
بٹہا کر کمر کے اوٹھاؤ حسینؑ کو

۹۷



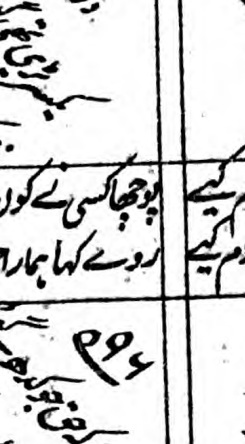
مرتا ہی تو حسین کی قسمت بگڑ گئی
جنگل مین اس غریب کی بستی اوجڑ گئی

۹۸



آواز بھائی جان سنا دو حسینؑ کو
جلدی تم اپنے پاس بلا لو حسینؑ کو

۹۹



کھویا گیا ہے رن مین حسینؑ کا
خشکی مین ڈوبتا ہے سفینہ حسینؑ کا

۸۴

صدمے زوال حسن سے دریا ہوا کباب
خال ہوئے اشک سرخ سے دل ہو گیا کباب
ہوتیں اگر نہ مہر کی آنکھیں کھلی کبھی
جمتے ہی شکل آبلہ بھولا رواں آب

منھ مچھلیوں کے آب خجالت سے دھو گئے
سب موتیوں کے شرم سے دل خشک ہو گئے

۸۵

تھکوں نہ ہاتھ لاشے کیا میں جانبین
آقا سے آپ پوچھ لیں جا کر اوس حزین
جنت میں جا بسے ہیں وہ خیمے ہیں جا بجا
پڑھو صلوٰتیں تا سیر اگر حکم ہو یہین

سیراب مجھ سے ہوا بھی لشکر امام کا
سقا بنوں حسینؑ علیہ السلام کا

۸۶

روکے بیٹھے نہر پر جو علمدار کو ملک
غازی نے بڑھ کے ناد علی دی پڑھو سلک
نکلا تو منھ سے فاقہ کشوں کا پیا ہوا
تیر اسے اسد کہ نہ مہلت ملی ذرا

راکب کا دل حیات سے مایوس ہو گیا
کھائے ہے تیر گھوڑے نے طاؤس ہو گیا

۸۷

ہوئی فرات سے آواز ایک بار
اے بیکسوں کے حضرتؑ عباسؑ نامدار
افسوس تشنہ کام ہیں سلطان ذی وقار
قطرہ نہیں ہے شاہ سمندر پہ ہوں نثار

اس سمت ابن شاہ نجف دیکھتے نہیں
نفرت ہے مجھ سے میری طرف دیکھتے نہیں

۸۸

ڈیرے پہ لشکر حسینؑ کربلا چلون
ڈیرے پہ لشکر حسینؑ کربلا چلون
شاہ سوار کاٹھ پہ ہے بھی جلا چلون
موجون کا ٹھاٹھ ہے کہ بھرا ہے بلا چلون
ہے آرزو یہ فرصت کیون کر ملا چلون

قابض ہو شمر ہائے کنار اکبر حسینؑ
ہو جاؤن خشک مین جو شمار اکبر حسینؑ

۸۹

ہے ہے ابن حیدر صفدر کو حکم
ظلم کے آفتاب کی صورت گرا علم
پیاس کے مارے مشک جھکا لے گئے دم
ہاتھ جو مشک پر گیا سوکھ گیا قلم

روکے کہا عبث ترے آنے مین دیر ہی
جینے سے اے قضا دل عباسؑ سیر ہی

۹۰

طاہر کلام مخبر صادق کا ہے یہ لفظ
دیکھا جو بھائی آہ کیا ہو دل کو ہول لفظ
جسم توان عیان علی کا ہوا نزار
اس نے نہ پیر کی کبھی ایسی ہوا گذار

برق ستم گری محمدؐ کے کھیت پر
تڑپیگا میرا شیر اسی دریا کی ریت پر

۹۱

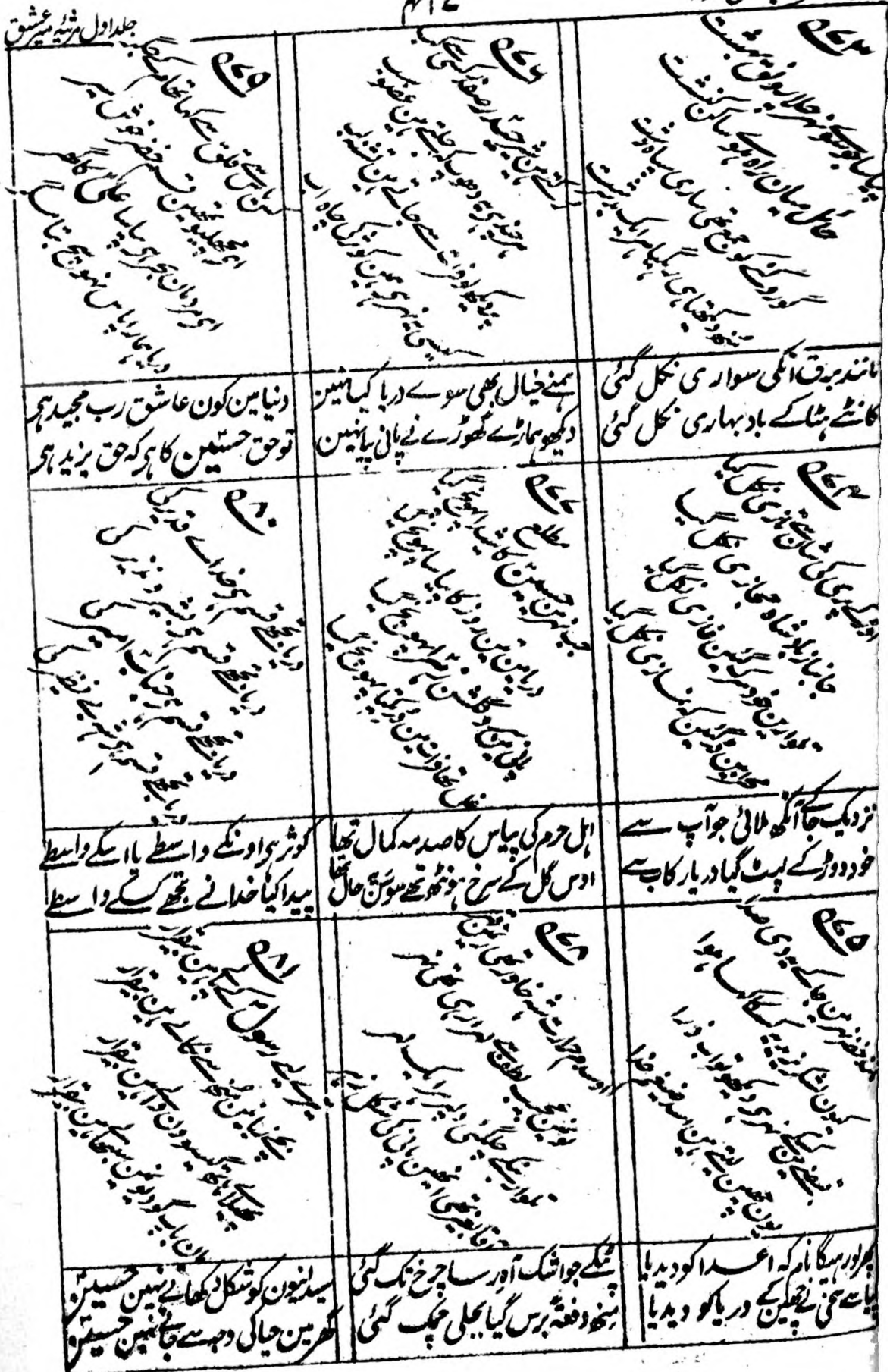
بولے حسینؑ کیون نہ ہو عباسؑ نامور
ہو جیسے نام ویسے ہی پائے ہین بازو پر
سیراب ہو کے بھی نہ پیا پانی ایک گھونٹ
حضرتؑ کے واسطے بھی یہ پانی ہے ناگوار

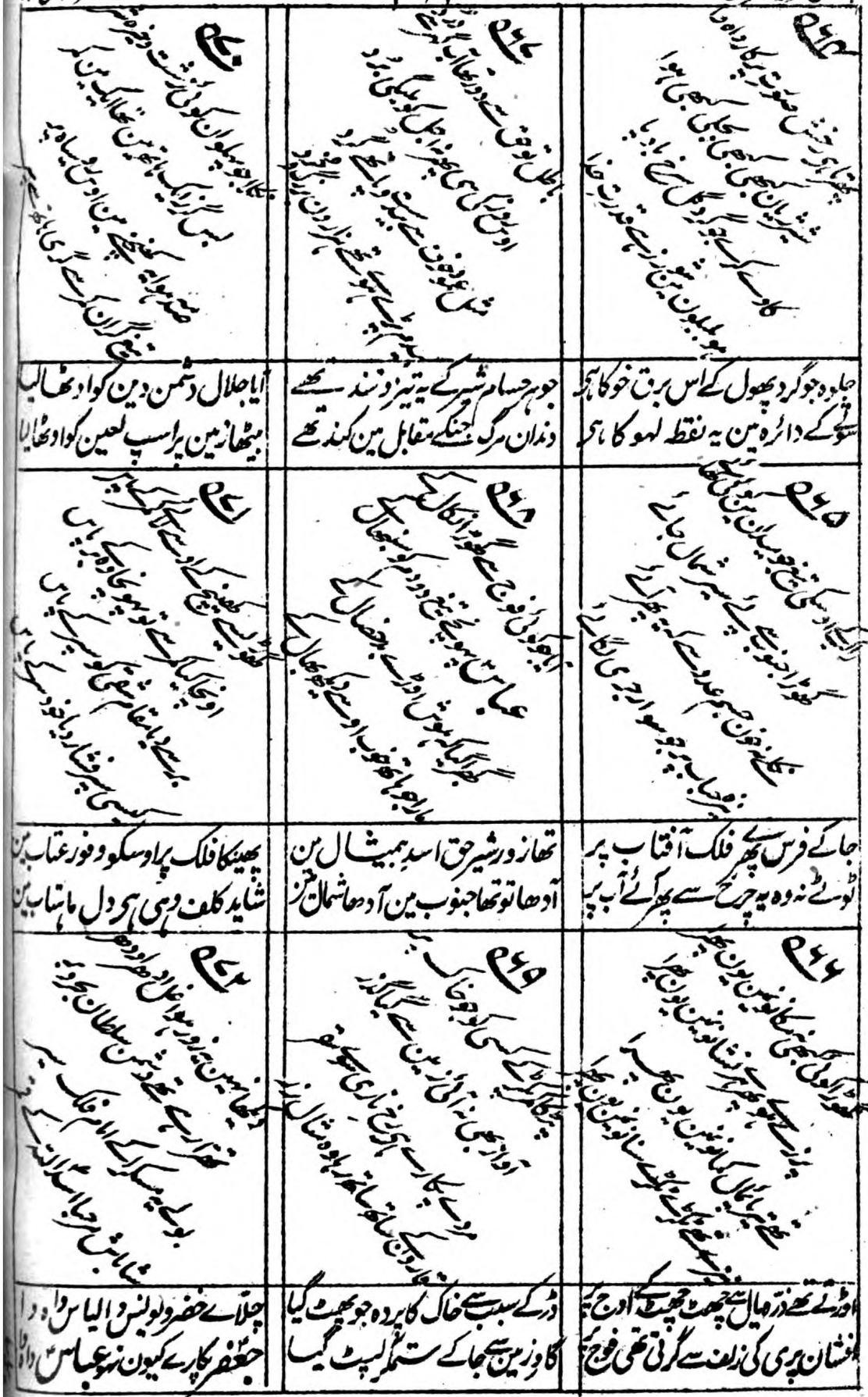
حافظ ہون خادمان شہ مشرقین کا
آغوشین لیے رہون جنہ حسینؑ کا

۹۲

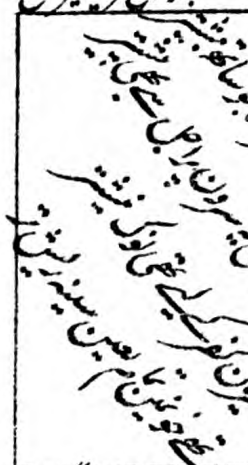
ہاتھ کٹے ہیں دونون کے کیا کیجیے بیان
ہے ہے کٹے ہیں ہاتھ علمدار کے جوان
ہاتھون کے بدلے تیر ہیں آنکھون مین بھی سنان
ہے ہے لہو لہان ہے سارا بدن جوان

گھوڑے سے مثل شیر علمدار گر پڑے
فرما کے آہ سید ابرار گر پڑے



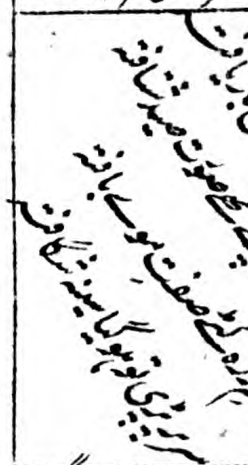


۵۵



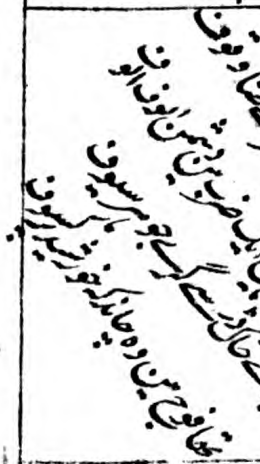
دیکھیں کسے کہ آنکھ ہماری جھپک گئی
لو گرد آفتاب کے بجلی چمک گئی

۵۶



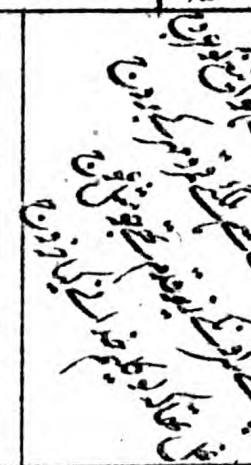
یہ مر گیا وہ مر گیا کیا بات ہو گئی
دہشت سبھو کو موت مفاجات ہو گئی

۵۷



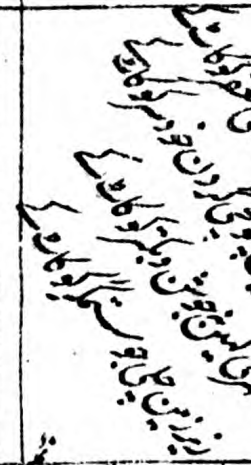
ہر اک کو ان کا اپنے شانوں سے ہے ثانے لڑے ہے
مرے سلاح جنگ لگائے کھڑے ہے

۵۸



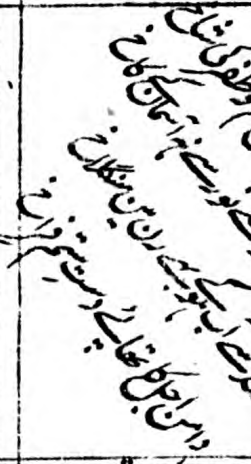
چلائی بڑھ کے مرگ ستمگار وحیف ہے
بھاگو کہ صاف قہر خدا انکی سیف ہے

۵۹



جلبش سے چھاؤں دھوپ میں تھی دھوپ چھاؤں
گاہ زمین بھی سر کو چھپائے تھی پاؤں میں

۶۰



ملوار یہ چھپوں میں چمکتی تھی اسطرح
جلوہ ہو ماہ نو کا نیستان میں جسطرح

۶۱

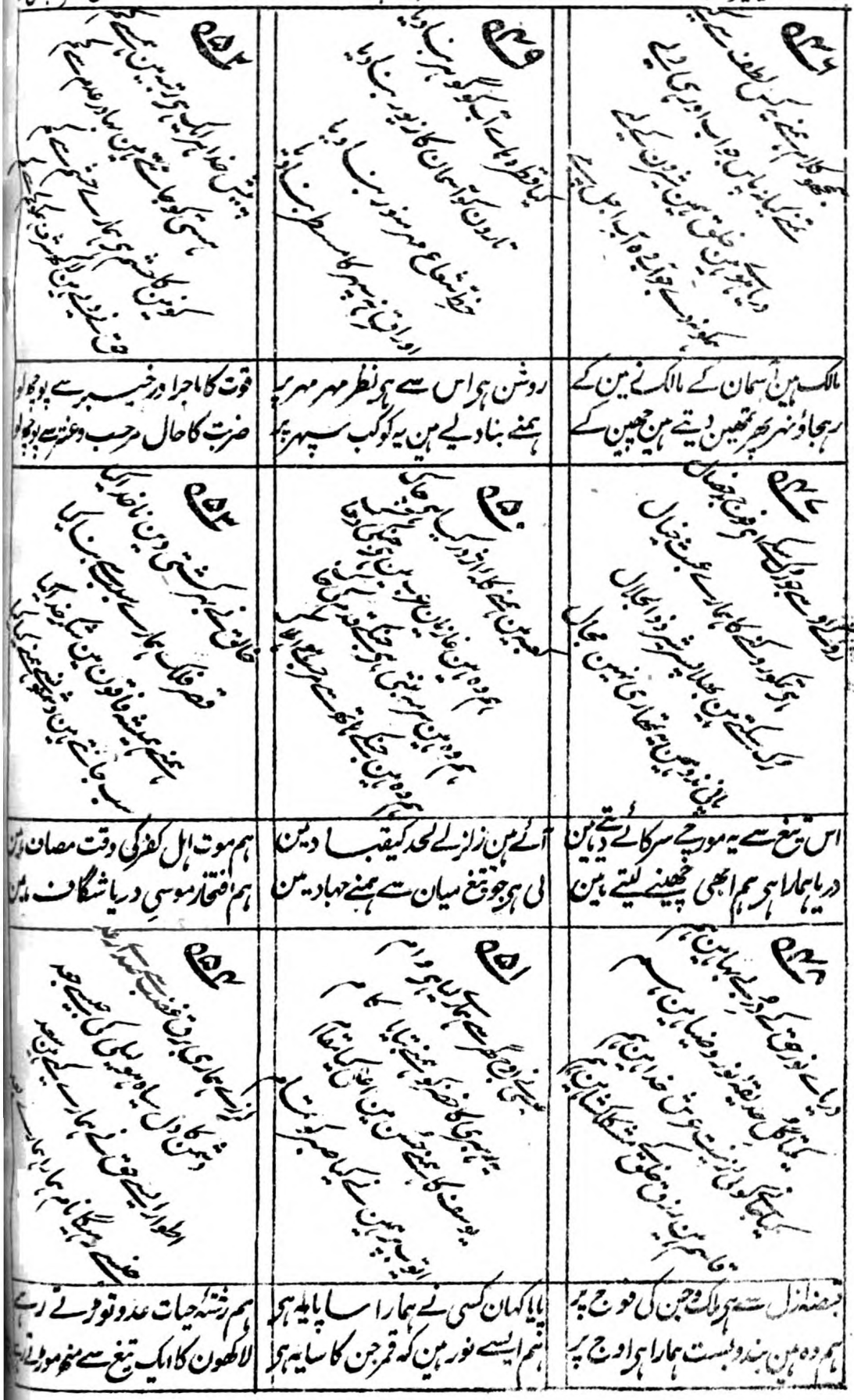
بجلی سی دمبدم چمن حرب میں گری
تڑپی میان شرق کبھی غرب میں گری

۶۲

شمشیر شیر جامع قرآن جو چل گئی
آیا قضا کے بیچ میں صورت بدل گئی

۶۳

دہشت کی وجہ سے دل اعدا قلق میں تھا
پر خون تھی سیف خط شعاعی شفق میں تھا



۴۹
بھولو کلام ہمنے یہ کس لطف سے کیا
دریا ہو جن کے جود کا اور ابر ہی دیا
ہمکو نمود جود و عطا کا ہے اجر جس کے

مالک ہین آسمان کے مالک زمین کے
رہجاؤ نہر پھر تمھین دیتے ہین چھین کے

۴۸
کیا نظر دوڑا کے گوہر سب بنا دیا
تارون کو آسمان کا زیور بنا دیا
خطۂ شعاع مہر منور بنا دیا
اور ان نے سیم کا سپر سطح آب کو کیا

روشن ہی اس سے ہی نظر مہر مہر پر
ہمنے بنا دیے ہین یہ کوکب سپہر پر

۴۷
قوت کا ماجرا در خیبر سے پوچھ لو
ضربت کا حال مرحب و عنتر سے پوچھ لو

۴۶
اوروں کو دیکھو ہمنے کیا کیا عطا کیے
دریا ہو جن کے جود کا اور ابر ہی دیا
ہمکو نمود جود و عطا کا ہے اجر جس کے

مالک ہین آسمان کے مالک زمین کے
رہجاؤ نہر پھر تمھین دیتے ہین چھین کے

۴۵
اس تیغ سے یہ مورچے سر کر لیے ہین
دریا ہمارا ہی ہم ابھی چھین لیتے ہین

۴۴
آئے ہین زلزلے لحد کیقباد مین
لی ہی جو تیغ میان سے ہمنے جہاد مین

ہم موت اہل کفر کی وقت مصاف مین
ہم افتخار موسیِ دریا شگاف مین

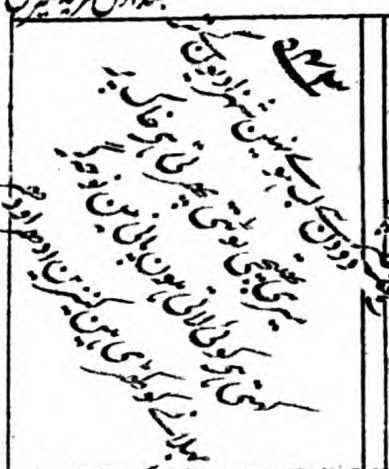
۴۳
ہمکو ہی ہمت اور ہی ہمکو ہی حوصلہ
دریا ہو جن کے جود کا اور ابر ہی دیا
ہمکو نمود جود و عطا کا ہے اجر جس کے

مالک ہین آسمان کے مالک زمین کے
رہجاؤ نہر پھر تمھین دیتے ہین چھین کے

۴۲
ہم وہ ہین بندوبست ہمارا ہی اوج پر
پایا کہان کسی نے ہمارا سا پایہ ہی

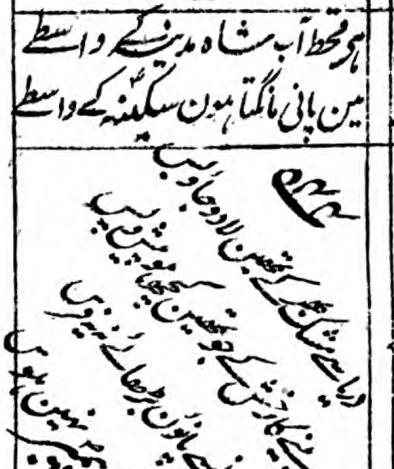
ہم رشتۂ حیات عدو توڑتے رہے
لاکھون کا ایک تیغ سے منھ موڑتے رہے

۳۴



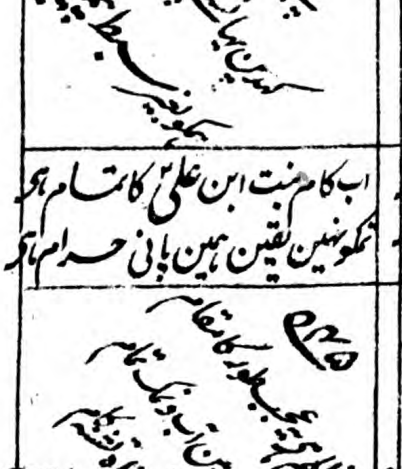
پایا ہے زور شیر خدا اس دلیر نے
نوکِ علم سے چرخ کو تھاما ہے شیر نے

۳۵



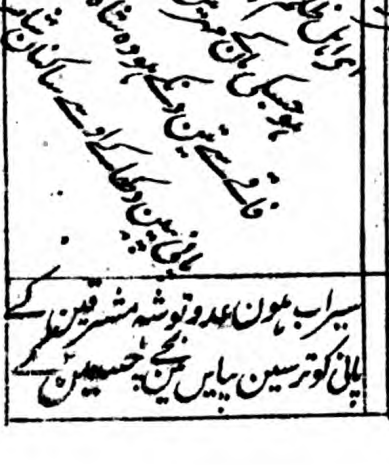
ابن علیؑ کو روکے کہا یہ سپہ نے یہ
ابن فاطمہؑ کے علم کا رتبہ ہے یہ جبین

۳۶



قطرہ بھی نہر سے کوئی پیاسا نہ پائیگا
پانی رسولؐ حق کا نواسا نہ پائیگا

۳۷

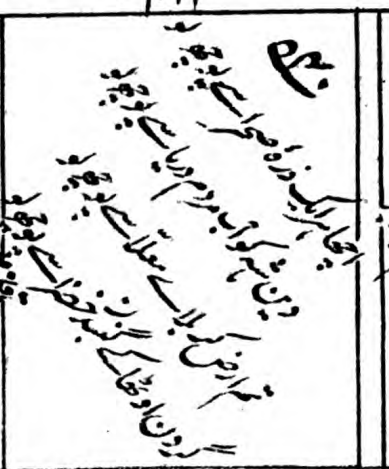


عباسؑ نامدار پکارے یہ کیا کہا
پانی کو منع کرتے ہو اللہ ری جفا

۳۸

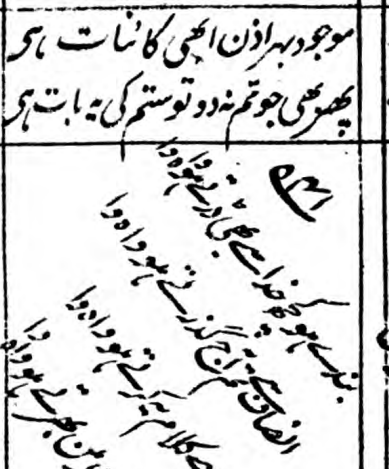
گھوڑوں کو آب نہر پہ لشکر پلائیگا
کیا خوب پانی مالک کوثر نہ پائیگا

۳۹



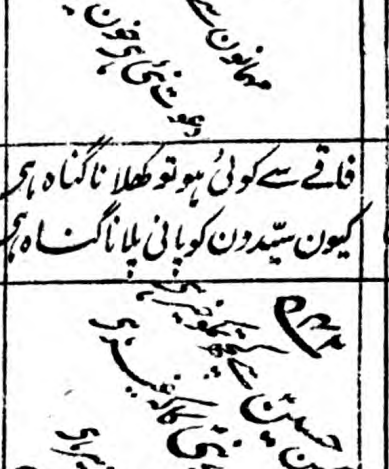
اچھا ہے ایک ذرہ صحرا سے پوچھ لے
دریا سے کوئی موج دریا سے پوچھ لے

۴۰



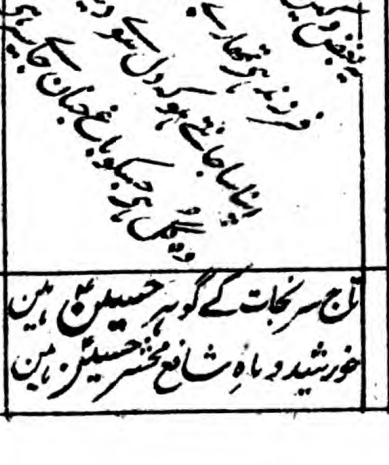
موجود بہر اذن الٰہی کائنات ہے
پھر بھی جو تم نہ دو تو ستم کی یہ بات ہے

۴۱



بخشے ہو جس خدا نے بھائی کو دبدبہ
انصاف کہہ دیا ہے کسی نے کہ ہو دبدبہ

۴۲



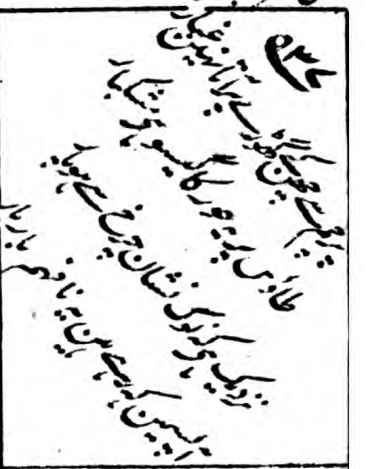
فاقے سے کوئی ہو تو کھلا ناگناہ ہے
کیوں سیدوں کو پانی پلانا گناہ ہے

۴۳



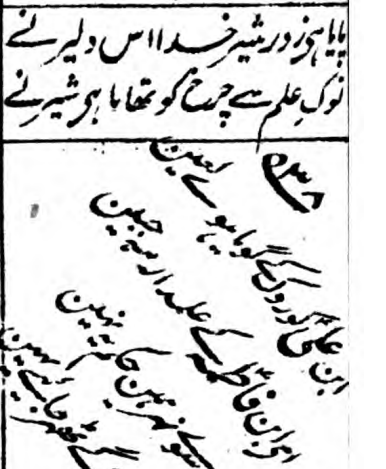
فرزند سے کہا کہ یہ بی کا غضب ہے
اپنا سا جانتے ہو کہ دل سب کے ہو برابر

۴۴



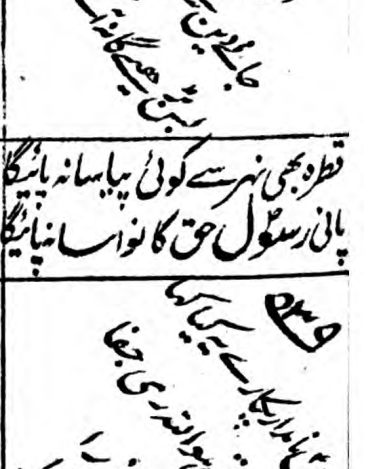
ہے محط آب شاہ مدینہ کے واسطے
میں پانی مانگتا ہوں سکینہؑ کے واسطے

۴۵



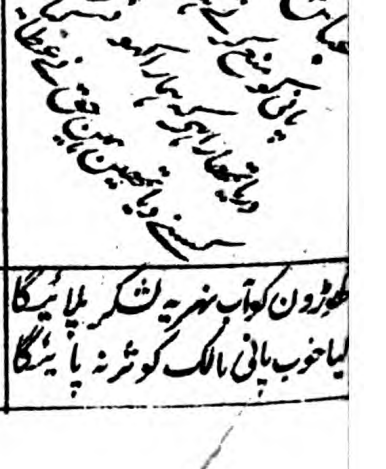
اب کام بنت ابن علیؑ کا تمام ہے
تم کو نہیں یقین ہمیں پانی حرام ہے

۴۶



سیراب ہوں عدو تو شہ مشرقین کے
پانی کو ترسیں پیاس میں بچے حسینؑ کے

۴۷



تاج سر نجات کے گوہر حسینؑ ہیں
خورشید و ماہ شافع محشر حسینؑ ہیں

۴۸



۲۹

دیکھا عجیب حال سے ہیں نوحہ گر حسینؑ
آتے ہیں بھیجے تھامے ہوئے ہیں کمر حسینؑ

۳۰

شمشیر آبدار کے جوہر دکھائیو
لیکن نہ زور رفاح خیبر دکھائیو

۳۱

بیقدر نام زال و فرامرز ہو گئے
ہیچان گرد بھی صفت گرز ہو گئے

۳۲

حیران فوج ظالم بدعہد ہو گئی
آیا یہ زلزلہ کہ زمین مہد ہو گئی

۳۳

جلتی تھی برق نور سے جو فوج نار کی
سوزش ہر ایک قدمن تھی نخل چنار کی

۳۴

چوپائے جھوم جھوم کے پیچھے جو ہٹ گئے
بچے سے اوڑ کے طائر صحرا لپٹ گئے

۳۵

شہکا علم جو اوج ہوا پر لچک گیا
پنجہ مثال تیر اعظم چمک گیا

۳۶

کیا ہی دم جدال یہ فوج انکے سامنے
پر حیف ہی کہ منع کیا ہی امام نے

۱۹

بسکہ کھٹکا لگا کے یہ سلطان نی فگار
کیا کہتے ہو تم اے میرے شاہ ذوالفقار
کیا کہتی ہو بھلا یہ سپاہ و ستم شعار
جو فوج ہو کل بہشت دوشت سے خار

کثرت سے کوئی صاحب شمشیر ڈرتے ہین
روباہ سے بھی بھائی کہین شیر ڈرتے ہین

۲۰

بیٹون سے کہو ون نہ یہ کیونکر سمون بھلا
پیکان تیر ہون تن نازک مین جا بجا
دیکھین جو ون لہو مین یہ گل رخسار سا تھا

قاسمؑ کی شکل زخم ہون تن پر پھٹے ہوے
دیکھون تمھارے شانون سے بازو کٹے ہوے

۲۱

یا ون ہو اب رو کے یہ سکینہ نے کہا حیف
بابا کہان ہین میرے چچا صنعم عرب
بیٹا تمھارا جھوٹا ہے وہ تو فضب
جو بچ رہا ہو تیغ سے تو زہر مین کب

کیا کیا نہ رنج بعد تمھارے سہونگا مین
تم کو وہ مجھسے پوچھیگا تو کیا کہونگا مین

۲۲

بوسے یہ سکینہ کے علمدار نے کہا
اقا بھی ہو تو ہین تمھین بابا سے کم چچا
فدوی کا فدوی آپ کا ہو بندہ بندہ بچا
سب سے کہینگے ہو گے تو ہو تمھین عمو سا

کس درجہ لطف عاشق رب کریم ہے
دُرِ نجف کی گود مین دُرِ یتیم ہے

۲۳

اقا جو آج مین نہ ہوا اب پہ نثار
بابا کہینگے حشر مین یہ مجھسے بار بار
دیکھی نہ زیادہ میری وصیت بھی کا گذار
ہان نور دو دھو بخشینگی بابا وفادار

روکے کہینگی مجھسے یہ کیا تجکو ہو گیا
عباسؑ تیرا طالع بیدار سو گیا

۲۴

الفت تیری جگر مین بنا یقین ہے
تو جانتے ہی شیفتہ سبط مصطفےٰ
سب ہو گئے ہین سیر تو بچے ہو سو سوا
حرفے نہ خانوادہ پیغمبری کی زبان پر ہو گیا

بیتاب ہو کے سید مسموم آئے ہین
مجکو نجف سے اسکی سفارش کو لائے ہین

۲۵

بابا ہو آج تو مرا حاضر دربار ہی
جو فوج مرنے جائے سر اپنا فضول ہے
بیٹون ہون دیکھ دیکھ کے اجل مجھسے دور ہی
بابا سوا یہ باعث غم اور حضور ہی

اشکون سے میرے زخم نہ دھوینگی فاطمہؑ
کیون لاش پر غلام کی رو ینگی فاطمہؑ

۲۶

ناگاہ آئی نعش کو یہ آواز بوتراب
عباسؑ کا جگر ہے یہ ٹکڑا حسینؑ کا
ہے ہے جگر کباب ہے رخصت کر اوتجھے
ہے ہے شہید کرکے مجھون مین نہ لے چلے

بیتاب ہو کے سید مسموم آئے ہین
مجکو نجف سے اسکی سفارش کو لائے ہین

۲۷

بوسے کٹے لگا کے علمدار نے کہا
لو جاؤ تم بھی ساتھ ہمارے حسینؑ کے
خوش ہو سفارش آپ ہو ہم اہل کے لئے
جاؤ بس اے دلیر تمھارا تو چل گیا
بھائی مگر ہمارا کلیجا نکل گیا

شہ پر حلیب ابن مظاہر فدا ہوا
جب بھی نہ شرم آئی یہ عباسؑ کیا ہوا

۱۰

بازو اور انگلیون کی ثنا کا ہو کیون نہ زور
پایا ہی جو پرتو نے مہ مشکل کشا کا زور
بیٹا کلائیون کی ضیا سے ہوا جو شکور
چلائے تیغ دیکھ کے بہرام کو زور

کھویا گیا مگر کوئی ناخن ترا شش مین
ہر ماہ جو ہلال فلک ہی تلاش مین

۱۱

کہتے ہین کس زبان سے کلام شہ انام
روشن ہین ایک ہاتھ مین ہی سر کے دو ہوے علم
رومال ایک ہاتھ مین ہی سر کے دو ہوے علم
بخشے خدا نے عباس کو بازو ہوے علم

ہر دم نظر ہی فاطمہ کے نور عین پر
سر کو جھکائے دیتے ہین پانے حسین پر

۱۲

دشمن کیا جو عمر کی ضو نے جہان مین
بس دو پہر مین ایک نہ رہنے دیا دن مین
کوثر کنارے لیکے گئے عاشقان مین
ہمراہ شاہ رہ گئے عباس بے یمین

صدقے تھے شکل دین خلف بوتراب پر
رکھے ہوے تھے پیار سے منھ کور کاب پر

۱۳

کہتے ہین سب کہ حضرت عباس نامور
چھوڑا ہی ساتھ بھی سبھون نے ایک بار مگر
بھائی کے ساتھ بھی نہ رہا ایک بھی بشر
بیکس ہوے حسین تو بیکس ہوے پسر

نور نگاہ حضرت زہرا حسین ہی
بیٹا علی کے جانشین و وارث دین ہی

۱۴

چاہ ذقن کو دیکھ کے پانی ہی آفتاب
گردن کے سامنے پرقانی ہی آفتاب

پکڑا ہی کسنے ہاتھ برے وقت مین بھلا
دیتا ہی کون ساتھ برے وقت مین بھلا

چار انہین ہی مرضی غفار کے لیے
رہنا ہی پیچھے فخر علمدار کے لیے

۱۵

ہر چند ہین نہین ہین نہین کیا جری نہین
ہین جنگ مین ہین کون سے کم قوی نہین
ہین جنگ مین ہین کون سے کم قوی نہین
قادر جگر ضعیف ہین پر نور نظر نہین
ہین سیمبان چیر ارا خطر نہین

چلتے ہین کب قیام کے قابل سرایہ ہی
جلدی چلو مسافرو کشور درایہ ہی

۱۶

جرات کا دیکھنے کو ہنر شیر ہی دورہ
عباس کو نہ شیر کہین کیون کہ ہی شیر
بیٹا کہ جسکے شیر ہی شیر ہی دورہ
سب ہو گئے شہید وہی شیر ہی دورہ

مضبوط تھا تو کیلیے پہلے نہ مر گیا
کثرت ہماری دیکھ کے عباس ڈر گیا

۱

عباس شیر گیر کے مشہور ہے یہ نام
یہ سر زمین ہے یہ حسین کا دیار ہے
اس گھول سے ریاض رضا کی بہار ہے
جرأت کی غازیان عرب میں یہ یادگار ہے

بندون کا ذوالجلال کے مشکل کشا کہین
زیبا ہے زور بازو ے دستِ خدا کہین

۲

بازو ہے دیرون کا جرأت سے آپکی
غازہ ہے رو ے حسن کا یاس جری کا گرد
جرأت کی خط خوف سے آگے دم نبرد
ہے مہر رخ پہ سبز و سفید و سیاہ و زرد

دشمن کو تیغ اسپ بہادر کا نعل ہے
کہتی ہے فتح میرے بدخشان کا لعل ہے

۳

غنچے ہین جسکو لانی چمن زار کے لیے
حمزہ کا ہے جو خلق مین ہمسر وہ کون ہے
پیدا ہے جسکے واسطے جعفر وہ کون ہے
یاقوت کے لیے ہے جسے شہپر وہ کون ہے

عباس پر یہ منصب عالی تمام ہے
کیا خوب ہے نشان کہ علمدار نام ہے

۴

ہاتھون مین ہے جو تیغ تو ہے ذوالفقار کا
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

۵

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

۶

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

۷

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

۸

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

۹

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج
ہے شور جسکے حملہ کا دشت و دمن مین آج

۱۰۹

حضرت کے سکینہ نے کہا شاہ سے او سم
کچھ حال چچا جان کے مرنے کا سنیں ہم
اکبر کی طرف دیکھ کے بولے شہ عالم
تم پوچھو انہیں ہیں یہ ہوا ہائے سوا غم
اکبر سے وہ نادان جو لگی یہ کہنے اسے
بیشک مجھے کہنے کہا سر کو جھکا کے

۱۱۰

دیکھا ہے جو کچھ حال بہن میں کہوں کیونکر
بابا گئے اور سوکھ گئی جان لبوں پر
بازو تھے قلم گزرے تھے شق خاص انور
آنکھوں سے لگا بہنے لہو شہ صفدر
بی کا یہ بیان سن کے لگے رونے عباس
پہلو میں چھری مشک پہ ہی مرنے لگے عباس

۱۱۱

کر بیٹھ لیا کیکے گری ہاتھ سے چھاگل
ٹپکی یہ زمیں پر کہ ہوئی خشک وہ بے کل
ماتم کا ہوا شور ہوئے حشر کے سامان
خاموش تھی بس اک وہ خموش نہیں ذکر یہ آسان
سقا سکینہ کا الم حد سے سوا ہے
پھر بھی جو حد سے ہو بیانی تو بجا ہے

۱۱۲

آقا کے مددگار خدا حافظ و ناصر
اک جھک سر طیبہ پر خدا حافظ و ناصر
عباس علمدار خدا حافظ و ناصر
ہاں ماتم شبیر یہ فرماتے ہیں عباس
روتے ہوئے لشکر میں چلے جاتے ہیں عباس

۱۰۱

تھا حسن میں خجستہ کے یہ چاند بھی کلف
باہر سے جا بجا علم سبز جو چمکا
آیا حسین بخش تھا حرم شاہ امم کا
اب ہو ہی گا نگہبان علمدار کسی کا

ہو ساتھ شہ دین کا مددگار بھی یارب
آیا علم آئے ہون علمدار بھی یارب

۱۰۲

مجکو تو ہی وسواس چلے آتے ہو بھائی
ٹھہرو ابھی کیون گھر مین علم لائے ہو بھائی

وہ گرم ہوا آہ وہ صدمہ جگر دن پر
دامان علم کا کبھی اوڑنا وہ سرون پر

۱۰۳

ٹھہرون جو عدو سامنے بیتاب نکلتے ہو
دل سینے مین بیتاب نکلتے ہو
ٹھہرے ہی تھے تھا سے کہ کوئی خاوند نکلا
خلقت مین یہ ہاکا ہوا کہ علمدار نکلا

پکڑے ہین کمر شاہ امم بال کھلے ہین
یا فاطمہؑ کے زیر علم بال کھلے ہین

۱۰۴

تھی خون مین آغشتہ صفت شیر ژیان کی
ہلتی تھی زمین خاک اوڑاتی تھی سکینہ

دل تھامے تھی سر پیٹتی جاتی تھی سکینہ
ہلتی تھی زمین خاک اوڑاتی تھی سکینہ

۱۰۵

دیکھو تو چلے آتے ہین کیون خون مین نہا کر
خالی ہاتھ ہی آتے ہو کہان بھائی کا سر کیا

کیون بھیجی نگر یہ مین حزین جانتی بابا
بلوا دو چچا کو مین نہین جانتی بابا

۱۰۶

اکبرؑ کے سوا اور کوئی پاس نہین ہے
سچ کہتے ہو ای صاحبو عباسؑ نہین ہے

اس سن مین یتیمی کا قلق تم نے سہا ہے
تقدیر نے تمسے ہمین محجوب کیا ہے

۹۱

بیٹھے ہیں اسی واسطے گھبرا کے جان کو
اٹھے کوئی میں بھائی ہوں بیمار نہ ہو نا
گر سن لے حضرت شاہ مجھے نثار نہ ہو نا
کہتے ہیں یہی ہوں تسلے دل افگار نہ ہو نا

تشویش مجھے اور کچھ اسدم تو نہیں ہے
بیٹا کہ سبط نبی خم تو نہیں ہے

۹۲

دل جینے سے ناموس پیمبر کا ہٹیگا
تن سے کوئی دم میں سر شبیر کٹیگا

رخصت کی بڑی فکر تھی منھ رنج سے فق تھا
کیوں صاحبو کیسا ابھی صغرا کو قلق تھا

۹۳

ہر چند حسینؑ اپنے کو سمجھاتا ہی بیٹا
دل بھائی کی جانب کو کھنچا جاتا ہی بیٹا

بالائے لحد یہ گھر اشک پڑے ہون
تارے فلک حسن کے تربت مین جڑے ہون

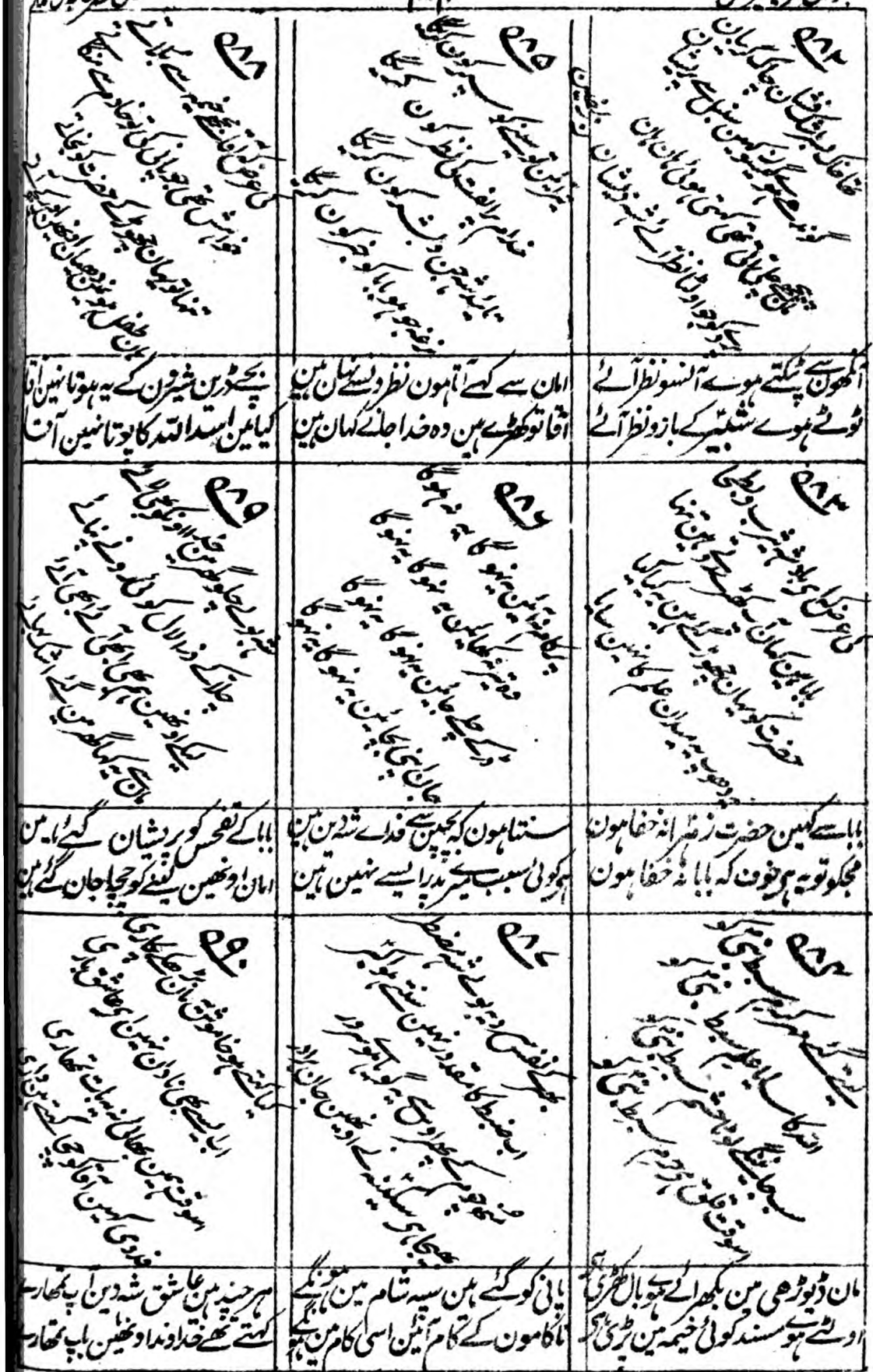
سر پیٹینگے رو رو کے کوئی ہاتھ ہمارے
ماتم کرین سب خورد و کلان ساتھ ہمارے

۹۴

کچھ حال سکینہ کا سنو ہوش مین آؤ
جلتی ہے زمین بھائی کی آغوش مین آؤ

منھ زرد ہوا نزع مین اوس ماہ لقا کا
تھا خون بھی مٹی بھی پسینا بھی قضا کا

تحقیق تو کر لو ابھی کیون خاک بسر ہو
امی بیبیو دیکھو نہ سکینہ کو جنازہ ہو



۸۴
خاموش کیے بیٹھے ہیں سب بنی اسد
اکبر کا ہے یہ علم سو ہے بنی اسد
سب جانتے ہیں لوگ کہ ہے حشمت بنی اسد
موصوف خلق میں ہے بہت بنی اسد
ماں ڈیوڑھی میں بکھرائے ہوئے بال کھڑی ہے
اور لٹے ہوئے مسند کوئی خیمہ میں پڑی ہے

۸۵
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوئی شام اور نہ آئے
ہم منتظر ہیں کوچ کو لشکر کے جائے
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوئی شام اور نہ آئے
ہم منتظر ہیں کوچ کو لشکر کے جائے
پانی کو گئے ہیں سیہ شام میں ہونگے
ناکامون کے کام آئین اسی کام میں ہونگے

۸۶
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوئی شام اور نہ آئے
ہم منتظر ہیں کوچ کو لشکر کے جائے
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوئی شام اور نہ آئے
ہم منتظر ہیں کوچ کو لشکر کے جائے
ہر چند ہیں عاشق شہ دیں آپ کے لیکن
کہتے تھے خداوند اونھین باپ تمھارے

۸۷
آنکھون سے ٹپکتے ہوئے آنسو نظر آئے
ٹوٹے ہوئے شبیرؑ کے بازو نظر آئے
اماں سے کہے آہون نظر دلسے نہان ہین
آقا تو کھڑے ہین وہ خدا جانے کہان ہین

۸۸
بچے ڈرین شیرخون کے یہ ہوتا نہین آتا
کیا ہین اسد اللہ کا پوتا نہین آتا

۸۹
بابا سے کہین حضرت زہراؑ نہ خفا ہون
مجکو تو یہ ہی خوف کہ بابا نہ خفا ہون
ستتا ہون کہ بچپن سے فدائے شہ دین ہین
ہر کوئی سبب میرے پدر ایسے نہین ہین

۹۰
بابا کے تفحص کو پریشان گئے ہین
اماں اونھین لینے کو چچا جان گئے ہین



۴۵۶
تھی جن کا فوارہ بھی جنہیں علمدار
جو شانے پر انکے رکھا کاندھے سے ہوا پار
گھٹنے جو ٹیکے ابا نے لگا کاٹنے سر ہوا پار
خلقت سے اکبر کے لپٹ کے شہ ابرار
تو بازو دون کا زور بھی ٹوٹ گیا ہی
اے جان پدر کوئی کمر توڑ گیا ہی

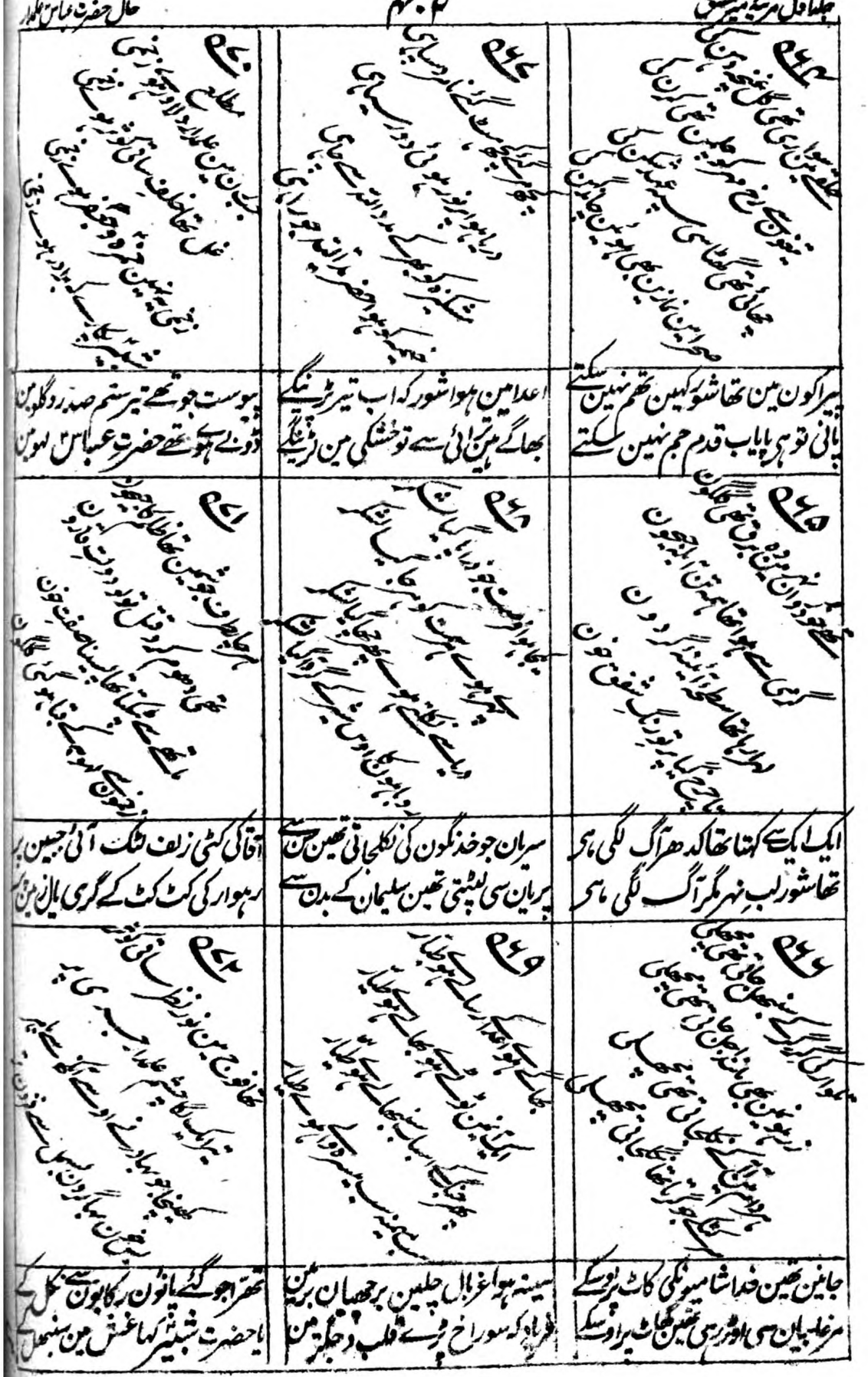
۴۵۷
وہ گھر گئے ہین زیست ہمین بار ہوئی ہی
پانی کے لیے بھائی سے تکرار ہوئی ہی
ہمکو وہ جانبر ہو عباس علمدار جا کی
گھبرا کے ہوئی بہن کی آنکھ اہل جفا کی
معجز سے ہوئی پیاری ہویدا بنے غازی
مقتل مین ہوئی آپ سے ہمراہ سرافرازی

۴۵۸
تاخیمہ تم اس مشک کو لیجا نہ سکو گے
پیاسون کے مین یہ پانی کبھی پہونچا نہ سکو گے
ہیہات علمدار کے خیمے پہ یہ کہنا
اے ماہ لقا میرا نہ بندہ ہے بھلا سا
قسمت مین سکینہ کی یہ پانی نہین ہی
ہیہات ہے ہیہات یہ پانی نہین ہی

۴۵۹
تم پہلے کرو ذبح ولی ابن ولی کو
عباسؑ علی ابن حسینؑ ابن علیؑ کو
ہین تین سے جدا شہر وفادار کے بازو
کاٹے پسر حیدر کرار کے بازو
تلوارون کے بیچے سر پر نور جھکا تھا
بیہوش تھے دم چاند سے سینے مین رکا تھا

۴۶۰
کہتے تھے کہ ہے ہے علمدار کا سر کٹ گیا
ہے ہے علمدار کا سر کٹ گیا
ہے ہے علمدار کا سر کٹ گیا
ہے ہے علمدار کا سر کٹ گیا

۴۶۱
زخمی یہ ہوئے ہین دل شبیرؑ حزین ہی
یہ زخم وہ کاری ہی نشان جسکا نہین ہی
بے مشک بھرے نہر سے ہرگز نہ پھرینگے
پانی جو بہا چاہ مین کوثر کے چلے ہم
رہ رہ کے شہ صفدر کی صدا آتی ہی ہا ہا ن
کچھ ہاے برادر کی صدا آتی ہی ہا ہا ن



۴۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۵

دل ہر ق کا دن ق شر دھم ہلا
ہر ایک جلد آب سے باہر نکل آیا
گری سے گر دیدہ دریا اوبل آیا
نرغاک سے ابلی ہین رحل سے بھل آیا

سب یاریون کو موت اشارے سے ملی تھی
کشتی یہ جہنم کے کنارے سے ملی تھی

۵۶

بحر شفق خون مین نہلی ہوئی آئی
سورج کو سمندر نگلی ہوئی آئی
لہو اردن کو دریا مین اگلی ہوئی آئی
مچھلیان کی طرح مچھلیان تلی ہوئی آئی

جر فلزم دوزخ نہ کہین پاٹ سے نکلی
اس گھاٹ کی ڈوبی ہوئی اوس گھاٹ سے نکلی

۵۷

گرداب مین ڈوبے ہوئے لشکر تھا اجل کا
ہر ایک خطر موج بھی خنجر تھا اجل کا
خود خون مین آلودہ شناور تھا اجل کا

زندہ بھی جو مکار تھے کشتون مین بچے تھے
لیا سیکڑون مردے لب جو پہ رہے تھے

۵۸

پانی کا طلاطم جو لگا موت سے مارنے
بس ایک ہی غوطے مین کیا جی کا نکالنے
طغیانی نے کیا دونون کا طوفان نکالنے
چلایا جہنم کہ ہمارا ہے یہ پیارا

نادان ہو دریا مین کوئی شمع جلی ہے
خشکی کی بھی کشتی کہین پانی مین چلی ہے

۵۹

گھوڑے کے سوار کا ہو ادھر کا
ڈوبے کے بچانے کو ہو ادھر کا
پانی ہو زمین کا کون بھالے کہ ہے کس کا
ہر ایک کو ہے اپنی ہی پڑی کون کسی کا

۶۰

خاشاک کہین کشتی کہین لاش بہی تھی
بی بھی کہین ماں کہین فرزند کہین ہے
شیرون کے کہین حصے کہین دل کہین ہے
اس شیشہ کے ٹکڑے کی عجب بحر مین ہے

انبوہ وہ مردون کے جو ہر سو نظر آئے
دریا مین عجب شکل کے پانو نظر آئے

۶۱

پانی ہو زمین کا کون بھالے کہ ہے کس کا
ڈوبے کے بچانے کو ہو ادھر کا
گھوڑے کے سوار کا ہو ادھر کا
ہر ایک کو ہے اپنی ہی پڑی کون کسی کا

نادان ہو دریا مین کوئی شمع جلی ہے
خشکی کی بھی کشتی کہین پانی مین چلی ہے

۶۲

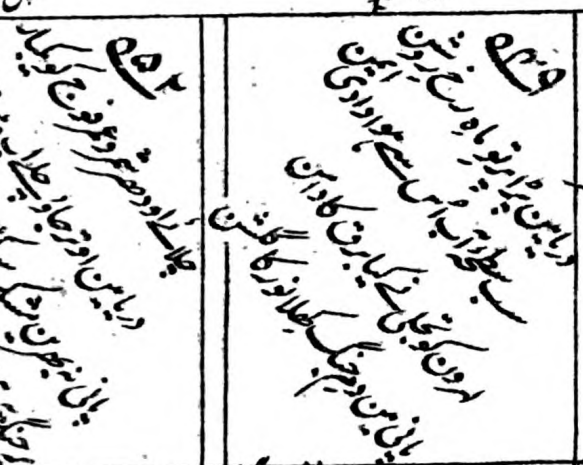
سر پر ہے تہ آب مین کون ڈالے
سینے پہ ہے جب بحر کا کون ڈالے
دل خشک تو آنکھ تر کا کون ڈالے
پانی مین زمین پر کا کون ڈالے

تھے چھاؤن پانی مین زرہ پوش کھڑے تھے
ماہیت دریا تھی نئی جال پڑے تھے

۶۳

زرد اصل مین ہے پنجۂ مرجان کہ ہے کس کا
پر سرخ جو ہے خون مین اوسدن سے بھرا ہے

۴۹

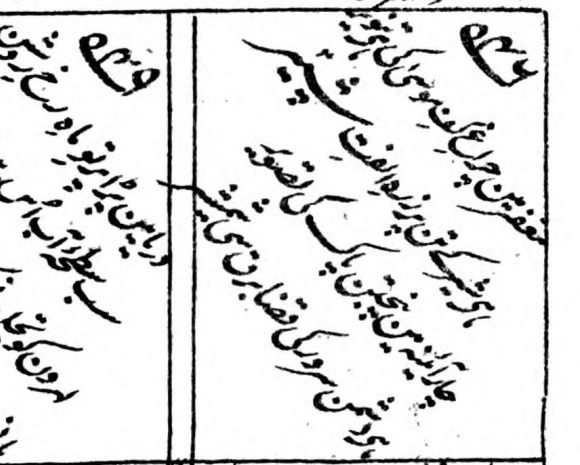


یہ پھول درخشندہ جو بالائے سپر ہیں
کیا خوب شب قدر ہی کیا خوب قمر ہیں

۵۰

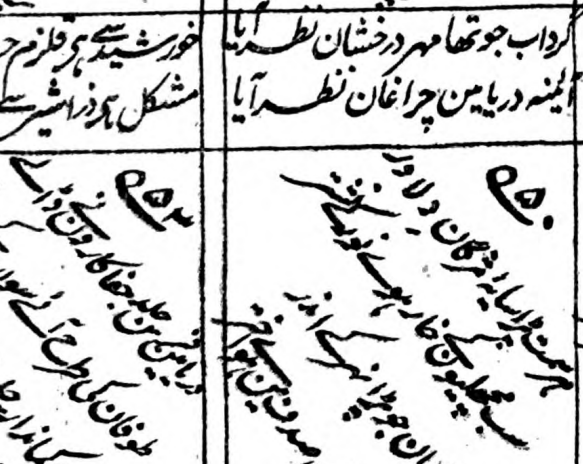
گرداب جو تھا مہر درخشاں نظر آیا
آئینہ دریا میں چراغاں نظر آیا

۵۱



خورشید سے ہی قلزم حضرا کی لڑائی
مشکل ہی ذرا شیر سے دریا کی لڑائی

۵۲

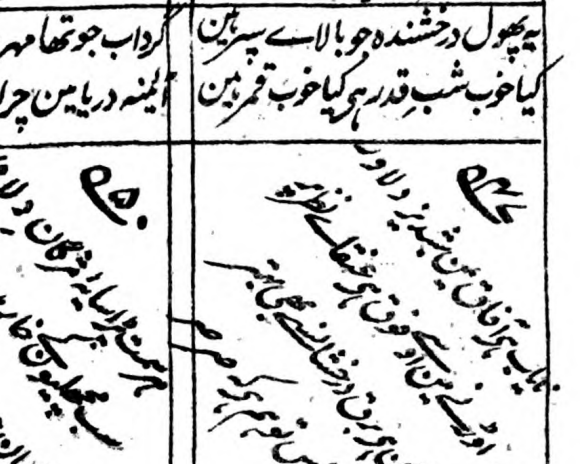


چالاک یہ ہی اسپ فضا ساتھ نہ پہونچے
سن سے جو نکل جائے ہوا ساتھ نہ پہونچے

۵۳

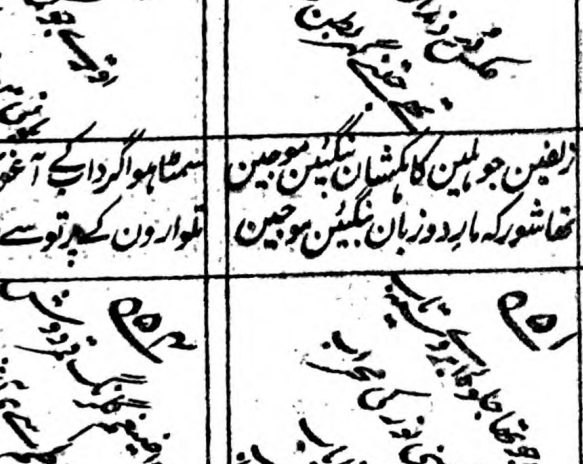
زلفین جو ہلیں کاکشاں بنگیں موجیں
تھا شور کہ مار دو زبان بنگیں موجیں

۵۴



سمٹا ہوا گرداب کے آغوش تھا دریا
تلواروں کے پرتو سے زرہ پوش تھا دریا

۵۵

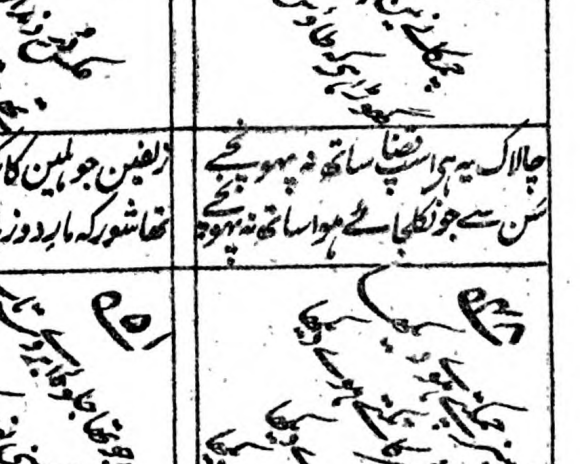


چمکا کے فرس کو سپہ قہر میں پہونچا
روباہ ہٹے شیر علی نہر میں پہونچا

۵۶

لعل لب غازی کے اثر سے الگ تھے
تھے جتنے خذف نہر میں یاقوت کے نگ تھے

۵۷



پانی کی جو چادر تھی وہ چادر ہوئی صاف
دریا میں کھلی چاندنی دن کو مہ نو کی

۳۷۶

[illegible] کے طالب ہین نکلو ہر ہر گھر سے دو
[illegible] بوشاک زیبا و نورو زیور ہمین لادو
[illegible] ہاتھی پیسران کی زینت ہمین لادو
[illegible] دیبوے کو لو اشک قیمتی ہمین لادو

[illegible] شیکزہ لبا خوش ہوا سقائے سکینہ
[illegible] شہ بولے یہ کیا تمنے کیا ہائے سکینہ

۳۷۷

[illegible] بھائی کے سر پہ چتر کو اوڑھے ہوئے
رخصت ہوکے خوشی خوشی شاہ سے ہوئے
کی حضرت و عباس کی دعا شاہ نے
[illegible] سپہ ان کو چلنے کی ہوش تھے

تھی آمدِ عباسؑ تلاطم کی گھڑی تھی
جنگاہ مین گھبرائی ہوئی فوج کھڑی تھی

۳۷۸

[illegible] ہوئے کہا خوب بہادر ہو اے صاحب
[illegible] کہ کہین جا کو نہین ہو سکتے تم غائب
[illegible] ناحق ہو ہمین سب سے جدا ہونے پہ طالب
[illegible] کہ کے ملکے خفا تو نہین ہوتے ہو یا رب
[illegible] غازی نے کہا یہ کہین سرور زمانہ

[illegible] طے کہین دریا سے جدا ہوتے ہین آقا
[illegible] روی کہین آقا سے خفا ہوتے ہین آقا

۳۷۹

[illegible] ہوئے [illegible] کہ [illegible] ہوئے
[illegible] کہین سے کہین پہنچے [illegible] ہوئے
[illegible] جی جا کے تھکا رہے [illegible] ہوئے
[illegible] آخر [illegible] ہوئے

[illegible] وجو بالائے مزار ای شہ والا
[illegible] ہو فدا میر اغبار ای شہ والا

۳۸۰

ہاں شمع شبستان شرافت اوسے کہیے
زیبا ہی جو انگشت شہادت اوسے کہیے

۳۸۱

یون اشک ہین رخسارہ محبوب پہ من پر
جس رنگ سے شبنم گل شاداب چمن پر

۳۸۲

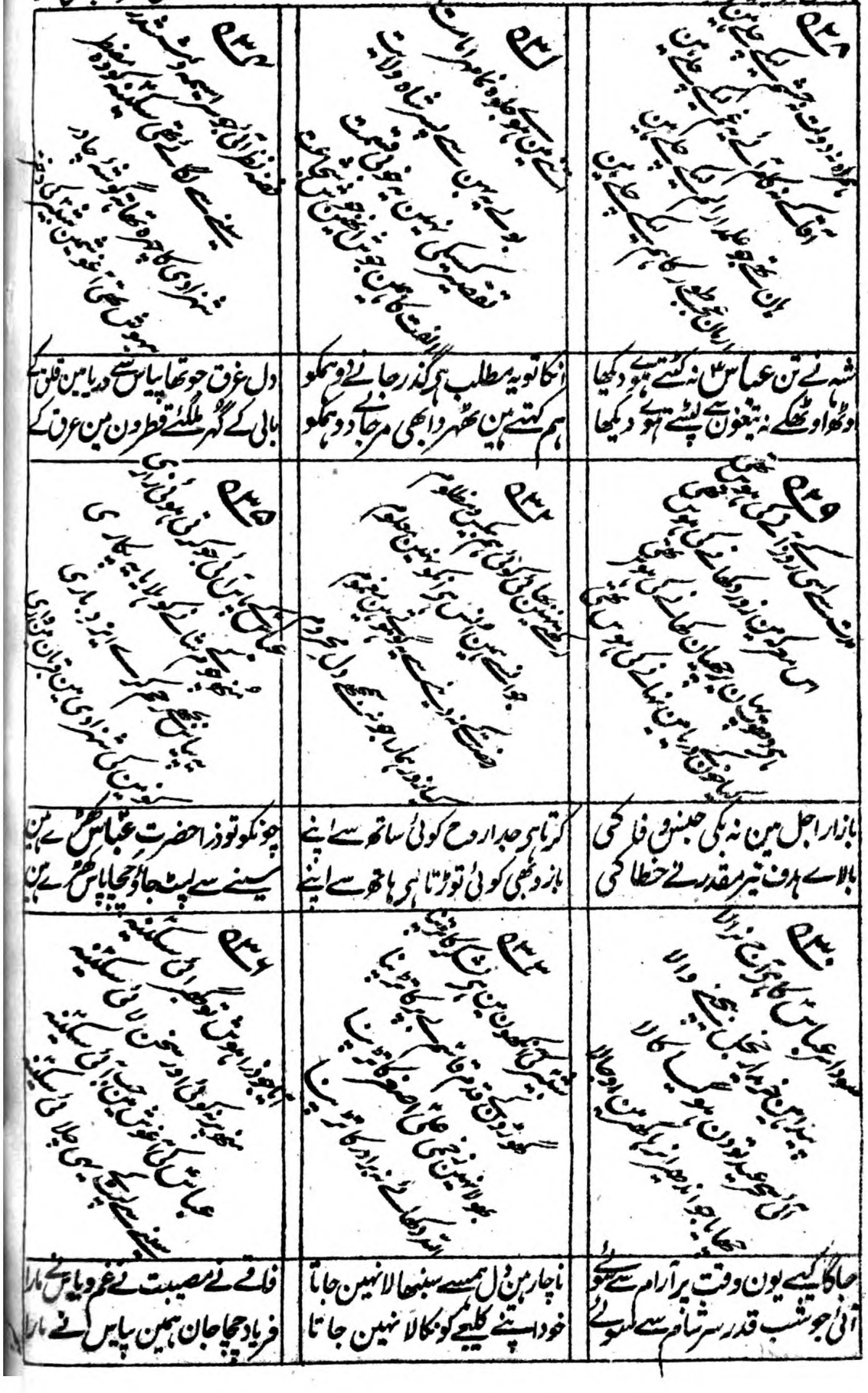
[illegible] ہی شرف ہین پر جبریل کا ہمسر
بیشک ہی علم مہر کی قندیل کا ہمسر

۳۸۳

زلف و رخ شاہ شہدا پیش نظر ہی
خورشید کی پنجہ مین سر شام سحر ہی

۳۸۴

غازی کے دم و صف جو یاد آتے ہین بازو
کچھ کاٹتے ہین ہاتھ کٹے جاتے ہین بازو



۱۹

ظالم جو خاندان خدا سے گئے نہین
یاران شہ ہی دوسرا سے گئے نہین
زینب کے سر سے سایہ ردا سے گئے نہین
زہرا حسین سبز قبا سے گئے نہین

بدلی تھی یعنون کی مہ ختم رسل پر
تھی تیرون کی بوچھار ید اللہ کے گل پر

۲۰

ان کو جھکائے ہوئے ہو رہے تھے شرمسار
تھی فکر رخصت نہین زینب سے بار بار
منھ پھیر کے جو دیکھا تو بہنون کا تھا یہ حال
زینب کے پیچھے روتی تھی ہو ہو کے زینہ بحال

کیا جانے کیا رنج ہی جی کھوتے ہین عباس
سر خم کیے دیکھو تو کھڑے روتے ہین عباس

۲۱

بھائی علمدار کو زینب نے بلایا
روتا ہوا فرزند علی سامنے آیا
منھ پھیر کے دیکھا تو بہنون کو نہ پایا
سیدون نے چیخون کی صدا تھین کو سنایا

کیا بات ہی بھائی نے خفا تم کو کیا ہی
ہین بھی تو سنون کچھ سبب اندوہ کا کیا ہی

۲۲

ہاتھ اپنے گلے سے لگا کر یہ کہا تھا
ہم کو نہ اکیلا کبھی تم نے کیا تھا
کیا جانیے کیون آج ہوا جاتا ہی یہ دل
کیا کیجیے یہ گردش ہو جو تقدیر کا ہی حیل

ہم کھول کے رکھدینگے سلاح آج کرے سے
تلوار سے ہی کام نہ مطلب ہی سپر سے

۲۳

فرمائیے گر غور تو کچھ بس نہین چلتا
رونے کے سوا اور تو کچھ بس نہین چلتا
ہی آہ غرض کچھ عجب افسانہ ہمارا
بستی ہی عدو یار ہی ویرانہ ہمارا

۲۴

ہان ہان اکبر علی کوئی حضرت کو بلا
پوچھون تو مین کیون بھائی کیسا ہی بہنا
ہی ہی غضب اب عاشق شیدا کو رولانا

دنیا کی طرف سے تو وہ خوش آپ نہین ہی
جو کچھ ہو وہ تم دور ہی ماں باپ نہین ہی

۲۵

بھائی نے کہا ہم سے کہو کیا ہی تمنا
تھی ہم کو تمنا کہ ہمین پہلے مرینگے
سر کو ہمین پہلے نہ شمشیر دھرینگے

۲۶

فرمایا کہ ہم خدمت اقدس مین رہینگے
ہر وقت ہر اک حال مین ہمراہ رہینگے
بھائی کا ہم ساتھ ہو دنیا مین رہینگے
ہو وہ مین یا دارا مین صحرا مین رہینگے

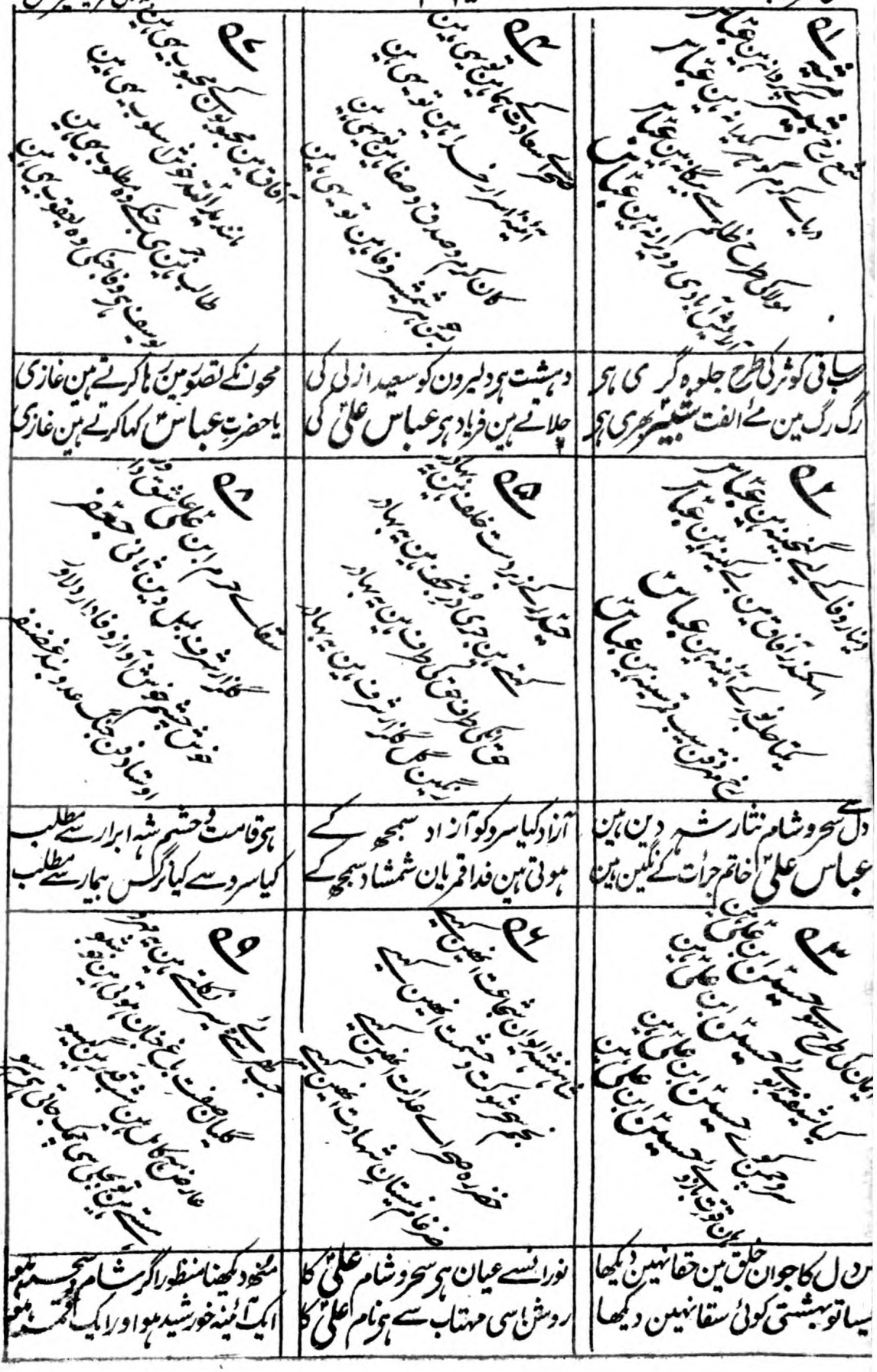
ہم شاد کریں خاطر ناشاد کسی کی
دنیا مین یہ عادت نہین اولاد کسی کی

۲۷

بہنون مین بہو بیٹیون مین بیکار ہماری
افسوس کہ ہی آج نہ تلوار ہماری
ہی صدمہ کہ ہی کس سے سوا یار ہماری
ہی بیکسی قسمت کہ کسی کار ہماری

سنیے گا کسی شخص نے لاشہ نہ اوٹھایا
یہ داغ ہی آقا نے جنازہ نہ اوٹھایا





۱۹۰

سر پیٹتے تھے ہو شِ نہ تھا سبطِ نبیؐ کو
کہتے تھے کہ بابا یہ جاتے ہیں جسے کو
معلوم ہو اب کسی کو نہ یہ راز آشکارا
تھا شور علیؑ یا علیؑ یا علیؑ کو

جی دشت پُرآشوب میں کھو یا کیے شبیرؑ
بھائی کا لہو دیکھ کے رویا کیے شبیرؑ

۱۹۱

خاموش لبِ ہر عشق دمِ نوحہ گری ہے
ہر چشم سے ہر صدف سے چشم بھری ہے
اندوہ سے ہر شخص کو دردِ جگری ہے
ہر ایک دمِ سرد نسیم سحری ہے

آفاق میں چرچا ہے شجاعت ازلی کا
ماتم ہے علمدار حسینؑ ابن علیؑ کا

۱۸۱

جیتی ہو اجسم تو نہ چھوڑے سر کو آئے
دیکھو علمدار بہادر لشکر کو آئے
لختِ دلِ مولا دمِ رخصت ہیں یہ کہتے
بھائی کے ٹکانے کو فلک سے ملک آئے

۱۸۲

ہاکا کوئی شخص کھلے سر نظر آیا
بالائے زمیں پیرِ کمر نظر آیا
بیتاب کہ ہو ہو کے متحیر نظر آیا
جو اور کا زخم اور کسی تن پہ نظر آیا

۱۸۳

صدقے میں رکھا تاج عباس علمدار کے
گزرے ہو گلے شاد دیا پیار کے
فرزند سے ارشاد دیا پیار کے

۱۸۱

یاس سے ہو کے چار طرف دیکھ کے مولا
فرمانے لگے سوئے نجف دیکھ کے مولا

مانوس جو تھے اوس شہ جمہور سے شبیر
اٹھے پئے تسلیم جھکے دور سے شبیر

کیوں روتے ہو مکلو بھی لیے جاتے ہیں پیارے
کٹواؤ گلے کو ہم ابھی آتے ہیں پیارے

۱۸۴

اے عقدہ کشا ایک دلبر نے قضا کی
مجھ بیکس و مظلوم کے یاور نے قضا کی
غازی نے بہادر نے قضا کی

۱۸۵

کہتے ہیں جو یہ لوگ یہ اللہ ری شجاعت
کس منہ سے کہوں حیدرِ ضرار کی شجاعت

تھا چاک گریبان عجب شکل علی کی تھی
اوس تیغ کا تھا زخم جو سجدے میں چلی تھی

اب سید مظلوم کو غش آتے ہیں لوگو
بیٹے کو یداللہ لیے جاتے ہیں لوگو

۱۸۶

شہ بولے کہ باغ اجڑا ہوا ہائے ہائے
فوجوں کا بدن خون میں غلطاں ہوا ہائے ہائے
سب نوجوں کا مانا کہ فدا ہائے ہائے
عباس کا دادا دیکھے کیا حال ہوا ہائے ہائے

۱۸۷

دیکھا جو حسین نے کہ علمدار نہیں ہے
عباس علمدار کا بہبود رواں ہے
تنہا ہے حسین اور کوئی یار نہیں ہے
حیراں ہے سکینہ کہ چچا یار نہیں ہے

۱۸۸

دی شہ نے صداحق کرے آتے ہیں زینب
ڈیوڑھی سے ہٹو جلد علی آتے ہیں زینب

انکے لیے رہ رہ کے مچلتی ہے سکینہ
چلاتی ہے فضہ کہ نکلتی ہے سکینہ

پوتی کی بھی کس نہ لیجیے پھپھو آئے دادا
سقائے سکینہ کو نہ لیجائے دادا

۴ کلام

خادم نے جو یہ سنکر کہا سر زانو سے اپنے اٹھا کر
فرمایا کہ کیا حال ہے کیوں بھیجو کہا فوراً
ہو لاشے کہا کیا کہوں میں بھی کہ دو طاعت حق کی
ہیں خیمہ میں سب بیکس و بیمار علمدار

۵ کلام

یہ سنکے پڑھے لگے انا للہ وہیں سے
بیکس کی دو بیٹی ہے یتیم اور سکینہ
تنہا ہے بہت بیبی و شہزادہ علی اصغر
تھا شور جو یہ خیمہ میں ہر سمت سے بر پا

۶ کلام

یا حضرت عباس علمدار و ناصر
ہو فوج کی تدبیر خدا حافظ و ناصر
یا حضرت شبیہ خدا حافظ و ناصر
ہو بیوں کی نگہبان خدا حافظ و ناصر

ملنے بھی نہ دینگے تن صد پاش سے اوسکو
افسوس چھڑا لینگے شقی لاش سے اوسکو

رنگت ہوئی تبدیل گل باغ وفا کی
پھرنے لگیں آنکھیں پسر شیر خدا کی

حوریں رہ فردوس بتانے کو کھڑی ہیں
ز ہرا مجھے سینے سے لگانے کو کھڑی ہیں

۴ کلام

کی آہ و فغاں سن کے یہ بیمار علمدار
ارشاد کیا شہ نے علمدار علمدار
ہم تم ہیں فقط یار و مددگار علمدار
ہیں خیمہ میں کوئی اور تمہارے سوا بیمار علمدار

۵ کلام

چلائے شہنشاہ زمن آہ برادر
مجبور ہوں کچھ بس نہیں اللہ برادر
اسوقت ہے کیا حال ہمارا ذرا سنبھالو
کیا حال ہے کیا حال ہے کیا حال برادر

۶ کلام

یا حضرت عباس علمدار سے کہیئے
کس آہ و فغاں سے ہیں گرفتار سے کہیئے
کیا حال ہے کیا حال ہے کیا حال ہمارا
کس یار سے کس یار سے کس یار سے کہیئے

اس سے ابھی بیکس کی باری نہیں آئی
فردوس سے امان کی سواری نہیں آئی

بس اوٹھنے لگے حضرت عباسؑ سنبھل کے
بالائے قدم دیدۂ مجروح لو مل کے

کچھ فرق ہے آپسمیں جو یہ طور ہے بھائی
کیا بات ہے میں اور ہوں تو اور ہے بھائی

۷ کلام

اس وقت علمدار کی یہ شان ہوئی تھی
جیسے کہ علی حیدر صفدر کی ہوئی تھی
بیٹھا ہوا تھا فاطمہ کے لال پہ جان
ہمراہ حسینؑ ابن علی ہو گئی تھی
ہمراہ ان تھا اور فتح و اقبال پہ جان

۸ کلام

کی عرض علی جمعہ دعا کیجیے آقا
ہاں ہو شکل یہ کیا نہیں کیا کیجیے آقا
کچھ منہ سے نکلتا نہیں کیا کیجیے آقا
فرمایا کہ کرم و لطف و عطا کیجیے آقا

۹ کلام

یا حضرت عباس علمدار و ناصر
ملنے ہی نہ دینگے دل بیکس پہ جان نثار
ہے ہے علمدار کہاں ہے علمدار
خیمہ سے علمدار کے لگا رونے پیٹنے

۱۰ کلام

یا حضرت عباس علمدار و ناصر
ہو فوج کی تدبیر خدا حافظ و ناصر
یا حضرت شبیہ خدا حافظ و ناصر
ہو بیوں کی نگہبان خدا حافظ و ناصر

احوال سعیدانہ دیکھ رہے تھے
چہرے کو حسینؑ ابن علی دیکھ رہے تھے

یٰسین پڑھا دیجیے دم نزع سے خفا ہی
اسوقت شہنشاہ زمن کرب سوا ہی

لپٹے ہوئے مولا سے قضا کر گئے عباسؑ
گنگھ دوش پہ اقبال کے رہوار سے عباسؑ

۱۶۴
ی سید بکس صدر وقت مدد ہی
بادشاہ غریب الغربا وقت مدد ہی
دنیا سے جانبر جلد از وقت مدد ہی
اے وارث حسنین کے ہمارا وقت مدد ہی

بسط رسول الثقلین آیئے جلدی
فدوی ہی سر راہ حسین آیئے جلدی

۱۶۵
سیران آتی ہوش طوطی کی آواز
بجی بلبلین شاخ کی مددگار کی آواز
زینب نے کہا ہی علمدار کی آواز
ہتی ہی بہت حیدر کرار کی آواز

وڑی ہوئی ڈیوڑھی مین چلی آئی سکینہ
سر پیٹ کے ہاتھون سے یہ چلائی سکینہ

۱۶۶
دیکھا حسین بیکس یا ابن عربی
پہلو مین چھری شمر کے خنجر مین سری ہی
فرزند پیمبر اللہ حرام حسی ہی
یکان مین پشت پہ زینب مین سری ہی

نکلون تو خفا ہوتے ہوئے اینگے بابا
سر ننگے مجھے دیکھ کے شرمائینگے بابا

۱۶۷
ہاہ ہی غریبون کا سہارا لوٹو
مفطر ہون نہین ضبط کا یارا لوٹو
بابا بھی گئے کہان ہمارا لوٹو
چھاتی پہ سے چھاتی کو ہمارا لوٹو

ترپے جو علمدار سنبھالا شہ دین نے
منھ پھیر کے پھر تیر نکالا شہ دین نے

خواب کی فدوی سے بھی زنہار نہ چھوٹی
صد شکر کٹے ہاتھ سے تلوار نہ چھوٹی

۱۶۸
مہلت کوئی دم شہ کے فدائی کو نہ دینا
ہان بھائی کا سر کاٹ کے بھائی کو نہ دینا

نعرے کیے شبیرؑ نے غازی سے لپٹ کے
تا دیر کیا پیار نمازی سے لپٹ کے

۱۶۹
جھک جھک کے خطاب مصنف کیا
روکے کبھو زاروں کبھی دلدار کیا
بیکس و وفادار و دلاور کبھی دیکھا
یہ ہیچ مدان دلبر حیدر کبھی دیکھا

عباسؑ شہنشاہ حجازی کے تصدق
اس پیار کے اس بندہ نوازی کے تصدق

۱۷۰
پھر پھر دھرا منھ کو دلی ابن علی نے
بھائی کہا حضرت عباسؑ علی نے
ہنس کے کہا ہی کون سی مشکل ہی تمھین کیا
ہاتھ کٹے ہین تو کیا

۱۷۱
ہاتھون کا حسین دین ہی فدوی ہی
ہاتھون کے عوض زرہ حسین ہی فدوی ہی
ہاتھون کے عوض سر پہ نگین ہی فدوی ہی
ہاتھون کے عوض تن پہ حسین ہی فدوی ہی

حضرت کے قدمون کا نگین ہی فدوی ہی

۱۵۸

سب دام زرہ ثانی داؤد نے کاٹے
چار آئینے اسکندر معبود نے کاٹے

۱۵۹

انبار وہان ڈھالوں کے زرہوں کے نہین تھے
دانے تھے بیابان مین کہین دام کہین تھے

۱۶۰

شہزادے کے نزدیک وہ آرک گئے عباس
مجروح جگر دیکھتے ہی جھک گئے عباس

۱۵۵

تھی دھوم یہ مقراض سر افگن کے سخن کی
کیا قطع برید آج ہوئی جامۂ تن کی

۱۵۸

اعدا کو اجل سامنے پھرتی نظر آئی
پھر چار طرف برق سی گرتی نظر آئی

۱۶۱

یارب شہ بیکس کے فدائی کو بچانا
بشیر کی تھی عرض کہ بھائی کو بچانا

۱۵۹

عیسیٰ نے کہا غازیون کی روح کو دیکھو
تم موج کو کیا دیکھتے ہو نوح کو دیکھو

۱۵۸

بھر کے نفس سرد عجب طور سے دیکھا
دل تھام کے ہر لاش کا ہر غور سے دیکھا

۱۶۲

تھے شیر ترائی کی طرف بچ کر عباس
یا حیدر کرار کہا کر پڑے عباس

۱۴۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۴۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۴۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۴۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

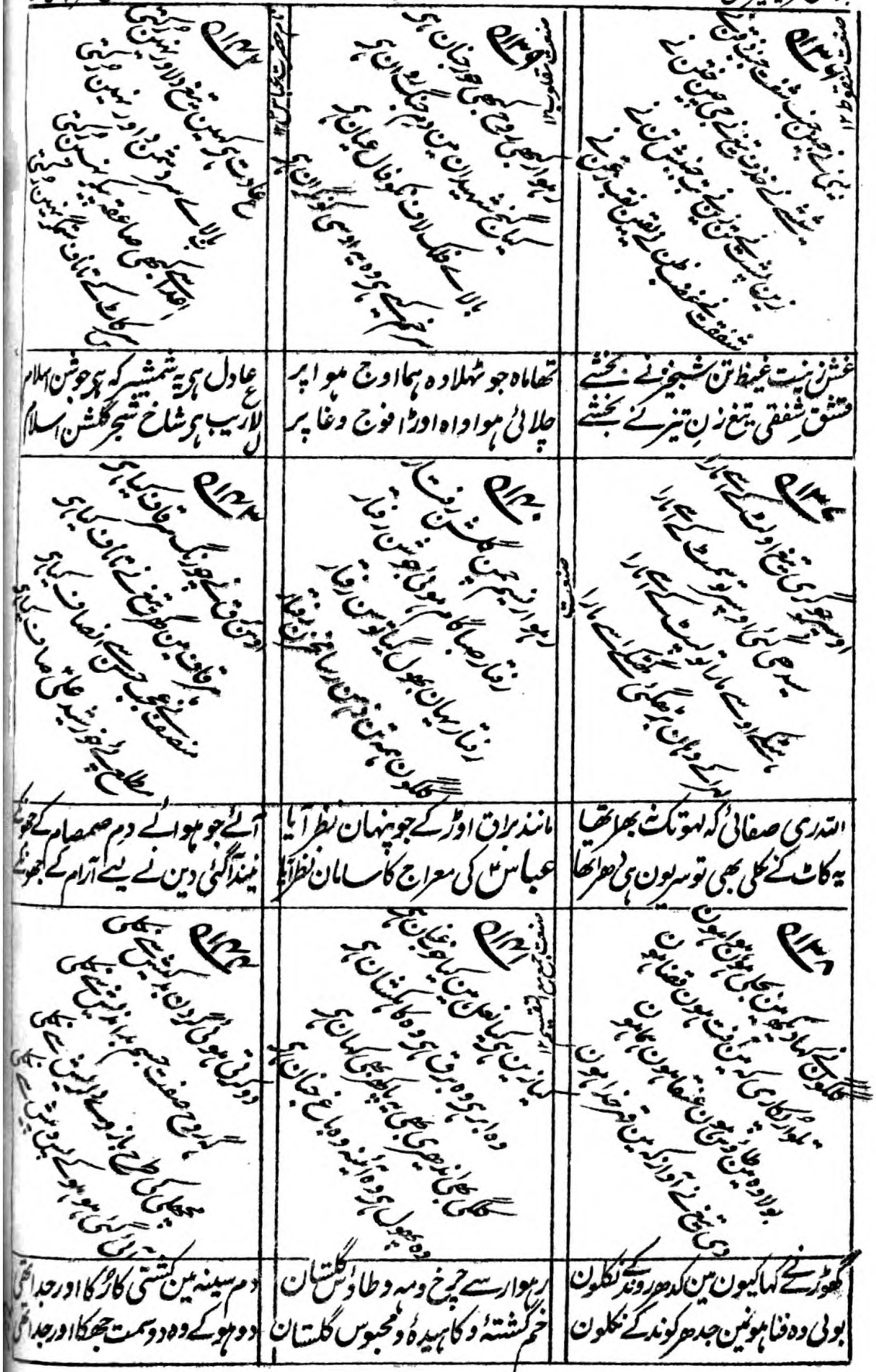
۱۴۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



۱۲۶
بت کعبہ سے پھکوا دیے کیا توڑ کے ہمنے
وی آئینہ مہ کو جلا توڑ کے ہمنے

۱۲۷
پھر آج نشان جنبش اول کے ملینگے
آئینہ مجرائیے افلاک ، ملینگے

۱۲۸
جوہر تھے عیان تیغ علمدار علم تھی
نصرت کی دعا ناخن حیدر مین رقم تھی

۱۲۹
طاؤسون کے سینے کہو کالون کو کھلا دین
ہان صاعقہ کی شاخ غزالون کو کھلا دین

۱۳۰
ہون کشتہ ستمگر جفا کام یہی ہے
مظلوم کہین لوگ ہمین نام یہی ہے

۱۳۱
کچھ قدر نہین زلف پریشان پریکی
ہین صاعقہ مین تیلیان چشمان پری کی

۱۳۲
عبد ہون یارب یہ سخن یاد نہوتا
رل کا ہمسا اگر اوستاد نہوتا

۱۳۳
غصے مین جو کھائے تھی وہ بل کھولتی نکلی
مفتاح ظفر قفل اجل کھولتی نکلی

۱۳۴
گردون نے زمین کفر نے دین پھول سپر نے
پہلو نے تو دل دل نے جگر سینہ کمر نے

۱۱۸

صبح نے رو دل آزار دل آزار دکھائی
وہ راہ رو دوری داور ارہ زردی
داغ دل ادراک ادراک دلاورہ زردی

الخیفار

مردود شقی دائم غضب کا سد شفقت
گمراہ غضب محو غضب حاسد شفقت

لفظ ساقط لفظ غیر ساقط ۱۲

۱۱۹

یہ اوج وہ پستی وہ زمین ہی یہ فلک ہی
یہ نور وہ سایا وہ صنم ہی یہ ملک ہی

۱۲۰

ہی حفظ کا جوشن ہمین یا شہ مظلوم
سقا سے سکینہ ہمین غلام شہ مظلوم
ہین شیر کے عدو فیل حسام شہ مظلوم
ہی تیغ کے خوش مقام شہ مظلوم

والا حسبی ہی یہی عالی نسبی ہی
مان فاطمہ کی خادمہ ہی باپ علی ہی

۱۲۱

صبح سر افلاک اوتارین وہ ہمین ہین
مشکل مین جنھین لوگ پکارین وہ ہمین ہین
گیسو کی بجا عنت کو سنوارین وہ ہمین ہین
جو بیکسون کی زیست کو ابھارین وہ ہمین ہین

غربت مے خلل اپنے حشم مین نہین آتے
ہم سیف خدا ہین کبھی دم مین نہین آتے

۱۲۲

ہارے نہین قدر بھی ہماری
چاہین ہین سدا حشم و دل جاہ ہماری
مخلوق ہین پیرو خلق ہی خواہ ہماری
ہر عرب سنان ہی معین راہ ہماری

مرغوب نبی کھانے مین تھا ساتھ ہمارا
پردے سے جو کاسہ مین گیا ہاتھ ہمارا

۱۲۳

ہی زلف کو ہم شانہ بناتین
خاتم کو نگین شہ کو دیدار بناتین
صحرا کو چمن شہ کو پیمبر بناتین
شیشہ کو پری شیخ کو خمخانہ بناتین

بلبل کو چمن جا قفس دین وہ ہمین ہین
سر تیغ سے کٹوا کے جو ہنس دین وہ ہمین ہین

۱۲۴

ناقون مین غریبون کو بٹھلاتے ہین ہمین
زینب مین بھی آرام سے پاتے ہین ہمین
تشنے کو حسین آب پلاتے ہین ہمین
بیکس کو حسین بیکس بتاتے ہین ہمین

تھا خون جبین سجدے مین غازے کو ہمارے
کاندھا دیا تیرون نے جنازے کو ہمارے

۱۲۵

ہی دور و دیر خطرناک سے
ہین عقدہ کشا کل کے چین و نشاط کے
پھولون مین نزاکت ہو تو ہو گل کے
مچھلی کا بدن چور ہو جو ہو جل کے

زور آوریان مر کے بھی اظہار مین کسی
کیون قبر مین دو انگلیان تلوار مین کسی

۱۲۶

ہی حکم کا ہم کار ہمارا
ہی مہر و مہ و نور ہمارا
ہی ذکر خدا ورد ہمارا
ہی عشق محمد کا حاصل ہوا سرور ہمارا

ہم مہر و عالم سحر حلم محمد
واللہ کہا ہمکو در علم محمد

۱۰۹

بولا عمر سعد کہ بس بس ہے حسین ہے
خنجر کے پھل پہ دم نہ ہے تیغ آبدار ہے
سر کیوں نہ کاٹ لوں کہ مدینہ حسین ہے
ہر کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح کی نہ ہے

بیجان کر دو خضر کو الیاس سے ملے
شبیر کا سر کاٹ لو عباس سے ملے

۱۱۰

کر فوج سے رخصت جو چلا سوئے خیام
رہوار ادھر جلد سے لے آئے غلام
لشکر سے قدم جلد سے باہر کیا اقدام
گھوڑے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا کہ ناگاہ

کی عرض بہت جرم سے نادم ہے یہ خادم
ہر آپکی مرضی ہے آپکی خادم ہے یہ خادم

۱۱۱

فرمایا کہ اے بھائی کہاں جاتے ہو تنہا
اب صورت جرار میں ادھر آیا
فرزند کو حضرت نے بہت پیار سے دیکھا
تھا ساتھ علمدار جری ساتھ وہ آیا

پھر تو سر افراز مجھے کیجیے آکے
لو مشکیں جو ایسی ہوں تو بھر لیجیے آکے

۱۱۲

عباس نے تسلیم کی بہ رخصت کی ادا کی
ہاں یہ ہے وفا کہتے ہیں کس کو شجاعت
کیا خوب کہا ہو مرے منہ سے یہ بجا ہے
ہے ہے ترے صدقے میں علمدار خدا ہے

پانی کا جو اقرار کیا لطف خدا ہے
چہرے کا ذرا دیکھ تو کیا رنگ ہوا ہے

۱۱۳

فرمایا کہ فرزند ذرا ٹھہر جا بس بس
جانباز ہے کیا بات کہ تو ذوق سے آنا
ہے انس تو شہباز و فا شوق سے آنا
بچان کہ فرزند ہے تو فوج کا سردار
ہے فوج کا سردار ہے تو فوج کا سردار

جانباز ہے کیا بات کہ تو ذوق سے آنا
ہے انس تو شہباز و فا شوق سے آنا

۱۱۴

باندھے ہوئے جب اور ادھر جانے کے تیار
جرار ہے جرار ہے جرار ہے جرار
بولے کہ ہے ہے آپ کہاں جانے کے تیار
ہے ہے ترے صدقے میں علمدار خدا ہے

آتے جو ادھر آپ کس آرام میں آتے
غازی نے کہا شیر نہیں وام میں آتے

۱۱۵

فرمایا کہ بھائی ہو مری جاں کے برابر
ہے ہے ترے صدقے میں علمدار خدا ہے
فرزند بھی ہے شیفتہ دلدار کے مانند
ہے ہے ترے صدقے میں علمدار خدا ہے

قمری کی طرح چلکے تجھے گرد پھراؤں
شمشاد قد اللہ کے قدم پر میں گراؤں

۱۰۱

سلطان دفا بولے کہ غازی ہی ہمارا
تھا مسجدون مین شور نمازی ہی ہمارا

۱۰۲

دریا نے کہا گوہر غلطان ہی ہمارا
تھی ہدہدون مین دھوم سلیمان ہی ہمارا

۱۰۳

جنت مین پکاری یہ رضوان کہ آتا ہی
آدم کی صدا آئی کہ فرزند ہمارا

۱۰۴

باجے عربی فوج مین بجتے نظر آئے
چھائی گھٹی گھٹا رعد گرجتے نظر آئے

۱۰۵

یعقوب یہ بولے مہ کنعان ہی ہمارا
داؤد پکارے کہ سلیمان ہی ہمارا

۱۰۶

ہر گوشۂ جنگاہ مین تھی واہ کی آواز
دی گونج نے النصر من اللہ کی آواز

۱۰۷

اب تک ہی نمودار نظر کی جو کرن ہی
کچھ بال کھڑے ہو گئے ہین اہر کے تن ہی

۱۰۸

بولے ملک الموت سمندر ہی ہمارا
فوج بے جو شرف خاکۂ خاکستر ہی ہمارا

۱۰۹

گھبرائی ہوئی فوج و غا جھوم رہی تھی
تھی دھوم لب نہر گھٹا جھوم رہی تھی

۱۱۰

پھولون نے کہا رنگ ہوا ماند ہمارا
تارون کی صدا آئی کہ ہی چاند ہمارا

۱۱۱

ملکت کے نئے باغ مین پھولون نے اوڑھائے
سر جانب افلاک بگولون نے اوڑھائے

۱۱۲

پھولون نے کہا ہم سے ہوا باغ مین روشن
بلبل نے کہا ہم سے ہی گلزار کا گلشن

۱۱۳

ہر گوشۂ جنگاہ مین تھی واہ کی آواز
دی گونج نے النصر من اللہ کی آواز

۱۱۴

ابتک ہی نمودار نظر کی جو کرن ہی
کچھ بال کھڑے ہو گئے ہین اہر کے تن ہی

۹۱

خورشید علی نے سب نے شہ کو دیکھا
دیکھا جو اودھر سے حضرت عباسؑ کو دیکھا
رویہ کے فوج نے جو سوئے علمدار کو دیکھا

اس سمت شجاعت کا اٹھنے ولولہ آیا
تھرائی ادھر گاہ و زمین زلزلہ آیا

۹۲

ہاشم نے غلاموں کو غضبناک پکارا
معجود ہوئے حشم کے آثار جو ایسا
بولا کوئی یا حیدر کرار کی ہیبت
آئی ہے برابر سے علمدار کی ہیبت

دہشت سے کرن آگئی مُنھ پر جو سمت کے
تھرانے لگا مہر جہانتاب اولٹ کے

۹۳

ہے ہے ہوئے گم نقیبان شہ ذوالمنن آئے
اے غافلو ہشیار کہ حضرت کے حضور آئے
بیتاب ہر اک فیل ہے ہاتھی میں صعوبت
تھرائی ہے ہر اسپ کے ارباب کو دہشت

انگی نہ سواری ابھی معلوم ہوئی تھی
اُلغرۂ بُلند کی دہان دھوم ہوئی تھی

۹۴

نظر آئے جو عباسؑ کے ہمراہ علمدار
ہمراہ تھے اک فوج کے سردار علمدار
ہر خیمہ سے اک شور بکا زار علمدار
ہر سمت سے اک غل ہے طلبگار علمدار

اندھیر میں پروانہ صفت اوڑ گئے ذرے
کہ کہکشاں نجوم کدرت اوڑ گئے ذرے

۹۵

ہاں بانو نے کھولے جو سر اپنے کھلے بال
سر پیٹ کے چلائیں بہو بیبیاں کی لال
ہر سمت سے دل خستہ جگر خستہ دلوں نے
پیٹا سر و سینہ کہ دہائی ہے دہائی

ہر خاک کے تودے میں کمانوں نے اٹھائی
دل چاک ہوئے زلفوں میں شانوں نے اٹھائی

۹۶

ہے ہے ہوئے گم نقیبان شہ ذوالمنن آئے
اے غافلو ہشیار کہ حضرت کے حضور آئے
بیتاب ہر اک فیل ہے ہاتھی میں صعوبت
تھرائی ہے ہر اسپ کے ارباب کو دہشت

غل فوج میں تھا جعفر گردوں حشم آئے
عباسؑ علمدار پکارے کہ ہم آئے

۹۷

ہمراہ ہوا گردوں کا سفینہ نظر آیا
ہر خیمہ ایک سرو کا نگینہ نظر آیا
ہر لشکری کا قصد مدینہ نظر آیا
ہر وحشی طلا ایک دفینہ نظر آیا

کم دیدۂ مذبوح سے کب قبلہ کا تھا
پر کھولے ہوئے مرغ تھا قبلہ پڑا تھا

۹۸

کہتے ہیں علی حیدر کرار کا بیٹا
حیدر بھی ہے عدیل پیمبر کا نواسا
جس بات پہ ہاں تجھ سے کیا زار وہی ہے
ہاں بانو نے جس کو پکارا وہی ہے

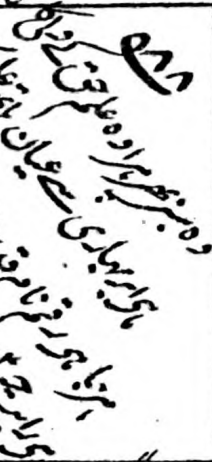
شوکت نے صدا دی کہ نگہبان ہیں میرے
چلائی سکینہ کہ چچا جان ہیں میرے

۹۹

ہمراہ ہوا گردوں کا سفینہ نظر آیا
ہر خیمہ ایک سرو کا نگینہ نظر آیا
ہر لشکری کا قصد مدینہ نظر آیا
ہر وحشی طلا ایک دفینہ نظر آیا

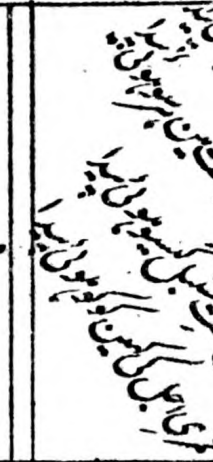
غل باغ میں تھا گل رخ عباسؑ ہی میرا
جنگل میں ہوا شور کہ الیاس ہے میرا

۸۴



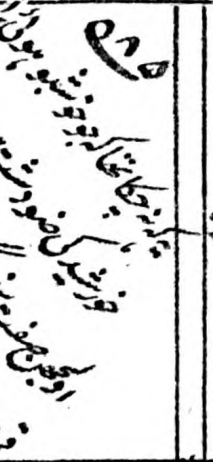
سقائے سکینہ علمِ فوج لیے ہی
اقبال شہ دین کا ہما اوج کیے ہی

۸۵



گردون ہمہ تن خوف سے پانی نظر آیا
خورشید درخشان پر قانی نظر آیا

۸۶



بالائے نگہ سینہ نے کینہ جڑا ہی
زہرا کی مدِ آہ پر آئینہ جڑا ہی

۸۷



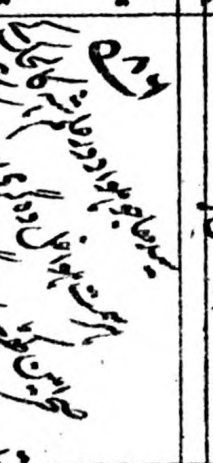
ہر طور صفائی کا ثریا کے محل تک
پہنچنے کے نہین فیصلہ ہی آج سے کل تک

۸۸



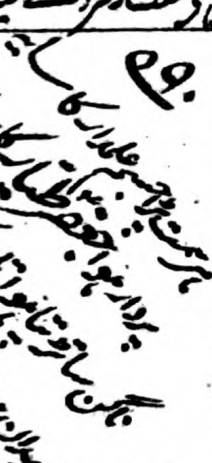
تنویر درخشون مین جو چھن کے نکل آئی
ہر تیغ ضیا صاعقہ بنکے نکل آئی

۸۹



طوبا سے نمایان ہی عجب نور کا چہرہ
ہی کشت زمرد سے عیان حور کا چہرہ

۹۰



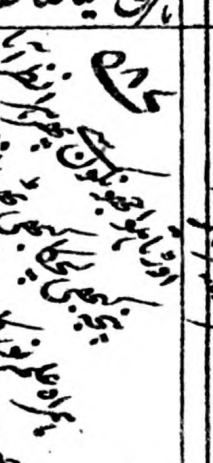
گر جائینگے پرواز کر نہ پھینگے
مر جائینگے شہباز کبوتر نہ پھینگے

۹۱

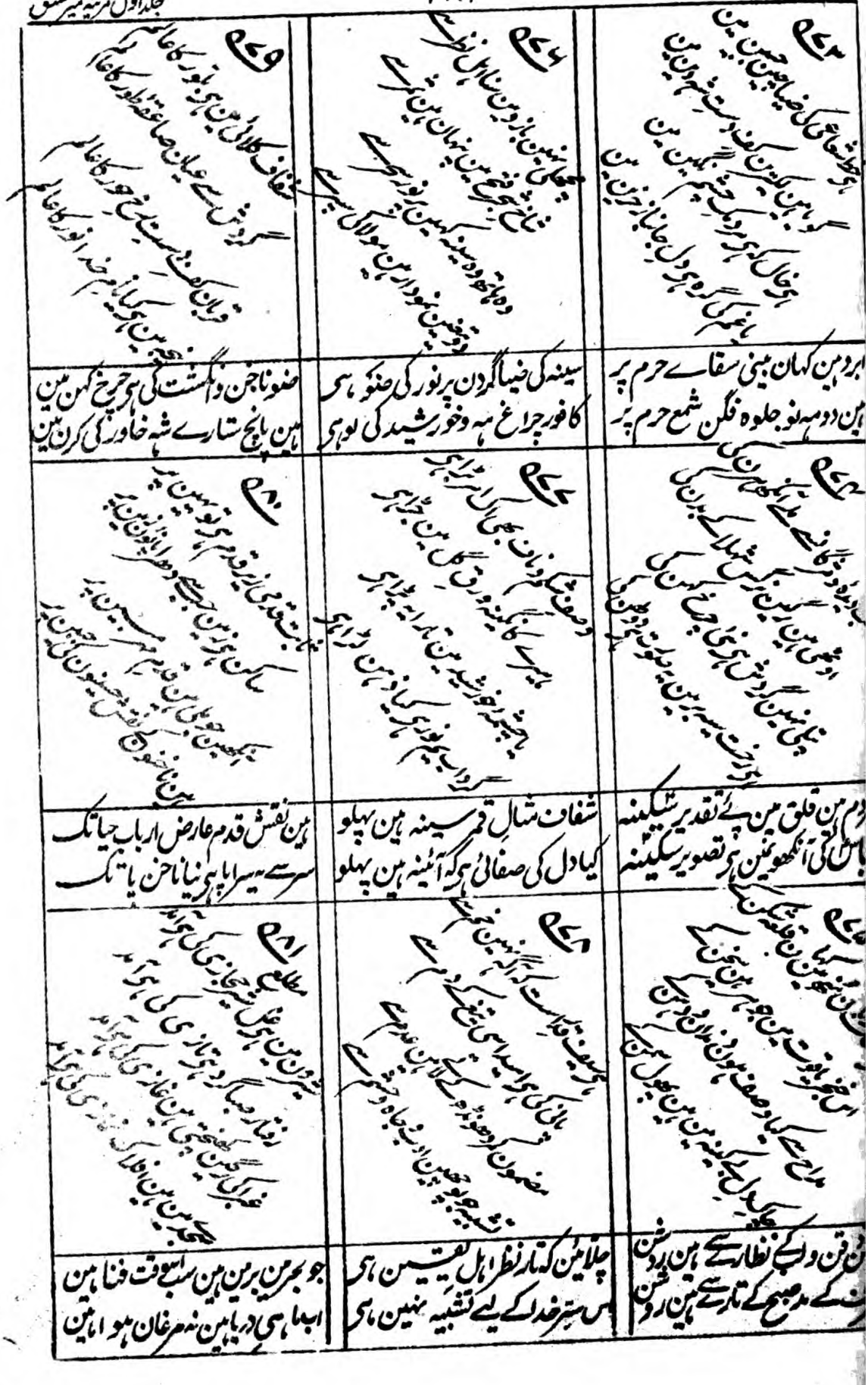


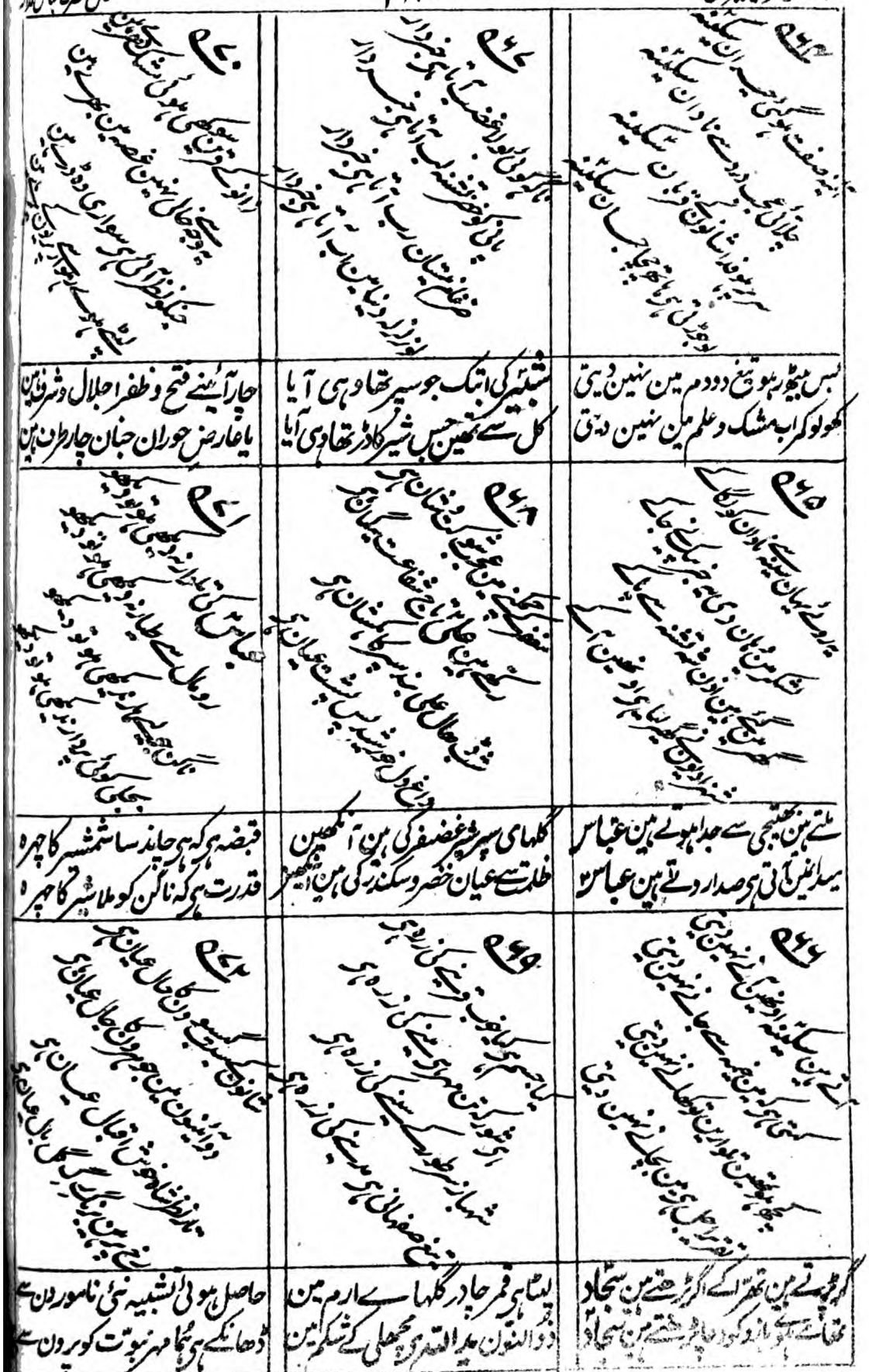
تھا سبز علم صاحب شمشیر کے سر پر
یا سایۂ دامان حسنؑ شیر کے سر پر

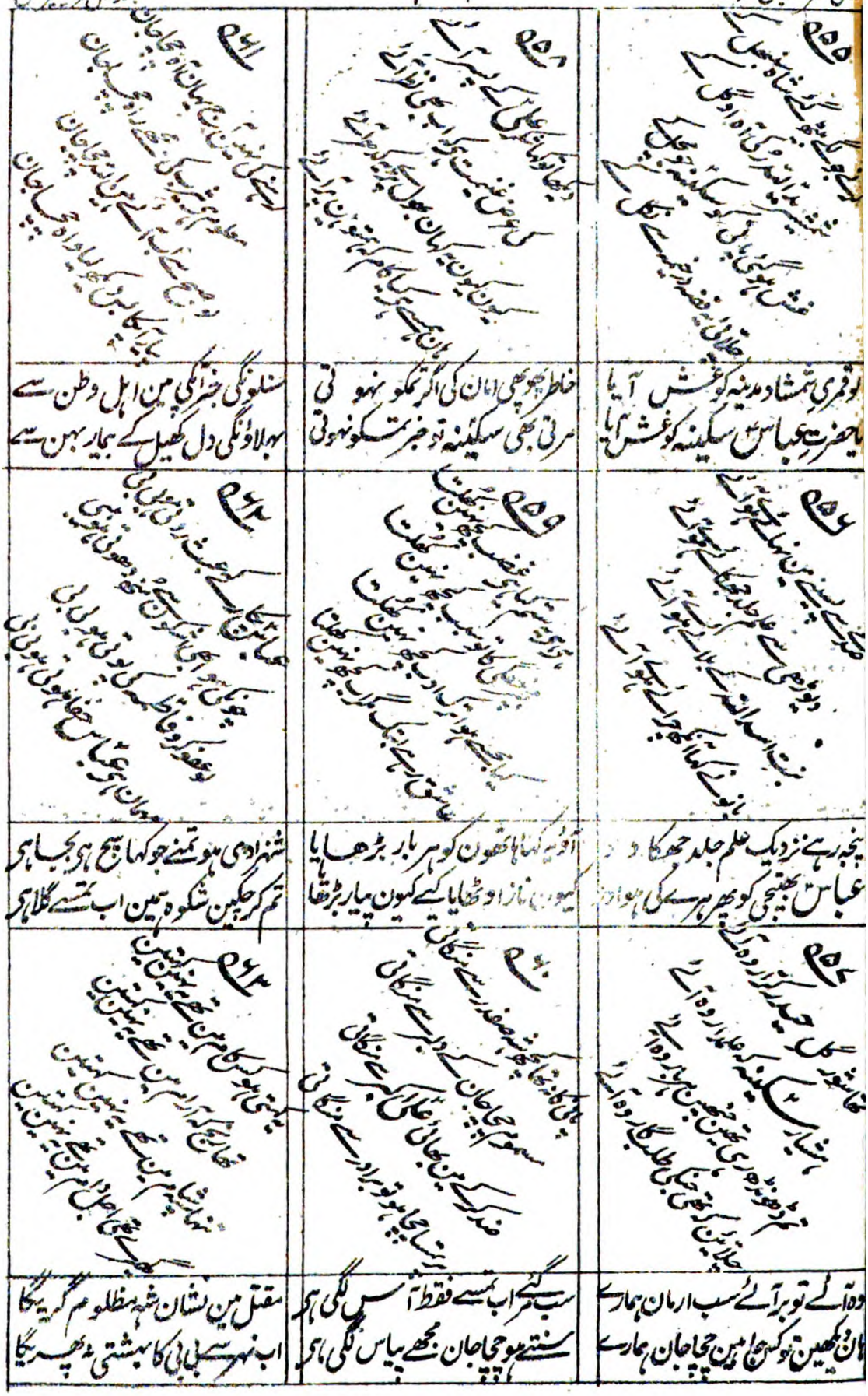
۹۲



اوڑتے ہوئے دامن مین کہان
شہپر نکل آئے ہین تقسیم







۵۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]



۴۴۶
آباد کہین شیرون کا ہمیشہ نہین رہتا
بھائی کوئی دنیا مین ہمیشہ نہین رہتا

۴۴۹
آبادی و صحرا نہ ذرا چھوڑ دین بھائی
تھوڑی کہین سیر کیے جا چھوڑ دین بھائی

۴۵۲
ملبوس غریب الغربا رن مین لٹیگا
گھر احمد مختار کا اس بن مین لٹیگا

۴۴۷
غم نے نہ خوشی سے تہ افلاک سلایا
ان ہاتھون سے بابا کو تہ خاک سلایا

۴۵۰
احسان ہی سنبھا مجھسے نہ موڑوگے برادر
سب چھوڑ گئے تم تو نہ چھوڑوگے برادر

۴۵۳
سچ ہی کہ بڑی بات ہی ماں باپ کا ہونا
ہی پاس دم ذبح ضرور آپ کا ہونا

۴۴۸
شاہی کی ہوس ہی نہ فقیری کا قلق ہی
شبیر کو زینب کی اسیری کا قلق ہی

۴۵۱
دامن سے چراغ سحری رک نہین سکتا
سچ ہی سفری سے سفری رک نہین سکتا

۴۵۴
حیدر نے کہا دیکھو گر مو تمین ہوگے
کٹ جائیگا سر اب کی آغوش مین ہوگے

۴۰
جھک جھک کے علمدار قدم چوم رہے ہین
ہنس ہنس کے حسینؑ ابن علیؑ جھوم رہے ہین

۴۱
دونون کو جھکائے ہوئے تعظیم مین ہین
سردار کے پہلو مین علمدار کھڑے ہین

۴۲
بڑھتے ہین یہین غیظ مین آتے ہین علمدار
سر خم کیے رومال ہلاتے ہین علمدار

۴۳
ہنستے ہین یہین ضبط بھی اب ہو نہین سکتا
کیا عرض کہ دن ترک ادب ہو نہین سکتا

۴۰
ہستی کا چمن مرگ کی تصویر ہی یارب
سینہ مین جو دم ہی دم شمشیر ہی یارب

۴۱
اے چرخ کبھی تجھ کو بھی کچھ شرم ہی ہوگی
اے غرہ جلال غضب و قہر کی گھڑی ہی

۴۲
سنتا ہی خدا حضرت عباسؑ کی باتین
ہتیار بھی کرتے ہین عجب یاس کی باتین

۴۳
گویا ہی کمان خوش ہین وہ تین جنکے لیے تھی
کہتی ہی سروی مین اسی دن کے لیے تھی

۴۰
ہستی کا چمن مرگ کی تصویر ہی یارب
سینہ مین جو دم ہی دم شمشیر ہی یارب

۴۱
اے چرخ کبھی تجھ کو بھی کچھ شرم ہی ہوگی
اے غرہ جلال غضب و قہر کی گھڑی ہی

۴۲
سنتا ہی خدا حضرت عباسؑ کی باتین
ہتیار بھی کرتے ہین عجب یاس کی باتین

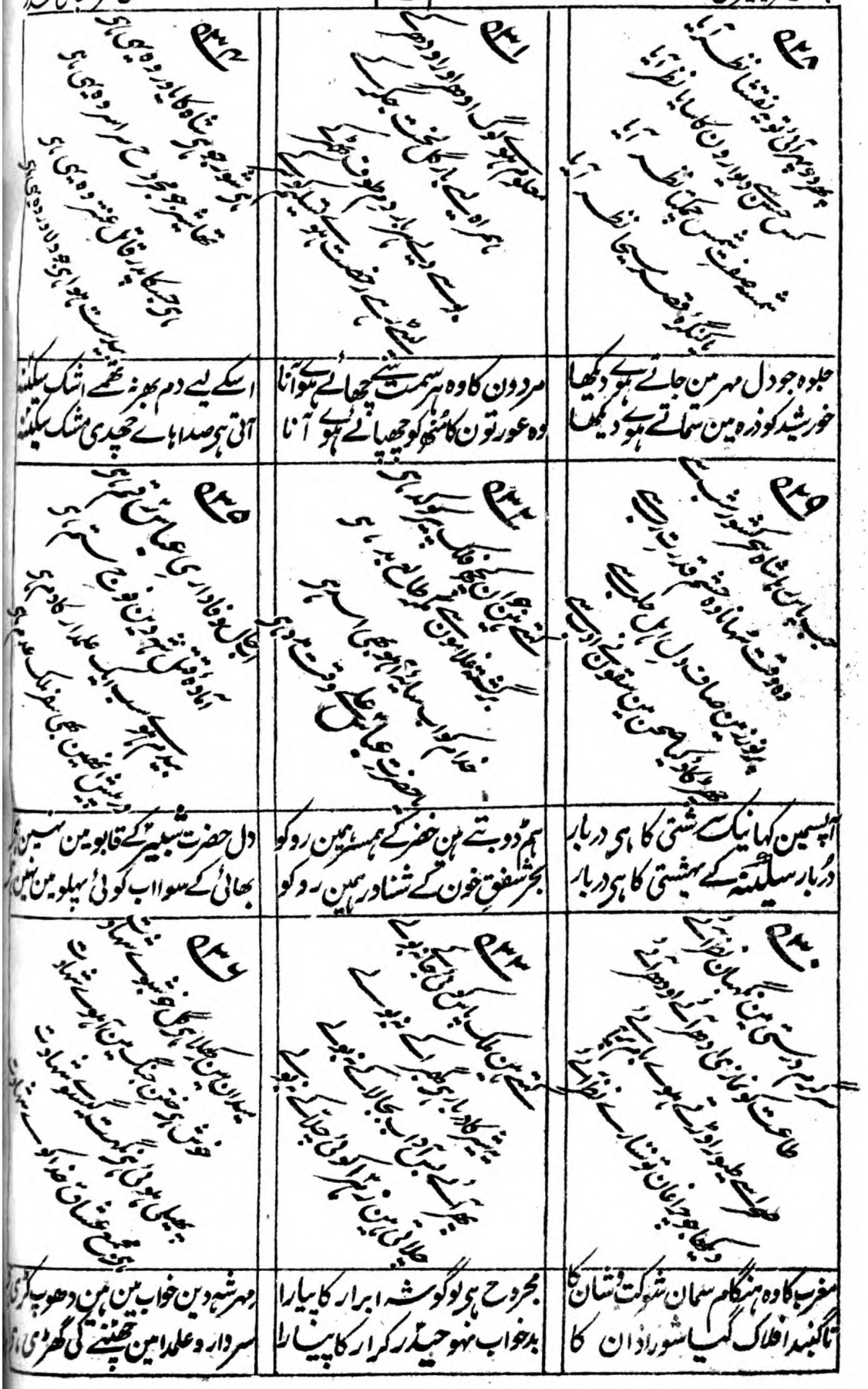
۴۳
گویا ہی کمان خوش ہین وہ تین جنکے لیے تھی
کہتی ہی سروی مین اسی دن کے لیے تھی

۴۰
مغفر تو مصر ہی نہ سنوارو ہمین آقا
دستانے نجد ہین کہ اوتارو ہمین آقا

۴۱
پھر تو کسے معلوم ہی کیا جانیے کیا ہو
تم بھائی کے سینے سے نہ اہو قت جدا ہو

۴۲
اور ہمین سب قافلہ ہی رنج کا ہمراہ
ٹھہرا بھی اب آواز ذرا نیچی ہی بھائی

۴۳
پاتا ہی کوئی قبر شکستہ کسی بن مین
بنتی ہی کسی کی لحد آغوش چمن مین



۳۲۸
جلوہ جو دل مہر مین جاتے ہوے دیکھا
خورشید کو ذرہ مین سماتے ہوے دیکھا

۳۲۹
مردون کا وہ ہر سمت سے چھپاتے ہوے آنا
وہ عورتون کا مُنھ کو چھپاتے ہوے آنا

۳۳۰
اسکے لیے دم بھر نہ تھمے اشک سیکنہ
آتی ہی صداہاے چھدی مشک سیکنہ

۳۲۵
آپہنچے یہان بادشاہ کشور شب
وہ وقت شماناوہ حشم قدرت رب

۳۲۶
پرنور ہین صاف دل اہل حلب سے
خورشید کا جوبن ہی حسین مین سقون کے اوت سے

۳۲۷
آپہنچے حسین کہانیک تشنی کا ہی دربار
دربار سکینہ کے بہشتی کا ہی دربار

۳۲۱
معلوم ہوا کون ادھر اور ادھر کے
ہمراہ لیے بارگہ لخت جگر کے

۳۲۲
بستے دیے بارگہ لخت جگر کے
لیتے ہین رخصت ہو کے بیکس پدر سے

۳۲۳
ہاے شہ دین جو ہی شاہ کا بیڑہ وہ یہی ہی
ہاے شبیر جو ہی جوہر حر اسرہ وہ یہی ہی

۳۱۸
دیکھا جو جراغان شبستان نظر آیا
کس حسن سے دیوار پہ ہر ایک کا سایا نظر آیا

۳۱۹
طاعت کو نمازی ادھر آیا ادھر آیا
شمسہ صفت شمس جہان نظر آیا

۳۲۰
کرتے ہین دیانت مین نگہبان نظر آیا
ہاتھ اٹھاے قصد سے یہان نظر آیا

۳۱۵
مغرب کا وہ ہنگام سمان شوکت و شان کا
تا گنبد افلاک گیا شور اذان کا

۳۱۶
مجروح ہی لو گوشہ ابرار کا پیارا
بدخواب نہو حیدر کرار کا پیارا

۳۱۷
رہ مہر شہ دین خواب مین ہین دھوپ کڑی
سردار و علمدار مین چھتنے کی گھڑی

۱۹

روزن جیسے دیوار سے تابان نظر آئے
نشاہ کے خلعت مین سیہ تاب نظر آئے
مہتاب کی چادر مین سیہ تار نظر آئے
گردون کے چہرہ پہ بھی یہ داغ نظر آئے

ہر سرو چراغان مین نئی جلوہ گری ہی
کیا بہر زیارت ہمہ تن چشم پری ہی

۲۰

دل کھنچا ہی یہ دیکھ کے شبیہ برابر
قندیل کی تعریف مین امید برابر
گوری ہی جھلی حسن مین پنجے کی اوڑابر
جلتی مین بڑی ہوئی جھلی نظر آئی

قندیل مین روزن ہین کلام کہ دہہ ہی
زیبات خورشید مین سونے کی زرہ ہی

۲۱

مجمع کی قندیل زر و سیم جھلک ہی
آغوش حسین مین یہ یتیمان کی جھلک ہی
معصوم سے چہرے پہ کڑون سے ڈلک ہی
گردون سے ملک کے یہ نکلے مین یہ شک ہی

روانون کے غنچہ مین جو قندیل زری ہی
رون مین دو تھن پھولون کے گہنے مین پری ہی

۲۲

چلکے ہوئی زر تھی حسن عالم ہی
پیتی ہوئی دیوار سے پھوٹا شبنم ہی
ہر فرش مین جو کوئی نہ تھا فرش فراہم ہی
کھیا جو قدم بے ادبی سے تو قلم ہی

جلتے ہین فتیلے اگری صاف دھوان ہی
قدرت ہی کٹی اونگلیون سے شیر روان ہی

۲۳

یہ نور خدا جلوہ و جان عالم ہی
سرمہ مین ہی شبیر کی جان عالم ہی
ہر نور مین ہر شکل مین عنوان عالم ہی
سارہ ہی عیان پرتو ذیشان عالم ہی

سرو چمن خلد لگائے ہین نہ لگین نے
یا ہاتھ سوے چرخ بڑھائے ہین نہ بن نے

۲۴

کافور کی بتی ہی کہ ہی نور کا عالم
ہر دم ہی نیاز روضۂ ضرغام کا عالم
وہ صبح کا وہ عصر کا وہ شام کا عالم
ہی نور علی نور علی نور کا عالم

۲۵

شاہون کا نہ خاصون مین گدا بھی کھلی ہی
عاشق ہین جری نام سعید ازلی ہی
ترسے ہین جو زوار ولی ابن ولی ہی
غل ہی ہین یا حضرت عباس علی ہی

۲۶

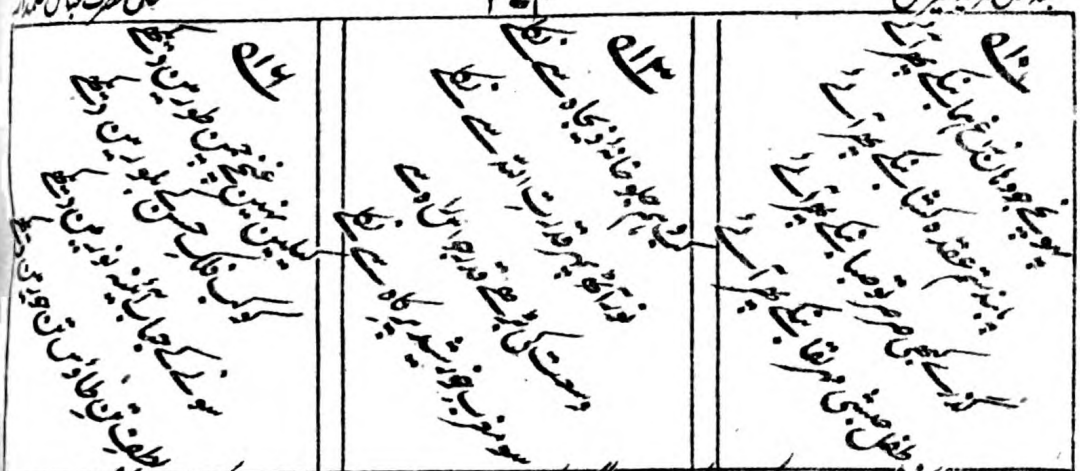
جھوٹے نظر آتی ہی یہ آنا ہی سراسر
بندھا کسی خادم سے کمر کب سے کمر پر
مجمع ہوا دربار کے مشتاقون کا در پر
طائر بھی لگے بولنے ہر ایک شجر پر

ہشیار کی آواز سے اہل ادب اوٹھے
جاروب کشی ہو گئی پردے بھی سب اوٹھے

۲۷

بن ضرب شتابہ کے خدم نقار بجا کے
کھولا در خانہ کہ شہون کے نور نہا کے
فانوس مین دھرے ہین جھاڑ کے شمعون کو جلا کے
کچھ دیکھتے ہو رعیت یہ کیون چھائے ہوے ہین

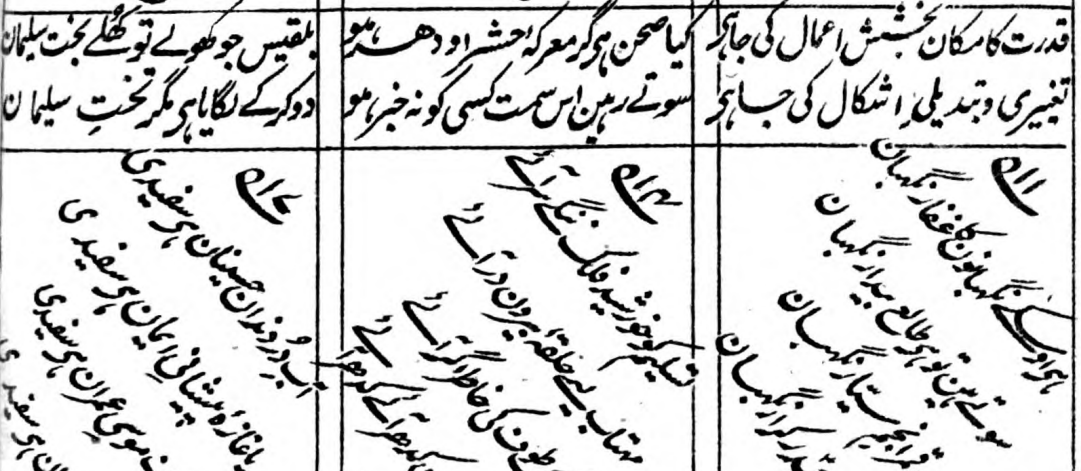
شیلم کو عباسؑ علی آئے ہوے ہین



قدرت کا مکان بخشش اعمال کی جا ہے
تغییری و تبدیلی اشکال کی جا ہے

کیا صحن ہے گر معرکہ حشر ادھر ہو
سوتے رہیں اس سمت کسی کو نہ خبر ہو

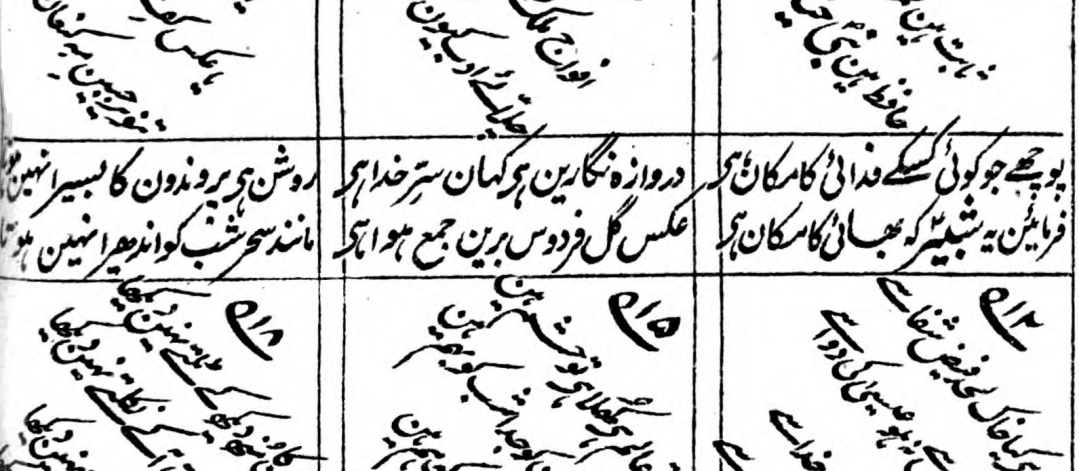
بلقیس جو کھولے تو کھلے بخت سلیمان
دو کر کے لگایا ہے مگر تختِ سلیمان



پوچھے جو کوئی کسکے فدائی کا مکان ہے
فرمائیں یہ شبیرؑ کہ بھائی کا مکان ہے

دروازہ نگارین ہے کہ ایوان سر خدا ہے
عکس گل فردوس برین جمع ہوا ہے

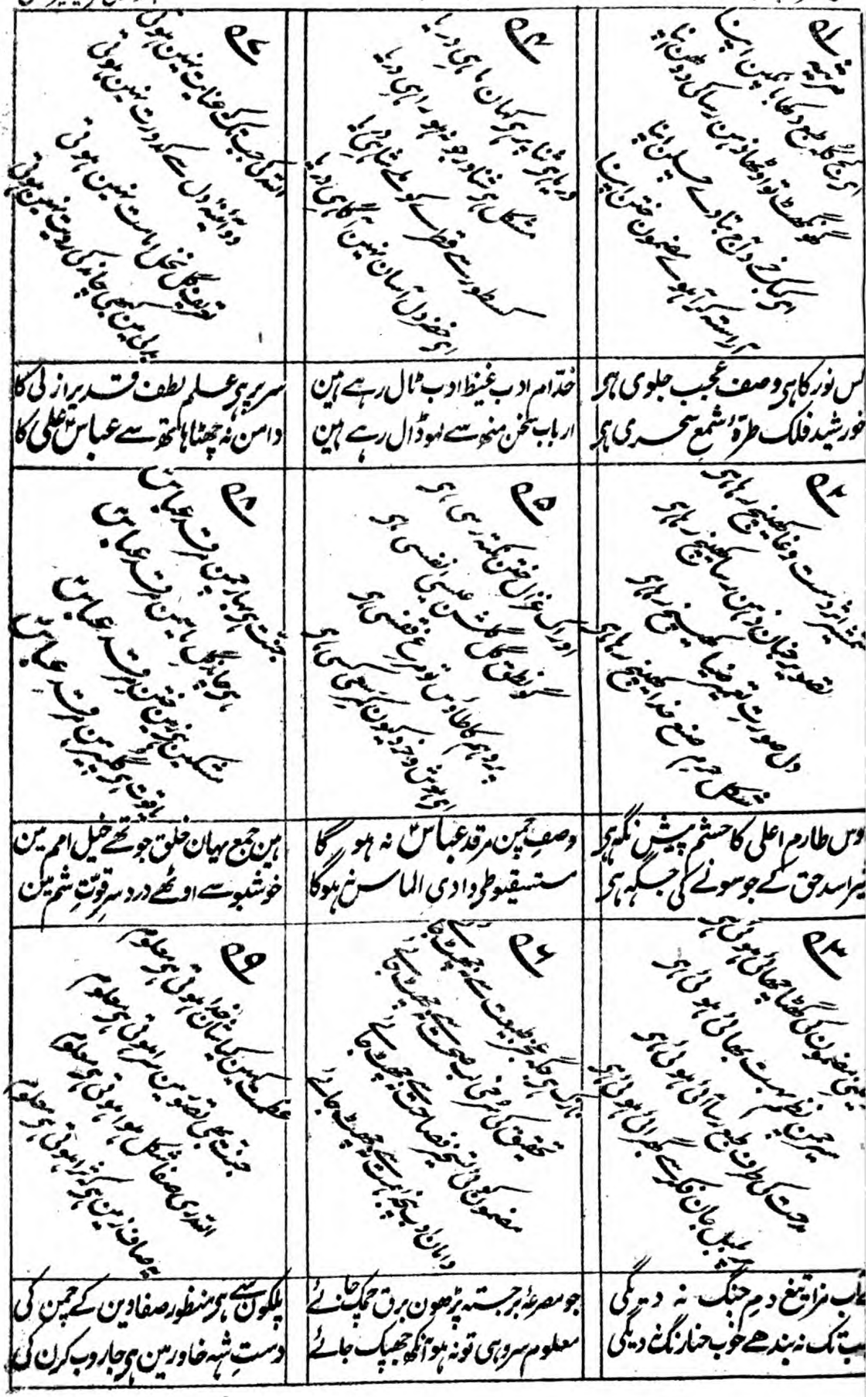
روشن ہے پروندوں کا بسیرا نہیں ہوتا
مانند سحر شب کو اندھیرا نہیں ہوتا



ہر روز نیا صاحب شمشیر ہو پیدا
ریگ دباہ کی مٹی سے یہاں شیر ہو پیدا

ثمرن نہ چھپی سینۂ زاہد سے لپٹ کے
یا آئینہ میں رہگئی ہے برق سمٹ کے

ہر پرتو سے اندر کے جو اجلال عیاں ہے
سینہ سے نکلنے کے سب احوال عیاں ہے

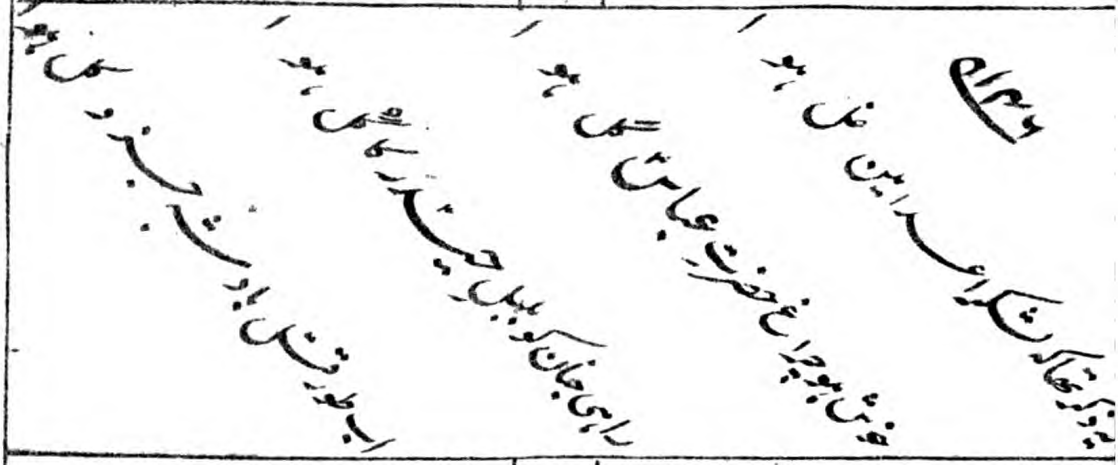


۱۴۵



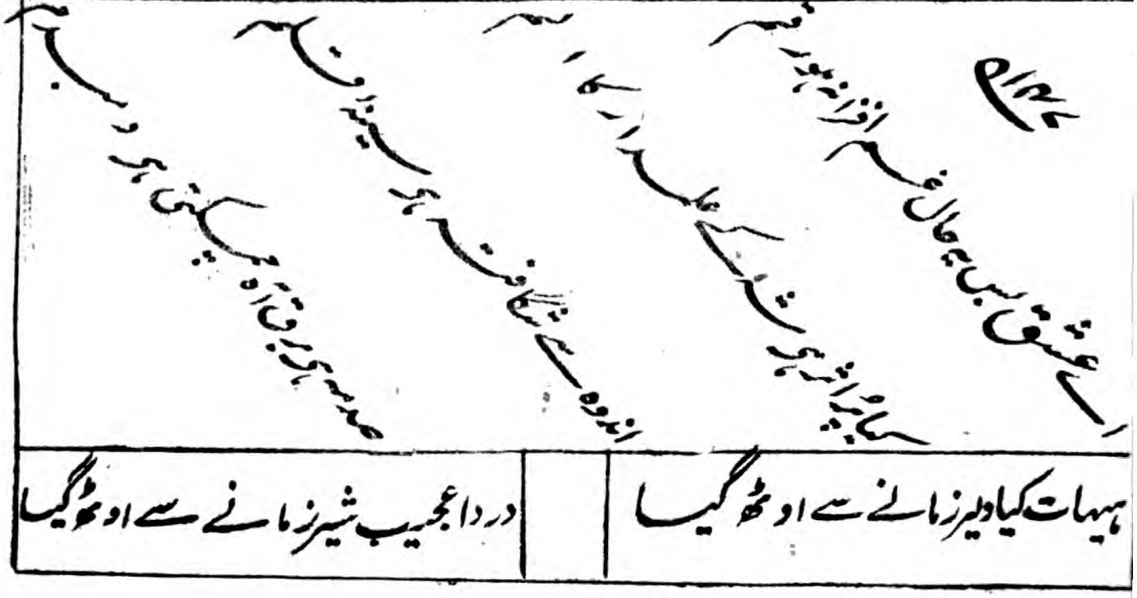
سنتے ہوائے شہید مقدر اولٹ گئے | صاحب تمہارے لال کے بھی ہاتھ کٹ گئے

۱۴۶



آئی صدائے فاطمہ بچہ گذر گیا | چھوٹا علیؑ کے لال کا سقہ بھی مر گیا

۱۴۷



ہیہات کیا دلیر زمانے سے اوٹھ گیا | دردا عجیب شیر زمانے سے اوٹھ گیا

۱۲۱۶

سب کے آگے صحن مین جو گریبان پھاڑ کے
اکبر تڑپ گئے علم سبز کاڑ کے

۱۲۱۷

رومال ایک ہاتھ مین تھا دُر دُرانہ تھا
دریتیم جانب دریا روانہ تھا

۱۲۱۸

رُخ اوسکی سمت لشکر اظلم کا پھر گیا
بچہ علیؑ کے شیر کا جنگل مین گھر گیا

۱۲۱۹

کیا کیا کہون جری نے جو کارِ وفا کیے
مجھپر تمھارے باپ نے بازو فدا کیے

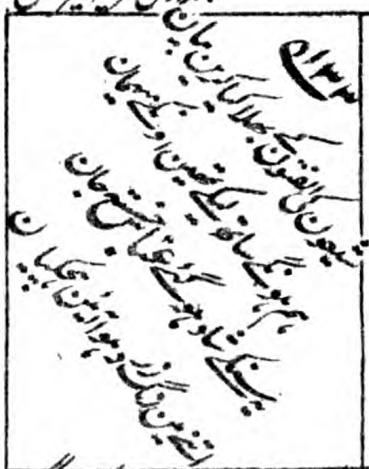
۱۲۲۰

غصہ مین آکے جنگ کو باہر گیا نہ ہو
ٹکرا کے سر قلق سے کہین مر گیا نہ ہو

۱۲۲۱

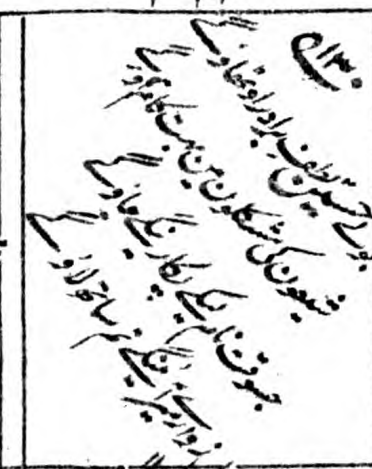
بوچھین جہاد کے طالب کی لاش
پرسا پسر کا دوگی مین صاحب

۱۲۹



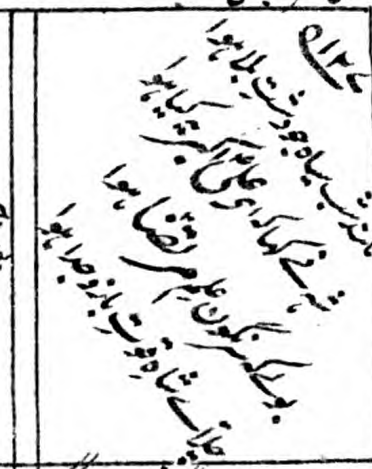
بھائی کا میرے حال مگر غیر ہو گیا
آئی صدا کہ خاتمہ بالخیر ہو گیا

۱۳۰



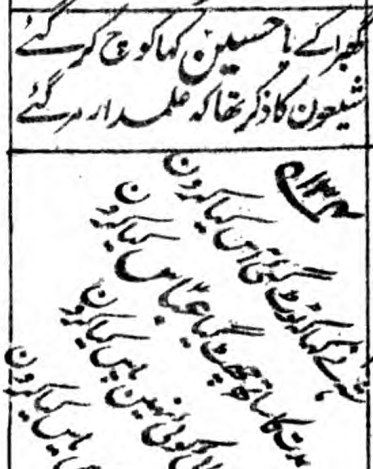
روضہ سے میرے بھر کے کہینگے اُدھر چلو
آؤ مزار حضرت عباسؑ پر چلو

۱۳۱



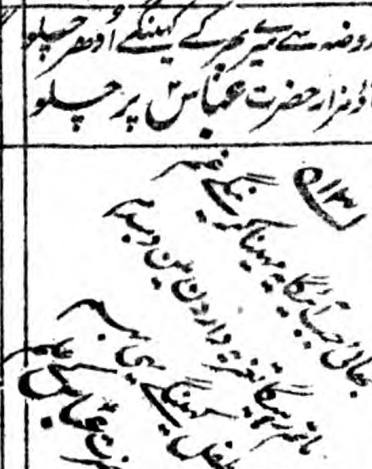
مجلس مین ذکر کے لیے ذاکر جو آئینگے
بھائی تمھارا حال پڑھینگے رولائینگے

۱۳۲



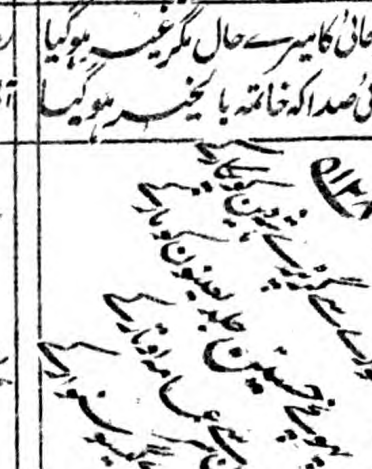
گھبرا کے یا حسینؑ کہا کوچ کر گئے
شیعون کا ذکر تھا کہ علمدار مر گئے

۱۳۳



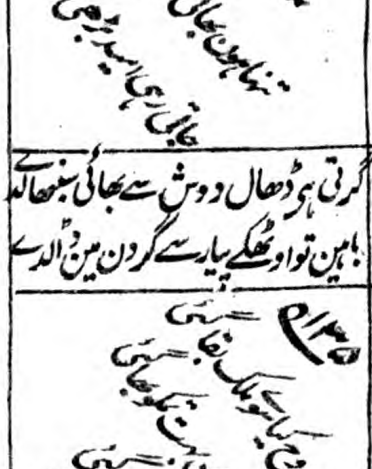
گرتی ہی ڈھال دوش سے بھائی سنبھالدے
باہین تو اوٹھکے پیار سے گردن مین ڈالدے

۱۳۴



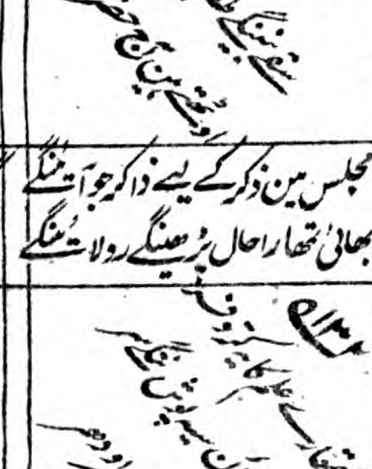
تنہا ہون حال کوئی نہین ہیں کیا کرون
جاتی رہی امید ذرہی ہیں کیا کرون

۱۳۵



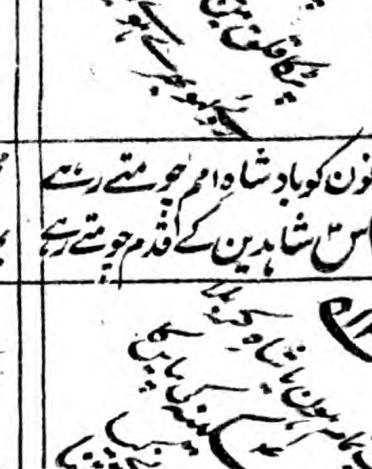
ماتم ہو خوب اہل یمن کو بلا دین مین
شیعون کو یہ کہتے ہوے شانے دکھا دین مین

۱۳۶



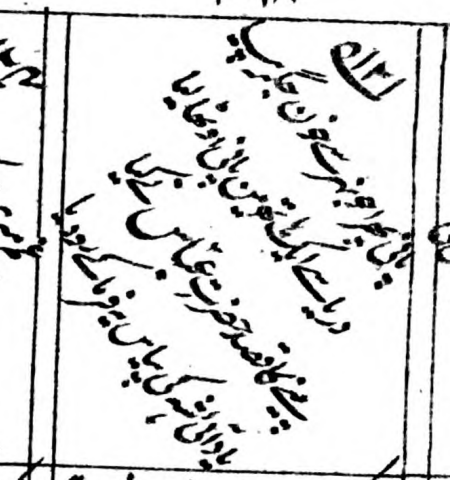
اسدم گرا علم تو ہوا طور چین کا
ماتم علم کے سایہ مین ہوگا حسینؑ کا

۱۳۷



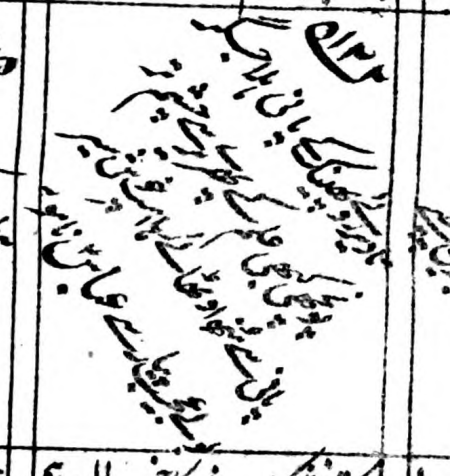
شیعون کی دستگیر ہو یا غوث دستگیر
ماتم ہو خوب اہل یمن کو بلا دین مین

۱۱۸



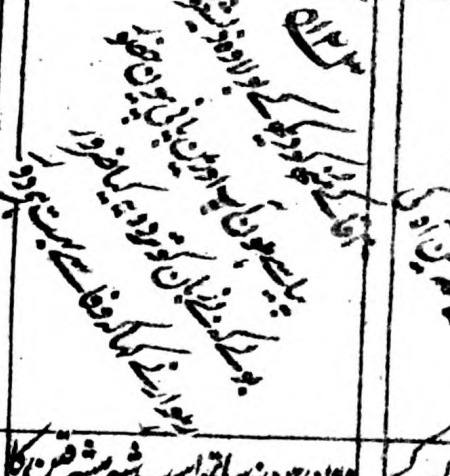
تھا زیر تیغ لشکر بدذات گھاٹ پر
دم لے رہی تھی مرگ مفاجات گھاٹ پر

۱۱۹



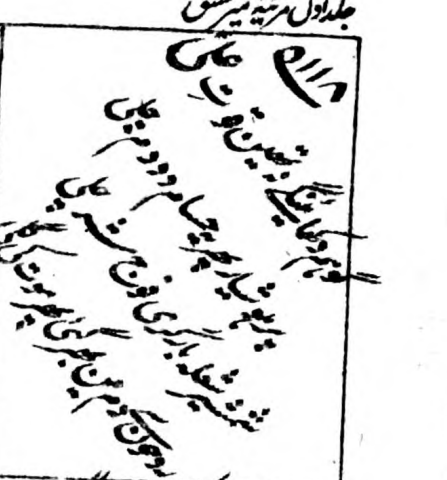
کوئی ادھر گیا کوئی ظالم ادھر گیا
دریا میں شیر ساقیٔ کوثر اتر گیا

۱۲۰



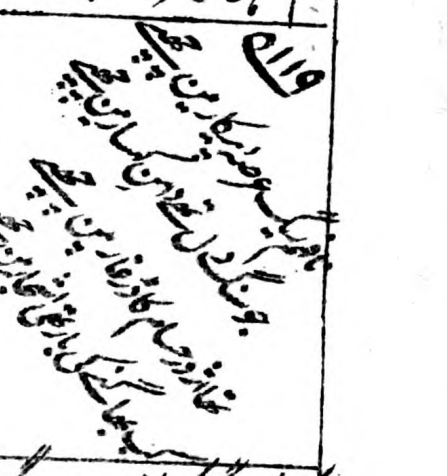
آنسو ٹپک پڑے یہ کہا دل کو تھام کے
دریا پہ ہائے دور رہیں تیرے امام کے

۱۲۱



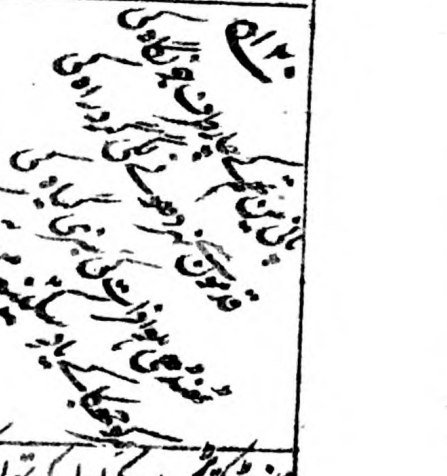
آقا کو پیاس ای دل مضطر شدید ہے
پانی پیے غلام وفا سے بعید ہے

۱۲۲



ہمکو تو خشکی لب شہ کا خیال ہے
پی لے کہ پیاس سے تجھے چلنا محال ہے

۱۲۳



دونوں میں نہ ساتھ اسپ شہ مشرقین کا
پیاسا ہے تین روز سے گھوڑا حسینؑ کا

۱۲۴



کم ہوگی سب کی تشنہ دہانی پونگا میں
پی لیگا ذوالجناح تو پانی پونگا میں

۱۲۵



عباسؑ کھا کے تیر و دو شمشیر جھک گئے
در واکمر کو تھام کے شبیرؑ جھک گئے

۱۲۶



غل تھا محل میں شاہ کے فریاد واہ
رن میں گرا نشان حسینی سپاہ

۱۰۹

[illegible] حضرت عباسؑ علمدار
[illegible] آوازہ دی ہمنے فوراً دو ستم شعار
[illegible] نظارہ تھا تو دھوم سے ہاتھ میں بار بار
[illegible] ہیں ہاتھ جبکہ اب صفت تیغ کارگر

[illegible] ر کے ایک ضرب میں کٹتے ہیں یا نہیں
[illegible] ونوں جہان دیکھو اوٹھتے ہیں یا نہیں

۱۱۰

[illegible] ہیں جو بیڈ جاہ کیا کرون
[illegible] ہاں لطف جنگ کا واہ کیا کرون
[illegible] ہے نسل فاطمہ کا واہ کیا کرون
[illegible] کھا کون زور بیدا اللہ کیا کرون

[illegible] شت یہ سنکے فوج کو دہ چند ہو گئی
[illegible] نے لگی زمین ہوا بند ہو گئی

۱۱۱

[illegible] جو فرہ عباس صف شکن
[illegible] ر کے منہ کرکے گھوڑے کو دوڑا شہ زمن
[illegible] چلا تین بار حضرت ذیشان ذوالمنن
[illegible] حضرت کہان بیٹے کیہو افضل دوالمنن

[illegible] ہی فتح حق کے فدائی نہ رو کیے
[illegible] س نامدار کو بھائی نہ رو کیے

۱۱۲

[illegible] عباس نے فوج پہ جسکے حملہ کیا
[illegible] ے نے ہفت بار تہ و بالا کر دیا
[illegible] ادھر سے ہفت بار ہی اسکو پھیر دیا
[illegible] ہے ایک بیس کیون نہ اکیلون پہ وار کرے

سب ہین فنا جو تیغ چلی اس ملعون کی
خواہر تباہ ہوتی ہے امت رسولؐ کی

۱۱۳

[illegible] حضرت عباسؑ کو جلال
[illegible] ہے کیا ہے کسکے سلطان فوج خیال
[illegible] گویا ہے کسکی فتح جانے دو لال
[illegible] نکو ہماری بات کا اسمین نہین خیال

گو قتل اہل شام کا مقدور ہی تمھین
نانا سے ہم خجل ہون یہ منظور ہی تمھین

۱۱۴

[illegible] ہیں ہاتھ کیا کہون ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۱۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۱۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۱۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۱۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۱۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۲

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۴

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۲۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۲

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۴

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۳۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۲

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۴

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۴۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۲

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۴

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۵۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۲

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۴

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۶۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۲

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۴

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۷۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۲

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۴

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۸۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۲

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۴

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۵

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۶

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۷

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۸

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۱۹۹

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۲۰۰

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۲۰۱

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

۲۰۲

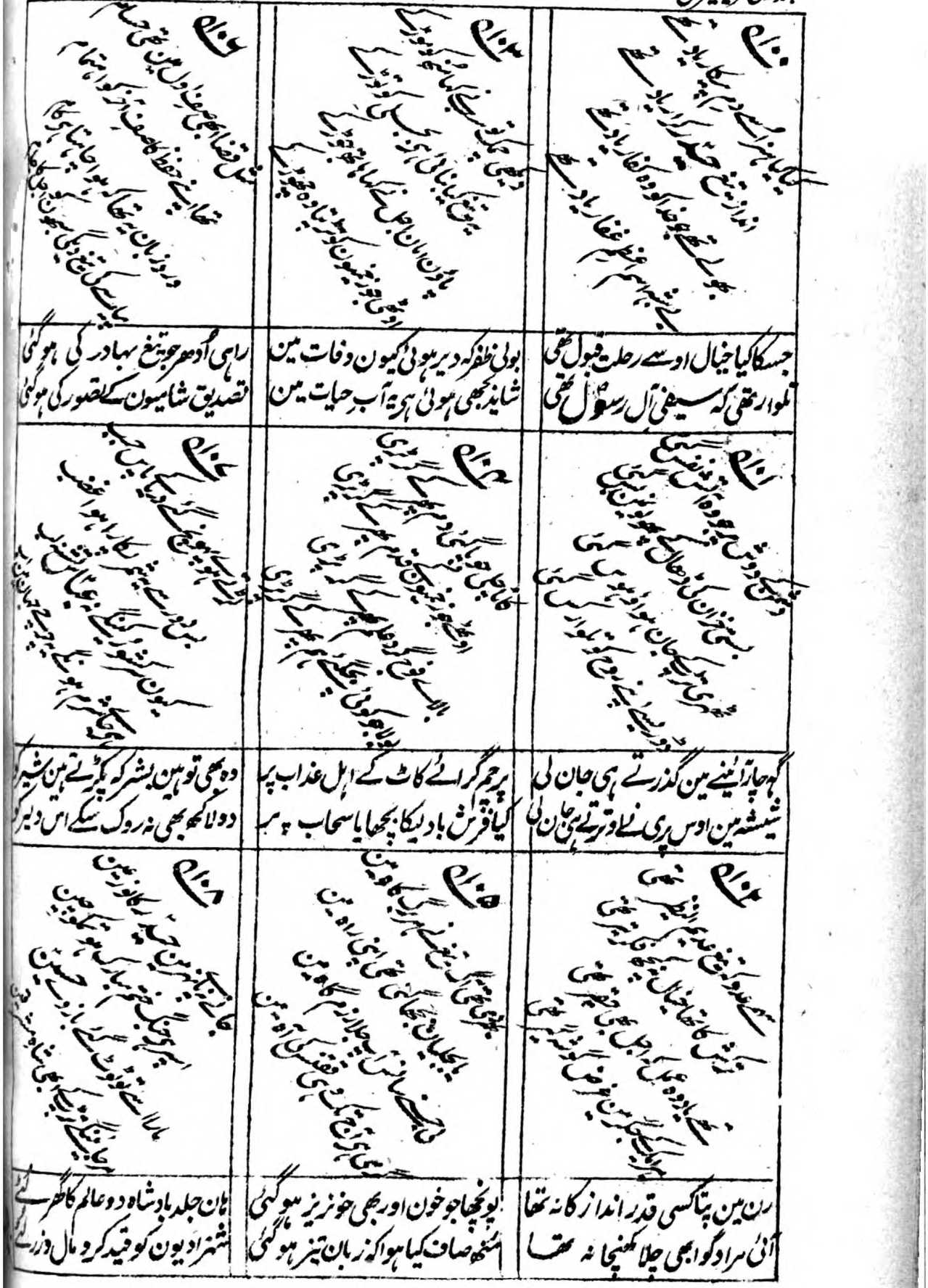
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

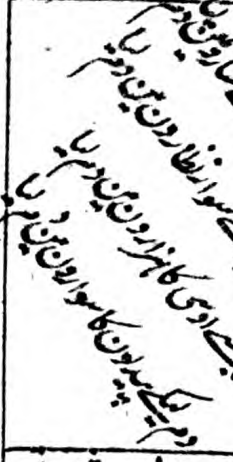
۲۰۳

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا

[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہمنے کیا کیا
[illegible] ہے ہم



۹۱



مخدومِ جبرئیل شرف کائنات کا
شیعون کے واسطے ہی وسیلہ نجات کا

۹۲



کیون ساتون کو فوج ستم جونے کیا کیا
مشکین جو بھر کے لیگئے ہم تونے کیا کیا

۹۳



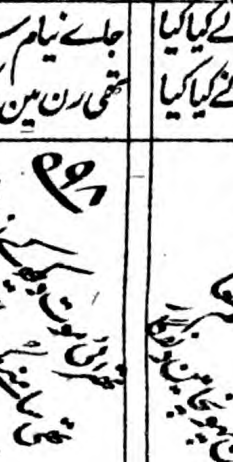
جاے نیام سینۂ افواج تمام تھے
تھی رن مین ایک تیغ ہزارون نیام تھے

۹۴



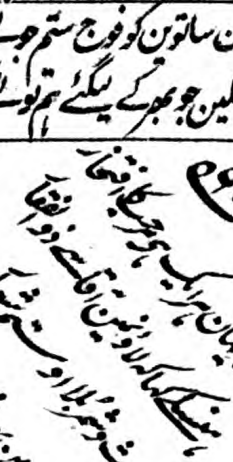
عاجی ہی بیوطن ہی شہ مشرقین کا
یعنی وہ تین روز کا پیاسا حسینؑ ہی

۹۵



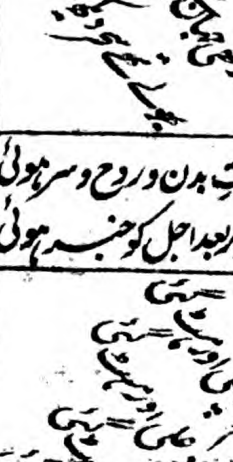
مضطر مون شہ کی تشنہ دہانی کے واسطے
جائیگی آبرو تری پانی کے واسطے

۹۶



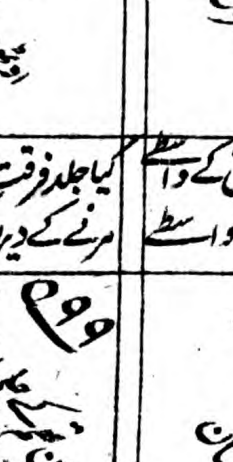
کیا جلد فرقتِ بدن و روح سر ہوئی
مرنے کے دیر بعد اجل کو خبر ہوئی

۹۷



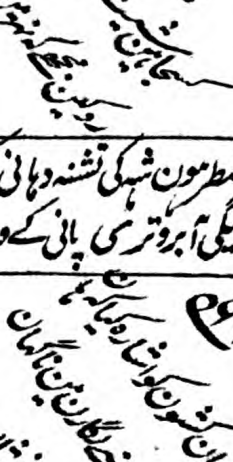
یایون کے داغ شاہ کو نے انتہا دیے
یا ہو سکا فرات سے خیمے اوٹھا دیے

۹۸



دیکھی جو اوسکی باڑھ سپاہی تڑپ گئے
پیراک ڈر کے صورتِ ماہی تڑپ گئے

۹۹



ڈرتے گرے جو تیغ قضا امتثال سے
غل تھا کہ جھڑ رہے ہین ستارے ہلال سے

۸۴
بھوکے دلاوران جہان کیا ہمارے ہی
صحرا کے نور سے ہے یہ فوج اندھیار ہی
کیا شیخ ابوذر کی شجاعت ہمارے ہی
بیشک ہمی علی ہیں ہمی ہیں ہمی ذوالفقار ہی

۸۵
ہم ہیں کہ کشتون کے کیا بے نظیر ہی
دیکھو نگاہ ابن علی ہر کہ تیر ہی
ہوں کس کی صف کو توڑ یہ کس کی مجال ہی
ہوں نوبت جہاد جناب امیر ہی

۸۶
مٹ جائیگا نشان و فروغ اہل شام کا
تیغون کو انکے رعب نے آب کر لیا
چمکا علم حسین علیہ السلام کا
پانی مگر حسین کے سقے نے بھر لیا

۸۷
ٹھنڈے تھے تیغ و خوف دلیر امام سے
چھپتا تھا منہ عدو کا رخ بے نقاب سے
جیسے کہ آگ سرد ہو بوئے امام سے
کہتے تھے سب یہ دیکھ کے جلال بو تراب سے

۸۸
اعدا کو زہر آمد عباس ہو گئی
ڈر سے شکست اودھر کے علمدار پا گئے
صحرا کی خاک سودۂ الماس ہو گئی
پٹکے علم کہ موت کے پنجے مین آ گئے

۸۹
جانون کا اہل کفر کو بیعانہ مل گیا
عباس جسکا نام ہی وہ تشنہ کام ہون
نصرت کا شمع تیغ کو پروانہ مل گیا
ادنی غلام شاہ فلک احتشام ہون



۶۲
جو ہو کشیدہ دشمن خائن وہ بیٹی
گویا ہو سکہ خلف الصدق مرتضیٰ
عباس سے کہا کہ خیمے کے پاس آئیو ذرا
ہاں کیا کہوں تمہیں میں برادر جان کا حال

۶۳
تم ایک مشک ان کو دیجیو جو پانی مانگیں
زینہار نہ دیجیو اگر وہ عہد کیا کریں
ہاں کاہل شام سے بڑے بے ہیں یہ کیا کریں
ہاں کیا کہوں تمہیں میں برادر جان کا حال

۶۴
کل ایک مشک ان کو دیجیو جو پانی مانگیں
زینہار نہ دیجیو اگر وہ عہد کیا کریں
ہاں کاہل شام سے بڑے بے ہیں یہ کیا کریں
ہاں کیا کہوں تمہیں میں برادر جان کا حال

۶۵
عباس سے خوش ہو کے یہ بولے وہ ماہ لقا
حافظ ہے تیرا ایک خدا اور دوسرا خدا
لشکر میں کیجیو جا کے ذرا بھول کر دغا
دونوں جہان جان سے صدقے ہو میرے لال

۶۶
اے بیٹا میں تو خدمت سرخیل ہیں
حال کلام سے ادا بانہ بیان کیا
سردار خلق نے لب و لہجہ میں جتا دیا
پیاسوں میں ہے عطش کا ہوا غل تو رات کو

۶۷
جلدی خیام شاہ امم میں وہ چلے گئے
عباس تا مدار حرم میں چلے گئے

۶۸
غصہ کلام تلخ سے کھاتے ہوئے پھرے
آقا کی سمت ہونٹ چباتے ہوئے پھرے

۶۹
میں نے سنا ہی تم نے تو سب کچھ بجا کہا
ہاں میر شیر شکر احمد انے کیا کہا

۷۰
مجھ سے کلام ہو یہ شہ مشرقین کا
ٹوٹا ہی تیرے ہاتھ سے بازو حسین کا

۷۱
بولے وہ سوچ سوچ کے کیا کہا بتاؤ
قربان میری جان میں اپنے حسین کے
دیتی ہوں اپنے شیر کی قسم تو قدم نہ جاؤ
تم جو بھی حضرت سے کہو ہم کو ہے قبول

۷۲
ہم کو تو ہے قبول جو کہیں وہ حسین ہے
بابا کے دل سے کوئی جو غیر نہیں ہے
ہم کو تو ہے قبول جو کہیں وہ حسین ہے
بابا کے دل سے کوئی جو غیر نہیں ہے

۷۳
کہتے ہیں وہ کہ شہ کبھی پانی نہ پائیں گے
اللہ جو التجا ہے تو ہم لا کے لائیں گے

۷۴
تم سے جو گفتگو تھی دعا کر رہی تھی میں
آتا ہو اب جلال یہی ڈر رہی تھی میں

۷۵
کچھ نہر علقمہ تو بعید اے حزیں نہیں
یا اب تمہاری پیاس نہیں یا ہمیں نہیں

۵۵

[illegible] حسین کے
[illegible] سب جیا لوٹ کیا
[illegible] بعد سر و جان و مال لوٹ لیا
وہ دھوم ہین ہین ہین ہین لوٹ لیا
[illegible] ہین ہین ہین ہین لوٹ لیا

۵۶

[illegible] ہار کی گلشت باغ ہین
[illegible] سے غرض کے باغ ہین
[illegible] ہی لالہ زار دل کے داغ ہین
[illegible] ہی خضر دل کے داغ ہین

۵۷

[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین

آتی ہین یاد صحبتین دیرانہ دیکھ کے
رگتا ہی دم او داس جلو خانہ دیکھ کے

ہر دم نشست اب ہین بھاتی ہی خاک پر
نیند ابن بو تراب کو آتی ہی خاک پر

منصف ہو کیا ملیگا اگر سر جدا کیا
ہمکو مٹا کے آپ کہیگا بڑا کیا

۵۸

[illegible] حسین
[illegible] حسین
[illegible] حسین
[illegible] حسین

۵۹

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۶۰

[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین

۶۱

[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین

لطف حیات کثرت ایذا سے اوٹھ گئے
و پاس بیٹھتے تھے وہ دنیا سے اوٹھ گئے

سب کا معین گو کہ خدا صبح و شام ہی
پر مجھسے ہی یہ آس کہ وارث کا نام ہی

جائین محل مین بادشہ مشرقین بھی
کھولین کمر سے تیغ علی کو حسین بھی

۶۲

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۶۳

[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین

۶۴

[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین

[illegible] کے دل سے یاس کی باتین بسر کرون
[illegible] مین دن تو آہون مین راتین بسر کرون

پچتائیگا اگر یہ پریشان مر گیا
شرم آئیگی کہ پیاس سے مہمان مر گیا

معجز بیان نے بغض دلون سے جو کھو دیا
بغضے تو چپکے ہو رہے بغضون نے رو دیا

۴۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منھ پر تھی ڈھال رنگ دلیرون کا ماند تھا
نزدیک فوج شام اندھیرے کا چاند تھا

حمزہؓ نہین ہی صاحب تیغ و سپر تو ہی
اچھا علیؓ نہین ہی علیؓ کا پسر تو ہی

پیاسے تمام صاحب شمشیر مر گئے
جیتا رہا حسینؑ عجب شیر مر گئے

وہ بھی لڑا تو خون سے تن لال ہو گیا
دیکھا کہ ایک ضرب مین کیا حال ہو گیا

بولا کہ غیظ مین نہ مجھے یاد کیجیے
سنتا ہون مین وہین سے بس ارشاد کیجیے

کس کس کا نام لیجیے دل ہی نکل گیا
مرجھا گئے وہ پھول وہ موسم بدل گیا

یہ تو علیؑ نہین تھین دھوکا علیؑ کا ہی
پر بھائی ہی حسینؑ کا بیٹا علیؑ کا ہی

گرتی نہین یہ تیغ ابھی وار جو کرون
مارون مین ایک ہاتھ نہین سے تو دو کرون

اندوہ ایک کا تو نہین جسکو روئیے
کس کس کو یاد کیجیے کس کس کو

۳۴۷
[illegible] جرار ہے یہ حسن ادھر اودھر
[illegible] ہے حسن ادھر اودھر
[illegible] ہے حسن ادھر اودھر
[illegible] ہے حسن ادھر اودھر

پھیلا ہے نور جو قمہ ہیشال کا
کیا چاندنی مین فرش ہے بدر و ہلال کا

۳۴۸
[illegible] ہے کہان کروں مین ایسی مشبہ پیش بین
[illegible] ہے ہمسان کہن مین ہوں مین ہے
[illegible] ہے باغ جہان بیک نگاہ فرس مین ہے
[illegible] ہے کہ عندلیب صبا دم نفس مین ہے

ریان ہین محو دید کہ اونکی شبیہ ہے
منھ دیکھنے کی وجہ یہی ہے وجیہہ ہے

۳۴۹
[illegible] ہے کس غضب مین واہ وا
[illegible] ہے حضرت جبرئیل کی
[illegible] ہے ید بیضا کی ہے
[illegible] ہے ذوالفقار علی خاک کیا

سب کا اجتماع جو یکبار ہو گیا
[illegible] نے جان ڈالدی رہوار ہو گیا

۳۵۰
[illegible] ہے کہ غلاف مین
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی

جلوہ ہے یال مین رخ پاک جناب کا
زلف پری مین پھول دھرا ہے گلاب کا

۳۵۱
[illegible] ہے کہ نیلم
[illegible] ہے طرف سے نکلنے کو دیکھنا
[illegible] ہے جلنے کو دیکھنا
[illegible] ہے ٹہلنے کو دیکھنا

گھوڑے کا ہے یہ ساز کہ گہنا ہے نور کا
دیکھو بناؤ سایۂ طوبا مین حور کا

۳۵۲
[illegible] ہے کہ گئی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی

ہیکل مین حسن مین دل اہل شعور کے
محبوب کے گلے مین ہین تعویذ نور کے

۳۵۳
[illegible] ہے کہ گئی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی

پر خاک کربلا کے سبب لاجواب ہے
طینت مین غیرت خلف بوتراب ہے

۳۵۴
[illegible] ہے کہ گئی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی

ان سب کو طی کیا نہ قرار ایکدم لیا
آکے قریب لشکر کفار دم لیا

۳۵۵
[illegible] ہے کہ گئی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی
[illegible] ہے ہاتھ کی

جلائے پیک صف شکن و قلعہ گیر ہے
فرزند ارجمند جناب امیر ہے

۲۸

کہنا یہ اہل خیمہ سے اسکی زبان کا تھا
بہنوں سے کہتا ہے کہ ہمارا جگر یہ تھا
مہمان ہے حسین ہمارا جگر یہ تھا
تم جسطرف کہوگے ادھر جائیگا حسین

۲۹

جاتا ہوں مین نصیحت اہل غرور کو
اللہ و مصطفےٰ کی حفاظت حضور کو
معدوم اوسکو ملکے کیا بات ہوگئی
عنقا سے لاکھ بار ملاقات ہوگئی

۳۰

مثل علی سوار ذرا جو سنبھل گیا
گھوڑا اتڑپ کے صورت دل نکل گیا
ٹپکا عرق جدھر سے وہ گھوڑا نکل گیا
سوتی لٹے نسیم کا جھونکا نکل گیا

۳۱

سیارگان چرخ کا دم بند کر دیا
بس رفرف و براق نے اسپند کر دیا

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

مضمون تیزیون کا بندھے کیا مجال آئے جو دام مین رم آہو محال ہے

۳۹

وہ وحشی زمین یہ حسین آسمان کی
ہے اسمین اوسمین فرق زمین آسمان کا

۲۵

ہم چھوٹتے ہین پائے شہ مشرقین سے
تم ہو شیار ابن مظاہر حسینؑ سے

۲۴

درسے کہا مین اپنے چچا جان کے فدا
دادا علیؑ کی شان ہی اس شان کے فدا

۲۳

مسرور بندوبست سے شاہ زمان ہوے
شانون کی شان دیکھ کے آنسو رواں ہوے

۲۲

جاگو شہید درنج کا شہ پر وفور ہی
یوسف کی حفظ قافلے والو ضرور ہی

۲۱

ہے خبری کہ علی کا نشان ہی
بدون کی فتح و ظفر کا نشان ہی

۲۶

ہم ہون جلو فاطمہ کے چھوٹے چچا کے پاس
قاسم چچا تمہارے لڑکے ہین پاس پاس
ہون تشنہ لب ہمین بھی پلانا ذرا پانی
ہون تشنہ لب ہمین بھی پلانا ذرا پانی

۲۳

زینب کا لال سایہ حیدر کرار کی امان
نصرت نصیب خان کہ گر نگاہ ہون جہان
نیچی نظر سے شہ نے بھی دیکھا بحال زار
نیچی نظر سے شہ نے بھی دیکھا بحال زار

۲۲

لیا ہاتھ کا تھا قصد جو حضرت نے ناگہاں
ٹھہرا کہ ہو حضرت شہ دیں کی نگاہ
دیکھا ادھر جھکائے ہوے سر کو شاہ دین
دیکھا ادھر جھکائے ہوے سر کو شاہ دین

۲۱

جاتے تھے جب حضور جو حق پر بھائی پر
پیارے کو دیکھ دیکھ کے روتے تھے بار بار
ہے ہے ہوے ہو زلف کو خوشبو سے تر بتر
ہے ہے ہوے ہو زلف کو خوشبو سے تر بتر

۲۶

ہے ہے ہوے ہو زلف کو خوشبو سے تر بتر
ہے ہے ہوے ہو زلف کو خوشبو سے تر بتر

۲۵

ہم ہون جلو فاطمہ کے چھوٹے چچا کے پاس
قاسم چچا تمہارے لڑکے ہین پاس پاس
ہون تشنہ لب ہمین بھی پلانا ذرا پانی
ہون تشنہ لب ہمین بھی پلانا ذرا پانی

۲۴

شہزادون نے ہمین آکے جو یہ خبر
بولین ہمارے ہین علمدار نامور
دوڑی سکینہ تھامے ہوے ہاتھ سے چچا کے
دوڑی سکینہ تھامے ہوے ہاتھ سے چچا کے

۲۳

زینب کا لال سایہ حیدر کرار کی امان
نصرت نصیب خان کہ گر نگاہ ہون جہان
نیچی نظر سے شہ نے بھی دیکھا بحال زار
نیچی نظر سے شہ نے بھی دیکھا بحال زار

۲۲

لیا ہاتھ کا تھا قصد جو حضرت نے ناگہاں
ٹھہرا کہ ہو حضرت شہ دیں کی نگاہ
دیکھا ادھر جھکائے ہوے سر کو شاہ دین
دیکھا ادھر جھکائے ہوے سر کو شاہ دین

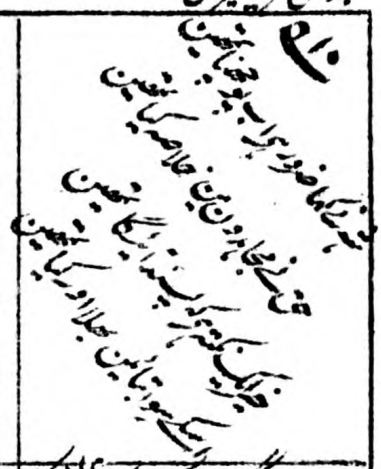
۲۱

جاتے تھے جب حضور جو حق پر بھائی پر
پیارے کو دیکھ دیکھ کے روتے تھے بار بار
ہے ہے ہوے ہو زلف کو خوشبو سے تر بتر
ہے ہے ہوے ہو زلف کو خوشبو سے تر بتر

۲۶

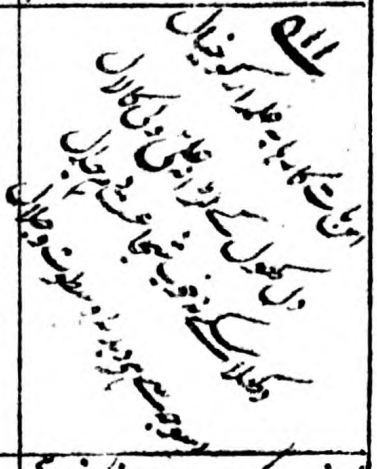
ہے ہے ہوے ہو زلف کو خوشبو سے تر بتر
ہے ہے ہوے ہو زلف کو خوشبو سے تر بتر

۱۰



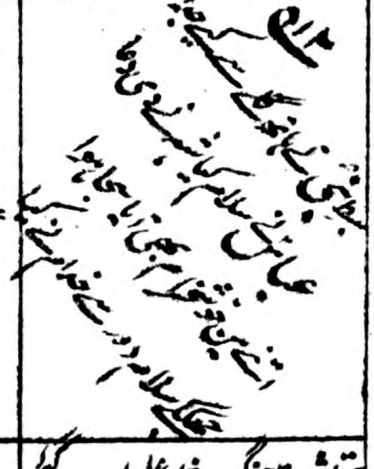
بھائی لڑوں گے خوب کہ جرأت علی کی ہے
اتنا ہے خیال یہ امت نبیؐ کی ہے

۱۱



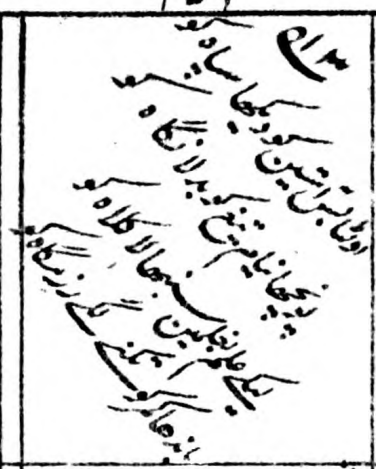
شمس آئینہ دکھانے لگا اوس جناب کو
آنکھوں سے ماہ نو نے سنبھالا رکاب کو

۱۲



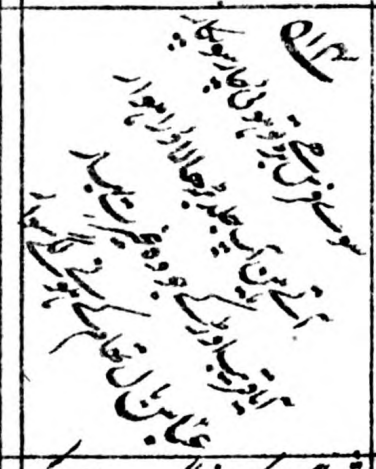
تھا شوق جنگ شاد علمدار ہو گئے
جعفرؑ مگر جہاد کو طیار ہو گئے

۱۳



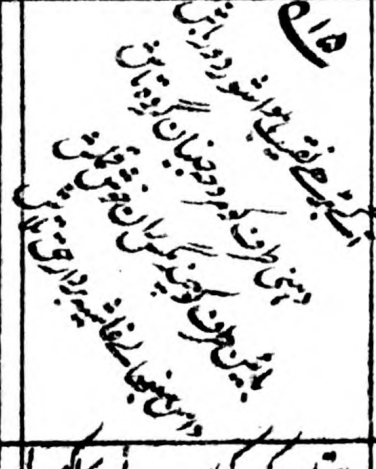
پونچھی سپر غبار قبا جھاڑتے رہے
زلفوں کی گرد یک صبا جھاڑتے رہے

۱۴



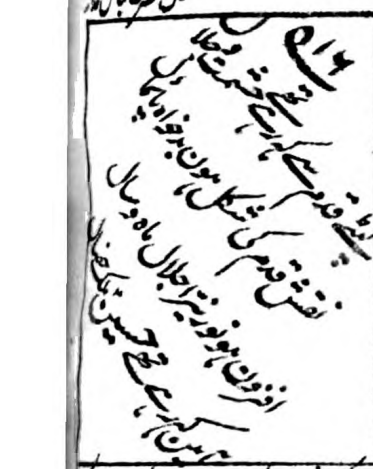
یہ اہتمام دیکھ کے سب نے بجا کہا
گہ جل تسانہ کہے صلِ علا کہا

۱۵



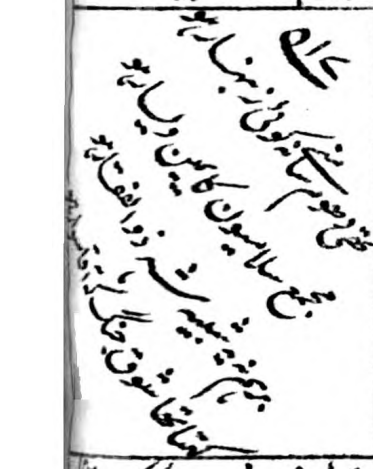
طاؤس خلد پر گل عباسؑ علا کہا

۱۶



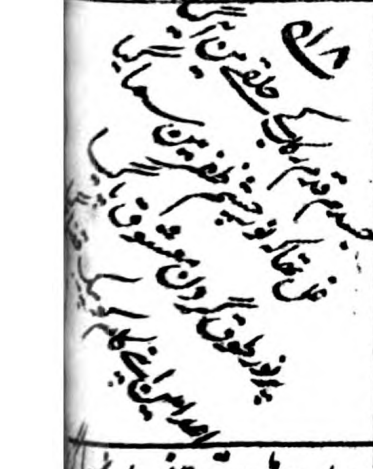
تھا یک زبان کلام یہ نزدیک و دور کا
اقبال ہو زیادہ ہمیشہ حضور کا

۱۷

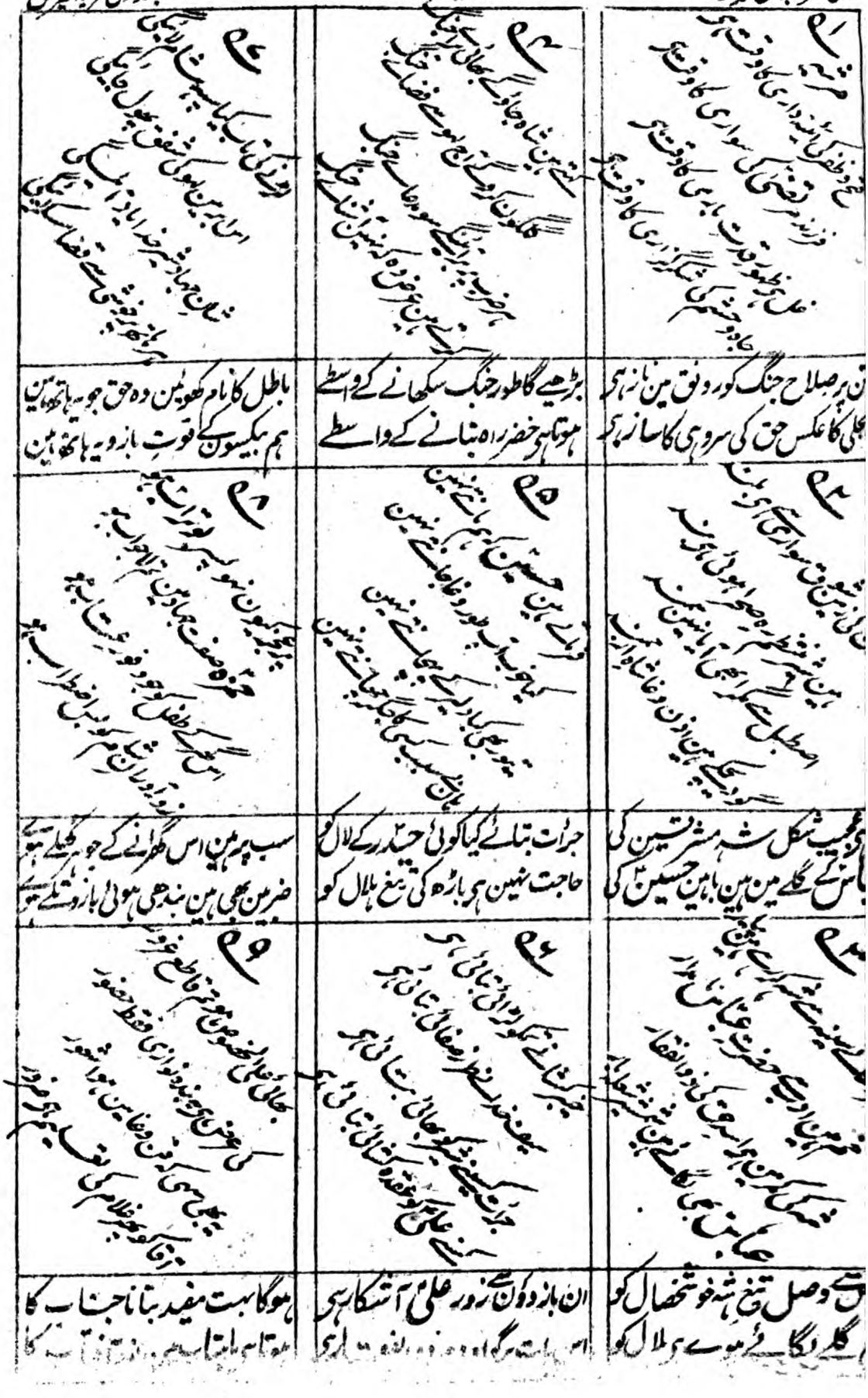


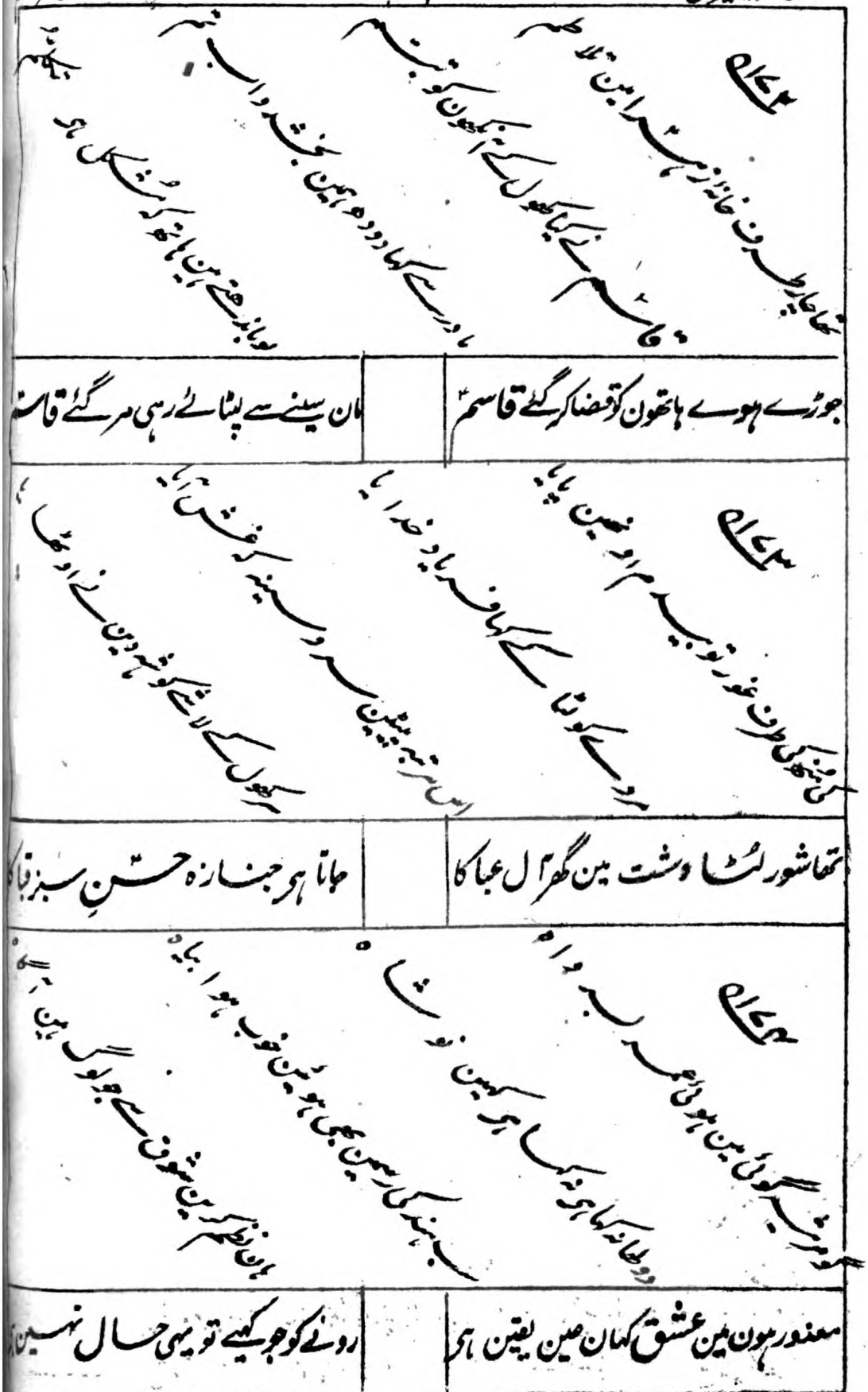
چلائے شیر دشت سہم کہکے یک بیک
دیکھو سوار ہوتے ہیں مشکل کشا علی

۱۸



رہوار پر چڑھے تو ہنسے رنج دل کا





جوڑے ہوے ہاتھون کو قضا کر گئے قاسمؑ
ماں سینے سے لپٹائے رہی مر گئے قاسمؑ

تھا شور لٹا دشت مین گھر آل عبا کا
جاتا ہی جنازہ حسنِ سبز قبا کا

معذور ہون مین عشق کہان مین یقین ہی
رونے کو جو کہیے تو یہی حال نہین

۱۶۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زہرا و علی کا بھی تبرک چھلکا
ملبوس رسول عربی آج لٹکا

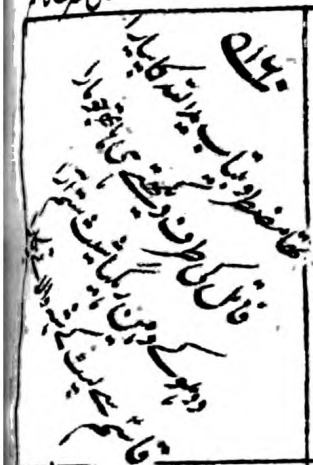
۱۶۵

[illegible]

[illegible]

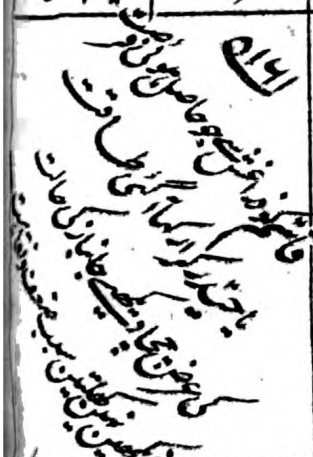
[illegible]

۱۵۴



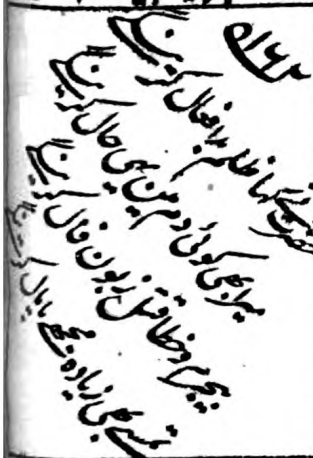
مدت ہوئی اللہ جگر مجھسے جدا ہے
برچھی سے دل اسوقت چھد لطرفہ بلا ہے

۱۵۵



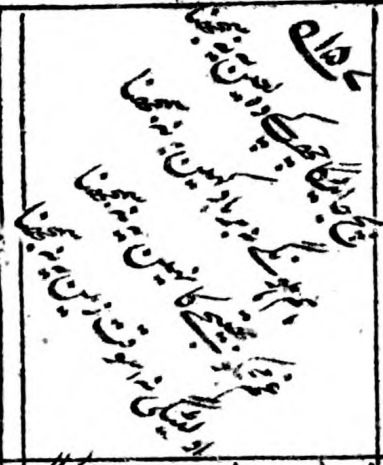
گوشوں سے تڑپتے ہوے آہو نکل آئے
شیروں کے بھی بیساختہ آنسو نکل آئے

۱۵۶



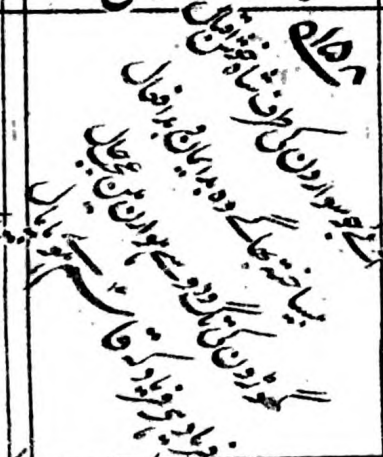
اولٹی ابھی دینا نہین ظالم کو بتاؤ
بیتاب ہو نہین قاتل قاسم کو بتاؤ

۱۵۷



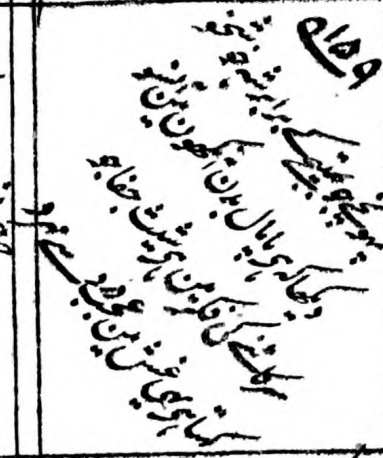
فرزند شہ بدرو حنین اب نہ رکیگا
بے قتل کیے اوسکو حسینؑ اب نہ رکیگا

۱۵۸



پاؤن سے امان پاؤن پہ چاہا کیے قاسمؑ
تھامے دل مجروح کراہا کیے قاسمؑ

۱۵۹



قاتل کو سرہانے سے ہٹا جاؤ چچا جان
سر تن سے کٹا چاہتا ہے آؤ چچا جان

۱۶۰

پیارے نہ ڈرو شیت نہین ہو تین آؤ
حاضر ہے یہ مظلوم و حزین ہو تین آؤ

۱۶۱

کچھ درد کا احوال عیان ہو نہین سکتا
اعضا کو ہے اذا کہ بیان ہو نہین سکتا

۱۶۲

اوسوقت سرہانے کوئی جز جان نہین
کہتا ہے یہ دل سب بھی مگر پاس نہین

۱۴۵

...ارضا دیکھا شاہ نے لاش جوان کی جا بجا
...اس پاس ہیں بھی بھائی نے عجب کلام کیا
...ہر ایک بے کسی نے فاد خل تحتنا کیا
...اس رخ کا نقشہ اچھی طرح کھنچا ہے

۱۴۶

بیدادِ پسر نے کیا دگرگوں
بر سے لگے غیروں کا بھی جی بھر آیا
گلگوں کے لیے نکلی ہر ایک سری
خاصیہ کے پروں پر یوں کا ہو ایک سایا

۱۴۷

...ہیں پیاس کہاں جاؤ گے ہمثل مکاں میں
...ہو غسل کمر کھولتے ہی نہر جناں میں

مایوس دمِ جنگ زیادہ ہوئے قاسمؑ
گھوڑے کا ہوا کام پیادہ ہوئے قاسمؑ

۱۴۸

...سید ان کو چلا پھیر پس پشت غازی
...مارے گئے نامدار لاکھوں میں جو غازی
...ریزہ ریزہ کیے بکتر بھی چھٹے تازی

سینے سے بہا خون جو دامانِ قبا پر
تھرا کے گرا مہر حسنؑ خاک شفا پر

۱۴۹

مطلع
جب ابرِ خزاں کھل گئی گلشن حسنؑ پر
چھائی تھی گھٹا مہر و فا کی حسنؑ پر
تھے ظلم و ستم شیر نیستان حسنؑ پر
تھے نعرہ زن جملہ دل و جان حسنؑ پر

۱۵۰

...ایک سے بولا کہ بہ تصویر مٹا دے
...ف ایسے جوان کو فلک پیر مٹا دے

صدمے سے جبین زرد تھی مہتاب کی صورت
تھرا رہے تھے مہر جہانتاب کی صورت

۱۵۱

...ہیں پیاس کہاں جاؤ گے ہمثل مکاں میں
...ہو غسل کمر کھولتے ہی نہر جناں میں

پوتے کے جو مرنے کی خبر پائیگی زہرا
پرسا مجھے دینے کو ضرور آئیگی زہرا

۱۵۲

...ہیں ایک سے بولا کہ بہ تصویر مٹا دے
...ف ایسے جوان کو فلک پیر مٹا دے

غل تھا کہ نہ تاخیر کرو خوف ہے کس کا
پوشاک حسنؑ لوٹ لو سر کاٹ لو اس کا

۱۵۳

...ہیں پیاس کہاں جاؤ گے ہمثل مکاں میں
...ہو غسل کمر کھولتے ہی نہر جناں میں

ہے درد جگر شہ کو صدا دے نہیں سکتا
کروٹ بھی مگر ہائے غضب لے نہیں سکتا

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

ہر عضو بدن نیزۂ غازی سے چھنا تھا
از رق ہمہ تن خون کا فوارہ بنا تھا

سینے مین ہوئی خون سے تر مُنھ کو چھپائے
زمدان مین نہائی وہ دوپٹہ جو بھگائے

ہو جائے جری سُنکے وہ قصہ ہی تمھارا
اے قاسم ذیجاہ یہ حصہ ہی تمھارا

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

ازرق نے ادھر کھینچ لی تلوار سنبھلکے
بجلی سی کھنچی تیغ ادھر رنگ بدل کے

خود روح تن بانی شر سے نکل آئی
کچھ ہاتھ کھنچا تیغ کمر سے نکل آئی

میدان سے بھتیجے کو بلایا شہ دین نے
پاس آئے تو سینے سے لگایا شہ دین نے

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

انداز مین مشہور زمانے مین علی کے
ہٹنا ہی بڑا عیب گھرانے مین علی کے

تلوار کو پھر حشمت و اجلال سے پونچھا
پنجے کا لہو ہاتھ کے رومال سے پونچھا

حملون مین نقاہت سے ہایا
دیکھین تو چچا آپ ذرا پیاس

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

وہ وار کر دو مغفر و سر ساتھ اوڑا دو
سر پر جو شقی لائے سپر ہاتھ اوڑا دو
مظلوم حسینؑ ابن علیؑ کہکے اوٹھا لو

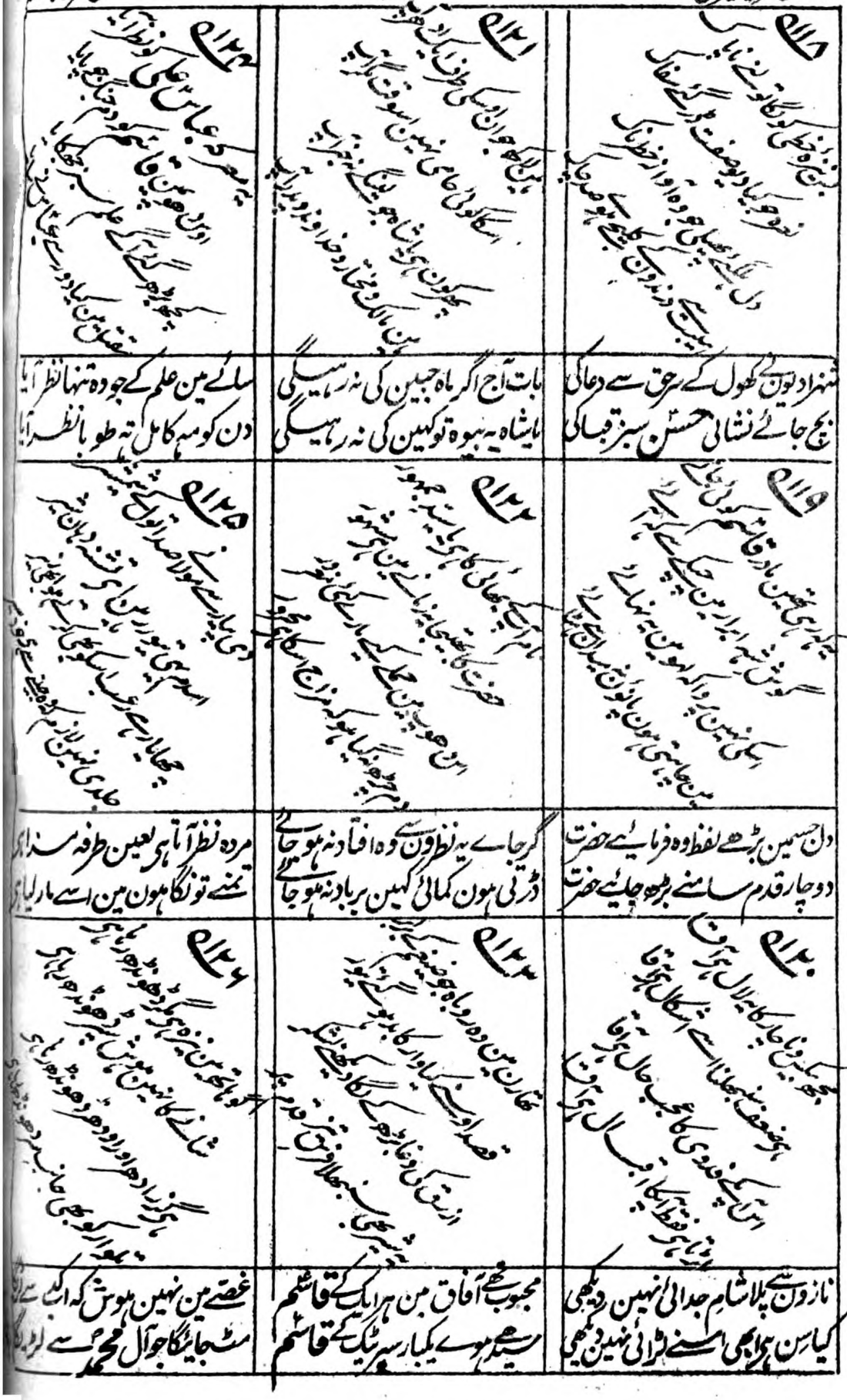
۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵



۱۰۹

ی شمشیر آوار سے تلوار بھی کاٹے
کر بخش اور دشمن غفار بھی کاٹے
سنتا ہر خطاب شہ ابرار بھی کاٹے
شیروں کی کیا جاتی ہے تلوار بھی کاٹے

ہو جان کے شمشیر دو دم چلگئی ناری
لی جولیا نام زبان جلگئی ناری

۱۱۰

سین ابن علی قدرت ارث
کافی ہین تجھے تجھسے دو عالم کا شہنشاہ
سر تا بقدم تجھ سے ہی عالم کا شہنشاہ
ظالم کہ بھی ہاں ہی کا نشان ہو نہ جہاں سے

پے وہ کہ نہ دم بھر مین نظر آئیگی دنیا
ن لینگے چچا جان اولٹ جائیگی دنیا

۱۱۱

ہون زرہ مین پیش پیش بہادر نہین رہا
جرأت کا بیان تصدیق تھا خوف نہین رہا
ے حاصل تصدیق تھا خوف نہین رہا

ن قاتل کفار ہون پہچان لے مجکو
ب جو بنا ہی تو علیؑ جان لے مجکو

۱۱۲

فضل مین ہاشمی ہون ہر دن مین
فضل مین ہاشمی حسنین علیؑ آل محمد
کنبے مین ہاشمی ہون علیؑ آل محمد
ہی کان ہاشمی کا نہ مرجع ہے

بخشا ہی علیؑ نام کہ پیارا ہی خدا کا
یہ اسم ہی اعلےٰ یہ اشارہ ہی خدا کا

۱۱۳

ن نورِ شارق صفت حیدر کرار
ہین فضل حکیم کی حجت نہین ظاہر مین باطن
کی ہمنے یافت پیے خوشنودی داور

نسخے ورق دل مین ہین شمشیر زنی کے
قانون ہمین یاد ہین خیبر شکنی کے

۱۱۴

تھی شہادت مین ہر دن مین
ہر فضل مین ہاشمی حسنین علیؑ آل محمد
کنبے مین ہاشمی ہون علیؑ آل محمد
ہی کان ہاشمی کا نہ مرجع ہے

۱۱۵

ین اللہ ما جدِ حسنؑ ابن علیؑ
سیکھے ہین جان مین کمالات دین کے
خدا دم جا جان ہین جبر یل امین کے
بہادر ہین وہ پیرو ہین ہمین

اب دم مین ترا سر ہی کہین جسم کہین ہی
لڑکا مجھے سمجھا ہی یہ کچھ کھیل نہین ہی

۱۱۶

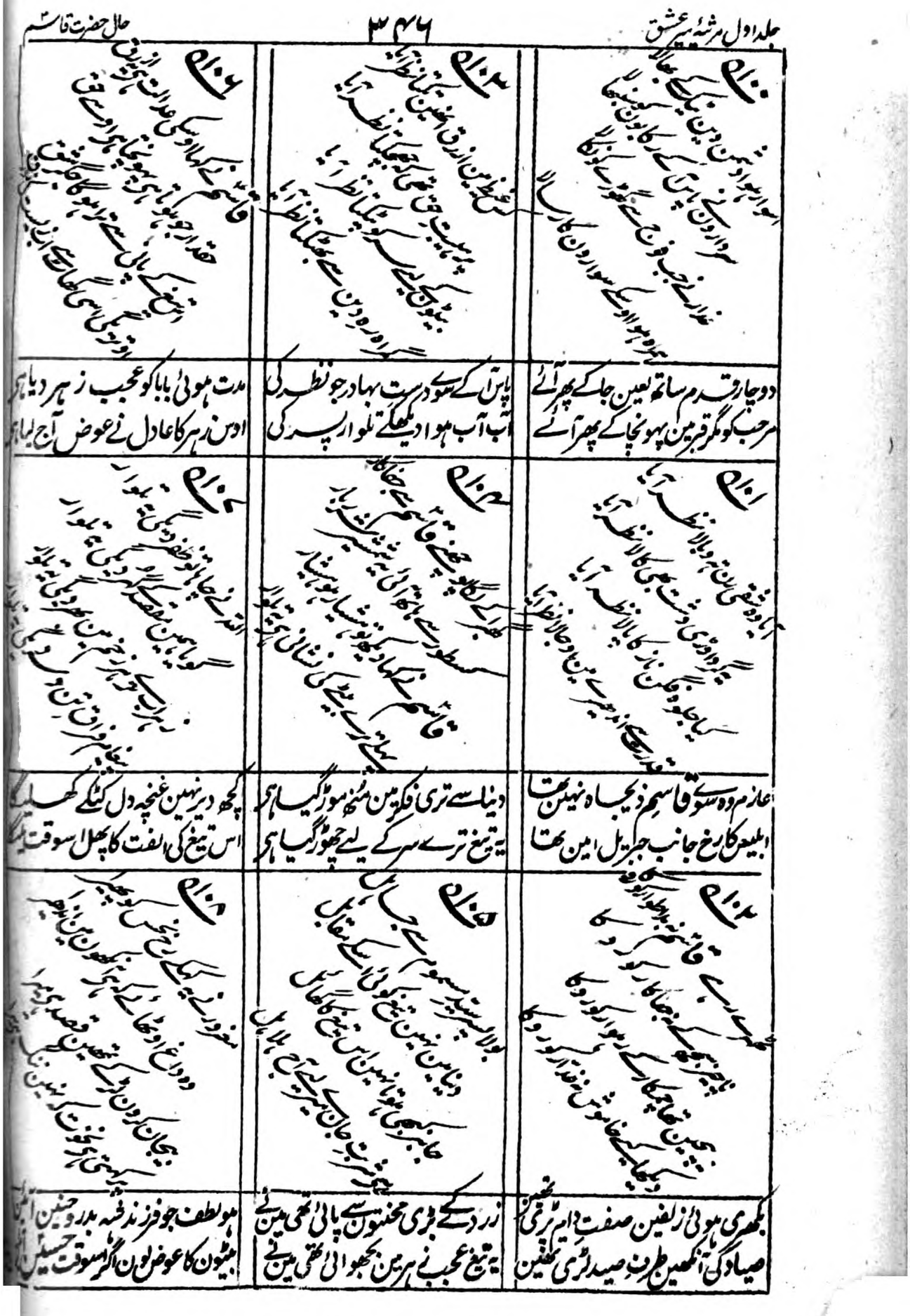
سلیمان ہے تلوار چچا جان سے ارزاں
تھوڑے سے سوا جان سے ارزاں
ہی قدرت حق دیکھ لے کیا جان سے ارزاں
ہی چمک ہی تو فضل خدا جان سے ارزاں

مانند پری قاف مین بجلی کا گذر ہی
قاسمؑ کی یہ تلوار ہی وہ تیری کمر ہی

۱۱۷

ہ عالم ہے عدم اب نہین مہلت
آئی اجل اب نہین مہلت
نیا ہے شمشیر دو دم اب نہین مہلت
مشتاق ہین سلطان امم اب نہین مہلت

ہین ہاتھ جو روکے ہوں قلق اونکو بڑے ہین
عرصے سے اِدھر مُنہ کیے شبیرؑ کھڑے ہین





۹۱
بید مجنوں کی طرح کانپ رہا خون اول سے
گرد ان صف میں نظر آتی تھی ایسی کہ جسے
نیزہ کش ڈھونڈ رہی تھی رگ جاں بھالے
فوج میں خالی سے چھوڑا نہ کوئی گھوڑا

۹۲
ہر طرف کھا کے وہ تلوار لگا نعرہ کہ
تھا ہوا جل کے یہ ہر سمت کو ہو جلد روانا
تا نہ ہو سینہ سپر کوئی ہو جلد روانا
پھینکے ہاتھوں سے اپنے ڈھال عجم نے بھاگا

۹۳
کیا جلد کیا کوچ لعین ازلی نے
مشکل کی گرہ کھولدی انگشت علی نے
پر و قرنہ تھا صاحب اعزاز کے آگے
چلتا ہی کہین سحر بھی اعجاز کے آگے

۹۴
کی بات جو ہمراہ تھے قاسمؑ کے وہ اصحاب
فرمایا کہ جاؤ اور کوئی لشکر اعدا
جلدی سے جو ہو اور کوئی لشکر اعدا
حاضر ہی کہ ہم جان کے ہم صرف کریں گے

۹۵
جس سے تھا آب تن قوت بطلان کا پانی
جل جلکے ہوا خون جگر زہر فشانی
لیکن نہ جو جنبش ہوئی تلوار کو ثانی
تھا ہاتھ کا قاسمؑ کے وہ اک تیغ کا پانی

۹۶
نیزے کا جو وار اوس نے کیا فرط تحمل سے
قاسمؑ کی بھی تلوار چلی ساتھ ہی سن سے
آلودۂ خون لشکر کفار مین پہونچا
کٹوائے ہوے ہاتھ شقی نار مین پہونچا

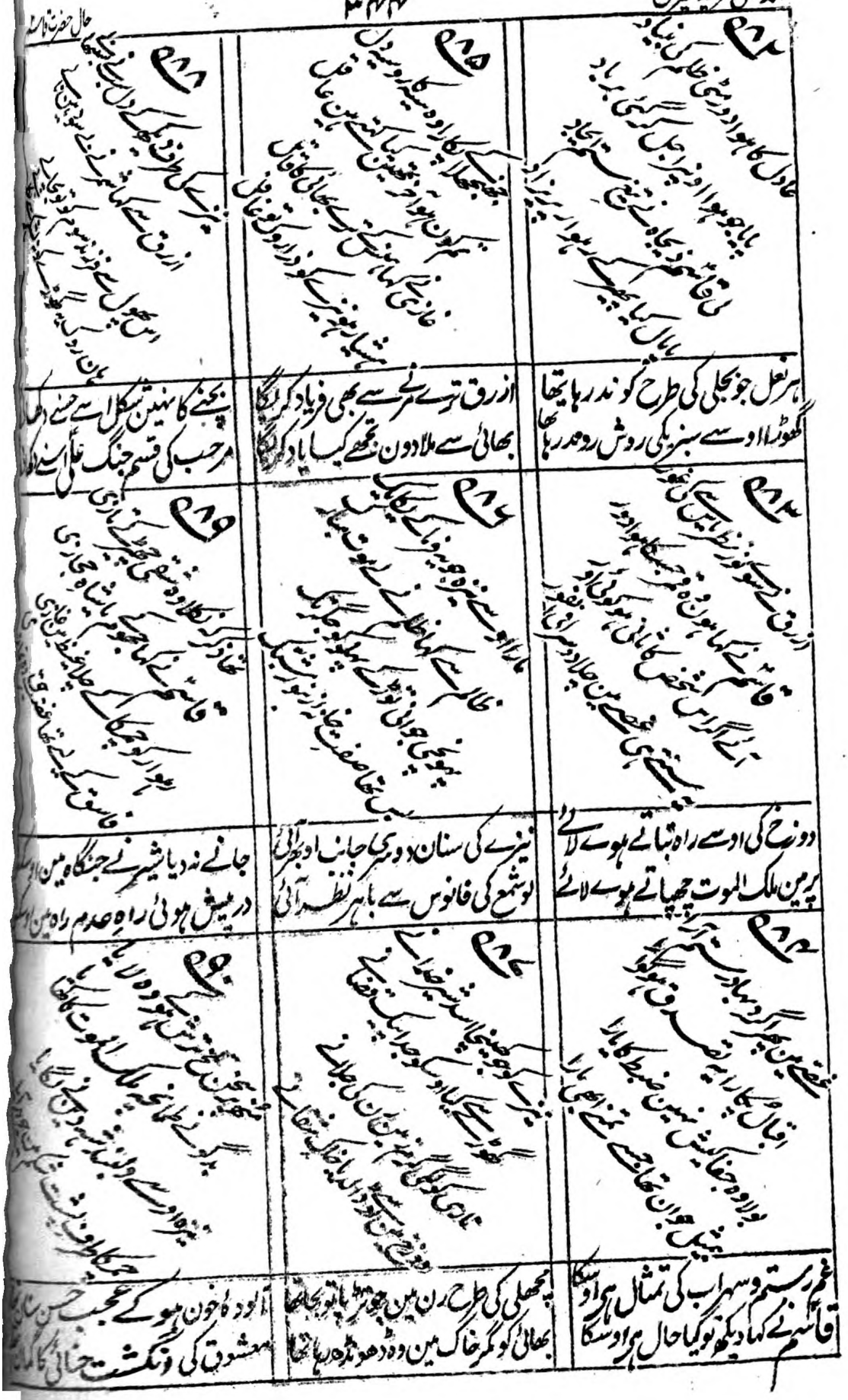
۹۷
ساداتؑ کے جو در پی آزار رہا تھا
دنیا کے عذابون مین گرفتار ہوا تھا

۹۸
ہاتھ جو ہمشن الف زرد و جسم جیسی
تھا جو ہمشن الف زرد و جسم جیسی
ہو فرض جس مین رگ جان نکلنی بھی تھی
ہونی ہی تھی اوسکی اور اوسکو ہی ملنی تھی

۹۹
بھوکے خط شمشیر کمر بند کہان ہی
دولہا کی یہین ہے کمر اسکی یہ نشان ہی

۹۰
ہاتھ میں جو تلوار لی زلف سیہ وصف یار
بل کھاکے نکلی زلف سے فوج ستم شعار
تھا عقرب و افعی سے فزون جوہر تلوار
سانپ کے بیچ میں ہی صف قبر تھی گویا

۹۱
ق کو مقدر کی برائی نے رولایا
لے کو شرارے کی جدائی نے رولایا



قاسم نے کہا دیکھ تو کیا حال ہے اوسکا
غم رستم و سہراب کی تمثال ہے اوسکا

آلودۂ خون ہو کے عجب حسن ہے اوسکا
معشوق کی رنگینیٔ حنائی کا مزا ہے

بھائی کو مگر خاک میں وہ ڈھونڈھ رہا تھا
مچھلی کی طرح رن میں جو تڑپا تو بجا تھا

جانے نہ دیا شیر نے جنگاہ میں اوسے
در پیش ہوئی راہِ عدم راہ میں اوسے

نیزے کی سنان دو سر جانب او بھر آئی
لو شمع کی فانوس سے باہر نظر آئی

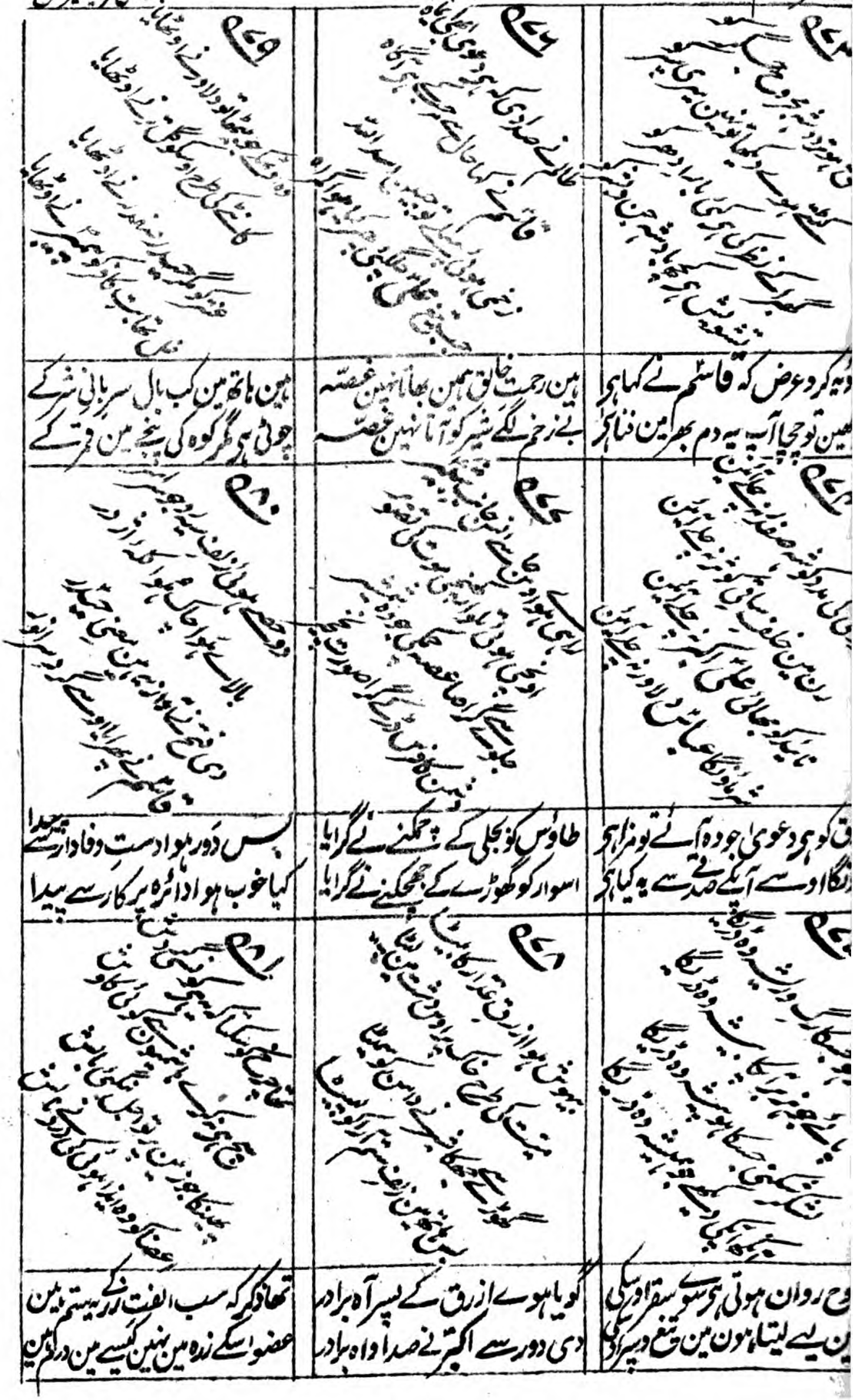
دوزخ کی اوسے راہ بتاتے ہوئے لائے
پرمین ملک الموت چھپاتے ہوئے لائے

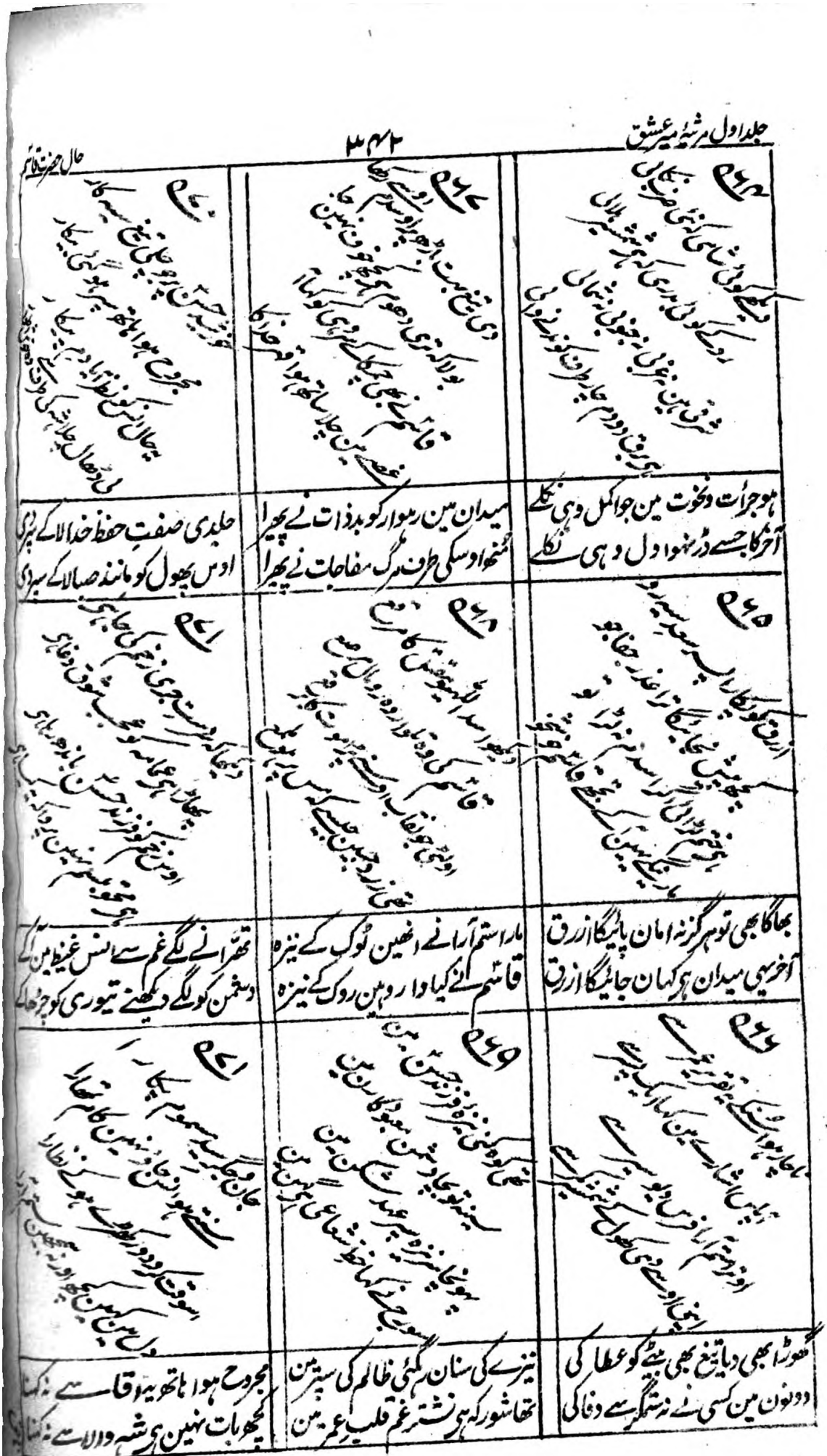
آزرق نے کہا ہوش فنا جسکا ہوا دور
قاسم نے کہا آئے گا اس شخص کا نامی ہو کوئی اور

ہر نعل جو بجلی کی طرح کوند رہا تھا
گھوڑا اوسے سبزی کی روش روند رہا تھا

آزرق ترے مرنے سے بھی فریاد کریگا
بھائی سے ملا دوں تجھے کیا یاد کریگا

بچنے کا نہیں سکل اسے جسنے لڑا ہے
مرحب کی قسم جنگ علی اسنے لڑا ہے





۶۴
دیکھے کوئی شاہی کہ نہ ہو خلق نگہباں
دیکھے کوئی لشکر کہ ہو بے شیر و نیستاں
شرمندہ ہین بہ غیرت جنون بیستوں
ہر برق دوم چار طرف کوندتی تھی یاں

ہو جرأت و نخوت مین جو اکمل وہی نکلے
آخر کا جسے ڈر نہو اول وہی نکلے

۶۵
ارزق کو پکارا کہ سمند سبک رو
چھوٹے نہ کہین تجھ سے ترا غدر جفا جو
ہے تیغ کی دولت مین ترا فرق بلند آج
ہے تیرے ہی قابو مین سر قاسم خوش خو

بھاگا بھی تو ہرگز نہ امان پائیگا ازرق
آخر یہی میدان ہے کہان جائیگا ازرق

۶۶
ہاتھ آیا ہوا اسکے نہ تقدیر سے کیونکر
تدبیر کی اس مین کہ ہو اک تیر سے کیونکر
اور فوج ستمگر کی ہو دلگیر سے کیونکر
ہے ہے یہ اجل دیکھتی تھی شیر سے کیونکر

گھوڑا بھی دیا تیغ بھی بیٹے کو عطا کی
دونون مین کسی نے نہ ستمگر سے وفا کی

۶۷
ہے ہے ہوا ہاتھ سے وہ تیغ سبک کار
جو فوج ہوا ہاتھ مین آئی تھی بیکار
بیحال اسے دیکھ کے ہر ایک طرف سے
کی یورش بیباک و ہوا تیغ بکف وار

بولا کہ تری دھوم ہے ہر ایک کی لب پر
قاسم سے بھی جیتا کوئی لڑکا ہے کہین پر

۶۸
ہے ہے ہوا اسکے نہ تقدیر سے کیونکر
تدبیر کی اس مین کہ ہو اک تیر سے کیونکر
اور فوج ستمگر کی ہو دلگیر سے کیونکر
ہے ہے یہ اجل دیکھتی تھی شیر سے کیونکر

گھوڑا بھی دیا تیغ بھی بیٹے کو عطا کی
دونون مین کسی نے نہ ستمگر سے وفا کی

۶۹
ہے ہے ہوا اسکے نہ تقدیر سے کیونکر
تدبیر کی اس مین کہ ہو اک تیر سے کیونکر
اور فوج ستمگر کی ہو دلگیر سے کیونکر
ہے ہے یہ اجل دیکھتی تھی شیر سے کیونکر

گھوڑا بھی دیا تیغ بھی بیٹے کو عطا کی
دونون مین کسی نے نہ ستمگر سے وفا کی

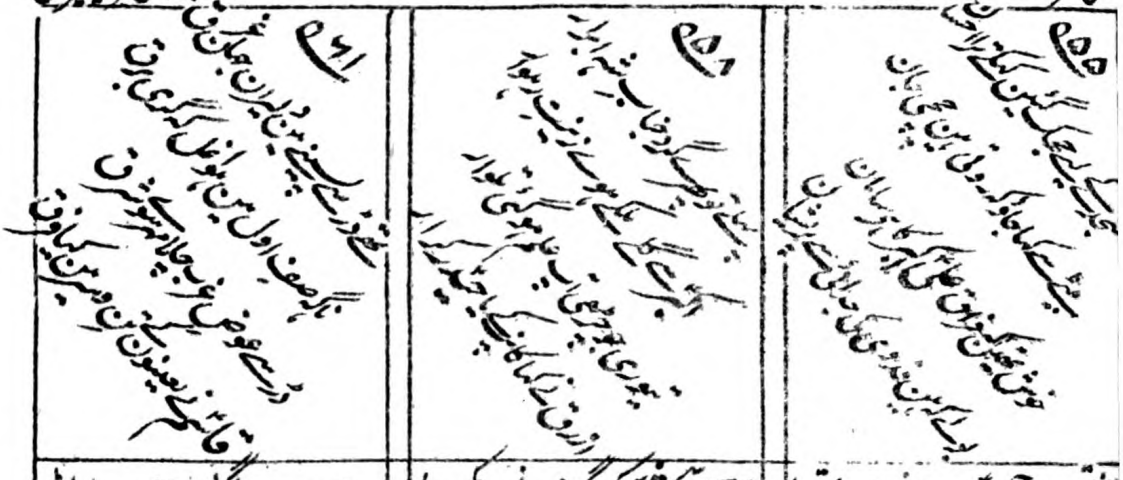
۷۰
ہے ہے ہوا اسکے نہ تقدیر سے کیونکر
تدبیر کی اس مین کہ ہو اک تیر سے کیونکر
اور فوج ستمگر کی ہو دلگیر سے کیونکر
ہے ہے یہ اجل دیکھتی تھی شیر سے کیونکر

گھوڑا بھی دیا تیغ بھی بیٹے کو عطا کی
دونون مین کسی نے نہ ستمگر سے وفا کی

۷۱
ہے ہے ہوا اسکے نہ تقدیر سے کیونکر
تدبیر کی اس مین کہ ہو اک تیر سے کیونکر
اور فوج ستمگر کی ہو دلگیر سے کیونکر
ہے ہے یہ اجل دیکھتی تھی شیر سے کیونکر

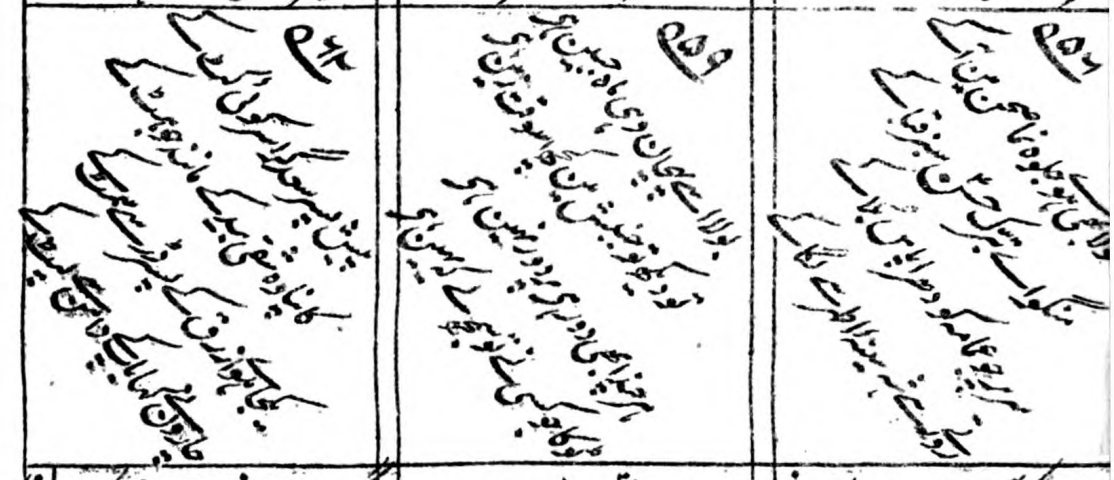
گھوڑا بھی دیا تیغ بھی بیٹے کو عطا کی
دونون مین کسی نے نہ ستمگر سے وفا کی

۵۵



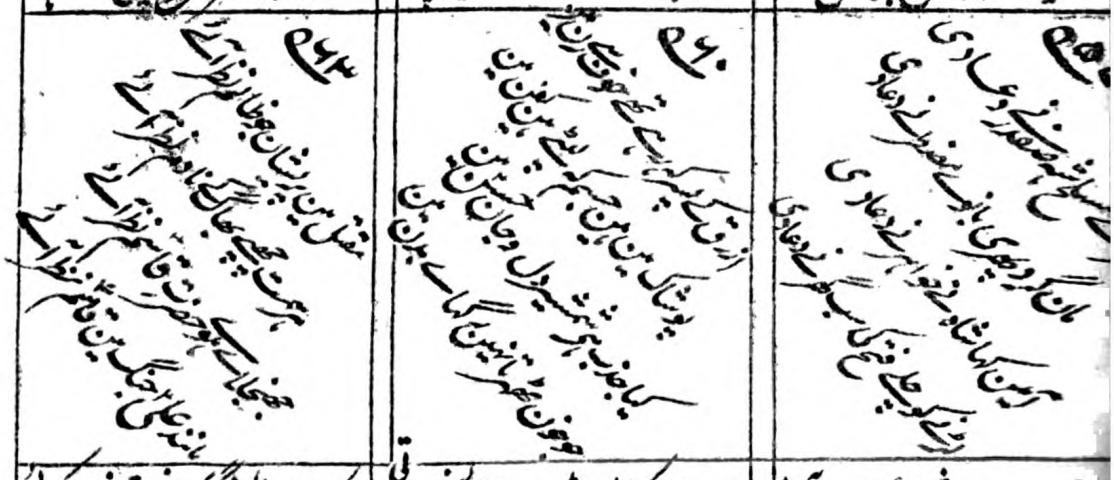
[illegible] فسیم روح حسنؑ در نہ غضب تھا
[illegible] کو رضا ملکی تھی مجکو تعب تھا

۵۶



[illegible] دھوائی کہ آپ ولی ابن ولی نے
[illegible] ہاتھ مین تلوار حسینؑ ابن علیؑ نے

۵۷



[illegible] جو محل سے وہ شجاع عرب آیا
[illegible] کی ہوا شیر نے کھائی غضب آیا

۵۵

جب دور سے شبّرؑ کے جگر بند نے دیکھا
ارزق کی طرف سعد کے فرزند نے دیکھا

۵۶

رہوار مین عنقا سے فرون تیز بڑی ہی
اس جان سلیمان کے اشارے مین پڑی ہی

۵۷

چپ ہین کہ زبان ڈر سے ہلائی نہین جاتی
نیچی ہی نظر آنکھ ملائی نہین جاتی

۵۵

سیدھی وہ ادھر چلگئی دینا اودھر اولٹی
شمشیر کی سیفی نے صف اہل شر اولٹی

۵۶

گھیرا ہی اجل نے ہین یو شیدہ کہان ہون
تھا قصد عناصر کی طرح ہین نہان ہون

۵۷

للکارے پے جنگ سنبھلتا نہین کوئی
ہر ایک کو دعوی ہی نکلتا نہین کوئی

۴۹

بولی وہ حزیں مالنے سے کیا حاصل
اکبر نہیں کیا نام خدا بیاہ کے قابل
ہوتی خدا معمول سے شادی کی مشکل
بیٹھا ہوا کامنہ ہین کرین سیتہ عاروں

فرزند ہو سہرا یہ فلک جاہ دکھائے
اس چاند کا تارا تمھین اللہ دکھائے

۴۸

بعد انکے جینگے شہ دین تمکو یقین ہی
یہ جان لو اکبر نہین تو کوئی نہین ہی

۵۱

بس کچھ نہین چلتا ہی بکا کرتی ہون قاسم
اللہ سے رخصت کی دعا کرتی ہون قاسم

۴۷

سن کر اس سے بانو نے کہا اشک بھر کے
ابھی شادی ہی خیر و غلک لیکے جائے
جسکو ہو وہ ہو خیر و غلک لیکے جائے
قاسم نہین ہین جنکے دریا مین بہائے

۵۰

حضرت سے لڑ جائیگا بعد علی اکبر
انکھون نظر آئیگا بعد علی اکبر
دل نہ رہیگا گھر نہ رہیگا بعد علی اکبر
پھر کون ظفر پائیگا بعد علی اکبر

۵۲

بانو نے یہ سنکے کہا مصیبت کی گھڑی ہی
حضرت سے رخصت کی گھڑی ہی
شاہ خوش لطف و عنایت کی گھڑی ہی
دولہا سے رخصت کی گھڑی ہی

فرزند حسنؑ خلق مین تصویر علیؑ ہی
بولین وہ پسر آپ کا ہمشکل نبیؐ ہی

ساتھ انکے ابھی گھر کی صفائی ہی سمجھ لو
اکبر جو ہوے ختم لڑائی ہی سمجھ لو

۴۹

یہ سنکے کہا بانو نے کہ اب جاہیے اکبر
دنیا مین رہے بعد ہی جیتے رہیے اکبر
بولین کہ چلے پہلے ابھی شیر کے بچے
لڑتے ہین علی دیکھے سے اچھے رہیے اکبر

ہون آج وہی جو کہ پس و پیش ہوے ہین
یہ پہلے مرے جیسے حسنؑ پہلے ہوے ہین

۵۱

کہنے لگی بانو کہ ذرا پاس رہیے اکبر
مجھ خاک بسر کی بھی کبھی سدھ لیجیے اکبر
کچھ عرض کرون حق کے نمازی کو بلا دو
خیمے مین ذرا اکبر غازی کو بلا دو

سمجھی کہ یتیمون کی سفارش نہ کروگی
اتنا تو کرو خیر جو کوشش نہ کروگی

۵۲

ہاتھون کو عا کے لیکے بلائین جو وہ آئے
فرزند جری سامنے بیٹھا ہوا پائے
خوش ہو کے گلے سے لگا لیں پیار بڑھائے
قاسم نے کہا ہنسکے نہ گھبرائیے اماں

قاسم نے کہا ہنسکے نہ گھبرائیے اماں
دربار کی پوشاک نکلوائیے اماں



۲۸

اکبر نے کہا صدقے گئی ہر بات پہ ہر بات
ہے ہے یہ کہا ہوتے ہی اولاد کی اوقات
بس مجھ سے نہ ہو گا کہ کہون اور کسی سے
پہلے سفر ای خلق کے محبوب کروگے
کیا خوب چچا سے مجھے محبوب کروگے

۲۹

دیکھو تو کس انداز سے چلتی ہی سرو ہی
تمام اسکا جب آتا ہی او گلتی ہی سرو ہی

۳۰

اکبر نے کہا صدقے گئی ہر بات پہ ہر بات
ہے ہے یہ کہا ہوتے ہی اولاد کی اوقات
بس مجھ سے نہ ہو گا کہ کہون اور کسی سے
اس سے جو لڑوگے شہ ذیجاہ کے آگے
تعریف کرینگے اسد اللہ کے آگے

۳۱

قاسم نے کہا عم سے بخدا سچ کہا تم نے
بابا کو نہ معلوم مرا خیل ہی کیا ہے
مجبور جو ہوتے ہو تو جاؤ میرے بھائی
دلجوئے شاہنشہ دلگیر مین ہونگے
یا راہ مین یا خدمت شبیر مین ہونگے

۳۲

قاسم نے کہا عم سے بخدا سچ کہا تم نے
بابا کو نہ معلوم مرا خیل ہی کیا ہے
مجبور جو ہوتے ہو تو جاؤ میرے بھائی
یاد آگئی وہ روح مزا پا گئی قاسم
تم مین سے مجھے بوے حسن آگئی قاسم

۳۳

ہمراہ حسنؑ سبز قبا جاؤ تو بھائی
ہونا نہ شہ دین سے جدا جاؤ تو بھائی
دیکھینگے جو آنا تو فدا جاؤ تو بھائی
ہی ضعف سنبھالے ہوے تم لائیو بھائی
فردوس مین ہمراہ حسینؑ آئیو بھائی

۳۴

ہمراہ حسنؑ سبز قبا جاؤ تو بھائی
ہونا نہ شہ دین سے جدا جاؤ تو بھائی
دیکھینگے جو آنا تو فدا جاؤ تو بھائی
ماں گھر مین ہین موجود مگر باپ نہین
قاسم نے کہا یا شہ دین آپ نہین

۳۵

ہمراہ حسنؑ سبز قبا جاؤ تو بھائی
ہونا نہ شہ دین سے جدا جاؤ تو بھائی
دیکھینگے جو آنا تو فدا جاؤ تو بھائی
حضرت نے کہا خیر ہی بیٹا علی اکبر
مرنے کے لیے جاؤگے اچھا علی اکبر

۳۶

ہمراہ حسنؑ سبز قبا جاؤ تو بھائی
ہونا نہ شہ دین سے جدا جاؤ تو بھائی
دیکھینگے جو آنا تو فدا جاؤ تو بھائی
بابا کا بھی اور آپکا بھی نام رہیگا
کوئی تو زمرد کوئی یاقوت کہیگا

۱۹

[illegible] علی اکبر
[illegible] علی اکبر کے برابر
[illegible] دشمن کو لیے ازرق جو دم
[illegible] سے بھی کاٹ سکتے تھے دم بھر

[illegible] انھیں تیغ کھنچیگی اگر اپنی
[illegible] فوج میں پڑتی ہو انھیں پر نظر اپنی

۲۰

[illegible] اکبر جلادیں جاں
[illegible] ہادیں جاں
[illegible] ہیں جاں
[illegible] ہو تو ہماری بھی ابادیں جاں

[illegible] کے غنچے کو نہ کھلتے ہوے دیکھا
[illegible] کو بہت خاک میں ملتے ہوے دیکھا

۲۱

[illegible] ہو گئے تو [illegible]
ازرق سے [illegible]
[illegible] میں نظر آتا ہی عجب تیور
[illegible] ہی شیر جان ہی عجب تیور

[illegible] نے تکبر سے کہا خوف ہی کسکا
[illegible] وہ جوان سبز عمامہ ہی یہ جسکا

۲۲

[illegible] کہا [illegible] طفل دلبستان
[illegible] اسکے نکلے ہے یہ بچکو پریشان
بس بس اسی لڑکے سے ہے جی ان
[illegible] اسکے پکارا میر سعد بدایان

خاموش یقین خلق کو ہوتا ہی علیؑ کا
لڑکا نہ سمجھنا اسے پوتا ہی علیؑ کا

۲۳

[illegible] ہوا جو [illegible]
جعفر [illegible]
[illegible] جو [illegible] ہو تو عباس علمدار
[illegible] سعد کہ ناحق ہی گرفتار

کیون اور کسی صاحب شمشیر سے لڑنا
اچھا کہے رکھتا ہون اسی شیر سے لڑنا

۲۴

[illegible] کے [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

جو اس سے لڑے داخل اموات ہی ازرق
بچ جائے جو تو بھی تو بڑی بات ہی ازرق

۲۵

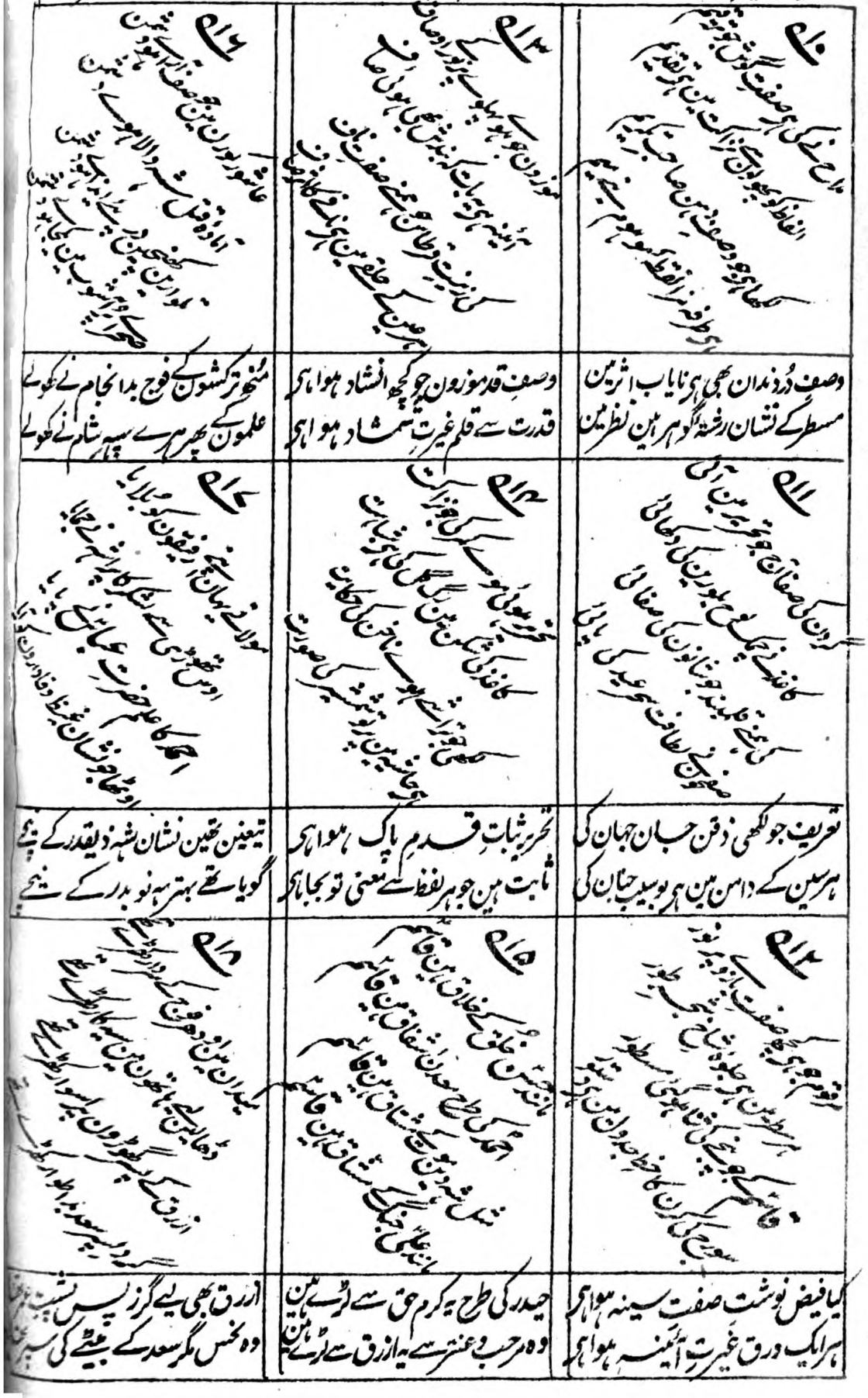
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] حسین [illegible]
[illegible] ہوا [illegible]
[illegible] ہوا [illegible]

کیا سنگ دلون نے شہ صفدر کو رولایا
وہ آئینے توڑے کہ سکندر کو رولایا

۲۶

[illegible] ہوے [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

فکر طلب اذن وغا کرتے ہو بھائی
قاسمؑ ابھی جیتا ہی یہ کیا کرتے ہو بھائی



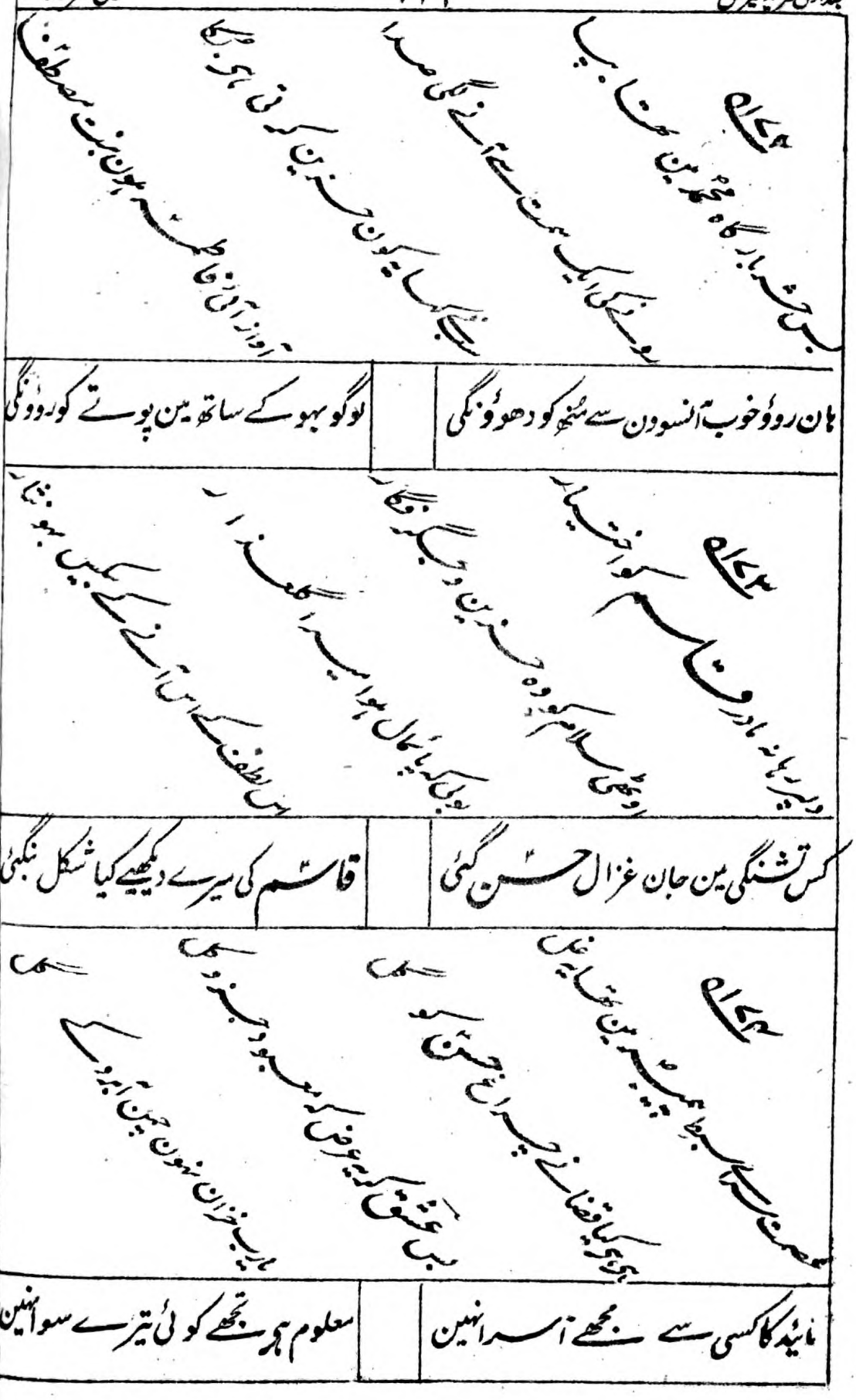
۴
ہی قصد جو قاسمؑ کی لڑائی کے بیان کا
ازرق نہین چوزنگ ہی شمشیر زبان کا
ہردم ہی گذر الفت فرزندِ حسنؑ کا
مداح کا سینہ نہین مسکن ہی دوظن کا
ہم ابن حسنؑ کے ہین ثناخوان نہ ڈریںگے
ارباب حسد زہر حسد کھاکے مرینگے

۵
قاسمؑ جو پئے جنگ اودھر جاتے ہین رن مین
ازرق کے پسر آٹھ نظر آتے ہین رن مین
حق نے مے جرأت سے انھین مست کیا ہی
مانند یداللہ زبردست کیا ہی
ہردم ہی گذر الفت فرزندِ حسنؑ کا
مداح کا سینہ نہین مسکن ہی دوظن کا
ہم ابن حسنؑ کے ہین ثناخوان نہ ڈریںگے
ارباب حسد زہر حسد کھاکے مرینگے

۶
ہی ذہن مین زلف و رخِ نایاب کا عالم
دن کو ہی نظر مین شبِ مہتاب کا عالم
پلکون کی بھی تیزی کا اثر صاف عیان ہی
سارے الفون پر ہین تیرون کا گمان ہی
ہم ابن حسنؑ کے ہین ثناخوان نہ ڈریںگے
ارباب حسد زہر حسد کھاکے مرینگے

۷
اللہ ری تاثیر عجب کثرتِ ضو ہی
جس مد کی طرف دیکھیے رشکِ مہ نو ہی
ربتے صفتِ خالِ جبین کے جو بڑے ہین
نقطے نہین کاغذ مین ستارے سے بڑے ہین
ہم ابن حسنؑ کے ہین ثناخوان نہ ڈریںگے
ارباب حسد زہر حسد کھاکے مرینگے

۸
ہی ذکر جو وصفِ گل رخسار ہوا ہی
قدرت سے خطا نانا خطا کار ہوا ہی
ہم ابن حسنؑ کے ہین ثناخوان نہ ڈریںگے
ارباب حسد زہر حسد کھاکے مرینگے


بس چشم بارگاہ محمد مین ہے بپا
ہونے لگی ایک سمت سے آنسو کی اک صدا
سنکر کہا یہ کون حسین کرتی ہی رو کی
آواز آئی فاطمہ ہون بنت مصطفی
ہان روؤ خوب آنسوون سے مُنھ کو دھوؤ نگی
لوگو بہو کے ساتھ مین پوتے کو روؤنگی
دیر یگانہ مادر قاسم کو اختیار
اوٹھی سلام کو وہ حسین دلگار فگار
بولی کہ پائمال ہوا میرا گلعذار
اس لطف کے اس آنسو کے سکین بہو نثار
کس تشنگی مین جان غزال حسن گئی
قاسم کی میرے دیکھیے کیا شکل بنگئی
مصحف سے کہا بیبی نے یا غیب مین ہے یار
ہوگی کیا قضا نے چراغ حسن کو گل
بس عشق کیا یہ عرض کہ معجز دکھا دے سل
نایاب خزان نہون حسین آبرو سے سل
نائید کا کسی سے مجھے آسرا نہین
معلوم ہی تجھے کوئی تیرے سوا نہین

۱۶۸

ہمیر تو خیر تھی جو گذرنی گذر گئی
ٹڑپیگی روح سے ردا گر اوتر گئی

۱۶۹

بھائی یہ کیسی بنگئی جیسے گذر گئے
ہم گھر مین کھیلتے رہے اور آپ مر گئے

۱۶۶

بس بھائی لطف ہو چکے اپنے غلام پر
صدقے کیا اسے علی اکبر کے نام پر

۱۶۷

پھر قاسم جگر گوشۂ حسنین
بولے کیجے جان و دل فاتح حنین

۱۶۴

دل سیقرار زلف پریشان کیے ہوے
آنے محل مین لاشۂ قاسم لیے ہوے

۱۶۵

ای نہر خون میرے بھتیجے کا بہہ گیا
کیا ای ہوا چراغ حسن آج بجھ کے رہگیا

۱۷۰

سیر ریاض دہر سے مُنھ موڑنے لگے
فرماؤ آنکھین پھیر گئین دم توڑنے لگے

۱۷۱

سر کو ہر ایک تشنہ دہان پیٹنے لگی
بیٹے کے پاس بیٹھ کے مان پیٹنے لگی

۱۶۸

ای کاش ہم سے بیاہ کا ارمان لیتے جاؤ
شادی نہ ہونے پائی مجھے داغ دیتے جاؤ

۱۵۳

جنبی ہوئی دورت وہ قیامت کا نور ہین
دیکھنے کی تاب نہین ہے سوے طور ہین
ہاتھون سے منہ چھپائے ہوے ہے حسین
کسنے کہا کہ آپ سے ہم دور ہین

بیباک منھ غریب سے موڑے چلیگے
رکھ رکھ کے پانون سیکڑون گھوڑے چلیگے

۱۵۴

ہر وقت بیبی شہ سے یہ کہتی ہے بار بار
اے جانشین حیدر کرار آیئے
مشکل پڑی ہے کل سے مدد کو پکار آیئے
بیحال ہو رہا ہے تنِ زار آیئے

اب جو حضور آنے مین عرصہ لگائینگے
فدوی کی لاش بھی شہ والا نہ پائینگے

۱۵۵

بولے فلک کو دیکھکے شہ مضطر ہین
امداد اے اجل ہمہ تن غور جور ہین
اے ہاتھ کیا کرین کہ چچا جان دور ہین
اے پا کہان گرو کہ بالین پر حضور ہین

آئی صدا کہ جلد چچا کو پکار لو
جسطور سے ہو عقدہ کشا کو پکار لو

۱۵۶

آواز دی کہ خاتمہ ہے تشنہ کام کا
مشتاق ہون زیارت روے امام کا
صبح اجل ہے اور ہے سر فوج شام کا
ہاتھون سے کھو چکے ہو علم جانثار کا

اسوقت پاس اے شہ والا نہین کوئی
گر گتا ہے دم سنبھالنے والا نہین کوئی

۱۵۷

ہر وقت بیبی شہ سے یہ کہتی ہے بار بار
اے جانشین حیدر کرار آیئے
مشکل پڑی ہے کل سے مدد کو پکار آیئے
بیحال ہو رہا ہے تنِ زار آیئے

اب جو حضور آنے مین عرصہ لگائینگے
فدوی کی لاش بھی شہ والا نہ پائینگے

۱۵۸

اے قتل ہونے والے ہو ہو کے بیقرار
جنگل مین ہر طرف سے ہے یورش کی یلغار
بولا امام جن و بشر ہے ہمارا یار
ہے ہے ہمارے واسطے ہر ایک دشمن خوار

شہ کا جلال دیکھکے ہر ایک ہٹ گیا
قاسم سے کربلا کا مسافر لپٹ گیا

۱۵۹

بولے کہ خاتمہ ہے تشنہ کام کا
مشتاق ہون زیارت روے امام کا
صبح اجل ہے اور ہے سر فوج شام کا
ہاتھون سے کھو چکے ہو علم جانثار کا

در وا ہر ایک عضو مین ٹاپون کا نیل ہے
بولی اجل کہ عرصۂ ہستی قلیل ہے

۱۶۰

اسوقت ہاتھ پانون سے معذور ہونگا
تقصیر ہو معاف کہ مجبور ہونگا

۱۶۱

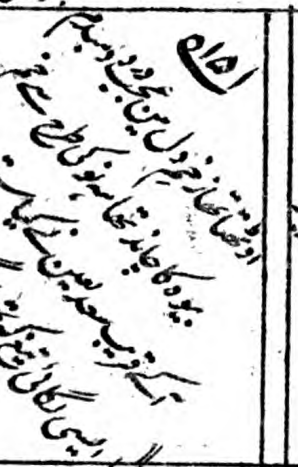
بولا وہ فوج شام سے کیا ہے تمہین کام
حضرت ہین عقیدہ و دلیل ہمون معجزہ ہے نام

ہے اوسکو اختیار حیات و ممات مین
حقا کوئی شریک نہین اوسکی ذات مین

۱۶۲

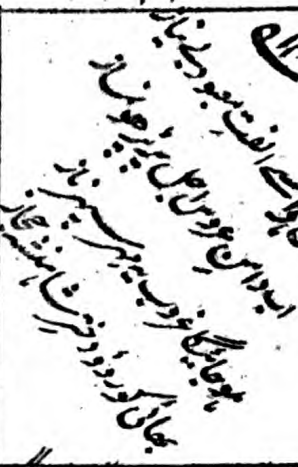
لایب ابن امام بلا فصل مرتضا
ہادی و امام سوم آپ ہی ہین
تا مین نہ حکم طاقت جن و ملک نہین
حضرت امام وقت ہین کچھ اسمین شک نہین

۱۴۸



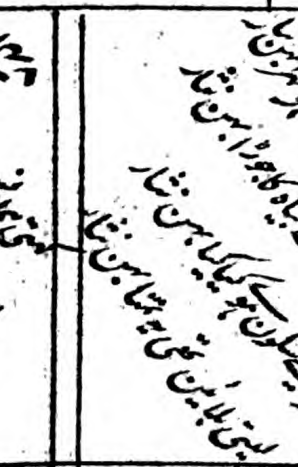
ہے جلد تک اسے بیاہ کا جوڑا ہمن تار
پہنا کے تاج سر پہ کیا کیا ہمن تار
فرمائیے نگون ہو کیا کیا ہمن تار
اپنی بلا مین تھی یہ بلا ہمن تار

۱۴۹



اب دل مین اپنے غور سے یہ بات سوچ لو
ہو جائیگا غروب یہ خورشید نور کا
بھائی کو روئیگی دختر شہ ہمن تار

۱۵۱



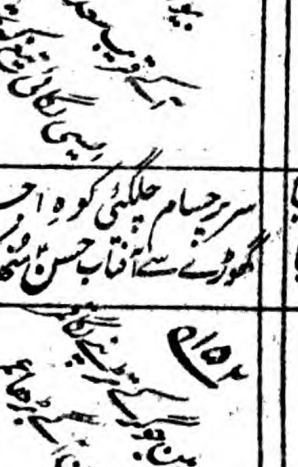
اوڑھا ہے زرد رنگ جو دل مین ہے بیقرار
چہرہ کا چاند ہالہ ہے گویا ہمن تار
آنکھون مین اشک عارض پہ ہے زرد رنگ کا
پیلی لگا لگا کے ہے بیٹھی ہمن تار

ہے ہی نصیب دختر شبیر مین نہ تھا
شادی مین ہون شریک یہ تقدیر مین نہ تھا

قاسم چلے ہین سوے جنان گھر اوجڑ گیا
بیٹی بچی کے قلب مین سو راخ پڑ گیا

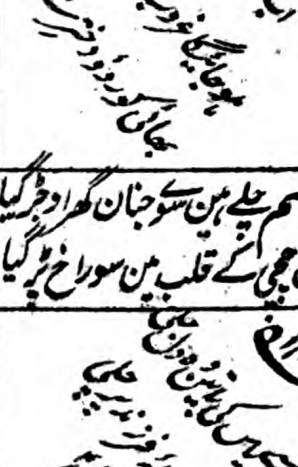
سر پر جسام چلگئی کوہ اجل گرا
گھوڑے سے آفتاب حسنؑ منھ کے بل گرا

۱۴۷



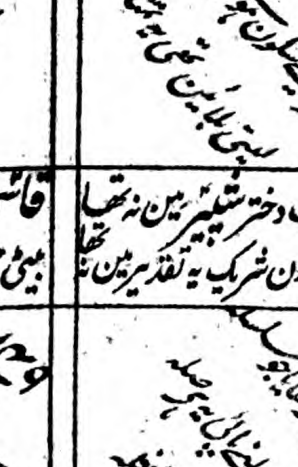
کا اس بن کے بڑھا یہ سلسلہ
انجل بھی بین نہ کر سکینگی بابا کا قافلہ
حسن بن کے سانحہ ہوگا بڑا گلہ
صغرا بن کے سانحہ ہوگا بڑا گلہ

۱۴۹



بچی کسی کی سینہ فگار لیکر آئی ہے
جھک کے منھ سے نکل گیا ہے یا علی
شیر خدا کے خاک پہ نور بصر ملی

۱۵۲



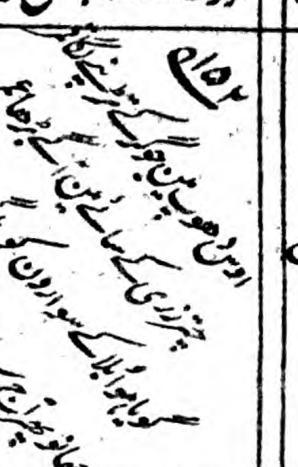
اوس دھوپ مین جو گرمی سے بیتاب ہو گیا
چڑیون کے ساتھ سایہ مین اسکے بڑھا گیا
سوکھا ہوا لبون کو بدن سرد ہو گیا
چھاتی پہ چڑھ کے سینہ پہ خنجر چلا گیا

دیکھو تمھاری گود مین ہرگز نہ آؤنگی
بھجواؤ نیگ جلد نہین روٹھ جاؤنگی

صدمے سے اشک شاہ مدینہ نکل پڑے
نزدیک تھا تڑپ کے سکینہؑ نکل پڑے

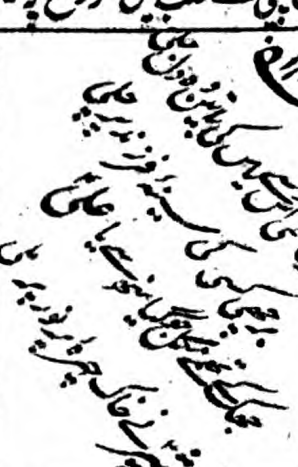
آتا ہی چاند فاتح بدر حنین کا
ہو یا نہال جلد بھتیجا حسینؑ کا

۱۵۳



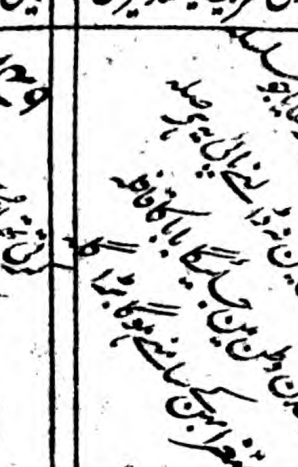
دیکھی ہین کیا ہی خلق سے موصوف حسنؑ
دولھا نہین بنے ہین یہ عروس حسن دلہن
ہوتا جو انکا بیاہ نہ ہوتی خبر تمھین
کیونکر بیک رہا ہی لہو پر یہ بن دلہن

۱۵۰



ہنس ہنس کے غش کو ابن حسنؑ ٹالتے رہے
دل کو پکڑ کے منھ سے لہو ڈالتے رہے

۱۵۴



جلدی سے پیش خیمہ کو بھیجا حسینؑ نے
صدمے سے مجتبیٰ کا عجب حال ہو گیا
بیٹا پدر کی گود مین پامال ہو گیا

۱۳۶

نظمون نظر فریب سے کیا حق ادا ہو
ہر اک بیت کا ہے اک مضمون لال کا درست
تھی شش جہت حواس کی بندش کمال کی
پہلے کلی جو صورت بطلا صحیح تھی

۱۳۷

بانو بکار دیر سے بیٹھی تھی منتظر
ہر دم صغیر پر تھی نظر بیکس و دلگیر
ہر بار پوچھتی تھی کہ بیٹا علی کہاں
فرماتے تھے کہ بیٹھ گئے ہیں ذرا شریک

۱۳۸

بطلا کے جوڑ میں تھا قاسم کا دل اسیر
غل تھا محل میں خوف سے برپا حسن ہوا
مضطر بہت امام غریب الوطن ہوئے
رخصت دو طفل جو ہو تو سب رو دیں ماں کے

۱۳۹

کچھ بدشعار مر گئے ایسے دہل گئے
بیکار حرف مصرع شر سے نکل گئے

۱۴۰

زینب تھیں ساتھ بال پریشان کیے ہوئے
پھرتے تھے صحن میں علی اکبر لیے ہوئے

۱۴۱

شادی میں ہی اثر غم قاسم کا ہو گیا

۱۴۲

سرکاٹ کے نکلگئی گہ پانوں کاٹ کے
پھرتی تھی خون بے سر و پا چاٹ چاٹ کے

۱۴۳

فارغ جو ہو مٹا کے یعنون کو دہر سے
پانی ضرور لائیو تھوڑا سا نہر سے

۱۴۴

سہرے کی جا کٹے ہوئے کاکل کے تار تھے
کپڑے بدن میں سرخ تھے زخموں کے مار تھے

۱۴۵

ننھے سے ہاتھ پانوں بھی گردن بھی ڈال دی
سوکھی زبان ہونٹوں سے باہر نکال دی

۱۴۶

بانو نے اپنے لال کو گود سے علی صغر کو لے لیا
اکبر کی گود سے

۱۴۷

کچھ تم سے بہر تشنہ دہانی نہ ما
بھائی میں لاکھ پیاسی تھی پانی نہ

۱۲۸
فاسمؑ نے جو لاشہ دیکھا فوراً
پوچھا چچا جیون کو مرے روکر حال
بولا غضب عظیم ہوا حضرت پر
اے لعل بلا مین حضرت والا کے

۱۲۹
ہانو نے دی لیسر کو صدا ہاتھ چوم لو
اکبرؑ گلے لگا کے ذرا ہاتھ چوم لو

۱۳۰
سنتے ہی چچا کے یہ خبر کانپ گئے
ہاں جل گئے ہی صدمے سے رہ گئے
بولا کہ ارے ہوش مین آ لڑکے رہ گئے
ہو ہو کے جگر خون جگر پی کے رہ گئے

۱۳۱
مین نے لہو مین جسم کو بھرنے دیا نہین
مُنھ صاف ہی کہ خون کسی کا پیا نہین

۱۳۲
غل تھا لپٹ کے جسم سے مُنھ موڑتی نہین
بے دم لیے ہوے کبھی چھوڑتی نہین

۱۲۶
شہزادہ خفا طائروں کے غل سے ہوا
نعرہ کیا یہ حسنؑ کا پسر جھپٹا

۱۲۷
لڑنے کا ایک ایک سے ہمکو مزا نہین
خالی کرین پروں کو ابھی جی بھرا نہین

۱۲۸
پوچھا کہ ارے کیا ہوا اپنے ہوش مین آ
کہنے لگا ہاے ہاے کیا کہون حال
ہین ہین حسینؑ علیہ السلام ہوے

۱۲۹
ہین رحمتِ آلہ عبث تمکو لاگ ہی
کچھ ڈر نہین جو ابر کے دامن مین آگ ہی

۱۳۳
شہزادہ غضب جلن سے غصہ مین بھرا
ابرو کی شکل تیر کمان سے کھنچی رہی
شمشیر بلال جب کہ کمر سے کھنچی رہی
مرکز پہ مرکز مقنعہ ہوا ان سے کھنچی رہی

۱۳۴
خاموش ہو گیا نہ کھلا کیا کھلا دیا
آنکھین ملا کے تیغ نے سرمہ کھلا دیا

۱۳۵
ملنا جو دو طرف کا شقی کو بتا دیا
حرفِ غلط کو حرفِ مشدد بنا دیا

۱۳۶
پوچھا کہ ارے کیا ہوا اپنے ہوش مین آ
کہنے لگا ہاے ہاے کیا کہون حال
ہین ہین حسینؑ علیہ السلام ہوے

۱۳۷
قرنطہ جو ہو گئین آنکھین دہل گئین
جس جس ہر دن مین پتلیان چھپ کے نکل گئین

۱۳۸
دریا مین کوئی ظلم کا بانی نہ دیکھا
چھوٹی کبھی کسی کی روانی نہ دیکھی
یون پانی دیکھا کسی نے پانی نہ دیکھی

۱۳۹
جب دونون ملکے گرنے لگے کام ہو گیا
غل تھا کہ ساکنین مین ادغام ہو گیا

۱۱۸

اُدھر سے ذوالفقار علی ہو گئی بلند
اِدھر سے ذوالجناح نے بھی کی صدا بلند
ہنگامہ کارزار کا ہونے لگا بلند
اُڑنے لگا غبار جو اُس سمت سے اِدھر

کٹنے کا تھا نہ گرز و نہ ٹکڑے اُڑا گئی
تقسیم جز و لاینجزا بتا گئی

۱۱۹

بڑھ کر بنی بھال کے یہ کہنا مارو حسن
کہتا ہوں دیکھو وار کرو دیکھ بھال کر حسن
بس اب کبھی نہ ہاتھ سے دینا سنبھال کر حسن
کہتے تھے یہ علی سے حسین ابن بوتراب

یہ رسم خاندان علیؑ ولی نہیں
تلوار اپنی پہلے کسی پر چلی نہیں

۱۲۰

بڑھ کر علی اکبر نے کیا اُدھر سے یہ حملہ
بجلی سی کوندی تیغ سے نکلا وہ بول بالا
رخسار پر وہ دیکھ کے ڈھلکا ہوا نکالا
فاتح نے بڑھ کے ڈھال پہ روکا وہیں سنبھال

چمکی بلند ہو کے سر وہی جو رُک گئی
آنکھیں بھی بند ہو گئیں گردن بھی جھک گئی

۱۲۱

جب وہ اُدھر سے ہو گئے غازی اِدھر سے ہو لئے
تھی بیل ظفر کی شاخ تو خنجر ثمر سے ہو لئے
جاکے جہاں زمیں پہ جمے پیر سر سے ہو لئے
سرکوار ڈھلکے ذوق سے بالا سری ہوئی

تلوار میں ہی میان بدن غرق ہو گئیں
غل تھا شفق کے تن کی رگیں برق ہو گئیں

۱۲۲

ہاری کا سر بدن سے جدا دور ہو گیا
فانوس شمع تیغ سے کافور ہو گیا
آتش سے گرم سب تن پُر نور ہو گیا
خالی خطا جو مقام وہ معمور ہو گیا

ہر استخوان جسم کو سوزان بنا گئی
شامی کے قد کو سرو چراغان بنا گئی

۱۲۳

یہ بیچ میں کوہ قد ستمگر کو بھر دیا
بس ایک الف نے قاف کو سو ٹکڑے کر دیا
لشکر پہ ہر طرف سے یہ حملہ اُدھر ہوا
حملے اُدھر سے ہو گئے اِدھر سے ہو لئے

زخموں سے کوہ قد ستمگر کو بھر دیا
بس ایک الف نے قاف کو سو ٹکڑے کر دیا

۱۲۴

بڑھ کر پسر بھی پیچھے اُدھر سے ہوا علم
پھریرا دو رخی بنی ہوا لوٹنے لگا دم
حملے اُدھر سے ہو گئے اِدھر سے ہو لئے
یہ کہتے کہتے ہو گئے غائب نظر سے حملے

مدحت کو فوج روح دلیران سمٹ گئی
آیا جو پیار ہاتھ سے نصرت لپٹ گئی

۱۲۵

اُس نے یہ کہا کہ ہو گئی ظاہر جو بے حسی
لاشے کے قابل اب ہے بدن میں نہ زندگی
دم دیکھتی ہوئی جو پسر کی صدا ہوئی
نکلا کسی کی روح تن سے نکلے خدا ہوئی

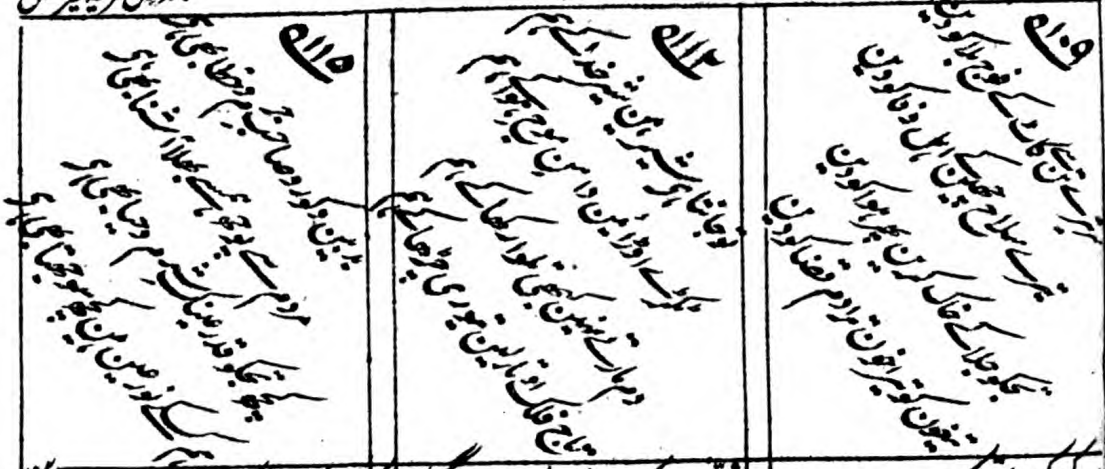
ہر استخوان جسم کو سوزان بنا گئی
شامی کے قد کو سرو چراغان بنا گئی

۱۲۶

ارشاد شاہ دیں نے کیا گھر کا رُخ ادھر
نکلی عدو کے منہ سے بھی بے اختیار واہ
عباس کہہ کے رہ گئے بے اختیار واہ
اور قتل ہو گئے صف ہیجا میں ہزار واہ

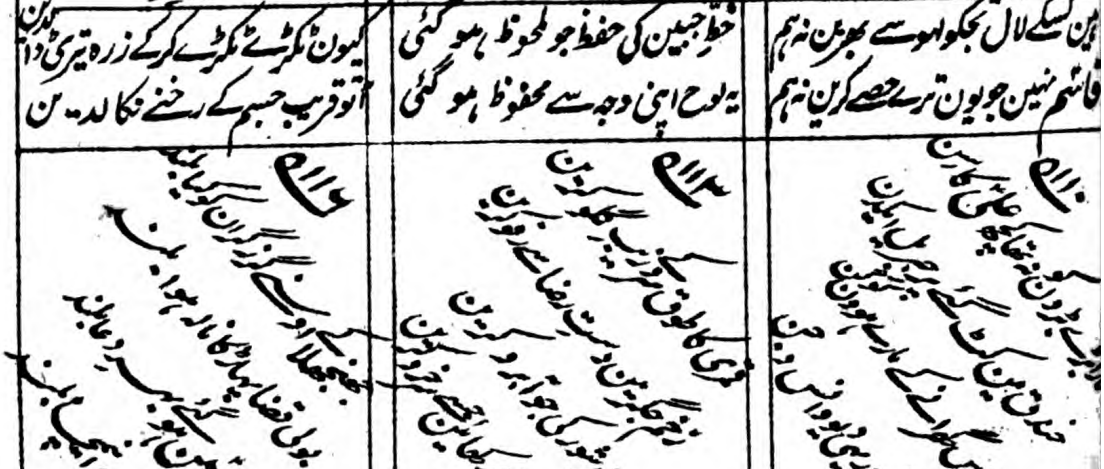
بیتاب بچے حسینؑ بلانے کے واسطے
ہاتھ اور ٹھگنے گلے سے لگانے کے واسطے

۱۱۰



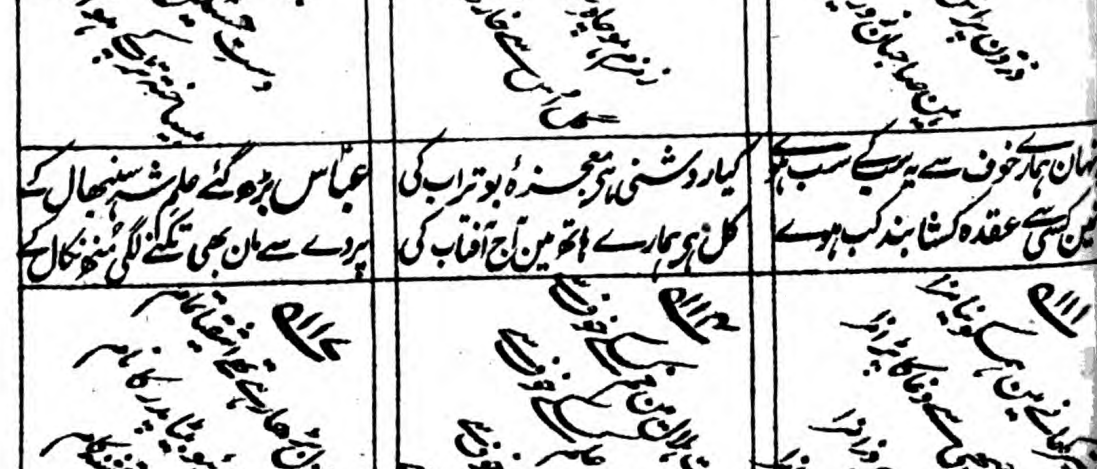
ہین کسکے لال بجکو لہو سے بھرین نہ ہم
قاتم نہین جو یون ترے حصے کرین نہ ہم

۱۱۱



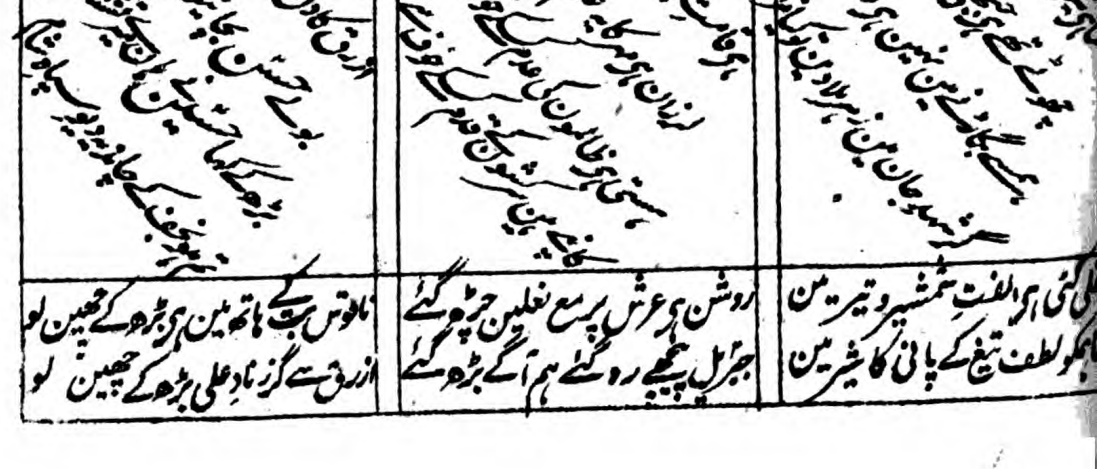
ہی کئی ہی الفتِ شمشیر و تیر مین
ہمکو لطف تیغ کے پانی کا شیر مین

۱۱۲



خطِ جبین کی حفظ جو ملحوظ ہو گئی
یہ لوح اپنی وجہ سے محفوظ ہو گئی

۱۱۳



کیار وشنی ہی معجزۂ بوتراب کی
کل ہی ہمارے ہاتھ مین آج آفتاب کی

۱۱۴



روشن ہی عرش پر مع نعلین چڑھ گئے
جبریل پیچھے رہ گئے ہم آگے بڑھ گئے

۱۱۵

کیون ٹکڑے ٹکڑے کرکے زرہ تیری دا ہدین
آتو قریب جسم کے رخنے نکالدین

۱۱۶

عباس بڑھ گئے علم شہ سنبھال کے
پردے سے مان بھی تکنے لگی مُنھ نکال کے

۱۱۷

ماتوس ہت کے ہاتھ مین ہی بڑھ کے چھین لو
ازرق سے گرز ہادِ علی بڑھ کے چھین لو

۱۰۰

جو کچھ تھا رحال ہاتھ سے چھوٹے نہیں
گر ٹوٹ جائے ہاتھ سے چھوٹے نہیں
جز ذات خدا جلال کسی کو نہیں

۱۰۱

سوکھے ہوئے لبوں پہ زباں پھیرتے ہیں
لاکھوں کو دھیان میں نہ دم شمشیر لائے
ہاں تشنہ لب ہوئے ہیں پہ پانی نہیں پیا

۱۰۲

ظالم کھڑا ہے مرحب غدار کی طرح
ہاں سر اوڑا دو حیدر کرار کی طرح

۱۰۳

جرأت میں قائل ایک علی کی ہے ذات
اک بیکسی جہان میں جلالی علی کی ہے
کاٹو نہ سر کہ عقدہ کشائی علی کی ہے

۱۰۴

برسا دو آگ تیغ قضا مثال سے
اس برج انتشین کو جلا دو جلال سے

۱۰۵

سر کا قدم تو مرتبہ نظروں سے گر گیا
بخشونگی میں نہ دودھ ذرا منھ جو پھر گیا

۱۰۶

ظالم ٹھہر کے بند سپر کھولنے لگا
شمشیر برق دم کو جبر تولنے لگا

۱۰۷

قائم مثال برق چلے کینہ خواہ پر
فوج خدا کے ہاتھ میں کوہ سیاہ پر

۱۰۸

بڑھ کے حسینؑ تشنہ دہان جا کھڑے ہوئے
پوتے کے پاس شیر خدا آ کھڑے ہوئے

۱۰۹

کہتا نہیں جو ہفت فلک جد و کد کرین
بلوا دو سید الشہدا کو مدد کرین

۱۱۰

ہے حوصلہ شباب کا ہر ایک عہد میں
پھینکا ہے کس نے مار کے اژدر کو مہد میں

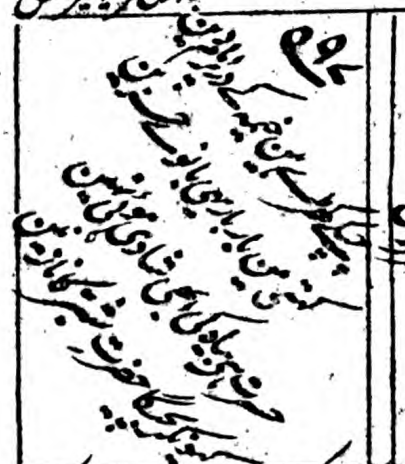
۱۱۱

ہاں حلال اور ہوں اسم نقاں کی شکل
ان کے آگے پھر گئی شمشیر خدا کی شکل
ارزن کو دیو سے نہ کھلا فقر کی شکل

۱۱۲

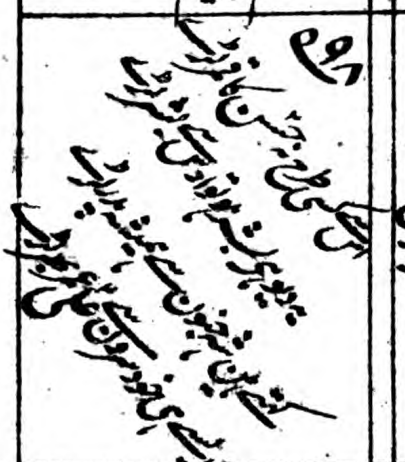
کہتا ہے طفل ہم ہیں یہاں تیری تاک میں
فرزند بو تراب ملا دینگے خاک میں

۹۱



سیر خون فوج ستمگار ہو گیا
روزہ پری کا شام کو افطار ہو گیا

۹۲



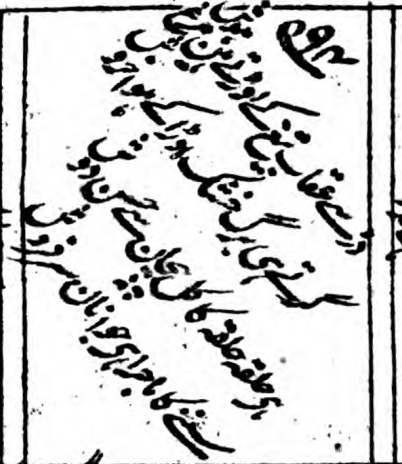
س خیمہ سر پہ آ کے گری سر کے بھل چلا
ھی لہو کے ساتھ بدن سے نکل چلا

۹۳



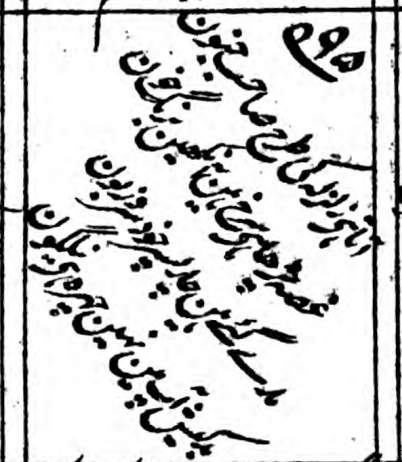
تھا جو صید آتش صمصام ہو گیا
ی دماغ میں ہوئی سر سام ہو گیا

۹۴



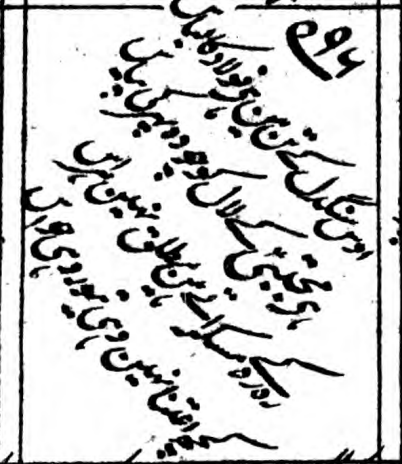
اسدم مہیب باغ شہادت کا رنگ ہے
ازرق سے اور حضرت قاسمؑ سے جنگ ہے

۹۵



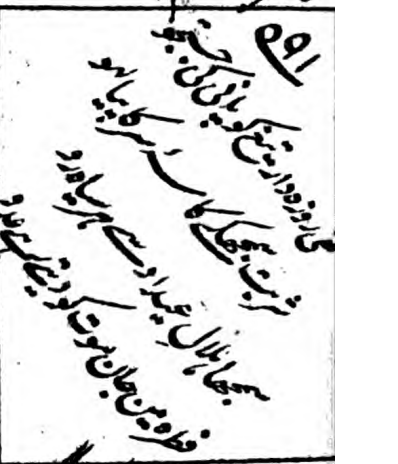
ہی گرد باد وادی بدعت کی راہ کا
تلا بنا ہی خلق خدا کے گناہ کا

۹۶



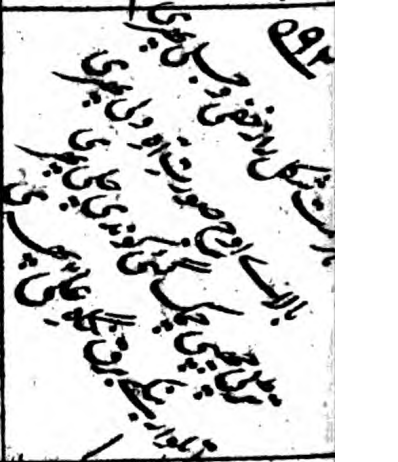
لیکن گرا دیتے ہیں جھونکے زمین پر
کہتا ہی ضعف سو ہو منہ رکھ کے زین پر

۹۷



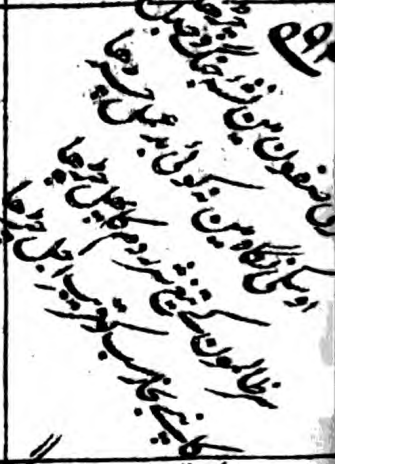
کیا دیکھتے ہو جلد بڑھو کارزار کو
صاحب تم اب نیام سے لو ذوالفقار کو

۹۸



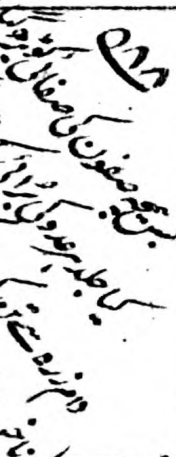
ہی پھی شیر فاتح بدر و حنین کا
صاحب بڑا جری ہی بھتیجا حسینؑ کا

۹۹



دکھلاؤ زور بالنے والی کے شیر کا
بڑھ جاؤ نام لیکے جناب امیر کا

۱۴



اسکو ملے ہین دامن زین سے زری کے پر
کیون بال بال پر ہنون صدقے پری کے پر

۱۵



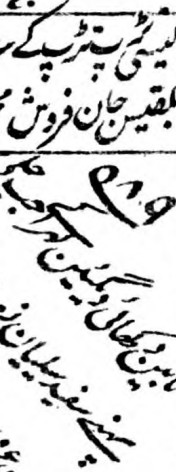
کاٹھی مین بفلِ رسۂ دہی کا پھل ہوا
نوشاہِ تیغ مائل جنگ و جدل ہوا

۱۶



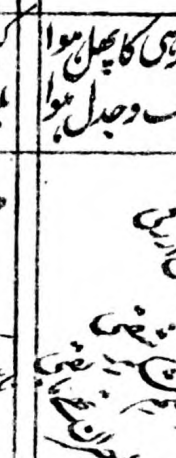
کیسی پٹڑ پٹک کے سروہی اوگل پڑی
بلقیس جان فروش محل سے نکل پڑی

۱۷



پاؤن سے جسم تیرا عظم کا چھن گیا
مہر سپہر نوا کا فوارہ بن گیا

۱۸



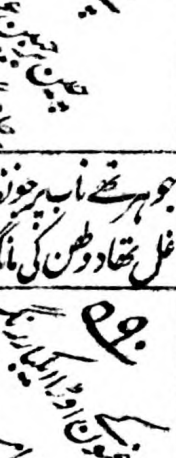
صدمہ ہوا کہ نجم سوے خاک پھر پڑے
نیلم کے نگ سپہر زبرجد سے گر پڑے

۱۹



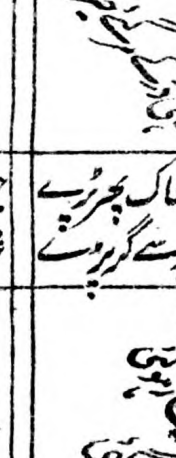
جوہر تھے ناب پر جو نظر کام کر گئی
غل تھا دولھن کی مانگ ستاروں سے بھر گئی

۲۰



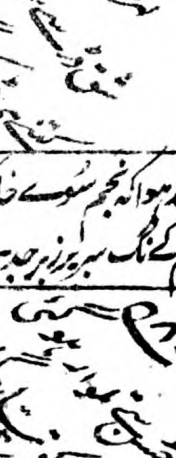
ڈھالین ہوئین بلند قدم ساتھ اوٹھ گئے
سہرِ سلام شاہ سریر کے ہاتھ اوٹھ گئے

۲۱



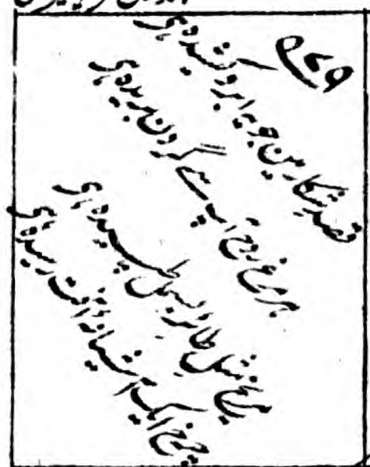
دولھا نے غیظ مین جو کہا ہان حسام سے
کلی دولھن بنی ہوئی بابر نیام سے

۲۲



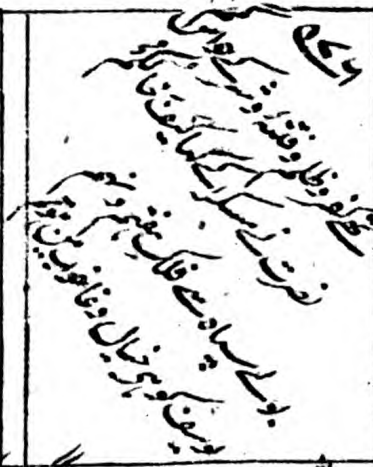
احد کو باغبان اجل لوٹنے لگا
ڈھالون کے پھول تیغون کے پھل لوٹنے لگا

۷۶



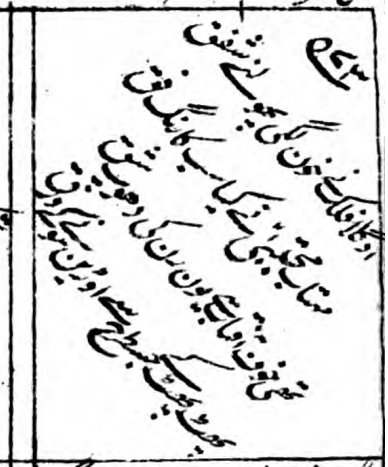
بھاگا جو شور حشر سہت ہانپنے لگا
دہشت سے زلزلے کا بدن کانپنے لگا

۷۷



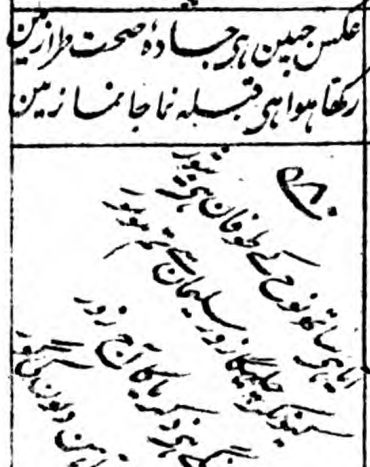
جب جانبِ حسن جری جانے لگے
ہاتھوں کو بیخودی مین عدو کاٹنے لگے

۷۸



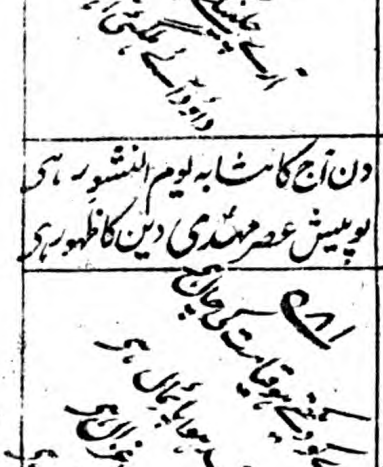
عکس جبین ہی جادۂ صحت طراز مین
رکھا ہوا ہی قبلہ نما جانماز مین

۷۹



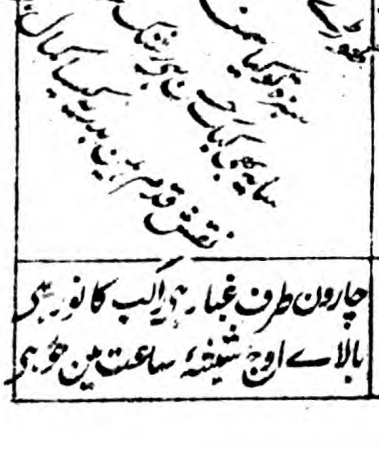
جب ضو فگن وہ رخ ہوا خلد بریں کا
دن آج کا مشابہ یوم النشور ہی
پوشش عصر مہدی دین کا ظہور ہی

۸۰



جب ضو فگن وہ رخ ہوا خلد بریں کا
دن آج کا مشابہ یوم النشور ہی
پوشش عصر مہدی دین کا ظہور ہی

۸۱



قاسمؑ کھڑے ہین دشت وغا مین ہے ہوئے
آئے حسنؑ بہشت سے دولھا بنے ہوئے

چارون طرف غبار ہی ایک کا نور ہی
بالائے اوج شیشۂ ساعت مین حور ہی



۶۴
ہی ظلم کا یہ پریشان تکا ہوا
منزل بہت کڑی ہی مسافر تھکا ہوا

۶۵
بے بردگی کا رنج ہی گو سب کے واسطے
ہین لاکھ آفتین ہر زینب کے واسطے

۶۶
عباسؑ کا الم سے جگر تھرتھرا گیا
مولا گلے لگا کے یہ رونے غش آگیا

۶۷
رہوار اوڑکے مائل چرخ بریں ہوا
لخت دل حسنؑ شرف قاش زین ہوا

۶۸
چہرہ فق سے لال ہوا غم سے زرد کا
پرکھون کے سامنے نظر سر بزیر کیا

۶۹
اجلال حسن و صولت اجلال فاطمہ
ہونے نیائے فرق جوانو جمے ہوے

۷۰
بولی ازل وہ حدّ ابد سے گذر گیا
سمٹا جما کے پانون طرارہ جو بڑھ گیا

۷۱
تھا روشنی سے حال یہ ارباب بیر کا
شک جیسے دھوپ مین کسی جانب ہوا کرے

۷۲
نزدیک ہی کہ قلب سمک آب آب ہو
ایسا نہو زمین تری سٹی خراب ہو

۵۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۸

سب کو سلام کرکے ہوئے خیمہ سے جو روان
ڈیوڑھی تک بلائین بھی آئے ہمراہ جان
سنجھا دیوڑھی کے باہر سے کہا ہان چلے
ٹپکے ہے آنکھ کیا ہے بھلا ہو نگہبان چلے

شاخ جہاد سبط نبیؐ پھل گئی نہ ہو
تلوار شاہدین سے کہین چلگئی نہ ہو

۵۹

گویا ہوا کہ جمن جو بھورے نی
اللہ رے یہ مخلصان بے سر و نی
دانا یگان کا کولی نہین ہے حیا نی
اسوقت ہین ہماری اجل ہے ہوا نی

کچھ نا توان سے چلتے ہوے بھی نکہ گئے
ہم ای مسافران عدم پیچھے رہ گئے

۶۰

آکے تھی خود حسینؑ لوٹھا اور دھ
ڈیوڑھی مین ہمکا ہوے شاہ و بر و نی
پوچھا کیا ہے ماجرا نہ دولھا بہو نی
شاید ہوئی ہے تمھین کہین فوج کی خبر

پر سیاجری کا پیغون کو دے کے پھر گئے
ڈیوڑھی سے اپنے ساتھ اونھین لیکے پھر گئے

۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۶

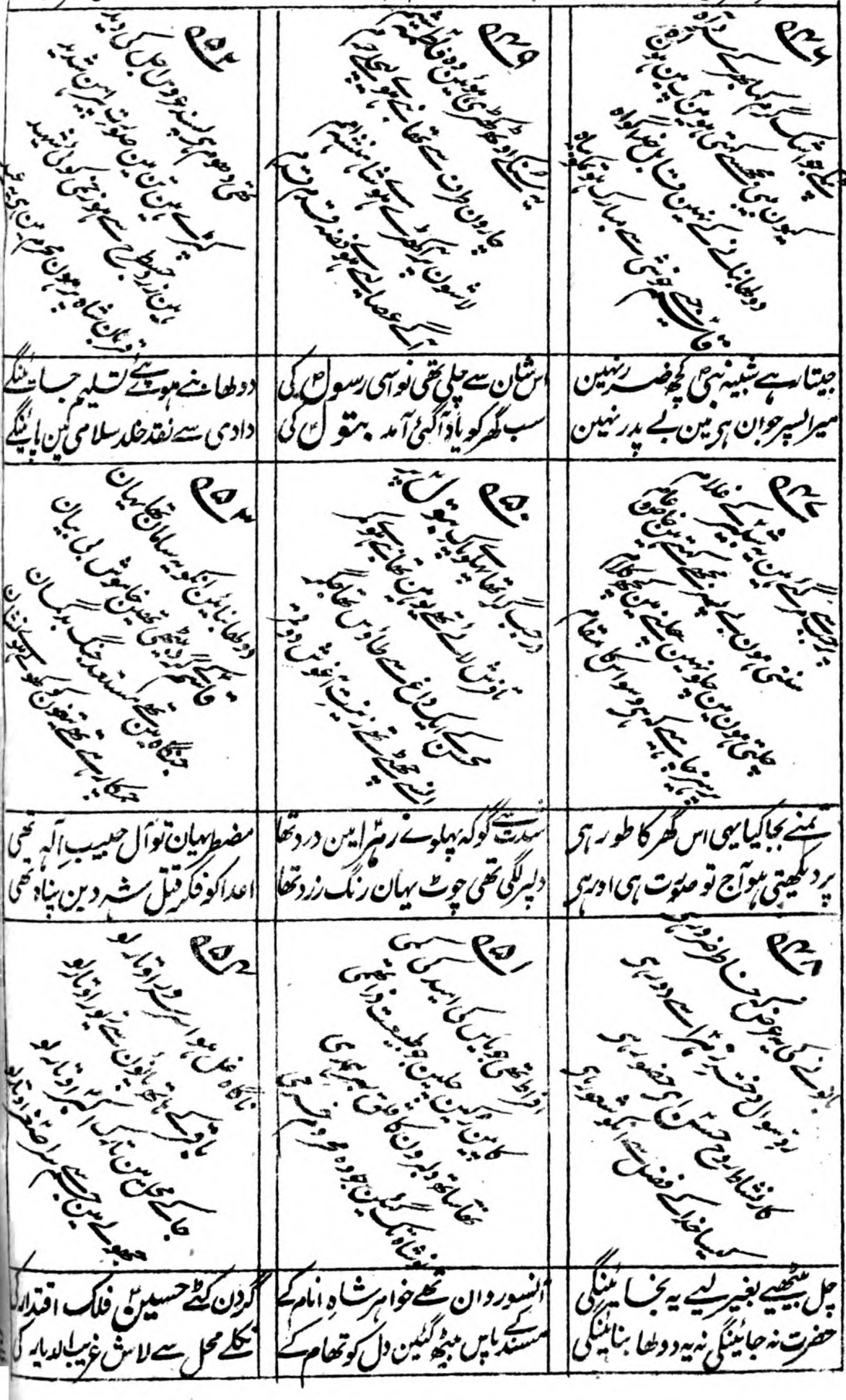
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



۳۳
دولھا نہ میرے ساتھ سے اٹھے جب جان سے گئے
اسپر بھی ساتھ چھوڑا نہ جب تک جیئے رہے
جسم حسینؑ پر تھے جو زخم کاری سو کھا گئے
شمشیر کل کے ہاتھ سے بچ کر نہ آئے ہم

ہونی جو ہو وہ بعد شہادت کے ہو رہے
جنگل مین ساتھ لیکے چچا تمکو سو رہے

۳۴
آواز دردناک سے رونے لگے بلال
سر پیٹنے لگے کہا تھین معلوم ہے یہ حال
بولا پسر کہ ہائے ہمارے تو ہیں عیال
اے وارثی حسینؑ فراموش ہو نہ یاد

ارمان نکال لین حسنؑ مجتبیٰ کے ہم
وقت اخیر دیکھ لین دولھا بنا کے ہم

۳۵
بانو کو لیکے گود مین روئی جو دردناک
لاشوں کے پاس بیٹھی تھین بیٹا ہے خاک پاک
چھیلا پھر انکے منھ سے غبار و غبن کو پاک
رومال زخمیون کو ہلاتی تھین بیمحابا

بلبل کی شکل تازہ نہالون کے پاس تھین
آنسو قلق سے خشک تھے پر بیحواس تھین

۳۶
آکر کہا حسینؑ نے بھائی کے پاس ہم
تم بھی رہو نہ جاؤ ابھی پاس پاس ہم
سکینہ اور بہنون کو بھی لیکے آئین کاش ہم
ہاتھین کو ملکے کہتے تھے افسوس ہائے ہم

تکتا غزال جیسے ہو آنکھین لڑی رہین
اس گرد حسینؑ مین ہاہین پڑی رہین

۳۷
زینبؑ نے سر پہ ہاتھ رکھا اور یہ کہا
بیٹے کو اپنے لیکے چلی جان جاں کہان
چلائین قید خانہ کا سن کر یہ پاسبان
دولھا بنیگا بیکسون کی خاطر یہ کلفدار

زینبؑ کے پاس چند حزین نوحہ گر رہین
شہزادیان کچھ آئین ادھر کچھ ادھر رہین

۳۸
بیٹے کے ہاتھ پاؤن پہ رکھکر یہ بی بی نے
ہین ابتدا سے فاطمہؑ شیدا تیرے لب کے
کہتی ہون کیا کہون کہ عوض کیا ہے تیرے سب کے
کیونکر ہوئی ہے ہائے تو ان سب سے بیخطر

جائین وہان جناب یہان جان کھوئین
دولھا بنائین آپ اوسے انکو روئین

۳۹
فرمایا حسنؑ نے کہا اے حسینؑ
جاں کو جہان سے دیکھے ہین محبوب شوقین
عہدہ ہو یہ عطا ہمین سلطان مشرقین
جھیلے غلام سے دم آخر یہ بانکپن

دادا کے پاس جائینگے حضرت کے ساتھ ہم
صدقے کرینگے ابن ید اللہ ہاتھ ہم

۴۰
ہمراہ اپنے لیکے چلے جب جوان کو
سندس بچھا کے بٹھلائین اپنے سامنے
بولین سنو ولی سے بھائی جان کو
چلائین روکے بی بی یہ زینبؑ جلا کہان

ہین گو کہ بیقرار مگر جا کے لائیے
زینبؑ بزرگ ہین اونھین سمجھا کے لائیے

۴۱
بیٹے کی لاش کو بھی نہ چھوڑا جفا شعار
چلائین قید خانہ کا سن کر یہ پاسبان
دولھا بنیگا بیکسون کی خاطر یہ کلفدار

زینبؑ کے پاس چند حزین نوحہ گر رہین
شہزادیان کچھ آئین ادھر کچھ ادھر رہین

۴۲
ہمراہ اپنے لیکے چلے جب جوان کو
سندس بچھا کے بٹھلائین اپنے سامنے
بولین سنو ولی سے بھائی جان کو
چلائین روکے بی بی یہ زینبؑ جلا کہان

ہین گو کہ بیقرار مگر جا کے لائیے
زینبؑ بزرگ ہین اونھین سمجھا کے لائیے

۴۳
بانو کو لیکے گود مین روئی جو دردناک
لاشوں کے پاس بیٹھی تھین بیٹا ہے خاک پاک
چھیلا پھر انکے منھ سے غبار و غبن کو پاک
رومال زخمیون کو ہلاتی تھین بیمحابا

بلبل کی شکل تازہ نہالون کے پاس تھین
آنسو قلق سے خشک تھے پر بیحواس تھین

۴۴
آکر کہا حسینؑ نے بھائی کے پاس ہم
تم بھی رہو نہ جاؤ ابھی پاس پاس ہم
سکینہ اور بہنون کو بھی لیکے آئین کاش ہم
ہاتھین کو ملکے کہتے تھے افسوس ہائے ہم

تکتا غزال جیسے ہو آنکھین لڑی رہین
اس گرد حسینؑ مین ہاہین پڑی رہین

۴۵
فرمایا حسنؑ نے کہا اے حسینؑ
جاں کو جہان سے دیکھے ہین محبوب شوقین
عہدہ ہو یہ عطا ہمین سلطان مشرقین
جھیلے غلام سے دم آخر یہ بانکپن

دادا کے پاس جائینگے حضرت کے ساتھ ہم
صدقے کرینگے ابن ید اللہ ہاتھ ہم

۲۸

قاسمؑ کے گرتے گرتے کہا ہائے عم بجا
فوراً ہی پہنچے آپ وہ اس کا ظہور تھا
میرے لیے بھی والدہ کو شش میں جان دی
اب تک حضور کا وہ نہ سینہ مانع بکا

۲۹

بجھوا ئینگی لہو مین نہانے کو پیار سے
ہوتا ہی رنگ پھول مین جوش بہار سے

۳۰

کہتے تھے جو یہ بیبیان سن کر وہ نوجواں
جنبش دی اور کھل گئے آنکھ اور نہ بند ہوئی زباں
تھوڑی سی دیر اس سے بھی غش مین رہے عیاں
بیبیان سے چند بار کیا وقت انتقال

۳۱

دلبند کے خیال سے مُنہ کھولتی نہین
کیون بھا بھی آج آپ بھی کچھ بولتی نہین

۳۲

اوٹھیگا غل ابھی یہ سیاہ لیلم سے
پیارا ہی لال بھائی کے در پر یتیم سے

۳۳

دینا نہ اب جواب شہ مشرقین کو
بازو سے کھول کے مجھے دیدو حسینؑ کو

۳۴

تعویذ دا کیا جو زرہ سے نکال کے
ماہی نور چھوٹ گئی پھندے سے جال کے

۳۵

دستِ حسنؑ نے کام کیا ہی زبان کا
لوح جبین سعی ہی خط بھائی جان کا

۳۶

تھی جو کہ سرنوشت وہی بات ہو گئی
بھائی سے آج نصف ملاقات ہو گئی





۱۰
شادی میں جس کی دور تھے خان و خدم سے بھی
جس بزم میں دولھن کے نہ تھا کوئی غم سے بھی
اک جا جمع تھے لاکھ برادر ہم سے بھی
جینے سے دل قریب بحر سیر ہو گیا
جب روشنی ہوئی تو یہ اندھیر ہو گیا

۱۱
پوچھی نہ بات بھی کسی نے جس کی بیاہ میں
کوڑی کا اوس دولھن کو بکا تھا نباہ میں
دولھا وہ جا ملا نہ کسی خانقاہ میں
یکتا عروس بلوے میں راحت کے دن گئی
گھونگھٹ بڑھا نہ تھا کہ ردا سر سے چھن گئی

۱۲
دولھن کے سر نثار تھے دولھا نثار تھا
مہمان جو دولھن کے تھے دولھا نثار تھا
دولھا کو دولھن سے نہ کچھ پیار تھا
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۳
بس اور زبان پر نہ تھا کچھ سوائے حال
نہ سنا وہ کسی نے حسن کا نہ حسن کا حال
کھلتا ہی جا بجا تھا خضب بانکپن کا حال
کہتا تھا ہر کوئی یہ حسن کا حسن کا حال
کیا خوب ہے یہ قاسم نوشاہ جواں کا حال

۱۴
شادی کا ذکر کیا ہی طبیعت حزین ہوئی
مہمان ہی جس غریب کی شادی نہیں ہوئی

۱۵
ہان ایک جم غفیر تھا گرد و نواح کا
دولھا سے بھی سوا تھا جو عالم نکاح کا
نوشاہ کا حسن تھا کہ مہ چودھویں کا چاند
خضر سے تھا سوا سر دولھا پہ تاج کا

۱۶
رنگت ہی سبز فکر ہی صدمہ ہی قہر ہی
تا خیر ابن سید مسموم زہر ہی

۱۷
دولھا ہوئے نہ دولھن کے ہمراہ ہم نشیں
غم کا ہمیں تھا ساتھ نہ تھا کوئی شادمیں
کہتے تھے سب یہ دیکھ کے دولھا کو دل حزیں
کیا ہو گیا ہی آج کو دولھا کو کیا ہوا

۱۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۲۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۳۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۴۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۵۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۶۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۷۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۸۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۹۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۴
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۵
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۶
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۷
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۸
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۰۹
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

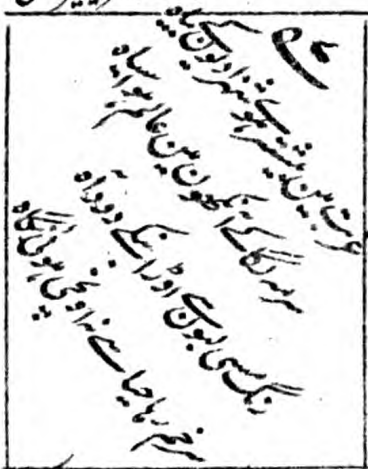
۱۱۰
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۱۱
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۱۲
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے نہ تھا کچھ بھی واسطہ
دولھن کو دولھا سے تھا فقط واسطہ

۱۱۳
دولھا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نہ تھی
دولھن کی بھی ابھی تو ہتھیلی رچی نہ تھی
دولھا کو دولھن سے کچھ آشنائی بھی نہ تھی
دولھا کو

۱



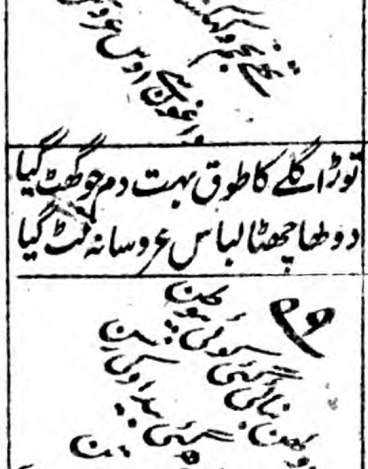
ماتم سر لحد ہی کہین شور و شین ہے
دولھا بنا ہوا کوئی سوتا ہی چین سے

۲



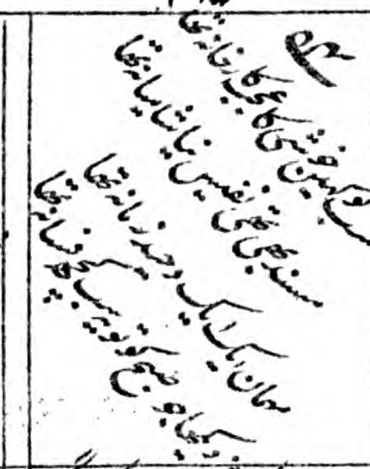
محفل ہوئی تباہ دم عیش کٹ گیا
آئی نسیم صبح مرقع الٹ گیا

۳



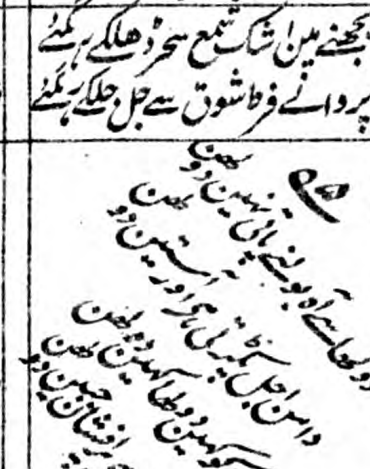
دولھا تمام رات کا جاگا جو سو گیا
پھولون کے ہار پہنے ہوے دفن ہو گیا

۴



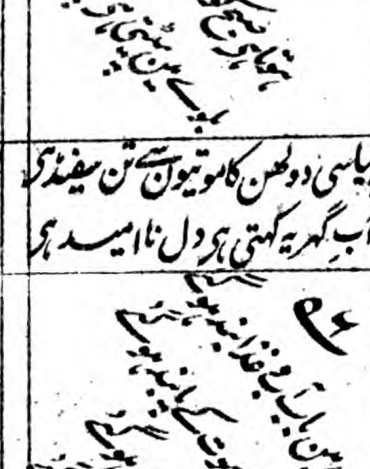
بجھنے مین اشک شمع سحر ڈھلکے رہ گئے
پروانے فرط شوق سے جل جلکے رہ گئے

۵



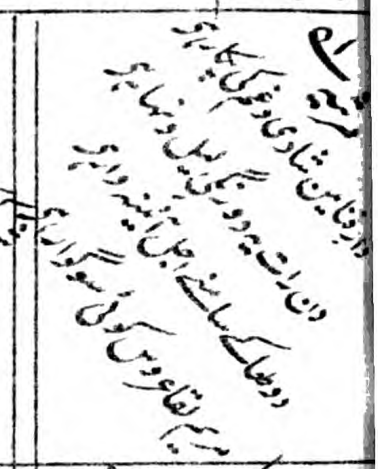
پیاسی دولھن کا موتیون سے تن سفید ہی
آب گہر یہ کہتی ہی دل ناامید ہی

۶



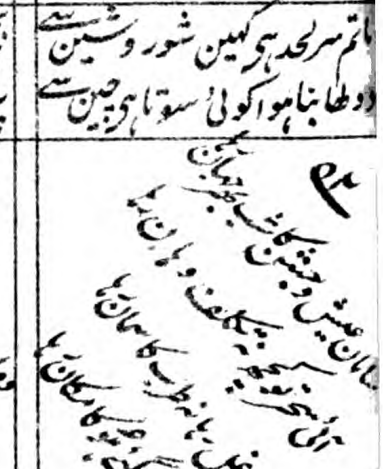
ہر شکل زرد صورت صد برگ ہو گئی
شادی براتیون کے لیے مرگ ہو گئی

۷



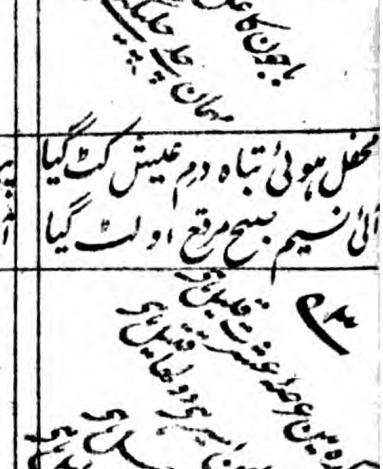
یارا زنانہ ضبط کا دولھا سے چھوٹ کے
تعویذ پٹنے مین گرا سر سے ٹوٹ کے

۸



توڑا گلے کا طوق بہت دم جو گھٹ گیا
دولھا چھٹا لباس عروسانہ ٹٹ گیا

۹



غش آگیا قلق سے عجب حال ہو گیا
دولھا کا جسم گھوڑون سے پامال ہو گیا

۱۱۸

گھر کے جو بچے تھے سو خیمے مین چھپائے
جلدی مین بہنوں نے اوڑھنے کھلائے بازو
دل غم سے ہو افگار یہ کہتے تھے وہ مہ رو
ہم اچھے ہین تشویش نہ کچھ کیجیے اماں
بازو نظر آتے ہین چھپا لیجیے اماں

۱۱۹

جن بازوون سے بھائی نے گلے ڈالے تھے
ریشم سے اونھین ہاتھون مین باندھے گئے ہین
فریاد ہے کس سے کہ ستم ایسا ہوا ہے
ناچار ہین گھیرے ہوے سب دشمن جاں ہے
آتے جو مدد کے لیے فرزند کہان تھے

۱۲۰

رہ رہ کے ہلے کچھ اشک دم نزع جو ڈھل کے
باہین بھی گرین گردن زینب سے نکل کے

۱۲۱

مضطر ہوون کیون خیمے کی طرف ناز سے جاکر
مرکھولے ہوے گرتے ہین ان جرم شاہ پر
تا گنبد افلاک گئے نالہ جانکاہ
اس گلشن ایجاد سے سُنھ موڑ رہے ہین
جلد آیئے بھائی کہ یہ دم توڑ رہے ہین

۱۲۲

مشکل کا پتا ہنگام ہے کاہے سے خبر ہو
اسدم ہے یہان صبر خدا لائے حضرت
تشریف یہان لائیے ہین آپ کے خواہر
مشکل مین غلامون کی خبر کیا نہین لیتے
تسلیم اخیر ای شہ والا نہین لیتے

۱۲۳

تسلیم ہین کی سو کو شہ گئے دونون
ماتم کے لیے آہ بہن مر گئے دونون

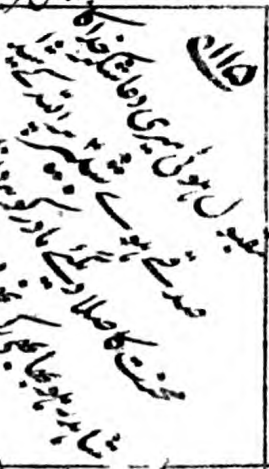
۱۲۴

کہتے تھے کہ اے سیدانیون نے خاک اڑائی
فریاد فضا یکسر زینب کی سنی ہے
ماتم کا ہی غل خاک بسر چھوٹے بڑے ہین
دو چاند زمین پر شفق خون مین پڑے ہین

۱۲۵

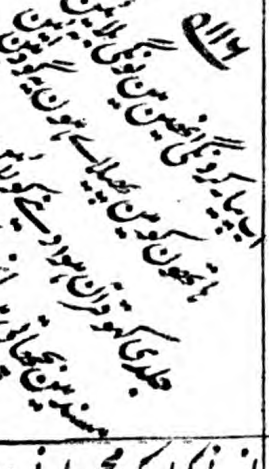
انا کو کہان صبر ہے ہوش
رو رو کے جگر جب ان میدان مین ہوے غش
ہر وقت دعا گو ہے اسدہ کی سر عرش
عزت ہے معبود دلیرون کا تصدق
ان خون مین ڈوبے ہوے شیرون کا تصدق

۱۰۹



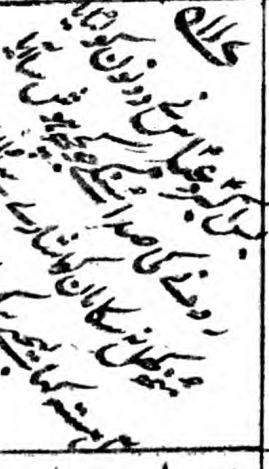
جب گرد ان مولا سے ملی نصرت دلدار
جب تیر سہ پہلو سے حسین ہوگئے افگار
جب ہاتھ کٹے جعفر طیار کے جیسے
ڈوشاک لٹی لاش یم خون مین پڑی تھی
تھے ہونٹھ یزید ستم آرا کی چھڑی تھی

۱۱۰



اور ایک کو جھک کے علی اکبرؑ نے اوٹھایا
علی بکف شہ بیکس و بیمار نے اوٹھایا
خیمہ کو قدم بسط بہ پیمبر نے اوٹھایا
زینبؑ نے کہا شکر خدا آتے ہین شبیرؑ
ش شان سے دو فدیون کو لاتے ہین شبیرؑ

۱۱۱



مجروح ستم گر نہین دو بانکے ہوئے آتے
تھی پاس مین گر نہین دو بانکے ہوئے آتے
زینبؑ نے کہا بانون کو نکلے ہوئے آتے
جب ہاتھ کٹے جعفر طیار کے جیسے
ابھی یہ وہی ہین مگر اب قدر بڑی ہی

۱۱۲

جب حسن دو شیر نر آتے ہین دیکھو
میدان سے یہ نور نظر آتے ہین دیکھو
جانباز شہ جن و بشر آتے ہین دیکھو
جو چاہیے تھا آج وہی کام کیا ہی
اب اُنسے مین راضی ہون عجب نام کیا ہی

۱۱۳

قتل جو بھائی کا ہوا ہی اوسکے سبب سے
زینبؑ کے ہوئے رنڈسال اوسکے سبب سے
فرزند ہوئے بے پر و بال اوسکے سبب سے
بیٹون مین بھی نام ہوا اوسکے سبب سے
پیاسے مئے کوثر کا مزا لیتے ہین دونون

۱۱۴

تھا جو ہوئی تھی مین خفا یاد ہی بیٹا
شرمندہ تھے یہ یاد نہ کیا یاد ہی بیٹا
خاموش ہوئی ہے کچھ نہ کہا یاد ہی بیٹا
جاتا طرف دشت بلا یاد ہی بیٹا
تھی حق سے دعا جی سے گذرتے ہوئے دیکھون

۱۱۵

قبول ہوئی میری دعا شکر خدا کا
صدقے ہوئے شبیرؑ پہ میں اکبرؑ و ابا کے
خنجر کا صلا دیگئے مادر کو یہ دانا
شاباش پہ ہو بھائی بھی کہ انھین دو ہی بخشا
ان دونون کی روحون کو بہت شاد کرونگی
شاباش کہونگی انھین جب یاد کرونگی

۱۱۶

اب پیاسے کو پانی انھین دینگی لا کے مین
انھون کو مین پھیلے ہوئے دامن سے چھپا کے
جلدی کہو قربان ہو اوسدم سے کہ لا کے مین
بانو نے کہا سر کو مجھے جانے دو لوگو
بگھراتے ہین مجروح ہوا آنے دو لوگو

۱۱۷

بس کر دعا اسنے دونون کو بلایا
روتے کی صدا سنکے کلیجہ مین سمایا
مشکل سے سکھا ان کو بہت صبر سکھایا
یہ عمر ہوئی دامن دولت مین پلے ہم
اماں ہمین سینہ سے لگاؤ کہ چلے ہم

۱۰۰

لشکر سے کیا نکل شہ دیں بہ بانکپن
ہر سمت میں صفین میں جیسے ہو دھوم میں
ہر حرب سے کھیلا وہ نہیں کیا کیا ہے ہوشیار
ہر وار خالی کرتے ہیں بن خوب سوچ کر

لڑنے میں نہاں بھی نظر آتے ہیں جو رکے ہیں
ہاں تیر لگاؤ پر تسلیم سے جھکے ہیں

۱۰۱

سطوت کی گھڑی ہے قیامت کی گھڑی ہے
اے لشکر روم و فرنگ ہیں سب دھوم سے کھڑی ہے
نرغے میں ہے بھائی کے نہیں فوج کی پروا
سن چھوٹے سے بھائی کو سنبھالے ہوئے بڑی ہے
ہاں ان کو سنبھالے ہوئے دیکھی ہے بڑی ہے

مُنہ دیکھتی ہیں اشک فشاں ہوتی ہیں زینب
ہاتھوں سے جگر تھامے ہوئے روتی ہیں زینب

۱۰۲

اب جھوٹ طمانچے کے پیادوں نے کیا ہے
شہزادی پہ فاطمہ کے لشکر نے کیا ہے
شہزادیوں میں اب فقط اک بی بی رہی ہے
شہزادہ شہید اک علی اکبر نے کیا ہے
اس بی بی پہ جو ظلم و ستم لشکر نے کیا ہے

ہیں بے ردا عورتیں اور گھر لٹ گیا سارا
روتے ہیں سر پیٹتے ہیں کوئی نہیں چارا

۱۰۳

ہاتھ اپنے سے ہو بند اسد اللہ کے جانی
واحسرت و اندوہ و بلا دیکھی نہ جانی
منظور رکھے تجھ کو خدا آفتوں سے یا نی
دولوں دو طفل تجھ سے ہوئے ظلم کے بانی

سینوں سے پس پشت سنانیں نکل آئیں
او گلا جو لہو مُنہ سے زبانیں نکل آئیں

۱۰۴

تھا وہ بھی دلیروں میں شہ انس و جاں کا
تھا وہ بھی علی حیدر صفدر کی زباں کا
تھا وہ بھی علی حیدر صفدر کی زباں کا
تھا وہ بھی علی حیدر صفدر کی زباں کا
تھا وہ بھی علی حیدر صفدر کی زباں کا

نزدیک جو دیکھا دو سر مجروح نے آکے
بھائی کو لیا گود میں رو رو کے بلا کے

۱۰۵

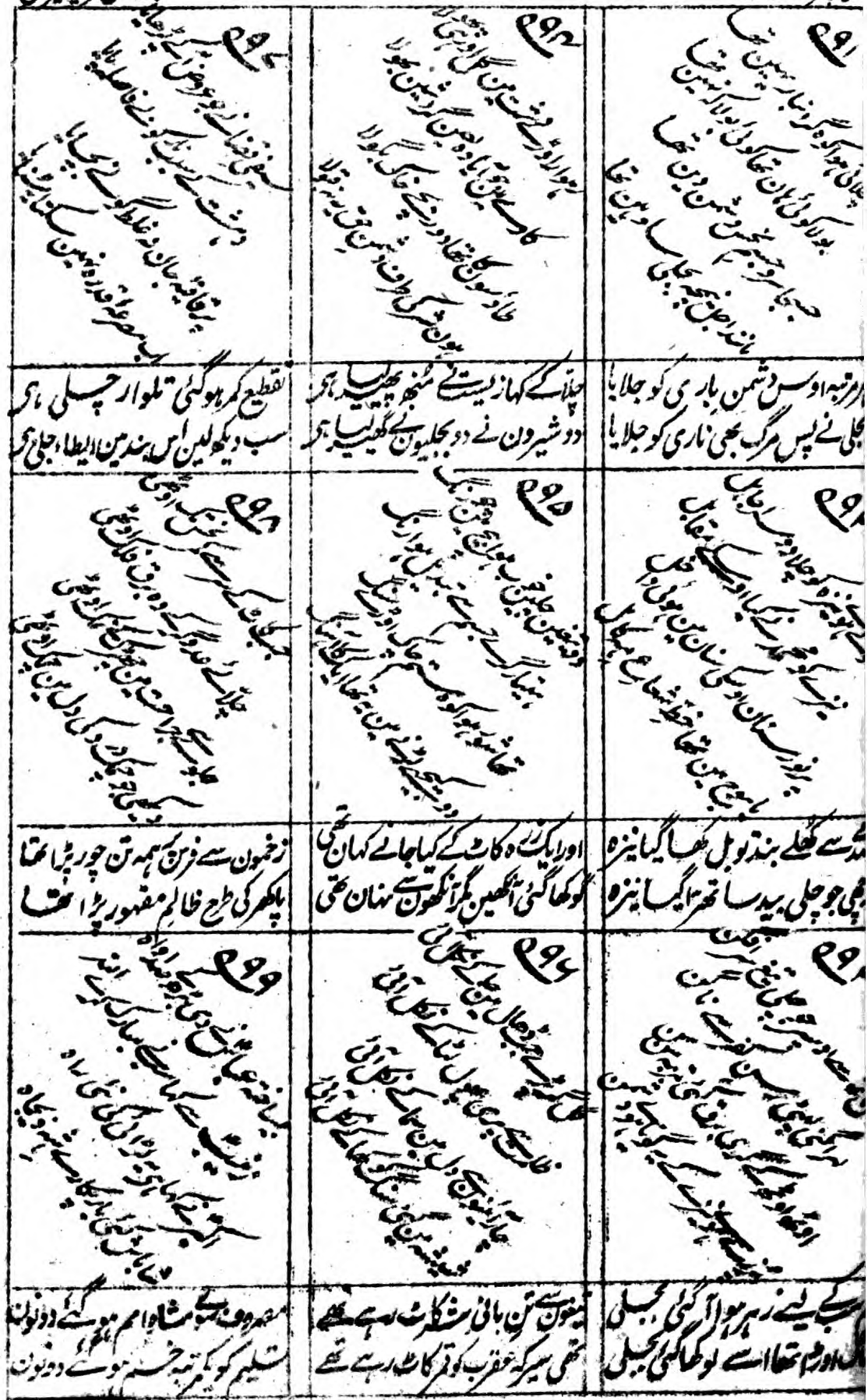
لڑتے ہوئے بھائی کے جو ہمراہ گئے تھے
الفت سے علی اکبر و عباس نئے تھے
عابد نہ تھا بیمار تو ہمراہ گئے تھے
ہمراہ گئے تھے تو ہمراہ گئے تھے

سر کٹ کے گرے تھا شور یہی اہل جفا میں
لیتے ہوئے دو شیر گرے دشت بلا میں

۱۰۶

اصغر کو علی اکبر و عباس نئے تھے
مقتل میں حسین ابن علی ساتھ گئے تھے
جب غنچہ دہن کو بر و بشر آئے نئے تھے
جھکائی

کی زخمیوں نے عرض شہ تشنہ لب کو
یوشاک نہ بھر جائے غلاموں کے لہو سے



۹۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۱
[illegible] کو جلایا
[illegible] نے پس مرگ بھی ناری کو جلایا

۹۲
چلا کے کہا زیست نے منھ پھیر لیا ہے
دو شیروں نے دو بجلیوں نے گھیر لیا ہے

۹۳
قطع کمر ہو گئی تلوار چلی ہے
سب دیکھ لیں اس بند میں ایطا جلی ہے

۹۱
[illegible] سے کھلے بند تو بل بھاگیا نیزہ
[illegible] جو چلی بید سا تھرا گیا نیزہ

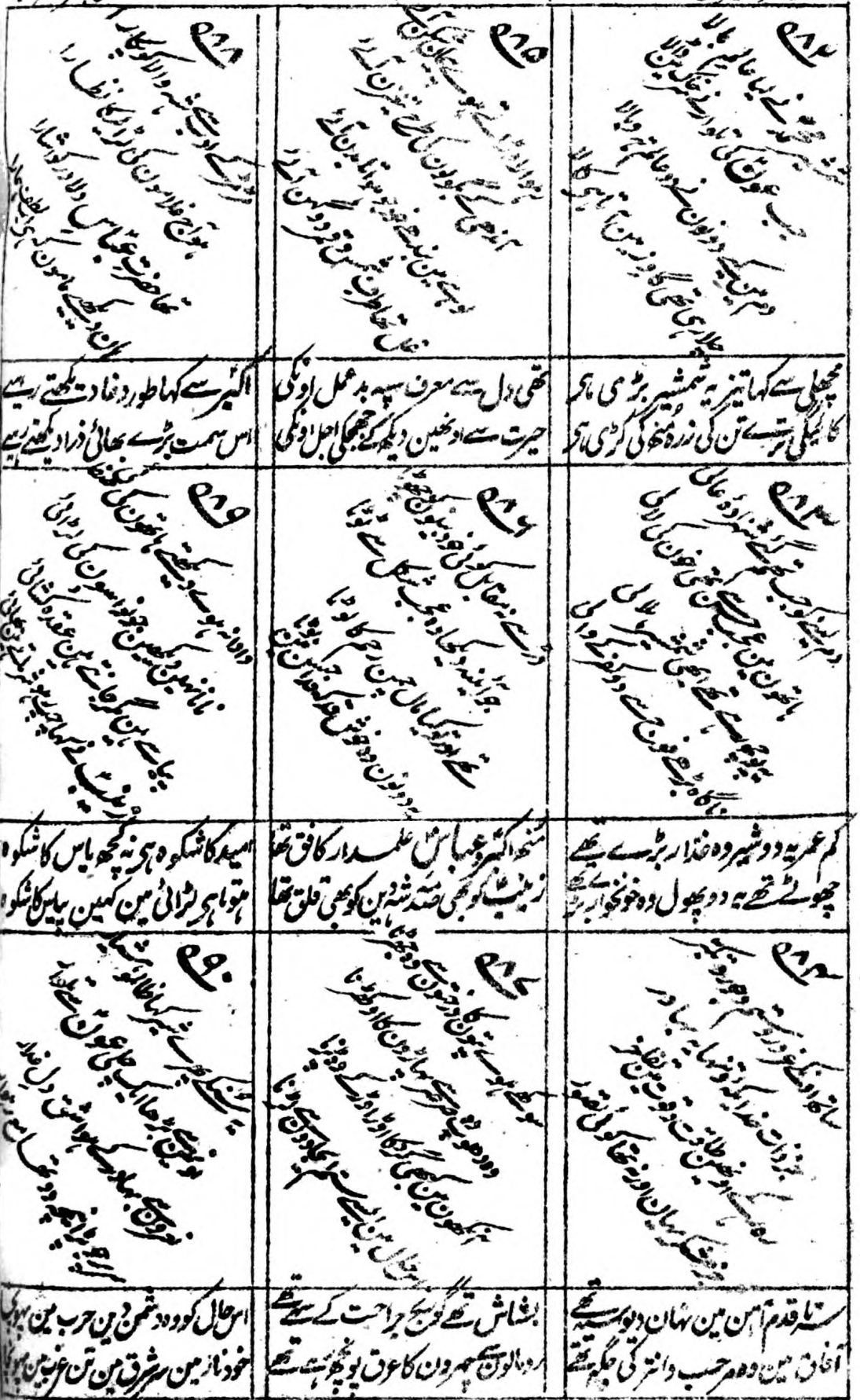
۹۲
اور ایک زرہ کاٹ کے کیا جانے کہاں تھی
کو کھا گئی آنکھیں مگر آنکھوں سے نہاں تھی

۹۳
زخموں سے فرس کے ہمہ تن چور پڑا تھا
پاکھر کی طرح ظالم مفہور پڑا تھا

۹۱
[illegible] کے لیے زہر ہوا آ گئی بجلی
[illegible] اور تھا اسے لو کھا گئی بجلی

۹۲
تیغوں سے تن باقی شکافت رہے تھے
تھی سیر کہ عقرب کو قمر کاٹ رہے تھے

۹۳
مصروف ستم کے مشاہم ہو گئے دونوں
تسلیم کو یکمرتبہ خم ہو گئے دونوں



۷۶

[illegible] کا چلن ہے انھین معلوم
[illegible] سن ہے انھین معلوم
[illegible] جو سن ہے انھین معلوم
[illegible] ہے انھین معلوم

تر دیر سے ظلم و ستم و قہر سے مارا
ان سب نے ہمین قتل کیا زہر سے مارا

۷۷

[illegible] صدا دی کہ ٹھہر جاؤ
خاموش ہو گویا ہم حیرت مین پڑے ہو
ہاتھ اور دعا کو نہ اٹھاؤ کہ بڑے ہو

روکے سے نہ رک جائین ذرا ٹوکتے رہنا
نرغے مین نہ گھبرا کے لڑین روکتے رہنا

۷۸

[illegible] ہو گئے دونو
غازی نے کہا کیا ہم و غا ہو گئے دونو
ہو وار اثر سے پرے ہوا ہو گئے دونو
[illegible] کہا ڈھونڈھ رہے کیا ہو دونو

تشویش جو زینبؑ کو ہوئی چاند کہان ہین
تیغون نے چمک کے یہ بتایا کہ یہان ہین

۷۹

[illegible] کیا ہوا کیسے گھوڑے سے گرے ہو
دونو کے کہا اور سنبھلے ہوا فیصلہ تیرا
[illegible] ہوئی آپکا ہاتھون مین ہے بیڑا

تھا قصد کہے ہان پر ابھی ہان نہ کہا تھا
شعلہ سا تہ تیغ دو دم لوٹ رہا تھا

۸۰

[illegible] تیغ محمدؐ کی جو پوشاک
[illegible] کے گئی تن سے سر افلاک
[illegible] ہی لہرا کے گئی ہاں ان چاک
[illegible] کہ خطا کہا ان چاک
[illegible] ہین کہ [illegible] ہوئی ہے یہ پیدا
[illegible] تیغ سے خون [illegible]

تو وجہ صفائی کی اب اظہار ہوئی ہے
جاروب خلک سرخ نمودار ہوئی ہے

۸۱

[illegible] اصغر سے [illegible]
[illegible] ہین [illegible] ہین عجب حال سے بچے
[illegible] کی چال سے بچے
[illegible] سے بچے

ہر ایک طرف خون کی نہرین سی بہی ہین
دو بجلیان بالائے ہوا کوند رہی ہین

۸۲

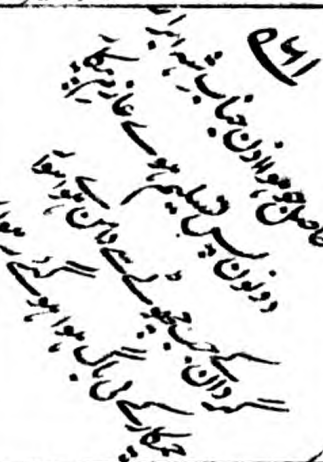
[illegible] دونو کے [illegible]
[illegible] ہین [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

ب طائر جان مضطر و محزون نظر آئے
سر پر جو وہ شہباز ہمایون نظر آئے

پردے مین صفائی کے الم دیتی ہین تیغین
بجھا گو کہ لہو پیتی ہین دم لیتی ہین تیغین

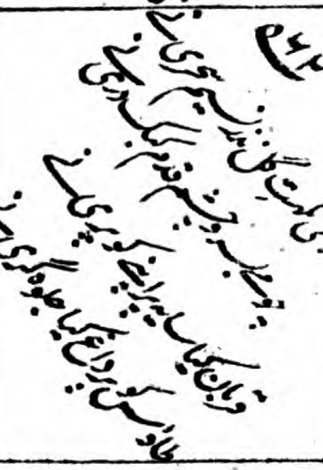


۵۵



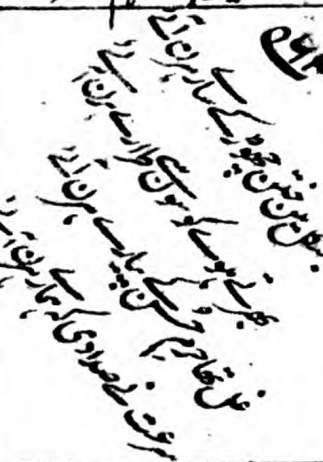
زینبؑ نے صدا دی کہ وہ ساعت بھی قریب ہے
موقع ابھی سینہ سے لگانے کا نہیں ہے

۵۶



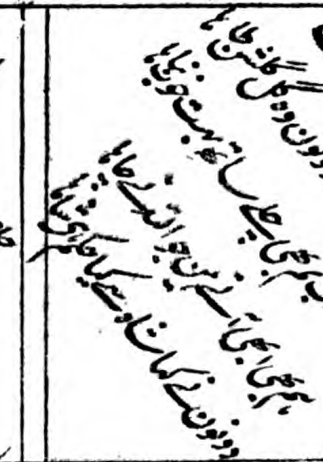
یوں پہلوؤں مین وہ مہ کامل نظر آئے
شیر اسد اللہ کے دو دل نظر آئے

۵۷



دی سب نے صدا گلشن فانی مین نہیں ہیں
جاتے ہو جہان تم وہ بہار بھی وہین ہین

۵۸



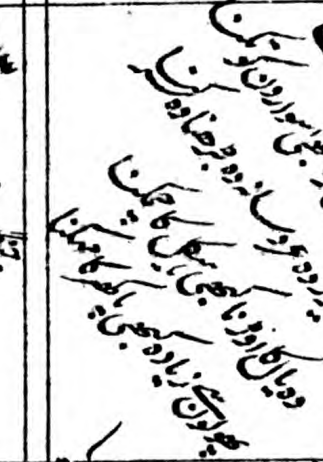
تھا رنج پسینے مین نہائے رہے مولا
تا دیر اونھین سینہ لگائے رہے مولا

۵۹



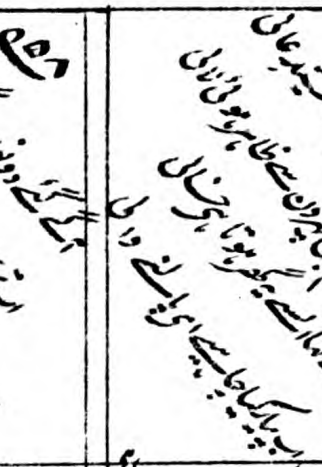
کیا شاد حضور شہ ابرار کھڑے تھے
اپنے کو بنائے ہوئے رہوار کھڑے تھے

۶۰



غل تھا یہ فرس پانوں زمین پر نہین رکھتے
پرزون سے اوڑین تیز مگر پر نہین رکھتے

۶۱



اوڑکے یہ ادھر تھا وہ چمک کے ادھر آیا
طاؤسون مین بجلی کا تماشا نظر آیا

۶۲

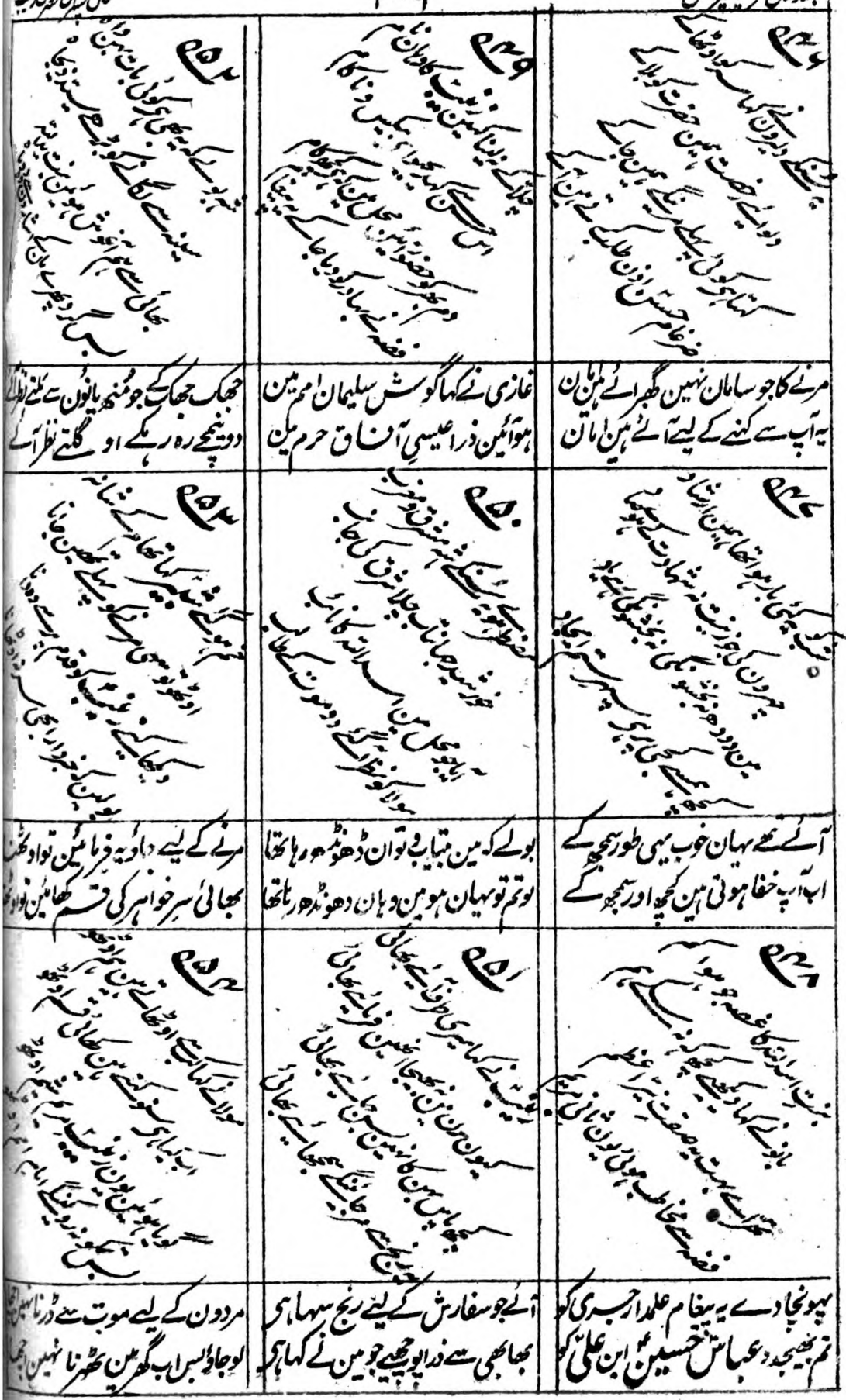


گلزار خیال و خرد و ہوش خزان تھا
مین خواب مین ہون و ہم کو یہ طرفہ گمان تھا

۶۳



یہ تو ہین تا گرد رسائی نہین دیتے
کیا برق مجسم ہین دکھائی نہین دیتے



۴۴۹
غازی نے کہا گوش سلیمان امم مین
ہوائین ذرا عیسیِ آفاق حرم مین

۴۵۰
بولے کہ مین بیتاب تو ان ڈھونڈھ رہا تھا
تو تم تو یہان ہو مین وہان ڈھونڈھ رہا تھا

۴۵۱
آئے جو سفارش کے لیئے رنج سہا ہی
بھابھی سے ذرا پوچھیے جو مین نے کہا ہی

۴۵۲
جھک جھک کے جو منھ پانون سے ملنے نظر آئے
دو پنجے رہ رہکے او گلتے نظر آئے

۴۵۳
مرنے کے لیے دا دیہ فرمائین تو اوٹھ
بھائی سر خواہر کی قسم کھائین تو اوٹھ

۴۵۴
مردون کے لیے موت سے ڈرنا نہین اچھا
لو جاؤ بس اب گھر مین ٹھہرنا نہین اچھا

۴۴۸
مرنے کا جو ساماں نہین گھبرائیے ہین ماں ن
یہ آپ سے کہنے کے لیے آئے ہین اماں ن

۴۴۹
غازی نے کہا گوش سلیمان امم مین
ہوائین ذرا عیسیِ آفاق حرم مین

۴۵۰
بولے کہ مین بیتاب تو ان ڈھونڈھ رہا تھا
تو تم تو یہان ہو مین وہان ڈھونڈھ رہا تھا

۴۵۱
آئے جو سفارش کے لیئے رنج سہا ہی
بھابھی سے ذرا پوچھیے جو مین نے کہا ہی

۴۵۲
جھک جھک کے جو منھ پانون سے ملنے نظر آئے
دو پنجے رہ رہکے او گلتے نظر آئے

۴۵۳
مرنے کے لیے دا دیہ فرمائین تو اوٹھ
بھائی سر خواہر کی قسم کھائین تو اوٹھ

۴۵۴
مردون کے لیے موت سے ڈرنا نہین اچھا
لو جاؤ بس اب گھر مین ٹھہرنا نہین اچھا

۳۷
دیکھا اچھا ہی سہی مرکے تو دیکھا اچھا
ہو قیدی اچھا کہ گذرے سب سے تو اچھا
بیٹا دھڑ اچھا کہ دھڑ سے جدا تو اچھا
زینب خوب ہی ہے صبر کا دامن تیرا

مرنے سے ڈرے اوسکو بہادر نہیں کہتے
جس دُر مین نہو آب اوسے دُر نہیں کہتے

۳۸
آئینہ وہ کب ہے جو تمہین سکھا نہیں سکتا
ہو کونسا دریا کہ تمہین آ نہیں سکتا
خورشید نہیں نیر اعظم جو ڈلا نہیں سکتا

کہتے ہین سخی کب اوسے ہمت نہین جسمین
ایسا بھی کوئی پھول ہی رنگت نہین جسمین

۳۹
کیون غم زدون کی شب کو سحر تم نہین کرتے
کیا فکر ہے کیون ہو کے نڈر تم نہین کرتے
جب تک کہ ہمین ہو نہ خبر تم نہین کرتے
ہم سے تو نہین ہو نہ سحر تم نہین کرتے

ہم مین ہو تم سبطِ نبی لشکر شر مین
یہ تو باہر رہے کیون عکس ہو گھر مین

۴۰
بس ہو چکا ماون کا بڑا پیار یہی تھا
جس روز چلے گھر سے تم اقرار یہی تھا
تم جین سے ہو جین نہ بچین یہی تھا

بس ہو چکا ماون کا بڑا پیار یہی تھا
دو ہاتھون کو جوڑے ہوئے خاموش کھڑے تھے

۴۱
فضہ فاطمہ کی جگہ حضرت کے ہے
دیکھ کر یہ مجھے ہے ہے کرتی تھا اضطراب
مجھ سے کہتی تھی بی بی کہ ہے ہے غضب
کیا کہون کیا ہوا کیا ہو گیا کیا ہے اب

ماں بیٹون کی جانب نگران چھوٹے بڑے تھے
دو ہاتھون کو جوڑے ہوئے خاموش کھڑے تھے

۴۲
سوز مرثیہ راتون کو اندھیرے مین گرمی ہون
گرمی جو ہوئی صحن مین لے لیکے پھری ہون
اللہ تمہین یاد نہین آ رہی ہے
وہ رسی وہ بجلی کی چمک آ رہی ہے
وہ پیچھے وہ گرنا کہ نہ تھا جسکا ٹھکانا
وہ چیخ وہ گرنا وہ تمہارا بلانا

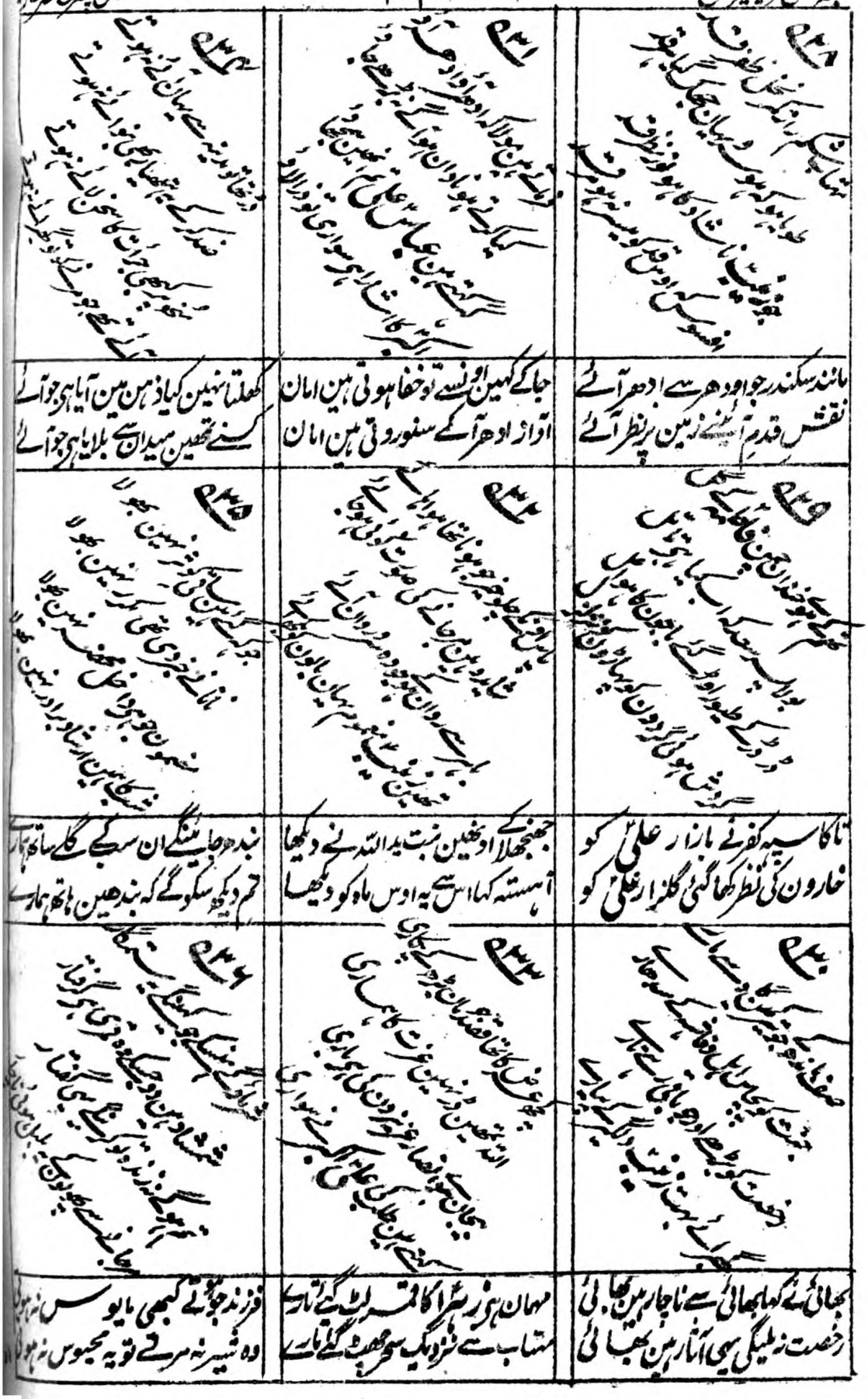
انصاف کرو خدمتین کسدن کے لیے تھین
اے بھابھی یہ سب محنتین اسدن کے لیے تھین

۴۳
یہ ہین بانو شہنشاہ دو عالم
تمہارے ہی واسطے ہے یہ ماتم
کچھ عرض کیا چاہتے ہین یہ کیا غم
کہو بھیجے ارشاد کیا ہے ہم مین

غرضہ مین ہین شبیر یہان سیدہی بھابھی
کیا کہتی ہو بیٹھو تمہین کچھ خیر ہی بھابھی

۴۴
ہے ہے مرے بچون کی ہوئی کیا گت ہے
ہے ہے مرے بچون کا لہو کیون بہا ہے
ہے ہے مرے بچون کا یہ کیا حال ہوا ہے
ہے ہے مرے بچون کا یہ کیا حال ہوا ہے

گو آپ سے چھوٹی ہون تمہاری تو بڑی ہون
کو عرض کرو ڈرتے ہو کیون مین تو کھڑی ہون



مانند سکندر جو ادھر سے ادھر آئے
نقش قدم آئینے زمین پر نظر آئے

جا کے کہیں او نسے تو خفا ہوتی ہیں اماں
آواز ادھر آ کے سنو روتی ہیں اماں

کھلتا نہیں کیا ذہن میں آیا ہی جو آئے
کہتے تھے میدان سے بلایا ہی جو آئے

تا کاسیہ کفر نے بازار علیؑ کو
خاروں کی نظر کھا گئی گلزار علیؑ کو

جھنجھلا کے او نہیں بنت ید اللہ نے دیکھا
آہستہ کہا اس سے یہ اوس ماہ کو دیکھا

بندھ جائینگے ان سب کے گلے ساتھ ہمارے
تم دیکھ سکو گے کہ بندھیں ہاتھ ہمارے

بھائی نے کہا بھائی سے ناچار ہیں بھائی
رخصت نہ ملیگی یہی آثار ہیں بھائی

مہمان ہوں رہا کا قمر لٹ گئے تارے
مہتاب سے نزدیک سحر چھٹ گئے تارے

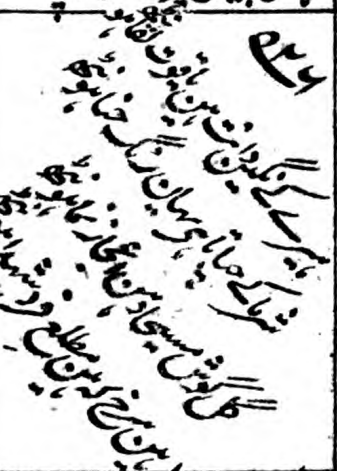
فرزند جو تو نے کبھی مایوس نہ ہوں
وہ شیر نہ مرتے تو یہ مجبوس نہ ہوں

۱۹



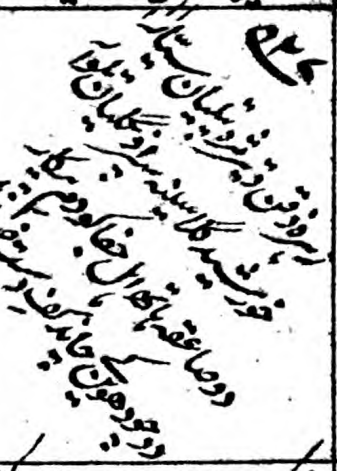
آنکھوں نے کہا منھ کی تجلی سے بھرے ہین
ہم دو گل نرگس ہین کہ مصحف مین دھرے ہین

۲۰



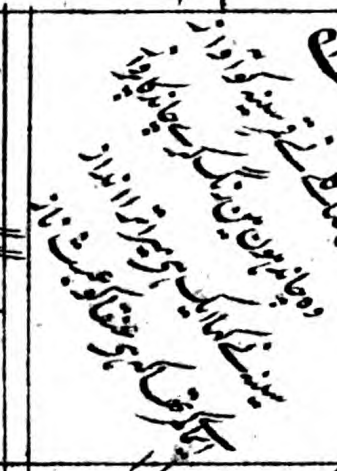
تقریر دقن تھی کہ ہی کیا جاہ ہماری
وہ سیب ہین یوسف بھی کرے چاہ ہماری

۲۱



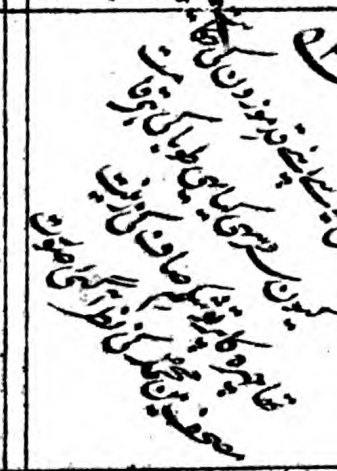
غل ناخنون پر ہونگے یہ بیتار کی صف کے
ہین پنجۂ مرجان مین نگین دُرِ نجف کے

۲۲



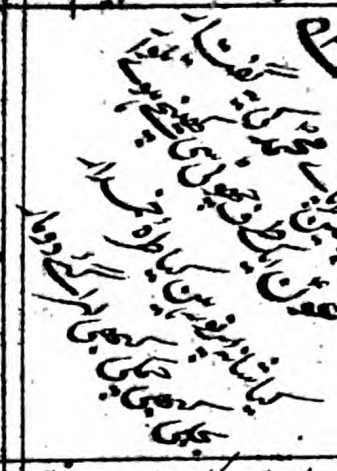
ہی رازکہ الوان لطافت کی مکین ہون
عنقا کسے کہتے ہین مین ہون بھی نہین ہون

۲۳



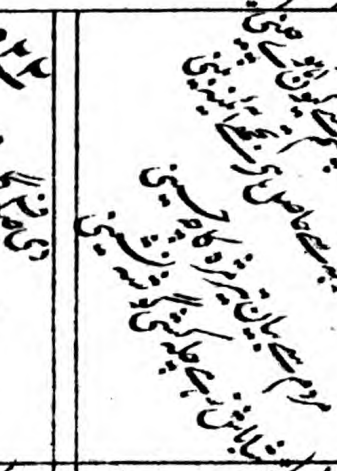
تھی پاؤن کی آواز کہ ہین بخل ہم ایسے
ثابت ہی زمانے مین نہین ہین قدم ایسے

۲۴



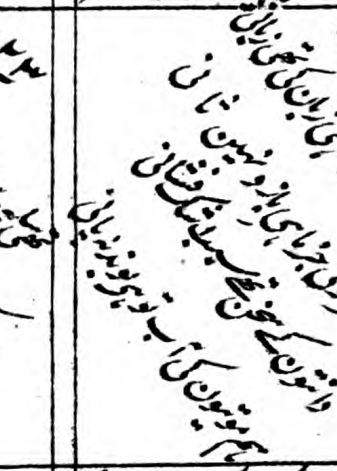
سنبل کا مسلسل کا اسی پیچ سے خم ہی
کیا طول ہے حاصل کہ یہان عمر ہی کم ہی

۲۵



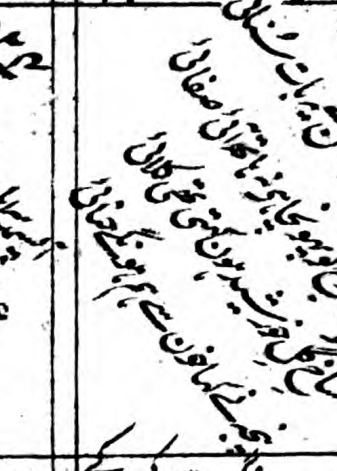
یون قطرے عرق کے کبھی دیکھے نہ سنے تھے
آہو کی جبین پر دُر شہوار چنے تھے

۲۶



ابرو کی چمک رخ کے پسینے مین سوا ہی
تلوار مین غط گل خورشید ملا ہی

۲۷



اپنا کہین پہلو بھی مقابل نہین رکھتا
کوئی جو کہے آئینہ تو دل نہین رکھتا

۱۰

ہو جلد کہین جنگ کہ حال آج کھلینگے
کہتے تھے کھڑے بدر کمال آج کھلینگے

۱۱

خاطر کو پریشان نہین میدان کی رغبت
ہر زخم ہے جاذب کہ مزا ہے سب کے اوپر
جھکا کے سر فوج کی طرف کہتے ہی تھے
ہر ایک کا ہے نشانہ جو ہر کہ زرہ کے تھے

۱۲

خوش خوش پسر مسلم ذیقدر کھڑے تھے
حلقے مین ستارون کے عجب بدر کھڑے تھے

۱۳

شہ فکر کرو فتنہ کہین وقت نہ ہووے
جلاد سے کہا عالی نے وار اسکا نہ ہووے
امان کا ہی ارشاد تھا تعین پہلے فرد ہووے
کہتے تھے کہ پہلے کسے حضرت کی رضا ہووے

۱۴

میدان پر ایک ایک بہادر کی نگہ ہی
وہ بولے کہ بیشبہہ تردد کی جگہ ہی

۱۵

شہ فکر ہوا کوچ کا سامان جہان سے
ڈرتے ہین گل جعفر طیار خزان سے

۱۶

بشاش تھے سب حیدر کرار کے پوتے
پر سوچ مین تھے جعفر طیار کے پوتے

۱۷

شہ عابس بکا کو لے کہ ہوئے غصہ مین
ہاشم کی بہادری کی تھی ہاس
کھا کے بدلہ فرزند حسن غیرت سے
تھے عارض فرزند حسن غیرت سے

۱۸

دعوی یہ گرون کو خط انوار حدا ہین
ہر بند کا تھا قول کہ ہم عقدہ کشا ہین

۱۹

ہین پھول مکان ہی دہن تنگ ہمارا
کس نور کے غنچہ مین بند ہار نگ ہمارا

۲۰

شانے کا سخن صاف یہ تھا شکل حسین ہی
وہ آئینہ ہون مجھمین کوئی بال نہین ہی

۲۱

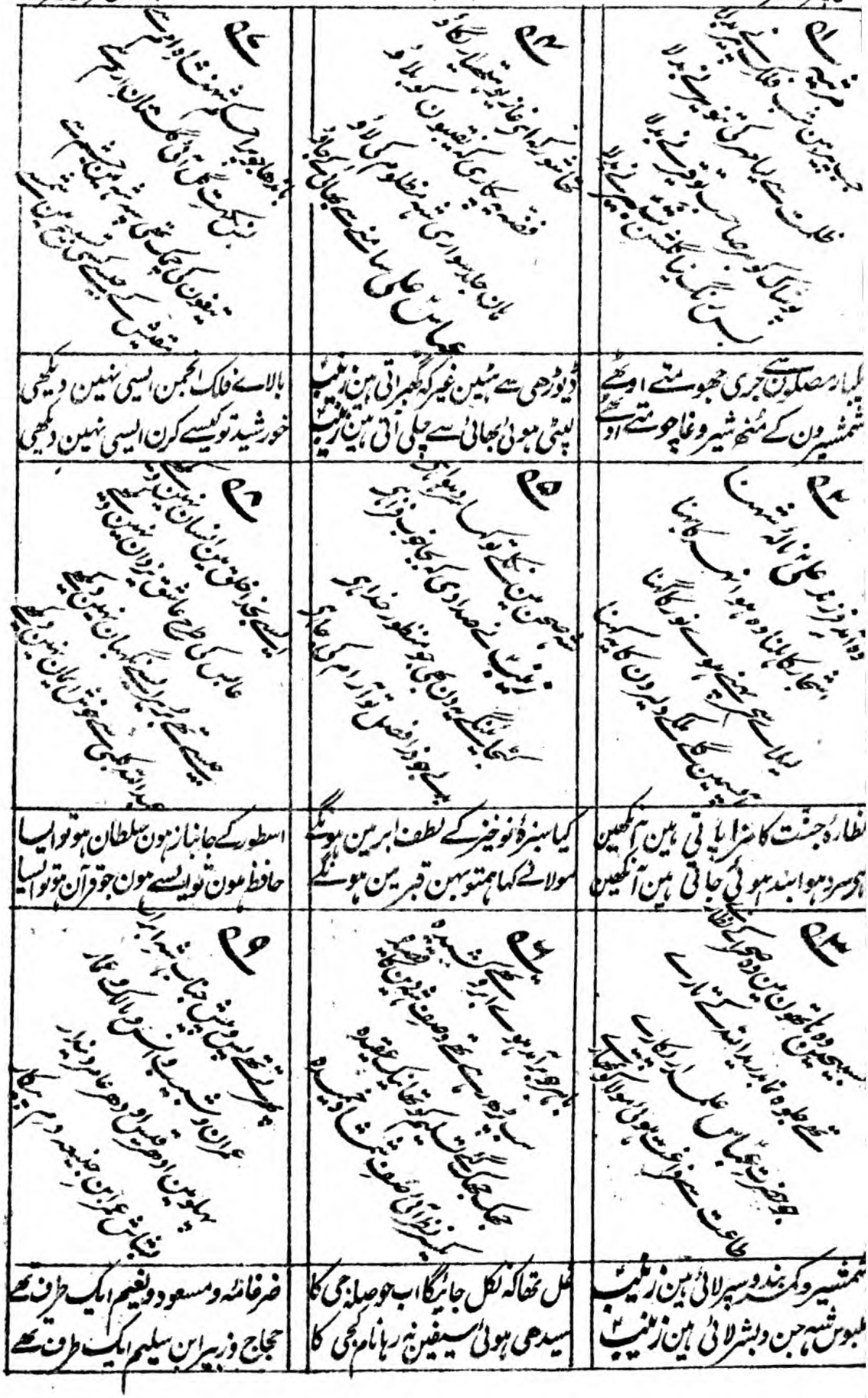
سمجھین ہمین خورشید جو آئینہ جبین ہین
پر کالۂ حفظ خط تقدیر ہمین ہین

۲۲

شہ فکر ہوا کوچ کا سامان جہان سے
ڈرتے ہین گل جعفر طیار خزان سے

۲۳

ہین پھول مکان ہی دہن تنگ ہمارا
کس نور کے غنچہ مین بند ہار نگ ہمارا



۴۵

کلثوم کو تڑپا چکے سکینہ
بیکس جان گئی ابھی اور سن سے نانے
بیٹھ کون پڑھ رہی تھی سر ہانے
بچی کی نواسی کو دیکھا قفس نے
جبین پر جبین ملکے رونی حزین زینبؑ
لو بیٹھ کا شکون سے دھونی حزین زینبؑ

۴۶

ہم ہو رہا تھا محمل کس
ادھر عون رہے تھے گلے میں رنگا دم
کھنچے دست دیا ہے گیا اور رہا ہم
بچری مردن ہچکیاں آئیں پیہم
کہا رو کے قفس نے جی ہار
بیٹھ کا شکون کو دیکھ

۴۷

ادھر سے ادھر زینبؑ پریشان
اشارہ کیا اٹھ جائے بیبیاں
کہا جاؤ بس باش حق نگہبان
سدھارا موسے باغ جنت دوڑ لیٹان
کہا بیبیوں سے دل بھر آئے
ہوا خاتمہ سر گئے سر سے

۴۸

سوگوار ہو ہم
ہوا شور آہ و فغان سے
بچی بھی بین غم سے تاب
سلام علیکم سلام علیکم
بچے ابر نیساں بہت رو رہے تھے
بیٹھ کا شکون ہو گیا



۱۲۹



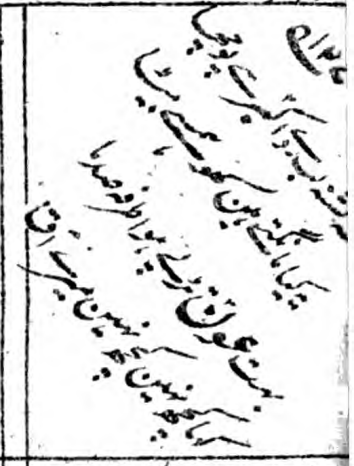
حالت کا باعث ہوئی پاس میری
را آپکی پیاس پر پیاس میری

۱۳۰



ذرا چین بدعت کے بانی نہ دینگے
لحد پر چھڑکنے کو پانی نہ دینگے

۱۳۱



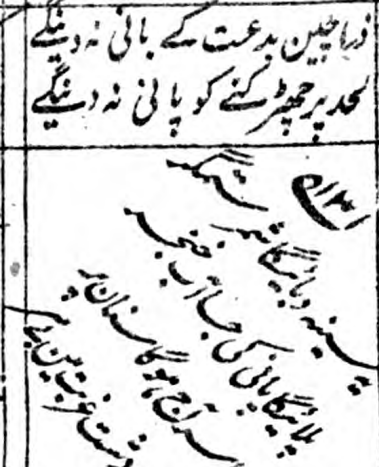
کہا بڑھکے زینبؑ نے آنسو دان میں
تمھارے وہ شاگرد دونوں کہان ہین

۱۲۸



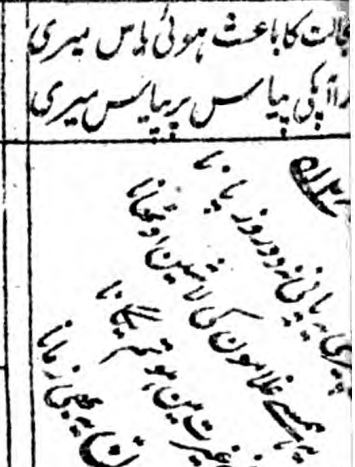
ب دریا ستمگر پینگے
م تم بھی آج آب کوثر پینگے

۱۳۲



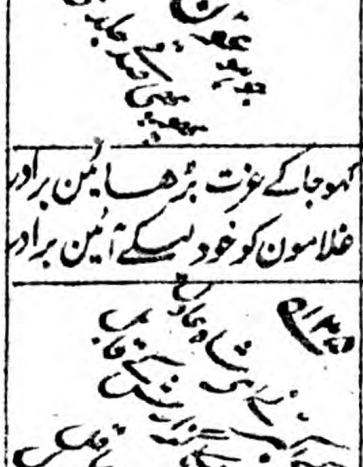
باس علیؑ و پیمبرؐ لٹیگا
کٹیگا ہمارا گلا گھر لٹیگا

۱۳۳



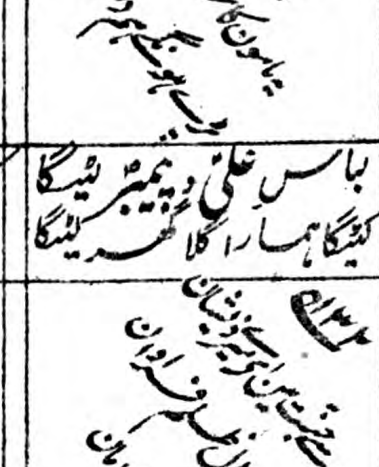
کہو جا کے عزت بڑھا ئین برادر
غلامون کو خود لیکے آئین برادر

۱۲۷



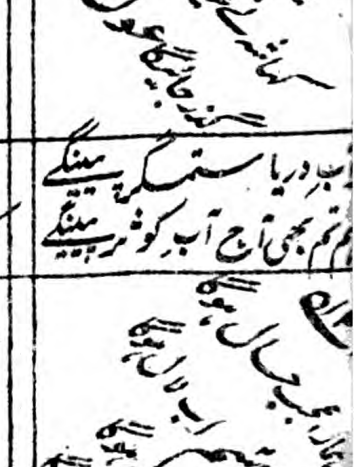
سب کوئی ای فدائی نہ دیگا
نکھون سے ہمکو دکھائی نہ دیگا

۱۳۴



جو باقی ہین اونکو بھی روتے تو آئے
حسینؑ آپکا ذبح ہوتے تو آئے

۱۳۵



بلاتی ہین دونون کو بابا اوھاؤ
کہا شاہ نے خیر اچھا اوھاؤ



۱۱۸
بہت دور جانا ہی پھر رہے گا
ٹھہر جائیے گا جو تھک جائیے گا
ہمارے لیے جلدی نہ فرمائیے گا
سنبھلیے ابھی تھوڑا دم لیجیے گا
رہے ہر جگہ ہاتھ مین ہاتھ بھائی
چلین باتین کرتے ہوے ساتھ بھائی

۱۱۹
جو پھر سے گئے ہو سنبھالے رہیو
گرا ہو گا کون بین ہر وقت مدنظر
چلا آئیگا اس پیشتر سے پیشتر
پس عون قاسم علی پیچھے پیچھے
رو کینگے نہ سوے عدم جانے والے
چلے آتے ہین سب ادھر آنے والے

۱۲۰
کہا سب نے ہم تو ہین مہمان عون تو
کہا عون نے بھائی کے لاشے پہ آنسو
چلین بھائی چھوڑ کے دونون پہلو
کہا سب نے پیارے ترے دل کے بازو
ہوا شور مانند جعفر اوٹھا لو
سنبھلنے نہ دو بر جھپون پر اوٹھا لو

۱۲۱
محمد اودھر بے خبر سو رہے تھے
ادھر عون پہلو مین جی کھو رہے تھے

۱۲۲
ہوا وقت صبح شکن ٹوٹے ٹوٹے
فضا میں سماں کن کے ٹوٹے ٹوٹے
ہوے سب کے تن چاک کے ٹوٹے ٹوٹے
گرے رہوار سے ہو کے ٹوٹے ٹوٹے

۱۲۳
ہوا ہے یہ ارشاد ہر ایک سے
کہ ہو جائے رخصت ہر ایک سے
ہمین یاد رکھیو ہر ایک سے
ہوے ہین جو ہم آپ کے تم ہر ایک سے
ثواب زیارت اودھر لیتے جائین
مسافر ہین زاد سفر لیتے جائین

۱۲۴
گرے عون گھوڑے سے دشت وغا مین
چراغ آپکا بجھ رہا ہی ہوا مین

۱۲۵
بہت جلد پھر کے حسینؑ آئے رن سے
لڑے بھانجون کو اوٹھا لائے رن سے
عجب حال تھا بادشاہ امم کا
علمدار سایا کیے تھے علم کا

۱۲۶
ذرا عون کو ہوش آیا تو پھر
بھلا کر کے اوسنے کیا یہ اشارا
نہین بس یہان سے کوئی قطرہ کہین سے
ملے کوئی قطرہ کہین سے تو لاؤ مین
ہمین آپ تھوڑا سا پانی پلاؤ مین

۱۱۱
[illegible] سے سراسر نہین لال دیکھین
[illegible] آج انکی لاشون کو پامال دیکھین

۱۱۲
زمین پر دل کینہ پرور کو دیکھا
ہنسے عون مڑ مڑ کے اکبر کو دیکھا

۱۱۳
نہ سایا نہ بستی فقط یاس ہوگی
رکھلینگے جراحت سوا پاس ہوگی

۱۱۰
[illegible] ابوالفضل عباس و شبہ
[illegible] پکارے کہ شاباش ضرغامِ شبہ
[illegible] علمدار ہو یا سر لشکر ہو شبہ
[illegible] لڑے اور لعینون کے شانون پہ بازو

۱۱۱
[illegible] چھا نشان ہی سبھی جان لینگے
[illegible] آتے ہین لاشون کو پہچان لینگے

۱۱۲
[illegible] ہوا حملہ در بیت زہرا کا بالا
عدو سے لپٹ کے گلا کاٹ ڈالا
بجالائے جس کیم شہنشاہ والا
نظر آگئی قدرت حق تعالا

۱۱۳
وہین دوسرے پر کیا وار ہٹ کے
گرے ہاتھ ظالم کے شانون سے کٹ کے

۱۱۴
[illegible] کے ہو مضطر نہ دیکھا
[illegible] کا ایسا غضنفر نہ دیکھا
[illegible] اعدا سے یکہ و تنہا نہ دیکھا
[illegible] برادر سا برادر نہ دیکھا

۱۱۴
عجب ہو کا عالم نظر آرہا ہی
بلا لیجیے بھائی گھبرا رہا ہی

۱۱۵
[illegible] ہو سکے کہ بھائی
[illegible] نہ کرسکے بھائی
[illegible] تمہارا سا دل کوئی لائے کہان سے
[illegible] ایسا بہن کیسی غیرت و شان سے

۱۱۵
چلے عون اوسجا سے گھوڑا بڑھا کے
بہت روئے بھائی کے لاشے پر آکے

۱۰۱

چھپے اپنے نزدیک یہ دور جا کے
کھڑے ہو رہے سامنے سر جھکا کے

۱۰۲

تلاطم بپا کرتی پھرتی تھی بجلی
تڑپتے تھے مجروح گرتی تھی بجلی

۱۰۳

ہوا بند دریائے خون بہ رہے تھے
سبھی یا علیؑ یا علیؑ کہہ رہے تھے

۱۰۴

اٹھا کر دل جو زمین پر پڑا تھا
جھکا کر گردن غیظ سے بھرا تھا
[illegible]
[illegible]

۱۰۵

سہارِ گل گلشن جعفری ہے
بلوریں کلائی لہو سے بھری ہے

۱۰۶

مدد کو جو تیری شہ میر آ گئے ہیں
یہاں بھی جناب امیر آ گئے ہیں

۱۰۷

ذرا جھک کے جس غول پر ہاتھ مارا
بہادر نے دو چار کو ساتھ مارا

۱۰۸

زرہ پوش کہتے تھے مشکل بڑی ہے
ارادہ ہے دوزخ کا منزل کڑی ہے

۱۰۹

ہوا شور چاروں طرف جنگ دیکھو
علیؑ کے گھرانے کا چو رنگ دیکھو

۱۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۰

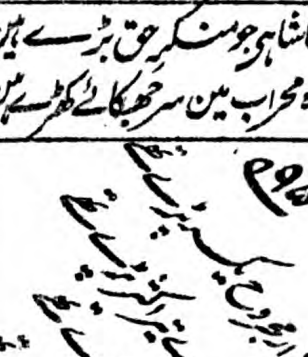
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۱



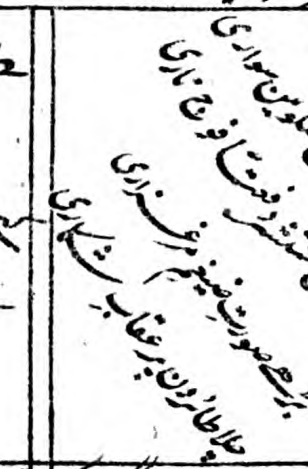
ہوے مورچے دیدۂ مور گھٹ کے
مژہ آہن بن بنگئے دم اولٹ کے

۹۲



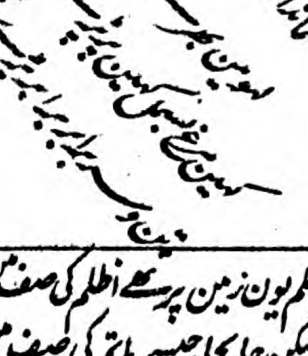
تماشا ہی جو منکر حق بڑے ہین
وہ محراب مین سر جھکائے کھڑے ہین

۹۳



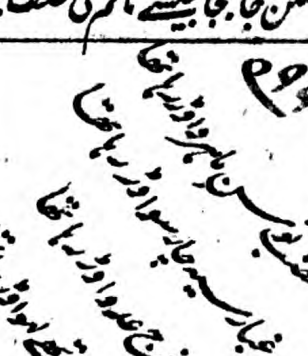
تن رو سیہ چاک سارا ہوا تھا
نواسے کا حیدر کے مارا ہوا تھا

۹۴



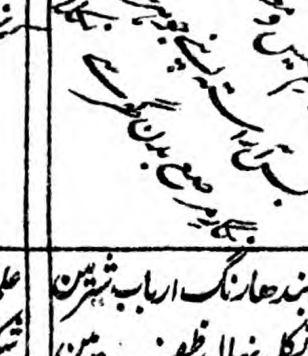
خزان کا بندھا رنگ ارباب شہر مین
نئی شاخ نکلی نہال ظفر مین

۹۵



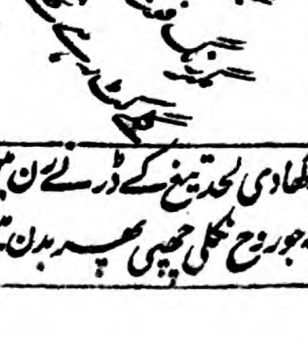
علم یون زمین پر پڑے اظلم کی صف مین
شکن جا بجا جیسے ماتم کی صف مین

۹۶



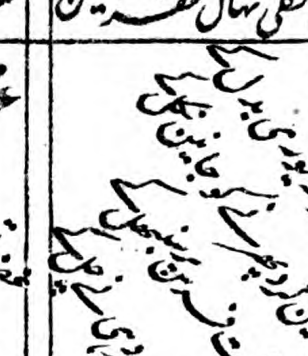
بھلا کون یہ وار رد کر رہا ہی
کہا عون نے حق مدد کر رہا ہی

۹۷



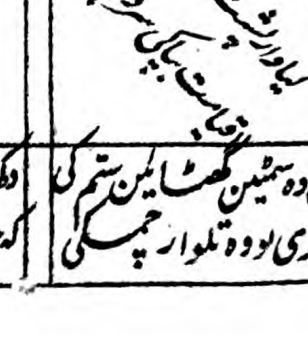
ہوا غل وہ سمٹین گھٹائین ستم کی
وہ بجلی گری لو وہ تلوار چمکی

۹۸

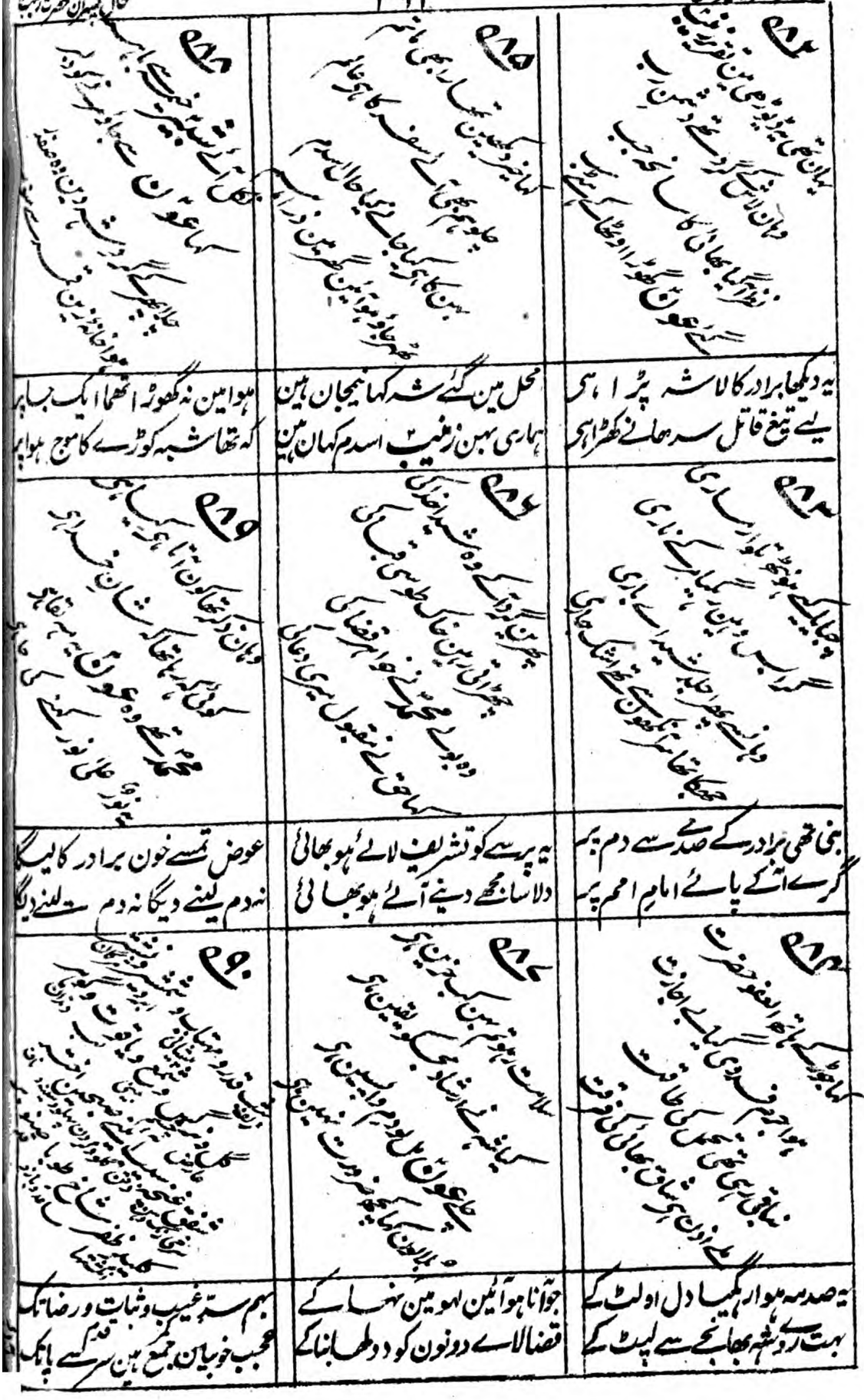


دکھادی لحد تیغ کے ڈر نے رن مین
کہ جو روح نکلی چھپی پھر بدن مین

۹۹



قضا بول اوٹھی مناسب سزا ہی
چھپائی ہی جان اسنے سر تہ کیا ہی



۸۴
یہان تھی بیڑیان دروازہ پر زنجیر
وہان لاش گرے تھے دشمن بے پیر
نظر آیا بھائی کا لاشہ جب
گرے گھوڑے سے گھوڑا اڑھکا کے

۸۵
کہا زینب دیکھیں تمہیں بھی نا غم
چلو ہم بھی آئے کیا حال اسدم
بہن کا سنا جب یہ فریاد و شیون
گھوڑا دوڑایا ہوا میں گھبرا کے

۸۶
نکل آئے شہ بیکس خیمے سے باہر
کہا گھوڑے کو روکو شاہ دین وہ صفدر
چلایا پھر کے گھوڑا خانہ زین سے

یہ دیکھا برادر کا لاشہ پڑا ہے
لیے تیغ قاتل سرہانے کھڑا ہے

محل میں گئے شہ کہا نیجان ہیں
ہماری بہن زینب اسدم کہان ہیں

ہوا میں نہ گھوڑا اٹھا ایک جا پر
کہ تھا شبہ کوڑے کا موج ہوا پر

۸۷
جہاں بیکسی ہو تو غم خوار ہی
گرے بس بہن بھائی لاچار ہی
وہانسے پھرا حیدر کرار ہی
جھکا تھا سر نعش گھوڑے سے ناری

۸۸
پھرن گرد کے وہ شہ ابرار کی
دوبالے تھے گرد سے انوار کی
کہا حق سے منظور یہ زاری
پھرا لی بہن خاک طوعی قضا کی

۸۹
کوئی کہتا تھا کون آتا ہے کیسا ہے
کوئی کہتا تھا کہ شاہ خوش ادا ہے
محمد سے تھے وہ عون سے یہ بھائی
پہونچ کر علی نور سے کہنے کی

بنی تھی برادر کے صدمے سے دم پر
گرے آکے پائے امام امم پر

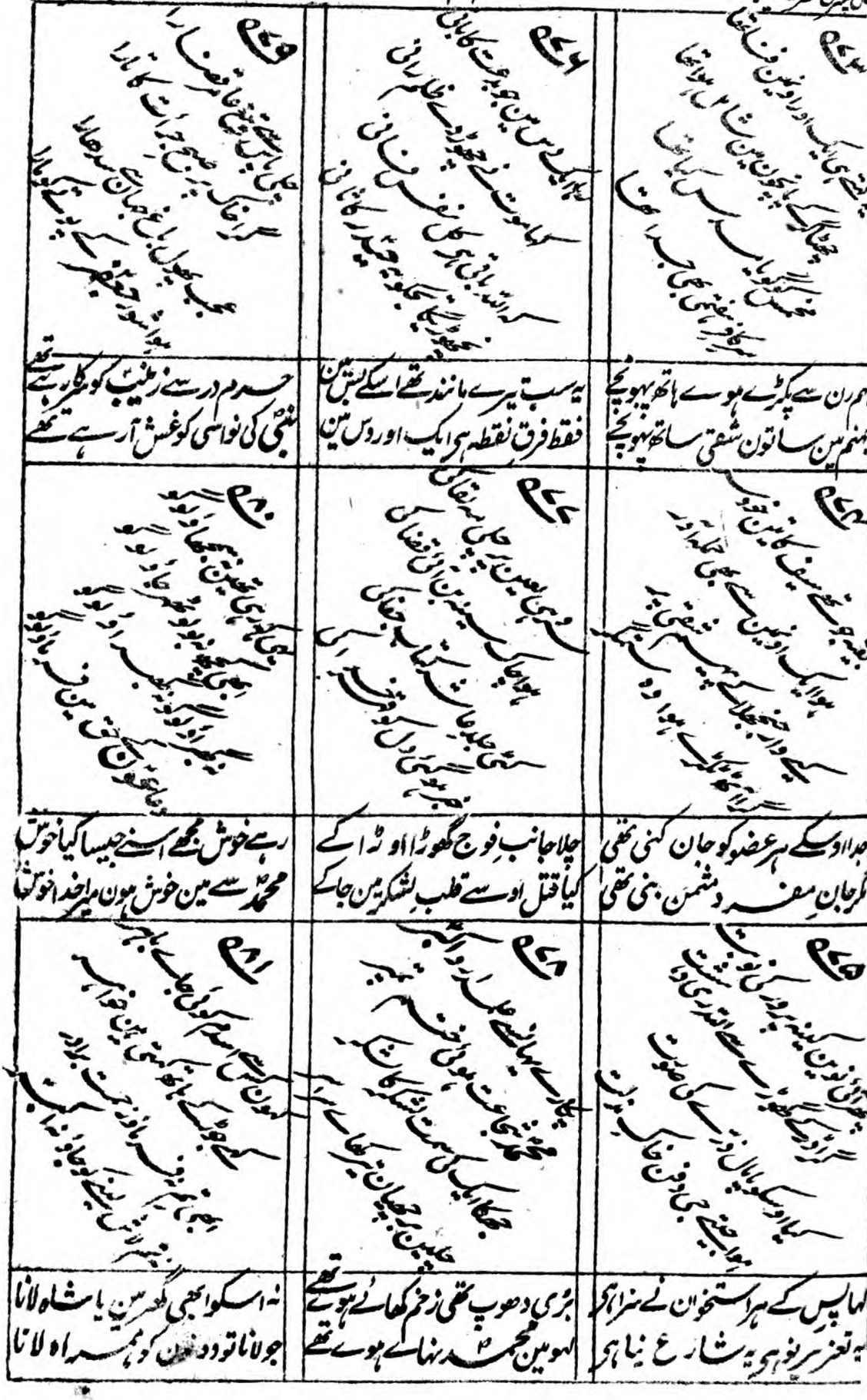
یہ پرسے کو تشریف لائے ہو بھائی
دلاسا نہ مجھے دینے آئے ہو بھائی

عوض تم سے خون برادر کا لیگا
نہ دم لینے دیگا نہ دم سے لینے دیگا

۹۰
کہا بھائی سے اٹھو حضرت
ہوا جسم فرقت کی طاقت
نہ باقی رہی تھی تحمل کی طاقت
گرے اون کے شانے پہ بھائی کی فرقت

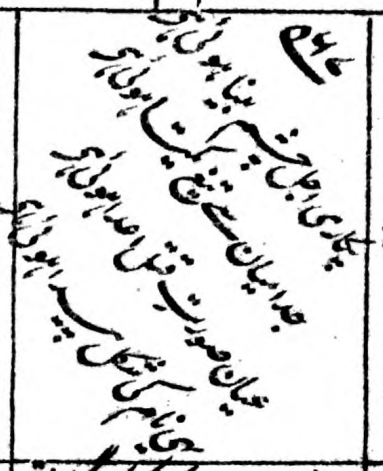
۹۱
سلامت رہو تم بہن کے جنے ہو
کہ یثرب کے والی مدینے کے ہو
شہ عون و محمد سے یہ کہنے لگے
یہ بالکل کا بچہ ضرورت نہیں ہے

۹۲
جو آنا ہوا آئمین لہو میں نہا کے
قضا لائے دونوں کو دولھا بنا کے
بہم سب غریب و ثبات و رضا تک
عجب خوبیان جمع ہیں سر سے پا تک





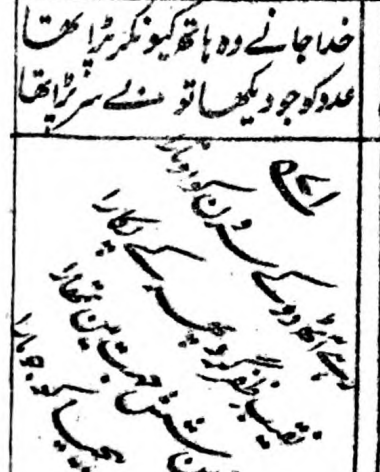
جو پوچھے کوئی ناخنون کو یہ کیسا ہین
مہ نو پکارے کہ مشکلکشا ہین



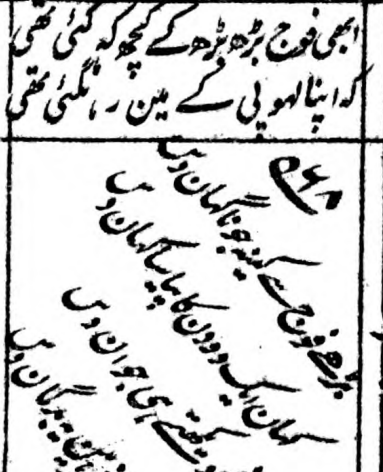
ابھی فوج بڑھ بڑھ کے کچھ کہہ گئی تھی
کہ اپنا لہو پی کے مین رہ گئی تھی



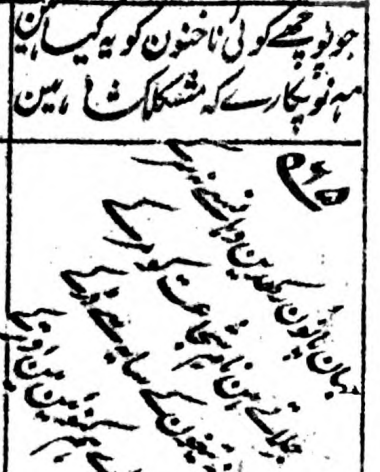
خدا جانے وہ ہاتھ کیونکر پڑا تھا
عدو کو جو دیکھا تو منے سر پڑا تھا



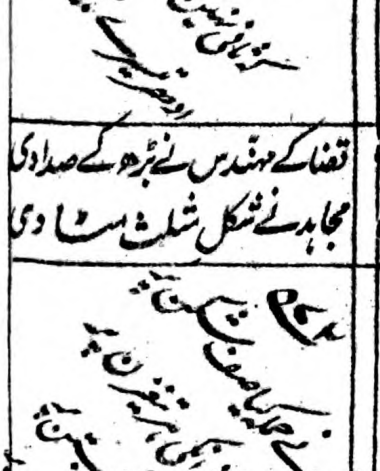
ہزارون کے نرغہ مین جھوما کیے ہین
دلیر عرب پانون چوما کیے ہین



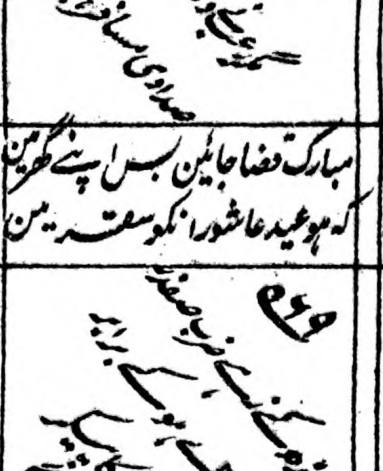
مبارک قضا جائین بس اپنے گھر مین
کہ ہو عید عاشور انکو سفر مین



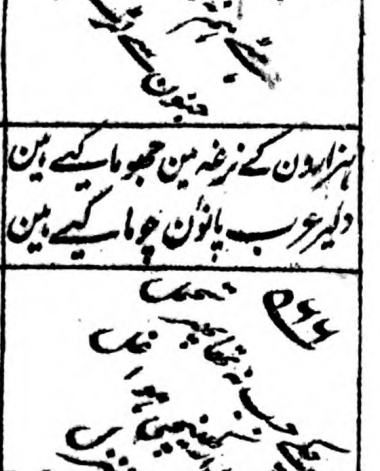
قضا کے مہندس نے بڑھ کے صدا دی
مجاہد نے شکل شلث سنا دی



چلی جان منھ سے عجب بات نکلی
یہ سلوا مرگ مفاجات نکلی

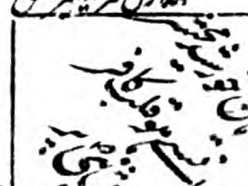


نمایان ہی تیغ محمدؐ کی ضو سے
چمک مین یہ وہ چند ہی ماہ نو سے



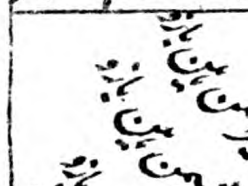
کہا بڑھ کے اکبرؑ نے ظالم ہین بس مین
چلے نیمچہ پانچ باقی ہین دس مین

۵۵



سُنین قدر دان بات گویا نئی ہی
رجز کی یہ صورت سراپا نئی ہی

۵۶



گھٹینگے نہ رتبے سر موہمارے
شہادت کو بڑھتے ہین گیسو ہمارے

۵۷



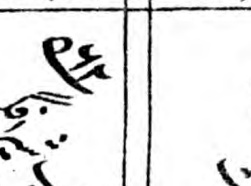
طمچے ہین جو ابرو اشارے علی ہین
کہ ہم صاحب ذوالفقار علیؑ ہین

۵۸



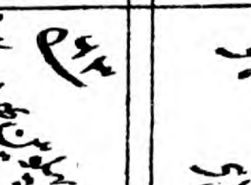
نہان اپنی پلکون کے دامن مین دین ہو
جو اوٹھ جائین پردے نہ فرون یقین ہو

۵۹



دُر حسن ہین دانت کسکو سخن ہی
محمدؐ کی تقریر دندان شکن ہی

۶۰



وطن مین ہی بابا سے کے دل کی مراد
ہمارا بھی صدقہ خوشی چین ہی

۶۱

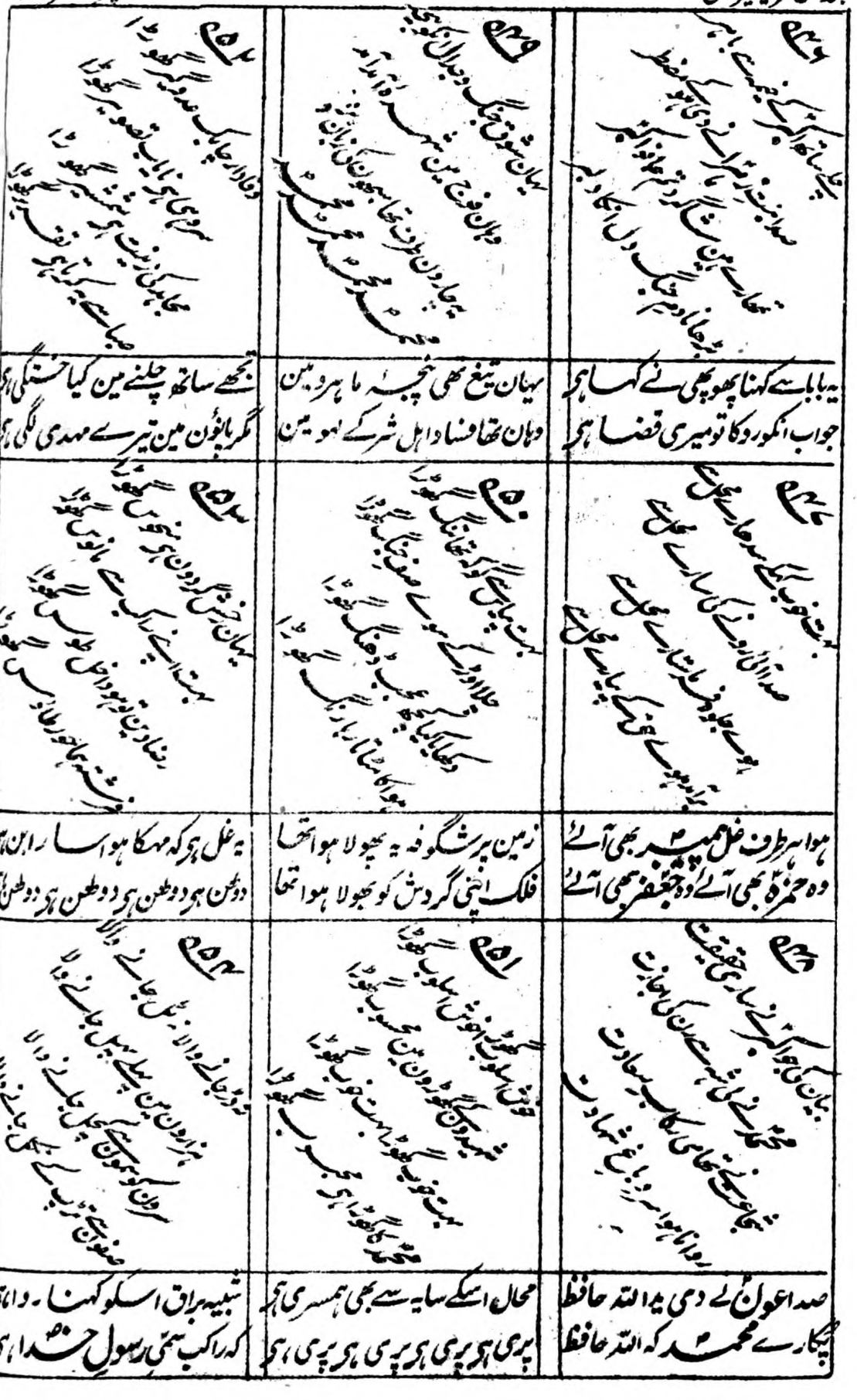
جو مصحف کہین تو بھی دعوی بجا ہی
محمدؐ ہین قرآن نازل ہوا ہی

۶۲

سحاب عنایات حق چھا گیا ہی
یداللہ کا زور ہاتھ آگیا ہی

۶۳

کمر قتل پر ہمنے جسدم کسی ہی
میان سفر تازہ بستی بسی ہی



یہ بابا سے کہنا پھوپھی نے کہا ہی
جواب انکو روکا تو میری قضا ہی

نہان تیغ بھی پنجۂ ماہرو مین
وہان تھا فساد اہل شر کے لہو مین

تجھے ساتھ چلنے مین کیا خستگی ہی
مگر پانؤن مین تیرے مہدی لگی ہی

ہوا ہر طرف غل پیمبر بھی آئے
وہ حمزہؓ بھی آئے وہ جعفرؓ بھی آئے

زمین پر شگوفہ یہ پھولا ہوا تھا
فلک اپنی گردش کو بھولا ہوا تھا

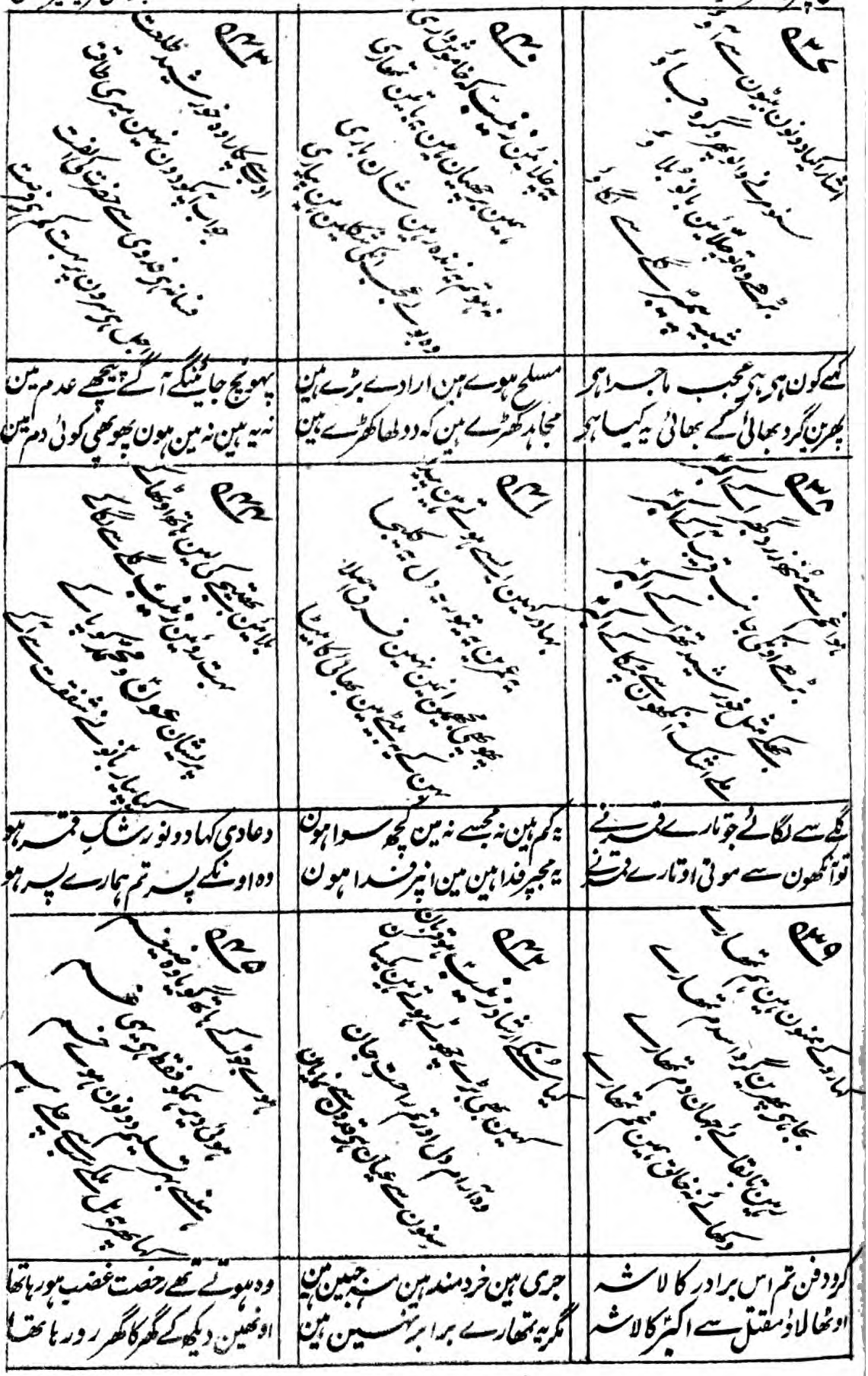
یہ غل ہی کہ مہکا ہوا سارا بن ہی
دو بطن ہی دو بطن ہی دو بطن ہی

بیان کی جو اسکے بہادری حقیقت
محمد نے تھامی رکاب سعادت
روانا ہوا سر دیا غ شہادت

صدا اعون نے دی یدا اللہ حافظ
پکارے محمد کہ اللہ حافظ

محال اسکے سایہ سے بھی ہمسری ہی
پری ہی پری ہی پری ہی پری ہی

شبیہ براق اسکو کہنا روا ہی
کہ راکب ہمی رسول خدا ہی



۳۷
اشارا کیا دونون بیٹون سے اونے
سنو مرنے والو بھلا مین بلا و
بٹھا دو وہ بیٹون کو پہلو مین اونکے
شبیہ پیمبر سے گلے لگا و

۳۸
چلا مین نہ غیرت کہ خاموش واری
ہمین چھپان ہین ہمین پیارے ہمین تمھاری
یہ بیٹے ہین بندے ہین شان باری
وہ بولے جب انکی تمھین ہین پیاری

۳۹
جواب اسکا دونون نے حضرت کی لفت
فنا فی الرضا ہی ہمارون پر بہت کم ہی دشوار

کہے کون ہی ہی عجب ماجرا ہی
پھرین گرد بھائی کے بھائی یہ کیا ہی

مسلح ہوے ہین ارادے بڑے ہین
مجاہد کھڑے ہین کہ دولھا کھڑے ہین

پہونچ جائینگے آگے پیچھے عدم مین
نہ یہ ہین نہ مین ہون پھوپھی کوئی دم مین

۴۰
بڑھے اوس طرف جانب قبر اکبر
جھکے مثل فوارہ شیر خدا کے
لگے اشک آنکھون سے بیکھون کے ٹپکنے

۴۱
بہادر ہین ایسے ہوے ہین پیدا
پھرین پھوپھی انکی یہ دل مین تمنا
ہمارے بھی بیٹے ہین بھائی کا بیٹا

۴۲
بلائین بھتیجے کی لین ہاتھ اوٹھا کے
بہت روئین غیرت و محبت کو پاکے
پریشان حواس و تحمل کو کھوکے
کہا پیار سے بانو نے شفقت سے تاکے

گلے سے لگائے جو تارے قمر نے
تو آنکھون سے موتی اوتارے قمر نے

یہ کم ہین نہ مجھسے نہ مین کچھ سوا ہون
یہ مجھپر فدا ہین مین انپر فدا ہون

دعا دی کہا دونو رشک قمر ہو
وہ اونکے پسر تم ہمارے پسر ہو

۴۳
ہمارے بھی مضمون ہین ہم تمھارے
جیا ہے پھرین گرد اسکے تمھارے
ہمین تا بقائے جہان دم تمھارے
دکھائے نہ خالق ہمین غم تمھارے

۴۴
کیا اونکے ارشاد نے یہ بیان
کہ ہین بھی بڑے چھوٹے پوتے ہمین کیا
وہ دار اسکے دل اور قبر راحت جان
سنون سے عیان ہے وہ دونون کو یہان

۴۵
ہوئے جونکے ہاتھ گویا وہ ضیغم
ہوئی دیر کیا فقط ہی اتنی قسم
ہمارے بھی بیکس ہین دونون ہوے گم
کہا پھپھی نے بلکہ اسی جا پہ ہم

کرو دفن تم اس برادر کا لاشہ
اوٹھا لاؤ مقتل سے اکبر کا لاشہ

جری ہین خردمند ہین سب حسین ہین
مگر یہ تمھارے برابر نہین ہین

وہ ہوتے تھے رخصت غضب ہو رہا تھا
اونھین دیکھ کے گھر کا گھر رو رہا تھا

۴۲۶
ہوئین دونون سے کہا جاتی ہون
کچھ اس سے بھی سوا جاتی ہون
غلام شہ کے بیٹے ہین لاکھ سنتی ہون
کہی بات شہ کی نہین جاتی ہون

۴۲۷
بچھا کر بستر کہنے ہوئے وہ لاڈلے
نہین اس سے زمان کوئی بات بہتر
ہوئے وارد جو صحن دونون برادر
کہا ہان سے کہ بھر جاؤ دم بھر

۴۲۸
لڑین ہم ذرا تم علم کو سنبھالو
کہا شاہ نے بھائی ہمکو سنبھالو

۴۲۶
دعائین تمھین دونگی دن رات پیارو
بھلا کیون نہو واہ کیا بات پیارو

۴۲۷
تمھارے گھرانے کے شہرے بڑے ہین
علیؑ جب لڑے ہین اکیلے لڑے ہین

۴۲۸
بلا رد ہو اللہ اونکو بچا لے
کہا مرحبا کے زینبؑ نے فضہ بلا لے

۴۲۶
اکیلے لڑو قتل تنہا ہو دونو
خدا کی عنایت سے یکتا ہو دونو

۴۲۷
پڑے اون قاسم مصر ہو رہے ہین
گلے سے لگائے ہین شہ رو رہے ہین

۴۲۸
الگ جا کے بچون کو بہلا دو لوگو
اوتر جاہی صدقہ سرک جاؤ لوگو

۴۲۶
ہوئین دونون سے کہا جاتی ہون
کچھ اس سے بھی سوا جاتی ہون
غلام شہ کے بیٹے ہین لاکھ سنتی ہون
کہی بات شہ کی نہین جاتی ہون

۴۲۷
بچھا کر بستر کہنے ہوئے وہ لاڈلے
نہین اس سے زمان کوئی بات بہتر
ہوئے وارد جو صحن دونون برادر
کہا ہان سے کہ بھر جاؤ دم بھر

۴۲۸
لڑین ہم ذرا تم علم کو سنبھالو
کہا شاہ نے بھائی ہمکو سنبھالو

۴۲۶
دعائین تمھین دونگی دن رات پیارو
بھلا کیون نہو واہ کیا بات پیارو

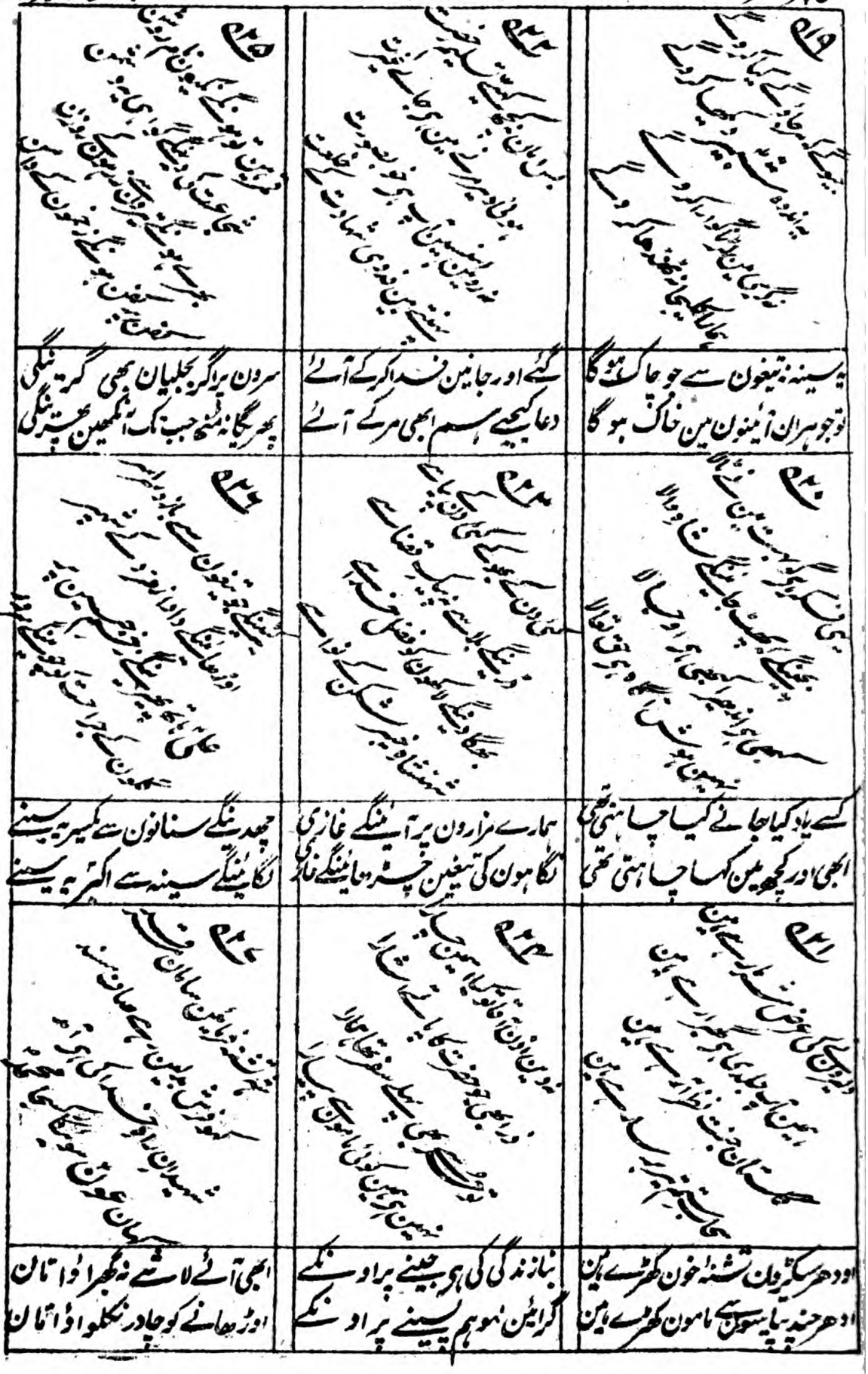
۴۲۷
تمھارے گھرانے کے شہرے بڑے ہین
علیؑ جب لڑے ہین اکیلے لڑے ہین

۴۲۸
بلا رد ہو اللہ اونکو بچا لے
کہا مرحبا کے زینبؑ نے فضہ بلا لے

۴۲۶
اکیلے لڑو قتل تنہا ہو دونو
خدا کی عنایت سے یکتا ہو دونو

۴۲۷
پڑے اون قاسم مصر ہو رہے ہین
گلے سے لگائے ہین شہ رو رہے ہین

۴۲۸
الگ جا کے بچون کو بہلا دو لوگو
اوتر جاہی صدقہ سرک جاؤ لوگو



۲۱۹
تیغون کے مارے ٹکڑے ہوگا سینہ
پارہ پارہ ہوگا سارا بدن
ہاتھ کٹ کر گریں گے
ٹانگیں ٹوٹ کر گریں گے
ہاتھ کاٹے جائینگے
تو جو ہر ان آئینون مین خاک ہوگا

۲۲۰
ہوگی ان کی ہر ایک بات مین نالہ
بھائی کا نام لیکر
کسی کو یاد کیا جائے کیا چاہتی تھی

۲۲۱
دونون کی عرض سنکر
ہین کہتے
ہین کہ ان جنت نظارے
کسے یاد کیا جائے کیا چاہتی تھی

۲۲۲
بس ہان بھائی کہکر
ہمارے مزارون پر آئینگے غازی
لگاہون کی تیغین چڑھائینگے غازی

۲۲۳
ہمارے مزارون پر
لگائینگے سینہ سے اکبر کو سینے

۲۲۴
دونون ان کا قاتل
نہین جانتے
دونون ہی
نہین ان کو
بناز ندگی کی ہی جینے پر اونکے

۲۲۵
ہمارے
ہمارے
ہمارے
ہمارے
ابھی آئے لاشے نہ بکھرا ؤ اتان

۲۲۶
تیغون سے جو چاک ہوگا
تو جو ہر ان آئینون مین خاک ہوگا

۲۲۷
گئے اور جا ہین فدا کر کے آئے
دعا کیجیے ہم ابھی مر کے آئے

۲۲۸
ہمارے مزارون پر آئینگے غازی
لگاہون کی تیغین چڑھائینگے غازی

۲۲۹
چھدینگے سنانون سے یکسر یہ سینے
لگائینگے سینہ سے اکبر کو سینے

۲۳۰
گرائین نہو ہم سینے پر اونکے
اوڑھانے کو چادر نکلوا ؤ اتان

۱۰
دھرن دوش پر تیغین چمکا کھا کین
بڑھے لڑکے زرہ تنکے بلا مین
جلو لیا بھین نے اور مین کھا مین
جہان دو دن خون مین ہو سکے رہ مین

شجاعت ہی آئینہ جوہر اجل ہی
کٹے سر پہ تیغون کی الفت کا پھل ہی

۱۱
ہوئین ہاتھ ہی دھوپ مین سکڑی ہی
بہت من مین چھوٹے لڑائی بڑی ہی
اوٹھا و سروں کو غضب کی گھڑی ہی
یہان سانس لینے کو فرصت کڑی ہی

سماجت سے کہتی ہون آسان نہ سمجھو
مین لونڈی ہون صدقے گئی مان نہ سمجھو

۱۲
نہ ہو ہاتھ مین ہاتھ کے ساتھ ساتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ

کہینگے مجھے لوگ رتبے بڑے ہین
انھین کے پسر کربلا مین لڑے ہین

۱۳
نہ مضطر ہو دنیا سے مُنھ موڑنے مین
کہین سب کہ تڑپے نہ دم توڑنے مین
نہ ہم تم نہ اپنا نہ بیگانہ ہوگا
بیان حشر تک سب کا افسانہ ہوگا

۱۴
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ

۱۵
اوٹھا کے علم بانگ رن سے پکارا
کہو بھائی کیا لاش ہے بھائی کا
کہو بھائی کیا لاش ہے بھائی کا
کہو بھائی کیا لاش ہے بھائی کا

ادب سے مین تم دونون کے نام لونگی
کلیجے کو بھی دل کو بھی تھام لونگی

۱۶
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ
نہ ہو ایک کے ایک پر ہاتھ ہاتھ

دکھاتا ہی سب کو نیا طور عالم
یہ کچھ اور عالم ہی وہ اور عالم

۱
شاہ دین کی آبرو کا لال گھٹا مین
سروری کا عالم آرا ہو موج ہو آہو مین
خیمے سے وہ شیر نکلے ہین شور بلند ہین
رہین سیدھی تلوارین مُنھ مڑے ہے ہین
پرون کو جماؤ کہ ہوش اُڑ رہے ہین

۲
پیارے وہ ہین جنکا کہ دن ہی
فن جنگ اکبر سے حاصل کیا ہی
معاشر رسول خدا کے ہی
کہین ہین کہین کہ بنون نے دیکھا ہی
لڑائی مین پہلے پہل کد ہی انکو
مگر آجکی جنگ انجد ہی انکو

۳
کھلے ہین کہ ہین جادہ نہ دونون مین فرق
گلے ہین کہ ہین خنجر آبدار کے
کفن پہنے ہین کہ ہین خون مین غرق
کہ ہین شیر بیشۂ حملون مین یکطرف
وہ زر ہین عجب خوشنما صفدرون کی
چمکتی ہوئی کلغیان مغفرون کی

۴
کھلے سے لگا کے جو حضرت کے دیکھے
تو کہتے اسی جا وہ ذی جاہ دیکھے
ہوئے مین نہ مانند ماہ مین بابو سے
وہ ہین پیر مین یا رحیم کے بوسے
جگر ہین یہ بھوکے یہ پیاسے علی کے
واسے علی کے نواسے علی کے

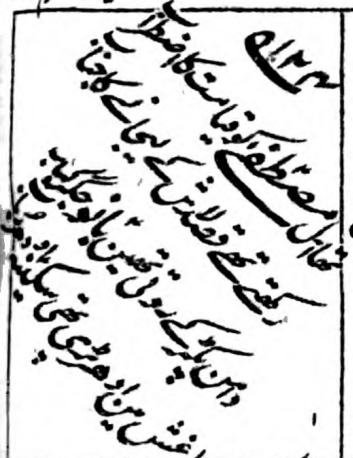
۵
پیارے کہ ہین چھوٹے بڑون سے موافق
عجب ہین مروت عجب ہین مواسق
کہ ہین بیچ مین اتفاقات کا شق تھا
خجالت سے ہر ایک کا شق تھا
عدو نیمجان تھے وہ صدمے سہے تھے
گلون پر مگر نیچے پھیرے ہے تھے

۶
نثار شہ نیک خو ہو کے آئین
ترے سامنے سرخرو ہو کے آئین
ہوئے دونون داماد کیا کام سے حضرت کے
بنے خوب دولھا کیا کام سے حضرت کے
دعا کیجیے کہ یہ کرین نام سے حضرت کے
شرف اس سے زیادہ نہ ہونگے کسی کے
بزرگی ہو لڑکون مین رحمت سے تیری
مہ نو ہین بدر قدرت سے تیری

۷
ہے جنکا اشارہ پہ شمس و قمر مین
خلافت کے سلطان ادھر اور ادھر ہین
جگر بند سبط نبی کے پسر ہین
یہ بیٹے کہ وہ ہین جنکے بیٹون کے بیٹے
بیعت رہ حق کی پھیلے ہوئے ہین
طاعت کے بیڑے مین کھیلے ہوئے ہین

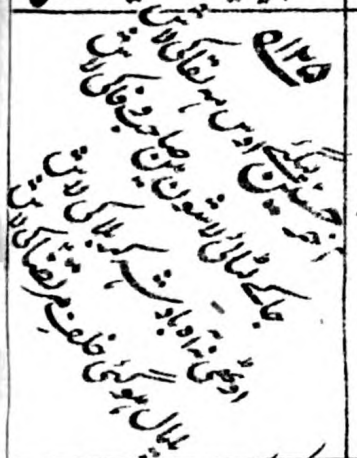
۸
صف آرا ہوئے جنگ کے واسطے ہین
نہ ہون کیون کہ گھر سے نکلے ہی ہین
بلندی طرف ان مین جاتی ہی ہین
یہ بانکے کہ ہین جنکے بانکے ہی ہین
مسلح پئے جنگ فرما رہی ہین
کمر دونون بیٹون کی بندھوا رہی ہین

۱۱۸



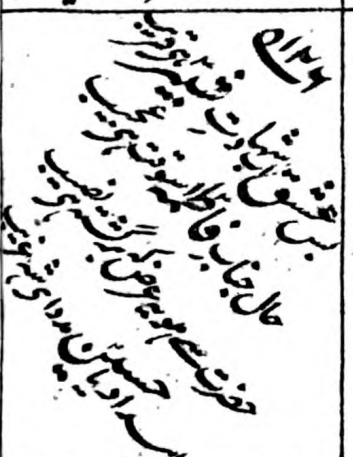
تھا مہر کو حجاب تن پاش پاش سے
بوئے بہشت آرہی تھی اُسکی لاش سے

۱۱۹



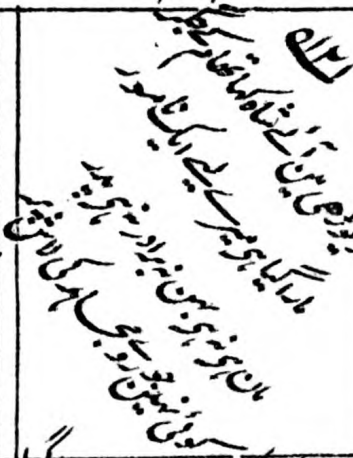
ران سے پھرے ہین چاک گریبان کیے ہوے
ہین گود مین جوان کا لاشہ لیے ہوے

۱۲۰



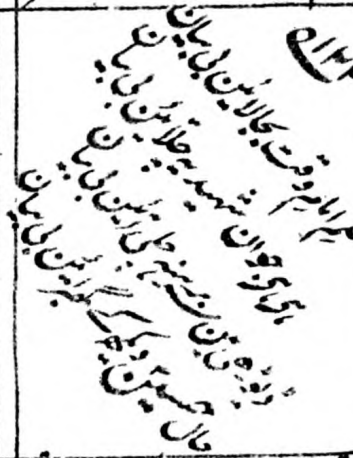
کیا جانے کون ہی جسے مقتل سے لائے ہین
ہاں کس کی لاش کو اب لیکے آئے ہین

۱۲۱



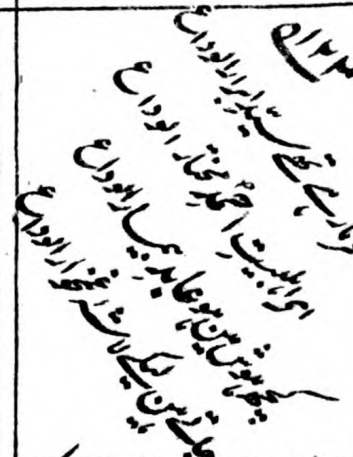
حُر کی طرح ریاض جہان سے گذر گیا
ماتم کر حسینؑ کا مہمان مر گیا

۱۲۲



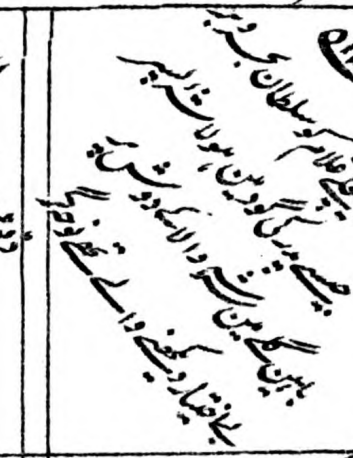
باہر فرشِ پردۂ در اوسکی لاش تھی
شہزادیان ادھر تھین اُدھر اوسکی لاش تھی

۱۲۳



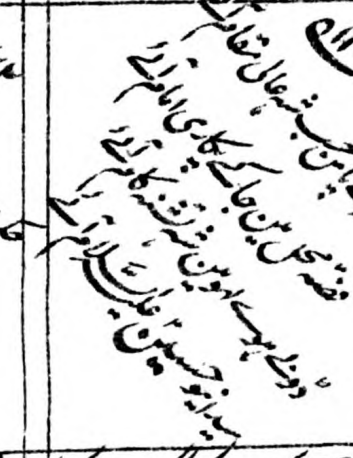
کون اب کرگا نصرت و یاری حسینؑ کی
بس خاتمہ ہی آگئی یاری حسینؑ کی

۱۲۴



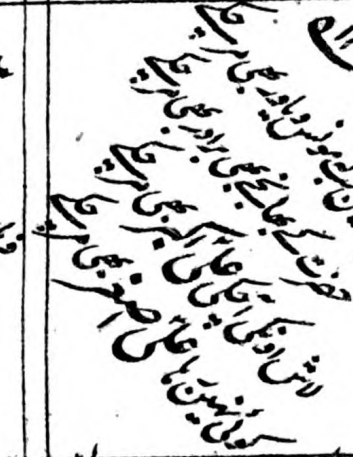
تھا ایک حشر خیمہ کی ڈیوڑھی مین بین سے
لپٹی ہوئین تھین حضرت زینبؑ حسینؑ سے

۱۲۵



درد اکسی کو پاس مروت نہین رہا
لاشا کہین رہا سر اقدس کہین رہا

۱۲۶



آقا بہت ملول و حزین صبح و شام ہون
اچھا ہون یا برا ہون تمہارا غلام ہون

۱۰۹

فرمایا ہی غلام سے کہ بہادر ہی تو بیک
مطلب ہی تجھ سے کیون مجھے غفلت دکھا ہی تو بیک
کرتا ہی فضہ کیون مجھے بیکار سوا دعا ہی تو بیک
دونگا تجھے دعا سو ہی دعا ہی تو بیک

۱۱۰

اوسنے کہا کہ ہون مین گنہگار یا حسینؑ
رحمت آپ ہی تری سرکار یا حسینؑ

۱۱۱

حضرت یہ سنکے ہاتھ اٹھا ہی غلام کو
کرتے ہین یاد ہیچ کے ہاتھون کو یا امام
رویا بہت یہ سنکے وہ عبد سیاہ فام
نزدیک آ کے پیر پہ گرا بیکس و غلام

۱۱۲

اوسنے کہا کہ لطف و عنایت کا وسط
اس بیکسی و حسرت و غربت کا وسط
ہی صورت رسول کی و قوت کا وسط
ہین جو شہید سب کی شہادت کا وسط

۱۱۳

تھا خاک پر جہان وہ بہادر پڑا ہوا
گھوڑا بڑھا کے شمر وہان آ کھڑا ہوا

۱۱۴

جونہی کہ شمر نے کہا کیون سر کٹا ہوا
بولے حسینؑ سے شہ دین برملا ہوا
ہی بیکسی و بیکفنی سے خفا ہوا
ہے ہے پسر سے فاطمہ کا یہ بھلا ہوا

۱۱۵

دونگا سوار دون تجھے کہ دردان حسینؑ
پوچھے گی کل جو حشر مین بانوان حسینؑ
بولا شمر نے کیا کہون شہ ہین مہمان حسینؑ
دونگا نہ اسکی لاش جیا کا مقام ہی
کیا کام آپسے کہ یہ میرا غلام ہی

۱۱۶

خندہ کیا یہ سنکے شہنشاہ کربلا
بولے کہ جبر ہی تجھے کیا خوب واہ وا
سمجھا ہوا ہی تو نہین غافل ہین مجھ سے ما
کس بیکسی مین اسکے عزیزون کی ہوا فنا

۱۱۷

نکلیگا پھٹ کے مُنھ سے کلیجا نہ رویئے
مرجائیگا غلام کو آقا نہ رویئے
کیسا غلام غازی و ذیشان کی لاش ہی
اوشمر حسینؑ کے مہمان کی لاش ہی

۱۱۸

سب ہٹ گئے کہا جو یہ شاہ انام نے
گھوڑے سے اوتری لاش اوٹھائی امام نے

۱۰۱

خاطر میں تھی جو تیغ بران امت نبی
صدقے گیا ہوا شہ دیں کی طرف نظر
مانند شمر بانیٔ ظلم ہوئے کمر
اس وصیت حسینؑ میں کرتے ہیں غور یہ

ویران تمام گلشن ایجاد کیجیے
دولت ابو تراب کی برباد کیجیے

۱۰۲

فرماتے تھے شاہ زمن و لا بیکسی
ہم ہیں عجب غریب جہاں کربلا بیکسی
بیکس حسینؑ بیکس و بیکس و بیکسی

زخمی ہر خون سے ہمہ تن لال ہی حسینؑ
کہتا نہیں کوئی کہ یہ کیا حال ہی حسینؑ

۱۰۳

دیکھا فلک کی سمت بیکس نے بحال زار
دشت میں انیس تو حیرت میں ہے ہزار
فریاد کر رہی ہے یہ مظلوم بار بار

حال دل حسینؑ سے آگاہ کون ہے
اس بیکس و غریب کا اللہ کون ہے

۱۰۴

جھک جھک کے بار بار سنبھلتے تھے زین پر
ٹیکے ہوئے تھے سیف علیؑ کو زمین پر

۱۰۵

پوچھا جو بھلا کوئی ایسا بھی ہے یہاں
دل سے سنے جو ہمدمی و مونس و قریں
بیکس حسینؑ کہتے تھے ہر سو بہ آہ و بیں

جو اپنے حال میں ہو ستایا ادھر سے تو کیا
بجھتا ہو جو چراغ بجھایا ادھر سے تو کیا

۱۰۶

یہ وقت ہے کہ ایسے ادھر شاہ والا جاہ
میدان میں ہیں غلام کو تھا طرفہ اضطراب
آگے بڑھا کبھی کبھی پیچھے ہٹا شتاب
دو دو کو ہمسر است ہے باقی ہی تاب

خنجر کو اس نے پھینک دیا دم اولٹ گیا
یہ زین ذوالجناح سے جا کر لپٹ گیا

۱۰۷

باقی رہا نہ تن میں لہو طرفہ یاس تھی
زخموں کے منہ بھی خشک پڑے تھے بہ پاس تھی

۱۰۸

دھوئے تھا بہت کسی کو نہ پیاسا ادھر سے پھیر
کہتے تھے کہ سید مظلوم ہے غریب
روئے یہ کہہ کے شہ کہ نہیں ناصر و مجیب
حیرت میں ہیں ملک فلک و عرش و کرسی

زخمی بہت ہیں تھامے ہوئے ہاتھ لیچلو
ہیں ہر نفس میں آہ ہمیں ساتھ لیچلو

۱۰۹

بولا کہ السلام علیک اے امام دیں
اے بادشاہ تشنہ دہن اے جگر حزیں
اے بیکس اے غریب اے مظلوم اے حزیں
تم پر ہمارے منہ سے فدا ہو ہمارا جی

مشکل سے خشک ہونٹ کھلے تو امام نے
بیکس حسینؑ کہکے علیک السلام رو دیے

۹۱

کیا فیصلہ کریں کہ حسین اہم کیا ہے
بالنے اور بہنے بھی یاں نہیں پیا
جب پیاس نے ستایا تو منہ جل سے جھکایا
چھالا جو کف پہ تھا سو لبوں پر لگا لیا

مرنے کو پھر گیا وہ جری حق کی راہ مین
تینون سے چور ہو کے گرا رزمگاہ مین

۹۲

دی جس نے جان زندۂ جاوید ہو گیا
ذرہ ملا جو خاک مین خورشید ہو گیا

۹۳

ہمکو بھی داخل شہدا شاہ نے کیا
خاکِ سیہ کو خاکِ شفا شاہ نے کیا

۹۴

بستر سے کی نگاہ تو صدمے بڑے ہوئے
دل تھام کے بغیر عصا اوٹھ کھڑے ہوے

۹۵

وہ وقت اب نہین کہ سرون کو فدا کرو
آقا کو رو حق غلامی ادا کرو

۹۶

کیا اس جری کی قوم تھی کیا اسکا نام تھا
بولا کوئی یہ شمر لعین کا غلام تھا

۹۷

یون تھے بدن مین جن کے دھبے پڑے ہوئے
چاندی مین جیسے لعل بدخشان جڑے ہوے

۹۸

ہمراہ دشمنان شہ مشرقین تھا
تا وقت ظہر درپے قتل حسینؑ تھا

۸۴
فرماتے تھے دور سے نظارہ جو واں کا
میدان کارزار مین تھا تُرک کا جو حال
تھا جانب جنوب کبھی جانب شمال
بجلی ادھر گری کبھی بجلی اُدھر گری

تھی تیغ ہر قتیل جو ہر سو جھکی ہوئی
روحین تھین در میان بیابان رُکی ہوئی

۸۵
جس جبر دار ہی کی پڑا ہاتھ اُدھر گئی
دم توڑنے لگی سر گلے سے اُتر گئی
چمکی ہوئی جو تیغ کا جوہر نظر گئی
پانی پیا جو تیغ نے خوں تشنہ مر گئی

مُنھ سرخ تھا لہو سے طبیعت نہ سیر تھی
دشمن کا خون پینے مین شمشیر شیر تھی

۸۶
سکتا ہی سر کشون کو صدا کا طرف ہی
کہتا ہی پیشوا کی دعا کا طرف ہی
کہتا ہی پیچھے ہی کا کہ نیت ہی ہاتھ ہی
ہی کربلا کی دھوپ کہ سایہ ہی ساتھ ہی

جانا ہی تم سبھونکا جہنم مین آج خوب
مالک مزاج دان ہی کریگا علاج خوب

۸۷
جلادون کی صفون کے صفون کاٹ کر
گردن کسی کسی کی سر تن سے کاٹ کر
تھا قتل دشمنان علی پیش و پس ہوا
ہر ضرب پر غلام کا تن بس سوا ہوا

ہاتھون کو زور قلب کو آرام مل گیا
اچھا کیا جو کام تو انعام مل گیا

۸۸
غازی ہر ایک خون مین ڈوبا بجا ہوا
اچھا ہی جو لہو سے نہائے جلا ہوا

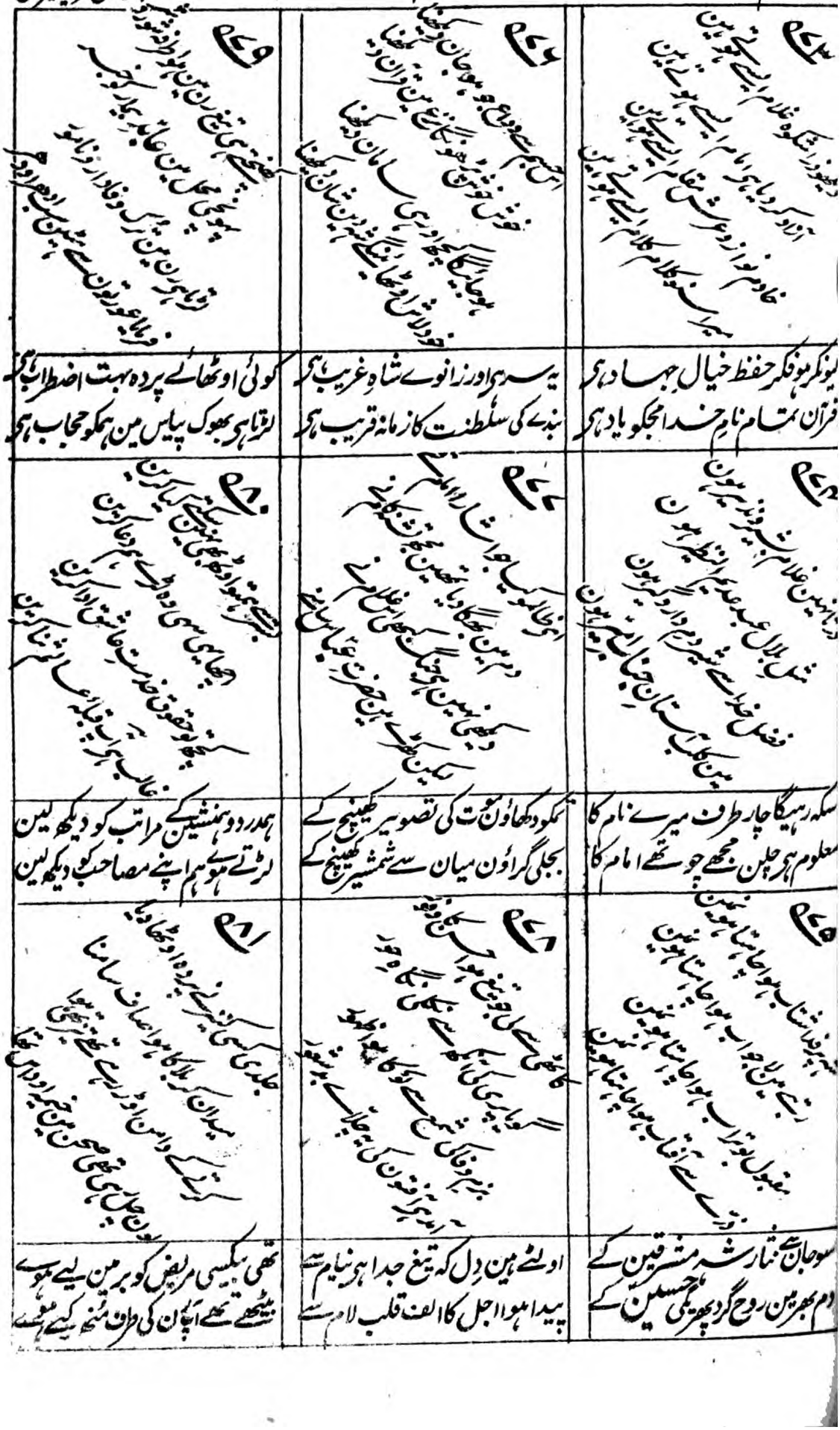
تن پر ازل سے ٹھیک شہادت کا جامہ تھا
تلوار تھی کہ ہاتھ مین آزاد نامہ تھا

۸۹
ٹھاٹھ جنگ مین جری کی اُسے بن پڑا تھا
ٹھاٹھ حال سے عیان کہ صاحب عیار تھا
وان سامنے تھا کہ عجب معتبر گواہ
کلمے ہوئے تھے خط غلامی جلال کا

ناری ہر ایک خون مین ڈوبا بجا ہوا
اچھا ہی جو لہو سے نہائے جلا ہوا

۹۰
اوٹھا یہان جو تیغ سے بجلی کا کام تھا
آیا یہان جو تیر سے لگتا نشان تھا
تھا ہاتھ مین جو تیر تو ترکش مین جا رہا
تھا ہاتھ مین جو تیغ تو قبضہ مین آ رہا

فرمایا تشنگی کے قلق کو عجیب ہی
کوثر قریب ساقی کوثر قریب ہی



۷۲
دیکھو ذرا شکوہ غلام اپنے آقا کے ہین
آزاد کر دیا ہی امام اپنے آقا کے ہین
خادم نواز دوست مقام اپنے آقا کے ہین
میرا سخن سو کلام اپنے آقا کے ہین

لیو کر مو فکر حفظ خیال جہاد ہی
قرآن تمام نام خدا مجکو یاد ہی

۷۳
یہ سر ہی اور زانوے شاہ غریب ہی
بندے کی سلطنت کا زمانہ قریب ہی

کوئی اوٹھائے پردہ بہت اضطراب ہی
لڑتا ہی بھوک پیاس مین ہمکو حجاب ہی

۷۴
ہمراہین غلام شہ بیکس و فدا ہون
نسل بلال عبد عدی میر انتظار ہون
فضل خدا سے شیر دم دار و گیر ہون
مین کالی بستان جناب امیر ہون

سکہ رہیگا چار طرف میرے نام کا
معلوم ہی چلن مجھے چوتھے امام کا

۷۵
ہے فرقدان شاب ہوا جانتا ہون مین
زخمون سے لالہ زار ہوا جانتا ہون مین
مقبول تو ترا ب ہوا جانتا ہون مین
نزدیک سے آفتاب ہوا جانتا ہون مین

سو جان سے نثار شہ مشرقین کے
دم بھر مین روح گرد پھرے تیمی حسین کے

۷۶
کاٹھی سے کل جو تیغ ہوا سر کشی پہ جوش
گھوڑے کی باگ سے نکلی بگاہ ہوش
بے پیر ہن کی آستین سے نکلی بگاہ ہوش
بے پیرہن کی آستین سے نکلی بگاہ ہوش

اولٹے ہین دل کہ تیغ جدا ہی نیام سے
پیدا ہوا اجل کا الف قلب لام سے

۷۷
کوئی اوٹھائے پردہ بہت اضطراب ہی
لڑتا ہی بھوک پیاس مین ہمکو حجاب ہی

۷۸
ہمراہ ہی اور زانوے شاہ غریب ہی
بندے کی سلطنت کا زمانہ قریب ہی

۷۹
ہمراہین غلام شہ بیکس و فدا ہون
نسل بلال عبد عدی میر انتظار ہون
فضل خدا سے شیر دم دار و گیر ہون
مین کالی بستان جناب امیر ہون

۸۰
ہے فرقدان شاب ہوا جانتا ہون مین
زخمون سے لالہ زار ہوا جانتا ہون مین
مقبول تو ترا ب ہوا جانتا ہون مین
نزدیک سے آفتاب ہوا جانتا ہون مین

۸۱
کاٹھی سے کل جو تیغ ہوا سر کشی پہ جوش
گھوڑے کی باگ سے نکلی بگاہ ہوش
بے پیر ہن کی آستین سے نکلی بگاہ ہوش
بے پیرہن کی آستین سے نکلی بگاہ ہوش



۶۴
جب تک رہا وہ دور تسلیم کو جھکا
بوسے دیے دعا کے لیے ہاتھ کو اٹھا
سر رکھ کے پائوں پر جو وہ دیتا رہا دعا
بالائے دشت ہاتھ دھرا کیے دیر تک

باندھی کمر ولائے شہ بحر و بر حسینؑ پر
ہوتا ہی تو نثار سفر حسینؑ پر

۶۵
آقا سے فرد رواں سے رخصت ہوا غلام
کی عرض شاہ بحر و بر و بے نجف سلام
تا پھر ایک جنبش سے دیدہ و دل سے دے پیام
وہ بھی نہ پھر سکا کہ شہ دو جہان تمام

چھٹنے کا اوس غلام کے صدمہ کمال تھا
ہچکی بندھی ہوئی تھی یہ فضہ کا حال تھا

۶۶
کی اوسنے التجا کہ شہ انس و جاں سلام
فردی کو بھولیو نہ ذرا اس جہاں سلام
دنیا سے جب تلک ہو مرا جسم و جاں سلام
ہو نین تلک رہے مرا ورد و زباں سلام

عذر غلام عذر مسافر قبول ہو
ہاں بخشدو قصور تم آل رسولؐ ہو

۶۷
ہم چھوڑ کے چلے تو بہت جی نڈھال تھا
اسوقت بھی وہی ترے آقا کا حال تھا

کیا فکر جست و خیز و من تازی روانہ تھا
شوق جہاد ترک اوسے تازیانہ تھا

۶۸
اوسنے کیا حضور و بہت بے کلا کلان
نزدیک ہی پلٹ ہو تو ہو تا بہ جان
بولے تو یوں کہ اتنے ہی میں جیسے بے جان
ہی آپ کا فقط شدہ ہی یہ کہ بے زبان

دم بھر نہ چین گردش لیل و نہار دے
ہمتو چلے شفا او نہین پروردگار دے

۶۹
پوچھی یہ بات بیٹھ کے جب شہ نے جا بجا
نیچے فرس ہوا صفت شیر زرد جا
رکھے ہوئے جو ڈیک صورت مرغ زرد جا
بولا کہ ڈیک ہی یہ صورت ہی یہ ادا

قائم مقام قنبر عالی مقام ہون
پوتا ہی جو علی کا مین اوسکا غلام ہون

۷۰
ملک خطا عجیب بندرہ عابد ہی جوان
محراب کا ہی اور وہ خمدار پر کمان
سجدہ کیے ہی اور ہی انسو بجا روان
کیا خوب ہین یہ طاعت بجا دے سبحان

رضوان پکارتا ہی کہ آ مجھ سے ملا ہوا
ہی تیرے واسطے در جنت کھلا ہوا

۷۱
ہو خان بیگ فوج کا سردار و فا شعار
ہین ہون دو لاکھ سوار کہ ہی جن پہ افتخار
کرتی ہی دو صد کو یہ شمشیر آبدار
ہی جن کے تین قوت نمک شناس و وفادار

۷۲
ان سب پر جون کو ہو کہ سکندر خان ہون نہین
کاوس ہو کہ خدا کی قسم خان ہون نہین
نفس کو ہو کہ رستم دستان خان ہون نہین
نخجم شمشیر شاہ کا تم خان ہون نہین

۵۵

لڑا ایک منزل ایک بجو نکا تمام ایک
بعد ایک کے جہاد مین ہوگئے تمام ایک
ہیگا نہ دو پہر کو یہان نیکنا مام ایک
رہیگا بیٹا باپ سے فغان نہ کلام ایک

جسکے گل مراد لٹین اوس سے پوچھیے
برسونکے دوست جس سے چھٹین اوس سے پوچھیے

۵۶

جلدی سے ہوگئے صف و غازی تھا ایک ایک
بعد ایک کے چھڑے ہوئے تازی تھا ایک ایک
ہوتی ہر ایک چھیڑ پہ بازی تھا ایک ایک
ہر عاشق امام جی بازی تھا ایک ایک

وہ دور ہوگئے جو ہمیشہ قریب تھے
بس ابن عوسجہ نہ زہیر و حبیب تھے

۵۷

فوجون کو ہر طرف سے ہوا حکم فتح کا
آہستہ سے بجا کے دمامہ ہر ایک جا
مالک نے بھی بجایا دمامہ ہر ایک جا
بجنے لگے دمامے بہ ہر سو بہ ہر ایک جا

کہ اوسنے جا کے صاحب عقل و شعور سے
آقا سے اپنے مجکو اجازت ضرور ہے

۵۸

دی راہ مین سے حر نے صدا اہل شام کو
تارا وہ ہون جو پہلے نکلتا ہے شام کو
وہ دست بستہ پیچھے کھڑا تھا حسین کے
لرزا بدن مین تب کے سبب دم رکا ہوا

۵۹

پیغمبرون کی بارہین سے کچھ عجب کلام
نیچا ہے سب سے فرق شرف مین حسین کا
اوسکو وہ اونچے بھون کی جدائی سے کیا ہے کام
تھا ایک گر حضرت سجاد کا غلام

شدت سے درد کی سر اقدس جھکا ہوا

۶۰

اے یار مدد بہر شہ کربلا رہو
کھلوا سے ہاتھ عقدہ دشوار وا رہو
تو بہر قبول ہوئی ہے رب سوا رہو
رخصت ملی ہے اول فوج خدا رہو

لڑکے فدا سے سید ناشاد ہوگیا
حر تھا جو نام نار سے آزاد ہوگیا

۶۱

فوجون کو ہر طرف سے ہوا حکم فتح کا
آہستہ سے بجا کے دمامہ ہر ایک جا
مالک نے بھی بجایا دمامہ ہر ایک جا
بجنے لگے دمامے بہ ہر سو بہ ہر ایک جا

کہ اوسنے جا کے صاحب عقل و شعور سے
آقا سے اپنے مجکو اجازت ضرور ہے

۶۲

لیٹے تھے جو بخار مین تپ کے سبب نڈھال
آقا کی غلامنے جو سنی یہ خبر ملال
بیٹھا سرہانے ہوکے بہت ہی وہ بیقرار
لرزا بدن مین تپ کے سبب دم رکا ہوا

شدت سے درد کی سر اقدس جھکا ہوا

۶۳

آزاد ہوکے راہ خدا مین کیا مجھے
اس کام سے کیا تو نے سرفراز بڑا مجھے
آزاد ہونے کا ہے عمل یہ بتا مجھے
افسوس آہ ہمکو بڑا انفعال ہے

بابا مین اوس بلا مین ہمارا یہ حال ہے

۴۹
دیکھی جو وہ علی سے رخصت حسینؑ کی
تھی ویسی ہی مثال شہ مرد دین حسینؑ کی
تھا علی اکبر مین نمایان حسینؑ کا
شاہد ہے اختصار سے جانا حسینؑ کا

۴۹
جب سر پر آن خاک کسی کارواں کے ہم
بولا پکار کے کوئی صاحب حشم
ٹھہرو حسینؑ بن علیؑ شہ کی قسم
لینے دو پہلے آن کے مظلوم ابن ارم

۵۲
لیتے تھے شاہزادوں سے پہلے وہ یادگار
کہتے تھے کوئی صورت نکالیے
حسرت ہے نوجوان کے جلد بھالیے
کس کے بچے فودایے گلے کا ہار ڈالیے

سر پر عمامہ تاج کی صورت دھرے ہوئے
خوفِ خدا سے آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے

اوسنے کہا کہ طالبِ عزو وقار ہین
دولت ہی لازوال سبھی بیقرار ہین

تعجیل ہی ہمین تو وفا کے ظہور کی
تاخیر کر رہی ہی مروت حضور کی

۵۴
اکبر سے بولے شوق سے جرات دوچند ہے
نورِ حسینؑ مین ہوا یا حسینؑ کا
جوبن ہے کچھ کسی کا ہاتھ کوئی ماتھون پر ہے
سر پر حسینؑ کے ہے کسی کا یا حسینؑ کا

۵۰
چلائے فوج شام کے سالار دیکھنا
ہین دین حسینؑ کے انصار دیکھنا
شہ پر ہین جان دینے کو تیار دیکھنا
لطف و عنایت شہ ابرار دیکھنا

۵۲
لیتے ہوئے وہ بیٹے سے داد شجاعت اب
ہاتف کی تھی صدا کہ جلو عاشقان سب
داد اے حسینؑ ہی ہے تمہارا جواب سب
نازان ہوئے کرم ہوا جابجا ہر اک پر

یہ کہکے جھک گیا کوئی غازی سلام کو
جنت مین بھیجدیجیے پہلے غلام کو

جانباز ہین نجوم تو سردار ماہ ہی
حقا عجب سپاہ عجب بادشاہ ہی

لے شوق سے عزیز جسے نقدِ جان نہین
سودا ہی سہل جنس شہادت گران نہین

۵۴
کہتے تھے شاہزادے سے ہر اک یہ بار بار
دوڑو ہوئے ہو دیر بہت کو ہو بیقرار
تھا دور سر پہ ظہر کا اور تھا بہت کنار
کوثر کا جام لیکے کھڑے تھے علی علی

۵۱
بڑھ بڑھ کے تھے یہ نعرہ شیران کربلا
شکر خدا حسینؑ سے آتا ہین ہین بلا
اے جانستان بھی ہو تو نہین جی چرائیگا
ایسا جلو سے کون ترا جی ہے جی بلا

۵۴
اوسنے کہا کہ روک لیا بار شاہ نے مجھے
کی التجا حضور سے ہر چند کیا کہا
بولا وہ ہاتھ جوڑ کے ہر چند کیا کہا
کہتے تھے شاہ صبر ذرا اور بھی بھجے

پہلے سوئے بہشت چلون رہنما بنون
بانگِ درائے قافلۂ کربلا بنون

دوزخ ملیگا محور ہو فعل زشت مین
ہمتو کھڑے ہوئے ہین ابھی سے بہشت مین

وقت سفر قریب ہی منتظر سوا نہو
مین چاہتا ہون تم مین سے کوئی جب انہو

۴۰

ترتیب کا منھ سفید سحر کی مثال تھا
نورزع مین بتول کے چہرے کا حال تھا

۴۱

اوٹھ کے کہین کنیز یہان سے نہ جائیگی
اچھی طرح سے پانون سکینہ دبائیگی

۴۲

تلوارین کھینچے پیرو جوان ساتھ ساتھ تھے
قبضون پر اسطرف بھی دلیرون کے ہاتھ تھے

۳۸

ہوئی ہون اب نہیں کہ یہ کہتی تھی بیقرار
بیٹھی ہوئی تھی ماں کے پہلو مین زیر چادر
بھوسے سے بال خشک تھے اور گرد تھی جبین
پونچھے تھے ہاتھ چہرے سے سر پر ردا نہ تھی

۴۱

کھولے ہوئے تھے بال کہ منھ پر نقاب تھا
روشن تھی شمع نیچے کے اوپر حباب تھا
کاجل تھا آنکھ مین کہ سیاہی شراب تھا
نقشا کھنچا ہوا تھا کہ عالم خواب تھا

۴۲

بڑھتی ہی فوج صاحب شمشیر کیا کرین
ناحق ستائے کوئی تو پھر شیر کیا کرین

۳۹

ہوئی ہون اب نہیں کہ یہ کہتی تھی بیقرار
بیٹھی ہوئی تھی ماں کے پہلو مین زیر چادر
بھوسے سے بال خشک تھے اور گرد تھی جبین
پونچھے تھے ہاتھ چہرے سے سر پر ردا نہ تھی

۴۰

ہاتھ اوٹھا دعا کو جو وہ نور عین تھا
بیٹھی ہوئی تھی ماں کے پہلو مین زیر چادر
بھوسے سے بال خشک تھے اور گرد تھی جبین
پونچھے تھے ہاتھ چہرے سے سر پر ردا نہ تھی

۴۱

کھولے ہوئے تھے بال کہ منھ پر نقاب تھا
روشن تھی شمع نیچے کے اوپر حباب تھا
کاجل تھا آنکھ مین کہ سیاہی شراب تھا
نقشا کھنچا ہوا تھا کہ عالم خواب تھا

۴۲

بڑھتی ہی فوج صاحب شمشیر کیا کرین
ناحق ستائے کوئی تو پھر شیر کیا کرین

۳۹

ہوئی ہون اب نہیں کہ یہ کہتی تھی بیقرار
بیٹھی ہوئی تھی ماں کے پہلو مین زیر چادر
بھوسے سے بال خشک تھے اور گرد تھی جبین
پونچھے تھے ہاتھ چہرے سے سر پر ردا نہ تھی

۴۰

ہاتھ اوٹھا دعا کو جو وہ نور عین تھا
بیٹھی ہوئی تھی ماں کے پہلو مین زیر چادر
بھوسے سے بال خشک تھے اور گرد تھی جبین
پونچھے تھے ہاتھ چہرے سے سر پر ردا نہ تھی

۴۱

کھولے ہوئے تھے بال کہ منھ پر نقاب تھا
روشن تھی شمع نیچے کے اوپر حباب تھا
کاجل تھا آنکھ مین کہ سیاہی شراب تھا
نقشا کھنچا ہوا تھا کہ عالم خواب تھا

۴۲

بڑھتی ہی فوج صاحب شمشیر کیا کرین
ناحق ستائے کوئی تو پھر شیر کیا کرین

۲۸

ہاتھ اٹھا عنبر اگر سے جب ان
فضا لین ریاض فتح کے پھولون کی ڈالیان
بھولی ہوئی نیامون سے تلوارین سرویان

کمرین پہنے جہاد مسافر کسے ہوے
کپڑے بھون کے عطر وفا سے بسے ہوے

۲۹

کوئی جری ہنسا نہ سکا ذی کے
ہنسنے کا ہی مقام کہ رن کی ہے جب
دیکھو یہ کیسن للا مین ہین سلطان کربلا
اوسنے یہ جواب کیا آپ نے جب

پر ہون فدائے سبط پیمبر یہ طور ہے
ہنسنے کا دن پھر اسکے سوا کوئی اور ہے

۳۰

سنکر یہ کہکے کسکی پھولا نہ لی سمیر
اچھا ہم آج پہلے نہ ہنسے ہین اور سہی
بھولا ہے کون ایسے کہ ہے آج اور کل
ایسے سخن لباس جلیے ہے آج اور کل

تلوارون کے غلاف سے ہو زینت لباس مین
ہون نقش جامہ حین شہادت لباس مین

۳۱

کھی سقدر ہوئی بسر تشنہ کام
چھوٹے جو ہاتھ اوٹھون سے بابا کا ساتھ
رہے حبیب ابن مظاہر کا ہاتھ کا ساتھ
پہونچا دیا کارواں کو بڑھا لے بڑھا کے ساتھ

سب آج کام مین ہین شہ مشرقین کے
غلعت نکل چکے رفقاے حسینؑ کے

۳۲

آواز کوس سے ہوئی نا گہان بلند
روے سپہر صفحہ صحرا فغان بلند
تلوارین ڈھالین گرز گران ہو چھان بلند
روڑے سے ہو سپاہ بھی سر پر نشان بلند

ہی اختلاف لشکر کین ہر کتاب مین
تھی کثرت اسقدر کہ نہ آئے حساب مین

۳۳

مشہور جان نثار امام غریب ہو
تم سب کے سامنے ہین مرنا نصیب ہو

دیکھا جو دور سے تو مسافر یہ کہ گئے
لشکر ہے اخیر شب بیابان مین رہ گئے

۳۴

دیکھا جو سب نے خیمہ زرین کا طناب
کافور خیمہ سے کوئی لیتا ہے جب
کیا اور اس سے خلق نہ ہو بیتاب
کھینچی گئی عنبر سے ستون جناب

بیٹھا غبار اوٹھ کے جو ہر جا زمین کا
غل تھا دھڑک رہا ہی کلیجا زمین کا

۳۵

پیلی سیاہ رن کا عجب حال ہو گیا
سبزہ ہوئے گھوڑون کے پامال ہو گیا
زرہون کا عکس طائرون کا جال ہو گیا
کیا دبکا دبکا روے زمین لال ہو گیا

ذرے پسے غبار مثال طلا ہوا
سونا ہوا سے رن مین اوڑا حل کیا ہوا

۳۶

ہاتف کی تھی صدا کہ یہ ہے کربلا کی سیر
باقی ہین اب اسی کی زمین و زمان کی سیر
دریا فرات کی ہے یہ نخلستان کی سیر
ہے تربتون مین آپ شہیدان کی سیر

تلواروں کی جھنکار سے ہے یہ صدا بلند
ہے ہے حسینؑ اور علی مرتضیٰ بلند

۱۹

دیکھو جو بیمان ہو مرا دن حصول مین
جنکے پھول حسن مین ہین شہون کے پھول مین
آخر شرف ہے اسکو غلامی رسول مین

مہلت نہ اہل شام کے ہاتھون سے پائینگے
وقتِ نماز صبح یہان تیر آئینگے

۲۰

شب کی سیاہ پوش ہوئی جلوہ گاہ صبح
چمکی زری لگاکے قبا بادشاہ صبح
نوبت بجی بلند ہوئی نعرہ اللہ صبح

خون شفق مین غرق نہ یارانہ چین تھا
خورشید صبح محضر قتل حسینؑ تھا

۲۱

ظلمات خاکسار تجلی طلب ہوئی
پرنور ہوگئی رہ و در روز اب ہوئی
خیمہ گاہ حسینؑ بلا نغمہ یاب ہوئی

زرد آفتاب شکل رخ ناامید ہی
صدقے سے منھ سحر کا ابھی تک سفید ہی

۲۲

صادق ہین کوئی دوست مقام جدال کے
عاشق بناؤ کرتے ہین صبح وصال کے

اعدا کے سامنے نگہ شیر چاہیے
ہم شیر ہین فقط ہمین شمشیر چاہیے

۲۳

تھا غازیون مین ذکر کہ فوج عدو کی صبح ہی
قرآن کی قسم تھی صفون کی صفون کی صبح ہی
پیچھے کربلا مین جنت حسنؑ کی صبح ہی

کسکو عوض وضو کے تیمم سے پاک ہی
پانی اگر نہین تو نہو خاک پاک ہی

۲۴

ہر سو سے تیر آتے تھے ہر سو سنان کی
ہر سو سے تیر آتے تھے ہر سو سنان کی
ہر سو سے تیر آتے تھے ہر سو سنان کی

ہی دامن حسینؑ رفیقون کے ہاتھ مین
ہم آج تیرے عاشق صادق کے ساتھ مین

۲۵

ہیں جانتے ہین یہ کہ ہین شہنشاہ بھی یہین
زیبا ہون جو کہ ہین وہ سپاہی یہین کہان
جھوٹے ہین دعوے والے ہین یہ بھی یہین کہان

حوریں بھی سامنے ہین جنان کے قصور بھی
ہوتے ہین اب محل سے برآمد حضور بھی

۲۶

ہر سو سے تیر آتے تھے ہر سو سنان کی
ہر سو سے تیر آتے تھے ہر سو سنان کی
ہر سو سے تیر آتے تھے ہر سو سنان کی

پیشانیون کے نور و نزاکت سے ماند پھول
سورج چراغ آئینے قرآن چاند پھول

۱۰

وہ لشکر شان وہ صبح کا نظارہ شب کا
وہ چرخ پہ تاروں کی چمک اور وہ دمکنا
وہ خیمہ حضرت عباس علمدار کا جمنا
وہ سب کا سو رہنا وہ علی اکبر کا جاگنا

کی حفظ خیمہ شام سے خوب اس جناب نے
تا صبح طوف کعبہ کیا آفتاب نے

۱۱

وہ خیمہ کے پاس آپ کا ہتھیار سجنا
وہ سر پہ شاہ کے خود کا چمکنا
وہ زیب تن زرہ کا دمکنا
وہ ہاتھ میں سپر کا لچکنا

ہاتھ اسطرح چلین کہ نہ لغزش ہو پاؤن مین
چمکین ہلال تیغ ستارون کی چھاؤن مین

۱۲

ظاہر خدا کی شان تھی ساماں بایں تھا
روتی تھی روح فاطمہ جنگل اداس تھا

۱۳

وہ خیمہ حضرت شب اندھیری
وہ خیمون کی بس بیابان چڑیل
وہ خیمون کا بار بار چکنا ادھر ادھر دھم
وہ بچون کا بیچ بیچ مین ڈر کے نکلنا

دیکھا جدھر درخت تھے کوہ سیاہ تھے
یا جا بجا مسافرون کے دود آہ تھے

۱۴

وہ خیمہ حضرت شب اندھیری
وہ خیمون کی بس بیابان چڑیل
وہ خیمون کا بار بار چکنا ادھر ادھر دھم
وہ بچون کا بیچ بیچ مین ڈر کے نکلنا

ہونگے فدائے شمع نبی کیا ڈرینگے ہم
تم جلکے مر گئے ہو خوشی سے مرینگے ہم

۱۵

وہ شام سے عبادت حق مین مگن ہونا
وہ ذکر خدا مین رات کا سارا بسر ہونا
وہ صبح کا نماز مین مشغول ہونا
وہ سجدہ مین سر رکھ کے رونا

اشکون سے جانماز مین لطف انتہا کے تھے
موتی ہزارون چشمۂ خوف خدا کے تھے

۱۶

وہ خیمہ کے گرد پہرہ سواران بہادر
وہ دل تھے بیان ہمتون کی صدا دشت ہا کی آل
وہ خیمہ کے بیچ مین تھی حبیب خدا کی آل
وہ خیمہ کے باہر تھے جناب کربلا کی آل

شہزادیان تردد و ریخ و بلا مین تھین
مصروف سب حفاظت شہ کی دعا مین تھین

۱۷

وہ ہاتھ مین کمان وہ سلطان تشنہ لب
وہ ہاتھ مین کمان وہ سلطان تشنہ لب
نزدیک ہی ہو شب وہ نہ ہو شب آدمی ہے شب
ہاتھ آسمان پہ ایک زمین پہ ہے ایک رب

یہ شب وہ ہے کہ رد نہ کسی کی دعا کرین
بندہ اوٹھا کے ہاتھ جو مانگے عطا کرین

۱۸

وہ شب وہ شش جہت مین اندھیرا ہو جس طرح
وہ شب وہ شش جہت مین اندھیرا ہو جس طرح
ہم قید ہون تو صبر غنایت ہو جس طرح
مقبول دار قون کی شہادت ہو جس طرح

مانگو دعا مین وقت مگر اس دعا کا کیا
طالب حسین دولت صبر و رضا کا کیا

۱
فقیر ہے قدردان کے غلاموں کا در کا
سلطان انس و جان کے غلاموں کا در کا
بگڑی بنانوالے کے غلاموں کا در کا
شاہ مردان کے غلاموں کا در کا

ہندے ازل سے ابن مدالله کے ہوے
آقا کے ہاتھ تھے دل و جان سے بکے ہوے

۲
کہنا ہے ایک ایک کا کلام شہید کربلا
ہر فرش و عرش میں ہے دھوم شہید کربلا
شاہ امم کی آنکھ کا نور شہید کربلا
ہر دین و دھرم میں ہے دھوم شہید کربلا

یکسر لہو میں لال دم جنگ ہو گئے
بس انتخاب عاشق یک رنگ ہو گئے

۳
ہر وقت ہر مقام خدا کے ہیں سامنے
ہر وقت ہر مقام خدا کے ہیں سامنے
معصوم ہر گھڑی شہ والا کے ہیں سامنے
ہر وقت شہ کا قبلہ خدا کے ہیں سامنے

سائل ہوں نام شاہ پر اور نسے جو مال کے
دیدیں ہزار دل سے بکلمے نکال کے

۴
ہر وقت ہر مقام پہ ہے ساتھ ساتھ ہو
ہر وقت ہر مقام پہ ہے ساتھ ساتھ ہو
بیٹا ہو یا غلام کسی کا کسی کا ہو
ہر وقت ہر مقام پہ ہے ساتھ ساتھ ہو

دیکھا جو فدویان شہ خاص و عام کو
مولا کہا زبان عرب مین غلام کو

۵
فرزند ہو کہ شاہ ہو یا کوئی اور ہو
فرزند ہو کہ شاہ ہو یا کوئی اور ہو
سردار ہو کہ فوج کا افسر کوئی اور ہو
فرزند ہو کہ شاہ ہو یا کوئی اور ہو

جو کربلا مین ہمرہ سبط رسول تھے
باغ وفا مین ایسے بہتر ہی پھول تھے

۶
جانثار ہے حسین کے
مرد ہے حسین کے
بہن وفا ہے حسین کے
بیٹا ہے حسین کے

پروانہ رخ شہ عالی دماغ تھے
بجھنے سے جنکی قدر بڑھی وہ چراغ تھے

۷
جو ہے حسین کے
جو ہے حسین کے
جان بھی ہے حسین کے
بچے ہے حسین کے

یکجا ہوے ہین دفن بہم رسم و راہ ہی
الفت پر اونکی گنج شہیدان گواہ ہی

۸
ہے یاد کربلا سے چلا سو گیا وہ شب
وہ یاد قتل ہی سے بھلا سو گیا وہ شب
وہ خوف صبح حادثہ ما سو گیا وہ شب
ویران منزل خانۂ ماتم دیار شب

بولے طیور ظلمت دشت جفا چلی
آہین جو کین غریبون بے دھندھی ہوا چلی

۱۰۰

غازی کے لیے روئے زمیں خلد بریں ہے
معصوم ہوئیں حضرت زہرا جگر افگار
سکتے میں علی آہ یہ بچپن کے ہیں غمخوار
بیٹا ہے انہیں کے لیے جعفر طیار

کیوں رنگ بھی نیلا ہو کسے کیلیے خم ہے
شاید یہ انھیں کا فلک پیر کو غم ہے

۱۰۱

تھا بیعت عسکر زخیمہ زنگاری سی
مژگاں بھی صدا نالہ و فریاد کی باہر
بس عشق کیا چاہیے اب عرض کرے کیا
ہیں آپ بلا لیں سے تو ہے ساقی کوثر

مشتاق زیارت ہو یہ مداح تمھارا
شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

۹۱

رہجاؤگے تم ہاتھ ابھی یاس سے مل کے
مرجائیگا معصوم لہو مُنہ سے اوگل کے

۹۲

قربان یہان ان سنان بین سنان کھاکے گا
دل سینہ نازک سے نکلا جائیگا باہر
تیر اوسکے گر جائیگا ہمشکل سے اگر کھینچ کے
اوسدم نہ سنبھالوگے اگر آکے بغل مین

۹۳

تو لال جگر مُنہ سے نکل آئیگا پھٹ کے
مرجائیگا عباس جو قدموں سے لپٹ کے

۹۴

آپسمین کہینگے یہ ملک خوب یقین ہے
صابر کوئی شبیر سا دنیا مین نہین ہے

۹۵

بیٹے نے شہ مظلوم کے پیرون پہ گرکے
پیری مین ہوا اکبر بے شیر سے صفدر
تم ہاتھ نہ کھینچو یہ وطن کی ہے ضرورت
فرماتے تھے یہ شاہ کو دیکھ کے اکبر

۹۶

رخسار پر اشک شہ مظلوم بہے تھے
جب کر مین لے لیکے وہ دم توڑ رہے تھے

۹۷

دل زینب دلگیر کا جینے سے ہٹیگا
شبیر کا سر آپکے دامن مین کٹیگا

۹۸

اسدرجہ اوسمین عشق شہنشاہ امم تھا
دم بھر رہے تھے شاہ کا سینہ مین دم تھا

۹۹

یہ کہکے حبیب شہ صابر نے قضا کی
چلائے حسین ابن مظاہر نے قضا کی

۸۴



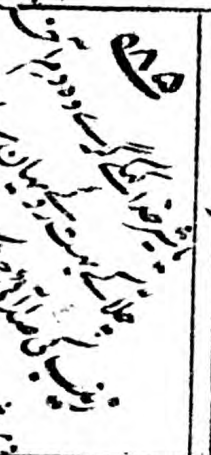
اوسوقت کی پیشک ہمیں تشویش بڑی ہے
بے پردگیِ زینبِ مضطر کی گھڑی ہے

۸۵



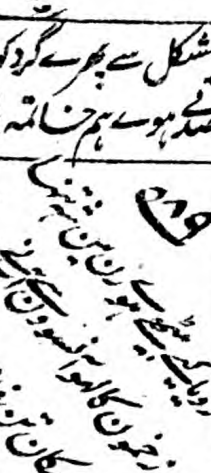
چلائی یہ فضہ کہ ہوا خواہ کو مارا
فریاد رفیقِ اسد اللہ کو مارا

۸۶



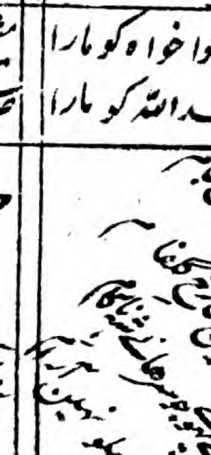
مشکل سے پھرے گرد کہا لشکر کی جا ہے
صدقے ہوئے ہم خاتمہ بالخیر ہوا ہے

۸۷



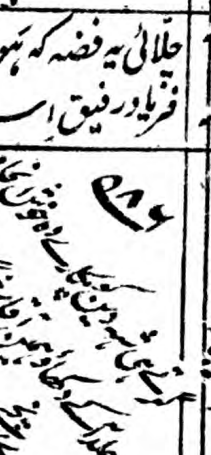
خورشید صفت ضعف سے تن کانپ رہا تھا
رہوار بھی منہ کھولے ہوئے ہانپ رہا تھا

۸۸



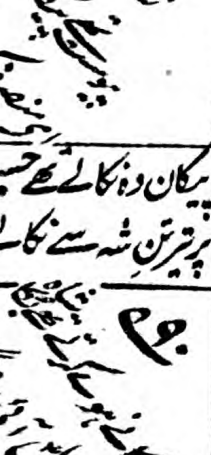
اس گلشنِ ایجاد سے منہ موڑ رہے ہیں
ڈوبے ہوئے ہیں خون میں دم توڑ رہے ہیں

۸۹



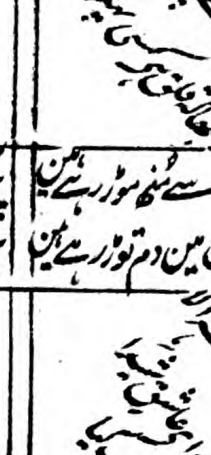
پیکان وہ نکالے تھے حسینؑ ابن علیؑ سے
پر تیر تنِ شہ سے نکالے نہ کسی سے

۹۰



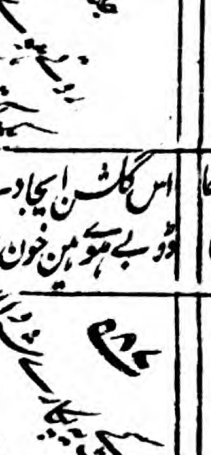
تھے ہوش میں جس وقت پھرے ابن مظاہرؓ
رہوار سے خم ہو کے گرے ابن مظاہرؓ

۹۱



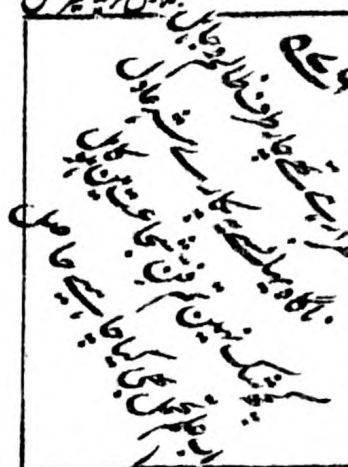
کیا کھولیں ہم آنکھیں یہ قیامت کی گھڑی ہے
سر کھولے ہوئے بنتِ نبیؐ پاس کھڑی ہے

۹۲



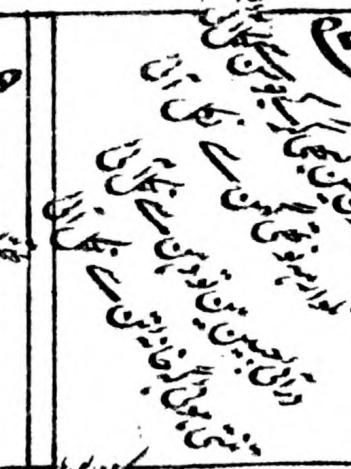
تم بھی تو اسی خاک پر اب سوئے ہو گے
بس رو دو نہ اسدم کہ بہت رو دئے ہو گے

۷۶



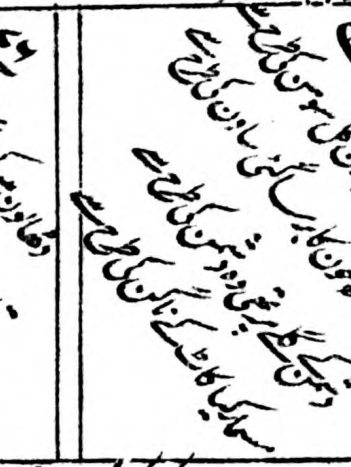
چلائے جوان رعب ہی یہ اسکی چمک مین
ہی خون سے رعشہ بدن پیر فلک مین

۷۷



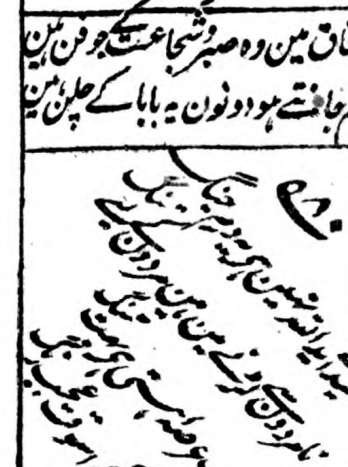
غش مین بھی عدو کو چمک اوسکی نظر آئی
سونا ہوا اکسیر کہ چاندی نظر آئی

۷۸



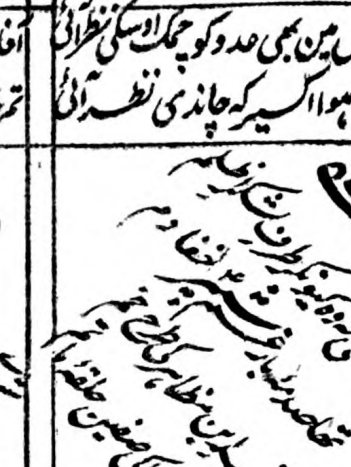
آفاق مین وہ صبر و شجاعت کے جو فن ہین
تم جانتے ہو دونون یہ بابا کے چلن ہین

۷۹



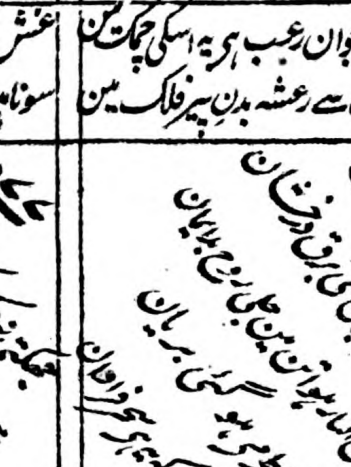
پھرتی تھی جو وہ مرگ صفت لشکر شر مین
رشیدہ بتھین روحین ملک الموت کے پر مین

۸۰



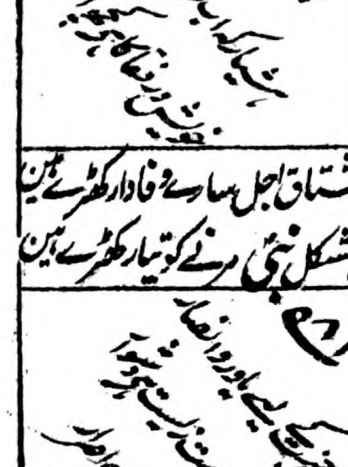
گہ خون کے دریا سے نہاتی ہوئی نکلی
ڈھالون سے کبھی پھول اوڑاتی ہوئی نکلی

۸۱



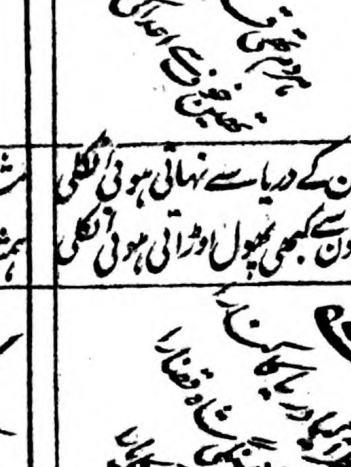
شتاق اجل سارے وفادار کھڑے ہین
ہمشکل نبی مرنے کو تیار کھڑے ہین

۸۲



پانی کی طرف دیکھتے ہین شرم کی جا ہی
کیا شاہ کے بچون سے ہمین پیاس سوا ہی

۸۳



ہین شانۂ عباس تو شمشیر کے شتاق
اصغر کا اشارا ہی کہ ہین تیر کے شتاق

۶۴
میدان میں جب پہنچ گئی یہ تیغ خلق سوز
تھی دونوں میں کمال خفیف اس کی شعلہ
تلوار تھی طویل یہ اجل میں ہوئی غارت
تھا سو کہ لو جو اجل میں ہوئی غارت

۶۵
چمکی صفت صاعقہ صمصام شرر بار
نازل ہوا بہ غضب بیدرد و غضنفر
میدان میں گو تیغ تھے دو لاکھ تیغکار
تلوار تھی وہ تیغ صفت تیغ دلاور

۶۶
کس کام کا مصراع صف اہل ستم ہی
ظاہر میں زیادہ ہی پہ تقطیع میں کم ہی

ہر ضرب میں جانوں کی یعینوں کو پڑی تھی
دامن کو قضا غیظ میں گردانے کھڑی تھی

پھل تیرۂ دشمن پہ اگر جلوہ نما تھا
بالائے الف مد کی طرح کلک قضا تھا

۶۷
ہو دیکھیے کیا حال یہی وجہ خطر تھی
کچھ ماضی و آیندہ کی مطلق نہ خبر تھی

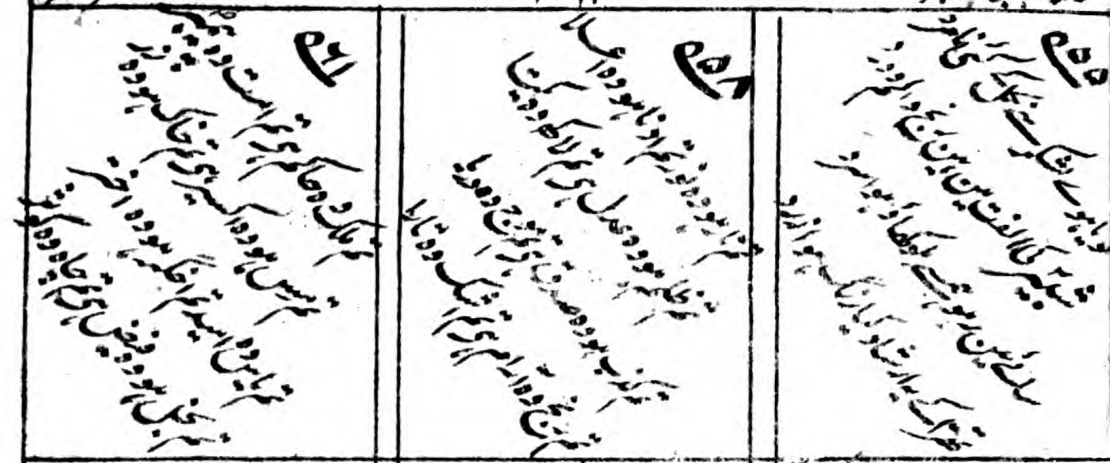
پھل برچھیوں کے شوق ہو تلوار کی ضو سے
تاروں کے گلے کٹتے تھے تیغ مہ نو سے

باغی روش ظلم و ستم بھول گئے تھے
پھلتی تھی شکست آپ قدم بھول گئے تھے

۶۸
جس خانہ تن میں یہ گئی داد و سیدم ہی
ہر بیت میں بس مصرع شمشیر دو دم ہی

اے غافلو تلوار کا کیا روپ ہی دیکھو
ڈھالوں کے بھی سائے میں یہاں دھوپ ہی دیکھو

مردم نے بہت خوف کے صدمے جو سہے تھے
چھپ جانے کی آنکھوں میں جگہ ڈھونڈ رہے تھے



۵۵

۵۶

۵۷

یا ہون مین دو در وز کے پیاسے کی طرف سے
تم کلمۂ احزان وہ محمدؐ کا حسن ہی
مردود ہو تم اور وہ مقبول صمد ہی

۵۸

۵۹

۶۰

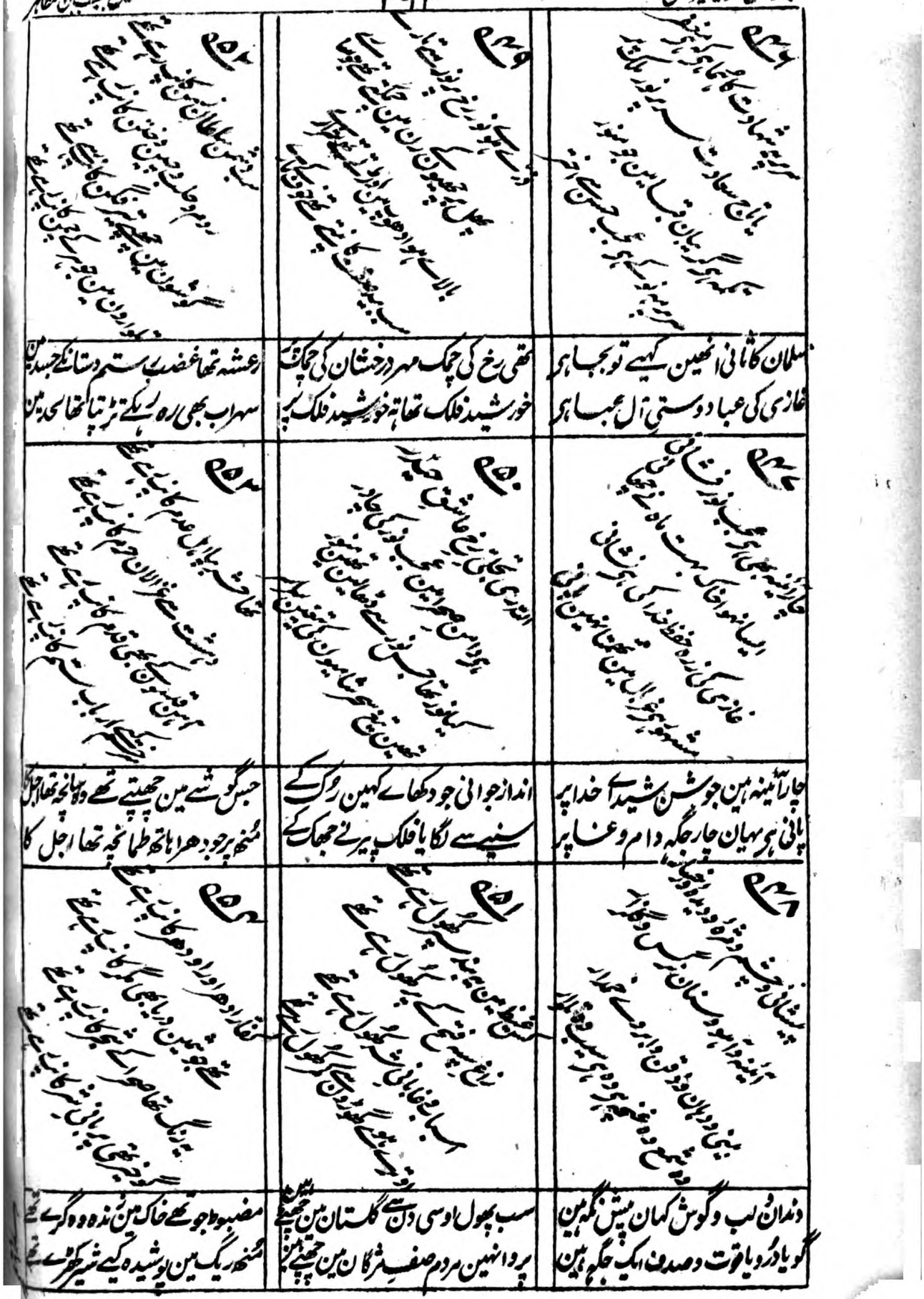
تم دیر ہو وہ کعبہ ہی تم شک وہ یقین ہی
تم کفر وہ اسلام ہی تم شرک وہ دین ہی
گفتار یہ جسوقت سنی فوج حشم کی
شمشیر دو دم ناد علی پڑھ کے علم کی

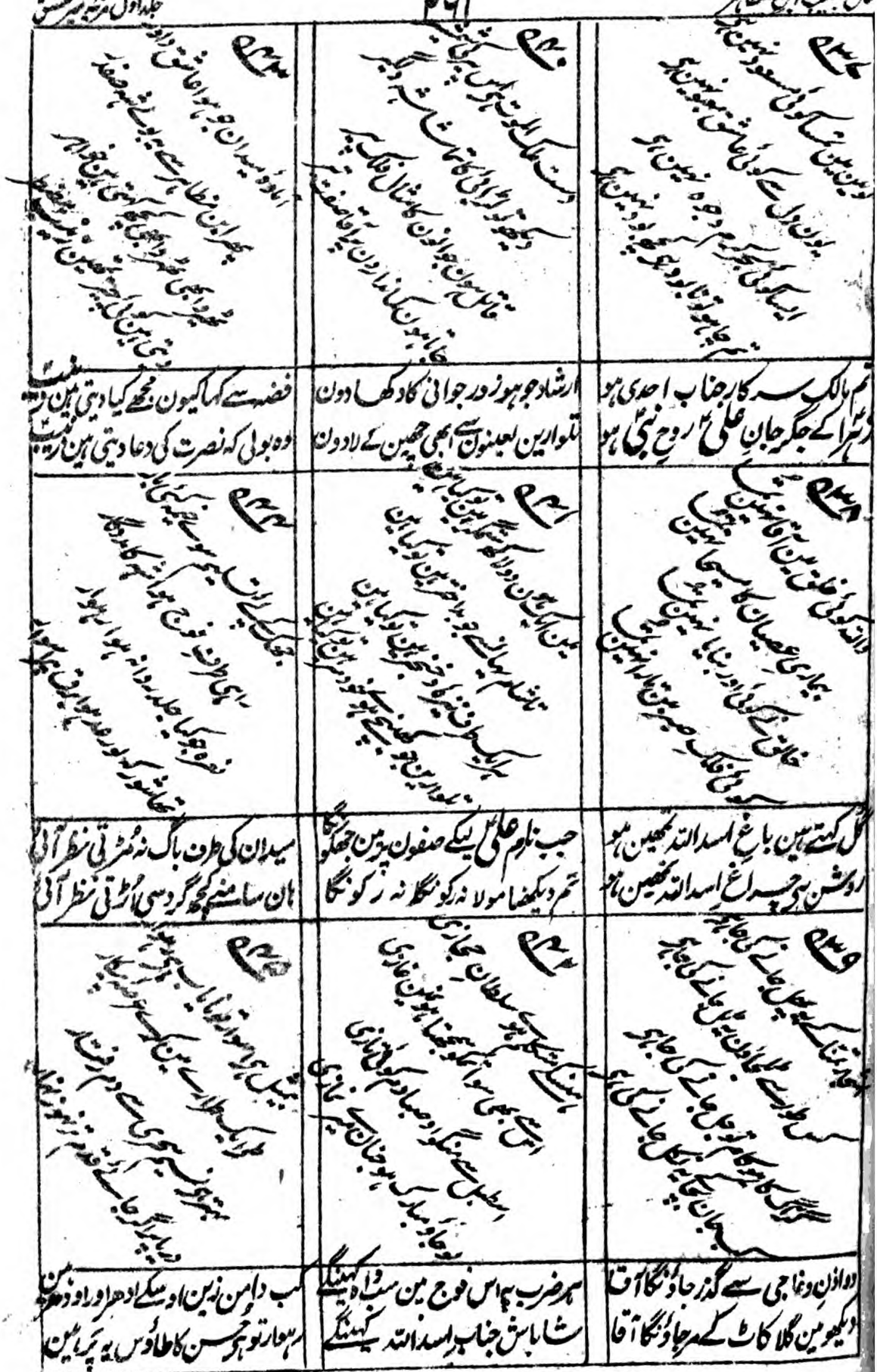
۶۱

۶۲

۶۳

تم سنگ وہ یاقوت تم آنسو وہ گہر ہی
تم ذرہ ہو وہ مہر ہی تم شب وہ سحر ہی
جوہر تھے جو انجم سے فزون تیغ کی ضو مین
تھا شور چھپے بھاگ کے تارے مہ نو مین





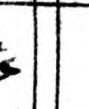
۲۸



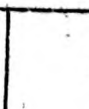
۲۹



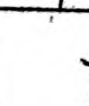
۳۰



۳۱



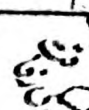
۳۲



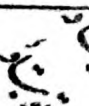
۳۳



۳۴



۳۵



۳۶



۱۹

میدان مین فاطمہ کے فرزند نے جو پکارا
کام آئے ستر برس کے یارانِ نامدار
یہ دیکھ کے گھبرائے حبیب ابن مظاہر
رخصت کے لیے آئے حبیب ابن مظاہر

۲۰

شہزادہ مین اکبر مین مددگار تمھارا
ہے وقت یہ کیا قلب پہ فرزند کے پیارا
جینا ہی یہ مجھ مضطر و دلگیر کا مرنا
ہی پہلے جوانون سے بجا پیر کا مرنا

۲۱

ہوتا ہی کسی سے جو جدا پیار کا بندہ
ہی حال مین یہ ہی ہی یہ ہی حال ہمارا
منظور نہین قتل تحیفی مین تمھارا
زخمون سے ہوتن چور ضعیفی مین تمھارا

۲۲

پیدل نہ چلا جائیگا یہ ہی ہی مین ہی ہی نا
پیدل نہ چلا جائیگا یہ ہی ہی مین ہی ہی نا
اس ہوپ پہ صدقے نہ یہان آج سہو تم
شایان رفاقت ہی وہین جاکے رہو تم

۲۳

اولاد کی لازم نہین کچھ قید نہ بندہ
ہی ہی جو منظور تو اولاد سے بھی ہاتھ دو
اچھا نہین اس وادی بربادی مین رہنا
حقا کہ بہت خوب ہی اولاد مین رہنا

۲۴

ہی ہی مین ہو قتل ہی ہی عاشق نیکا
ہی کون سے کون بھلا ہی ہی نیکا ہی
فرمایا پس مرگ بھی اندوہ سہینگے
ہم آپ یہان گور کو محتاج رہینگے

۲۵

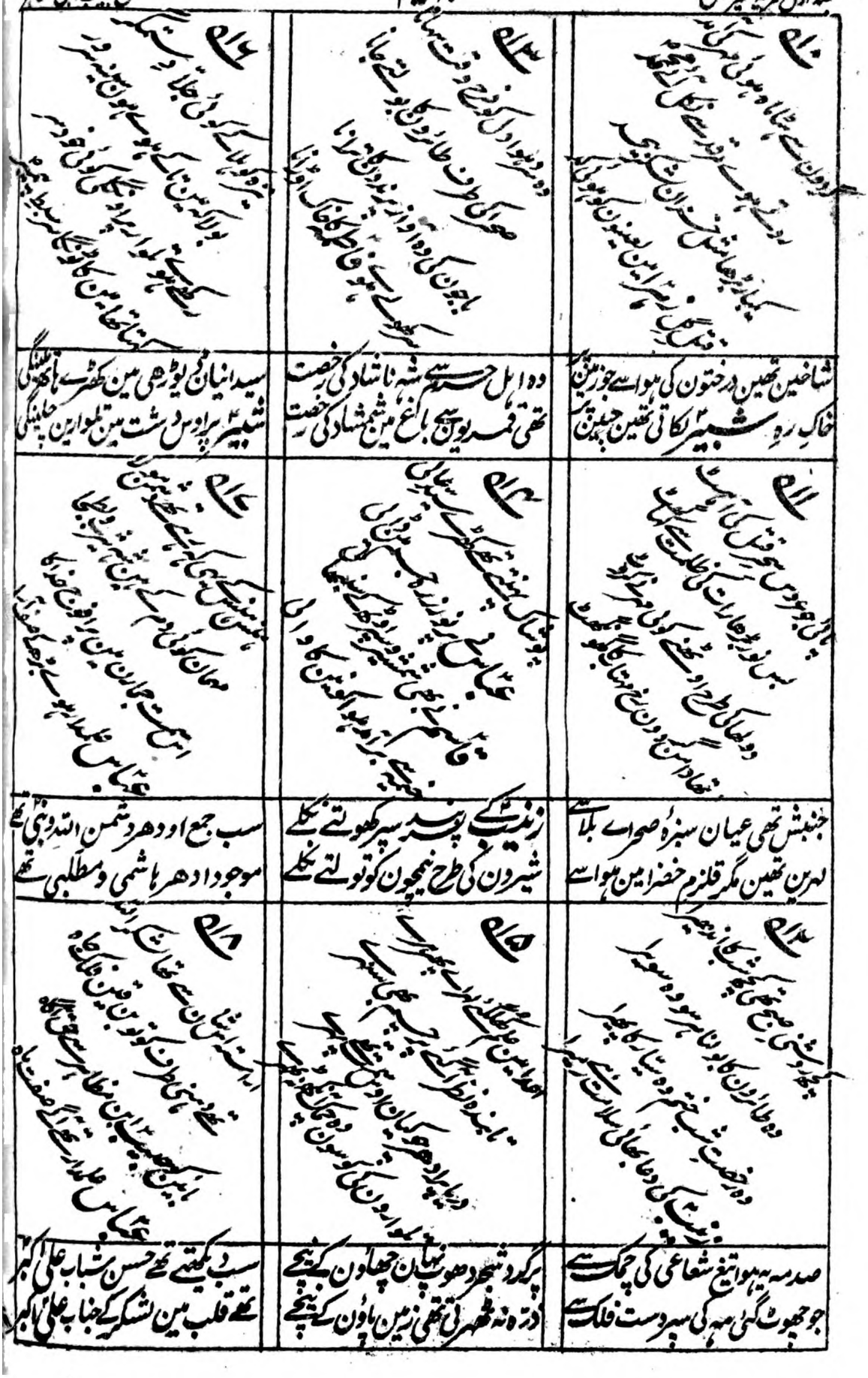
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ان باتون کو سن سنکے یہ کیا ہنستے ہو آقا
مین پیر ہون کیون مجھسے بھلا ہنستے ہو آقا

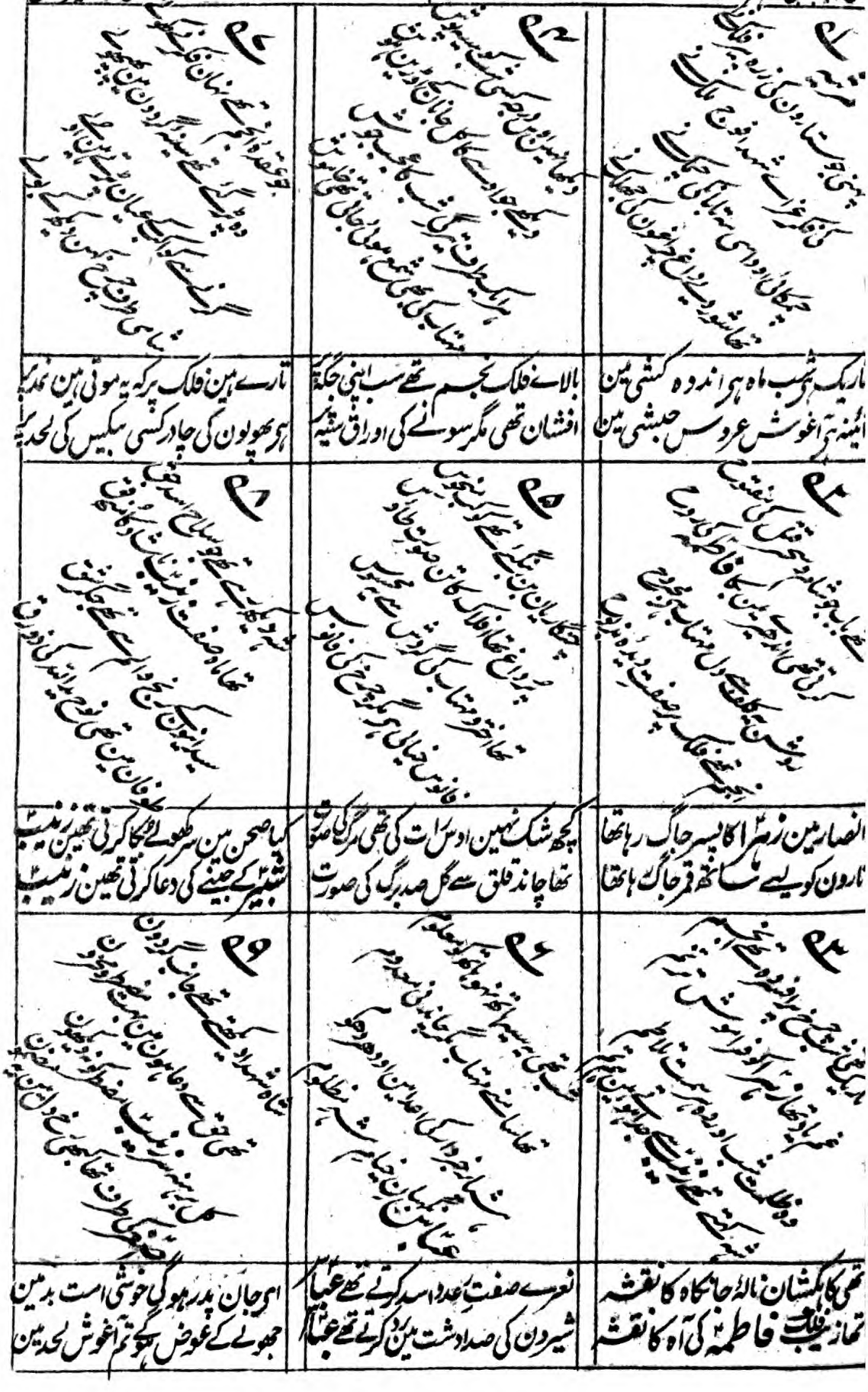
۲۶

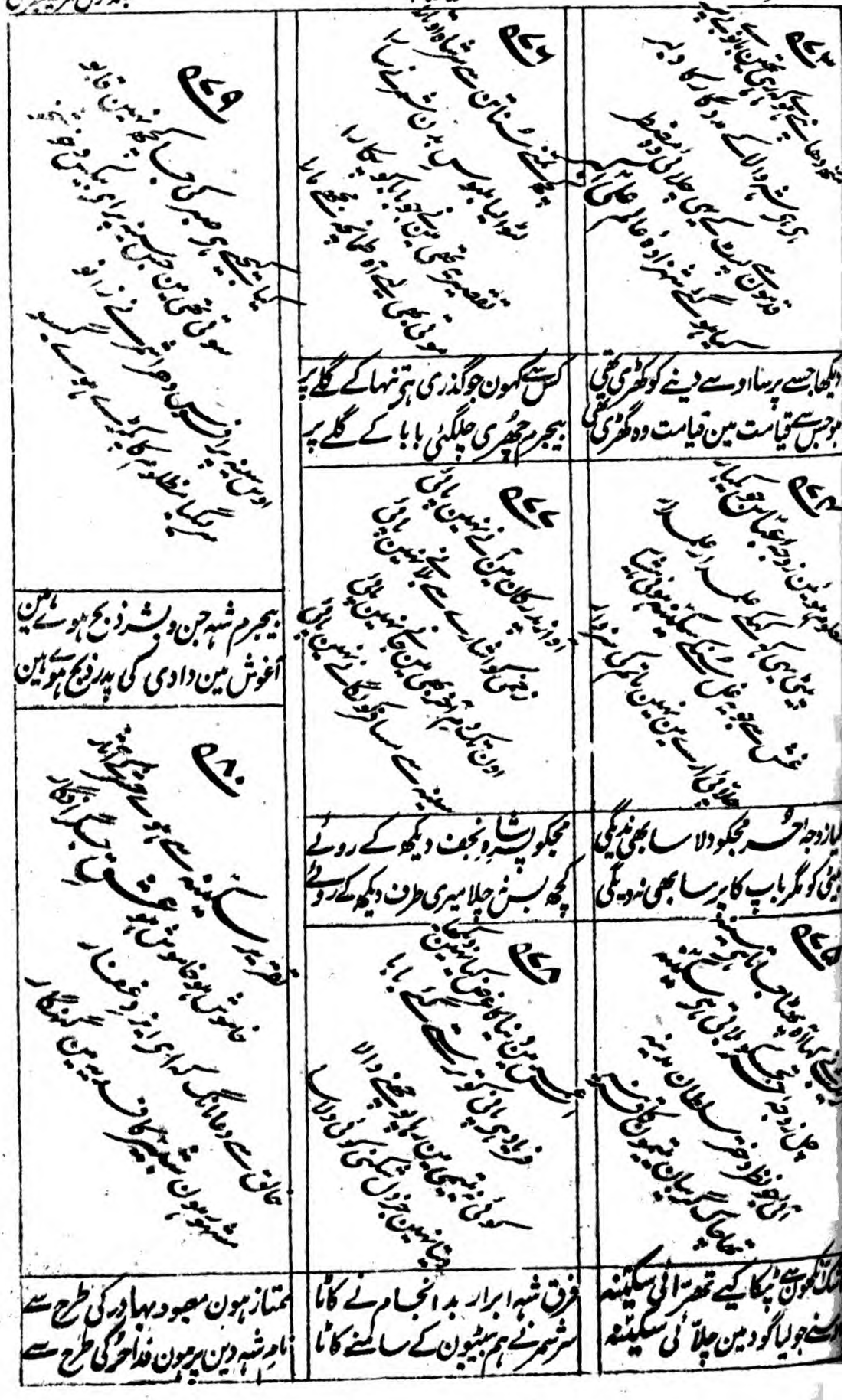
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہوتی نہین خاطر شکنی میرے قسم کی
دعوت ہوئی کس طور سے زہیر ابکے پسر کی

۲۷

ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
کفار کے رخ قبلۂ عالم سے پھرے تھے
آیا ہی مین او سدم کہ ہزارون ہی مین گھرے تھے







۶۴
بولا کوئی نہیں اس میں ہمارا دس معروفا سے
بچھا دی ہے خبر بھی آج وہ بھوکے ہیں اپنا سے
ہمیں کھانا کھلا دو تم کہ ہے یہ فاقہ کشی ہم سے

ہین لونڈیان اونپر تو جو سختی ہو وہ کم ہی
شہزادیون کی پیاس کا لیکن مجھے غم ہی

۶۵
اندر گئی حضرت زینب کو بچا لے
ہاتھون میں لئے آپ کے بچون کو بلا لے
ہاتھون سے ہلا دیجئے شاید کہ بہلا لے

مین شاد ہون ماں روئے مجھے خاتمہ ہو جائے
عریان نہ کہین آج سر فاطمہ ہو جائے

۶۶
کہتی تھی کہ زینب مری بچی مری بچی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی

تھا فوج کی تیزی مین جو لیتی اوسے فقہ
پر سبھی اگر دیتی تو دیتی اوسے فقہ

۶۷
بولا کہ یہ ہے بیبی سکینہ کا علم نام
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی

کھائینگی نہ سیدانیان خاطر سے کسی کی
وہ حاضری لیجائے حسینؑ ابن علیؑ کی

۶۸
کھانے کو جو بیٹھا پسر سعد بدھا سا
کھانے سے تھے دونون کے ہاتھ اوٹھ گئے آسا
کھانے کے کھانے پہ تو فوراً ہوئے تیار

کیا منہ نہ دکھائیگا رسولؐ عربی کو
کچھ بھیجدے ناموس حسینؑ ابن علیؑ کو

۶۹
بولا کہ یہ ہے پیر سعد بدھا سا
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی

وہ حاضری لیجائے حسینؑ ابن علیؑ کی

۷۰
ناگاہ کسی سمت سے چیخ اٹھی کوئی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی

وہ حاضری آقا کی یہان لاتی ہو زینب
لو زوجۂ مہمان حسینؑ آتی ہو زینب

۷۱
ناگاہ چلی شور سے ہو کر بال و پریشان
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی

پھٹتے تھے کلیجے اسی صورت سے چلی تھی
منہ پر صفت اہل حرم خاک ملی تھی

۷۲
ناگاہ کسی سمت سے چیخ اٹھی کوئی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی
ہے ہے مری بچی مری بچی مری بچی

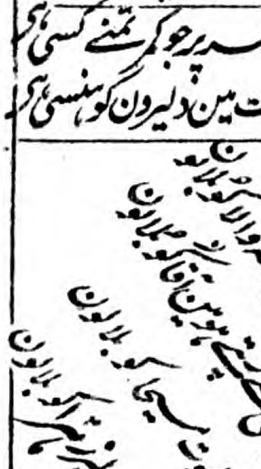
سر سینہ سے لپٹا کے جو زینبؑ نے بکا کی
بیہوش ہوئین سب نے یہ جانا کہ قضا کی

۵۵



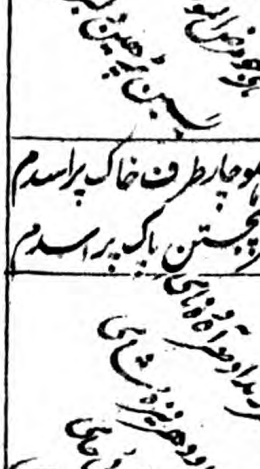
وہشت یہ بڑھی موت کا رستا نظر آیا
گرتی ہوئی برق ابر برستا نظر آیا

۵۶



جانباز حسینؑ آج سے ہی نام ہمارا
اچھا ہوا اچھا ہوا انجام ہمارا

۵۷



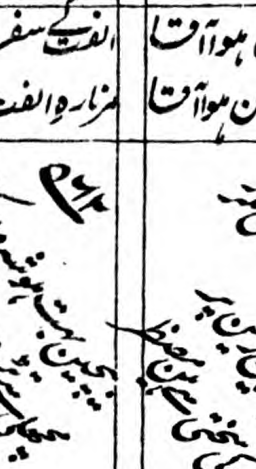
تائید دم نزع ہی بس کام علیؑ کا
دم تن سے نکلتا ہی تو نو نام علیؑ کا

۵۸



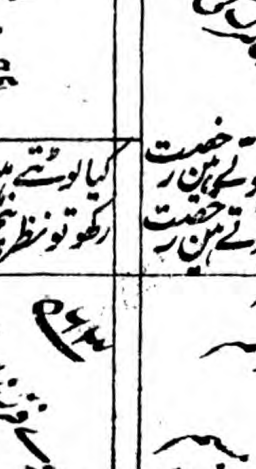
تجسیم بخت درخشان ہوا آقا
جانباز غلام آپکا بیجان ہوا آقا

۵۹



بیتاب ہی دل سوئے عدم ہوتے ہین رخصت
تم مڑکے ادھر دیکھو ہم ہوتے ہین رخصت

۶۰



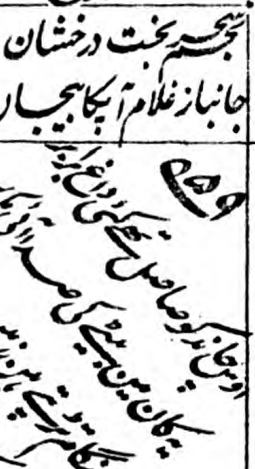
مشکل ہی تو آسان ہوئی جاتی ہی پیارے
ہشیار رہو بوے حسینؑ آتی ہی پیارے

۶۱



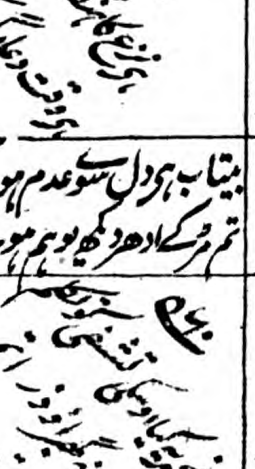
الفت کے سفر پر جو کہ تمنے کسی ہی
مزارہ الفت مین دلیرون کو ہنسی ہی

۶۲



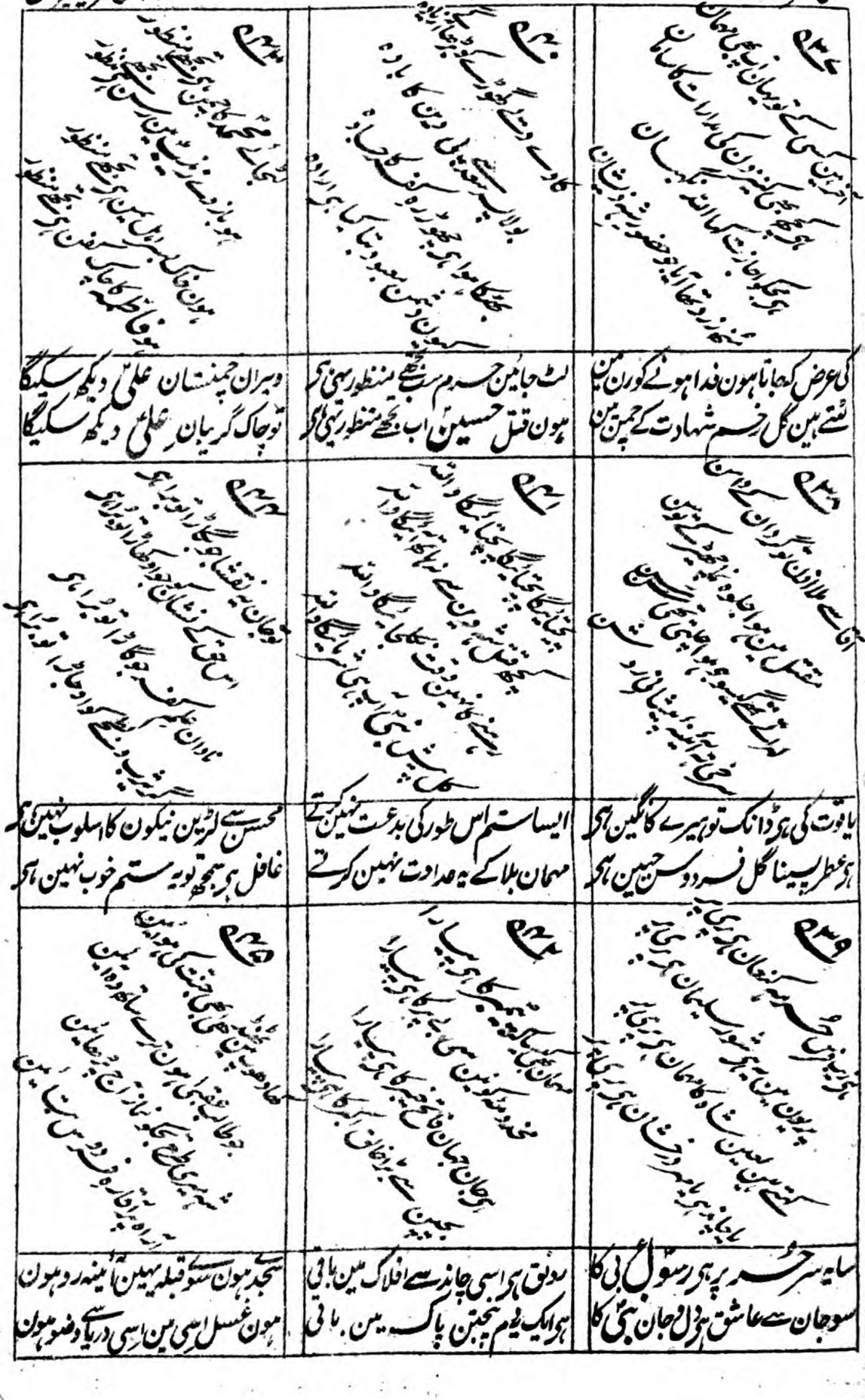
کیا لوٹتے ہو چار طرف خاک پر اسدم
رکھو تو نظر بہر حسنؑ پاک پر اسدم

۶۳



لایا ہی عجب راہ پر اللہ ہمارا
جامی ہی سر دست ید اللہ ہمارا





۳۷
آخر ہین کسی سے تو ہیان اپنی بپتا مہمان
ہی کچھ بھی کہنے کی ضرورت کیا اللہ بس باقی ہوس
ہی حجت جو ہوا تھا آیا تو حضور شہ ذیشان

۳۸
کاروان رستے کھڑے کہتے ہین یہ آپس مین
بولا اکبر سعدیو لی دین کا بارہ
جھکا ہوا ہی جھوڑ رہ کس کے لڑے ہو

۳۹
کہتے ہین کہ ہم تو ہین ہوا خواہ تمہارے
ہم بازو ہین اس رن مین تمہارے
ہون فاقہ کش بیکس و بیمار تمہارے

کی عرض کہا تا ہون فدا ہونے کو رن مین
لٹتے ہین گل زخم شہادت کے چمن مین

لٹ جاہین حرم سب تجھے منظور رہی ہی
ہون قتل حسینؑ اب تجھے منظور رہی ہی

وہ ران چمنستان علیؑ دیکھ سکیگا
تو چاک گریبان علیؑ دیکھ سکیگا

۴۰
آتا ہے ملازان نوکران سکے دامن
مقتل مین ہوا جلوہ نما چھوڑ کے مسکن
لرزتا ہے یہ آئینہ بینا ہے لرزتا

۴۱
کچھ قتل شہ دین سے نرالا ہی ارادہ
ہی کل پہ مدار اس کے ہی کل ہی پہ وعدہ
کل پہ ہی ہمیشہ سے ہی کل کا ہی وعدہ

۴۲
ہی نقش یہ کس کا جو ہوا ہی ہوا ہی
اس نقش کے قربان جو ہوا ہی ہوا ہی
ہی نقش یہ کس کا جو ہوا ہی ہوا ہی

یاقوت کی ہی ڈانک تو ہیرے کا نگین ہی
ہی عطر پسینا گل فردوس جبین ہی

ایسا ستم اس طور کی بدعت نہین کرتے
مہمان بلا کے یہ عداوت نہین کرتے

محسن ہے لڑپن نیکون کا اسلوب نہین ہی
غافل ہی سمجھ تو یہ ستم خوب نہین ہی

۴۳
ہی زیب دہن حسن کا ہی زیب گلو ہی
پیشانی پہ ہی نور کا ہی زیب گلو ہی
ہی زیب گلو ہی

۴۴
ہی کس کا یہ ہی زیب گلو ہی
ہی کس کا یہ ہی زیب گلو ہی
ہی کس کا یہ ہی زیب گلو ہی

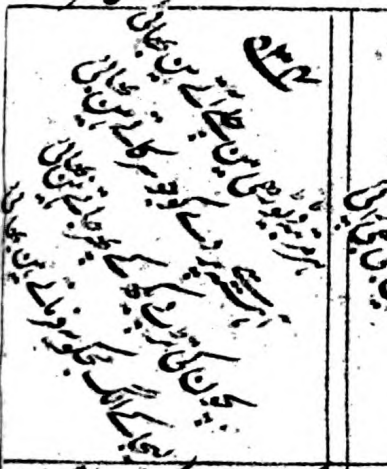
۴۵
ہی زیب دہن حسن کا ہی زیب گلو ہی
پیشانی پہ ہی نور کا ہی زیب گلو ہی
ہی زیب گلو ہی

سایہ سر حسنؑ پر ہی رسولؐ نبی کا
سو جان سے عاشق ہی دل و جان نبیؐ کا

رونق ہی اسی چاند سے افلاک مین باقی
ہی ایک یدم پنجتن پاک مین باقی

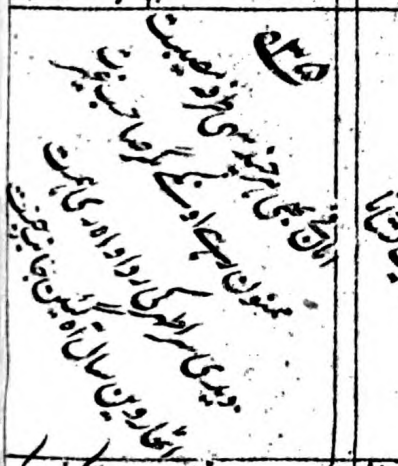
سجدے ہون سو قبلہ یہین آئینہ رو ہون
ہون غسل اسی مین اسی دریا سے وضو ہون

۲۸



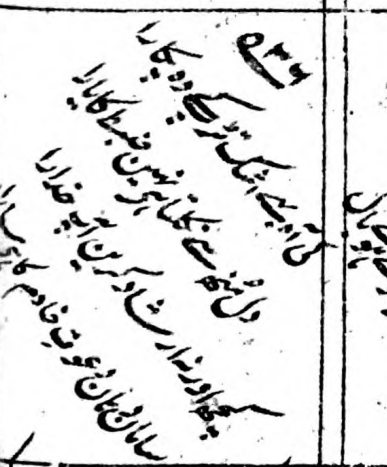
فرمایا کہ اب کیا ہی گنہ شاہ نے بخشا
مین نے شہ مظلوم نے اللہ نے بخشا

۲۹



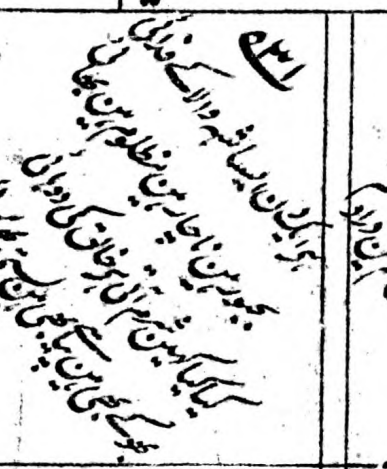
یون تو کسی بستی کو اوجڑتے نہین دیکھا
ایسا کبھی قسمت کو بگڑتے نہین دیکھا

۳۰



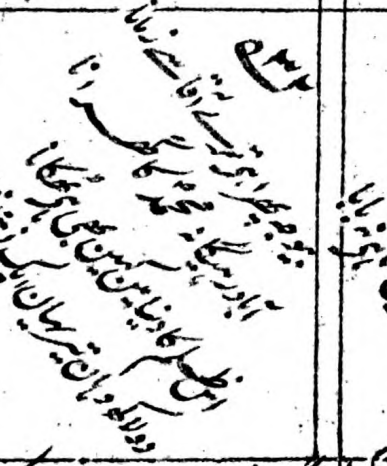
کس لطف سے فضہ کے لیے آتے تھے میوے
فردوس کے جبریل امین لاتے تھے میوے

۳۱



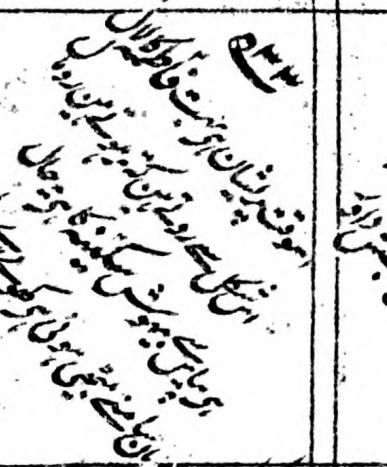
ہم بدعتِ اعدا سے پریشان ہوئے ہین
مہمان کی دعوت کے یہ سامان ہوئے ہین

۳۲



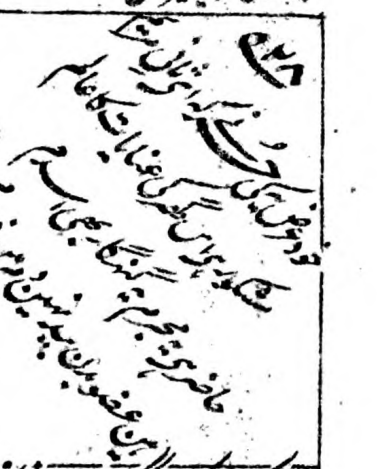
آگہ ہی خدا وجہ عداوت نہین کوئی
اب بھائی کے بچنے کی تو صورت نہین کوئی

۳۳



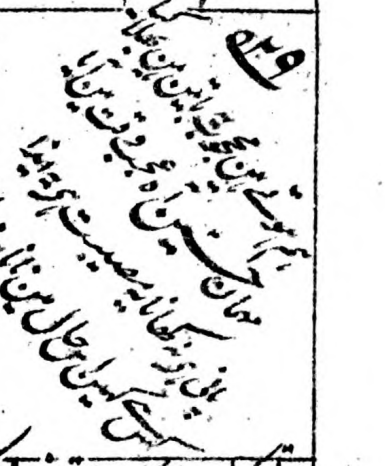
آآ کے کھڑی ہوتی ہی دختر کے سرہانے
تا دیر ابھی روگئی اصغر کے سرہانے

۳۴



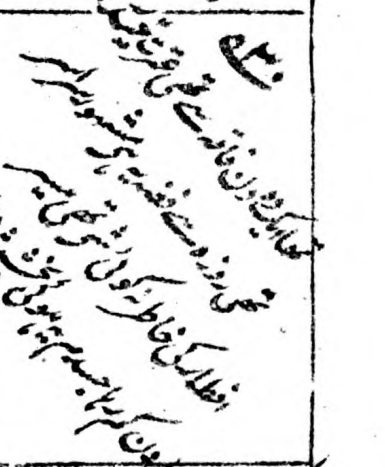
یہ کوہ مصیبت کے تلے جاتے ہین دم مین
سردے کے بہن ہم تو چلے جاتے ہین دم مین

۳۵



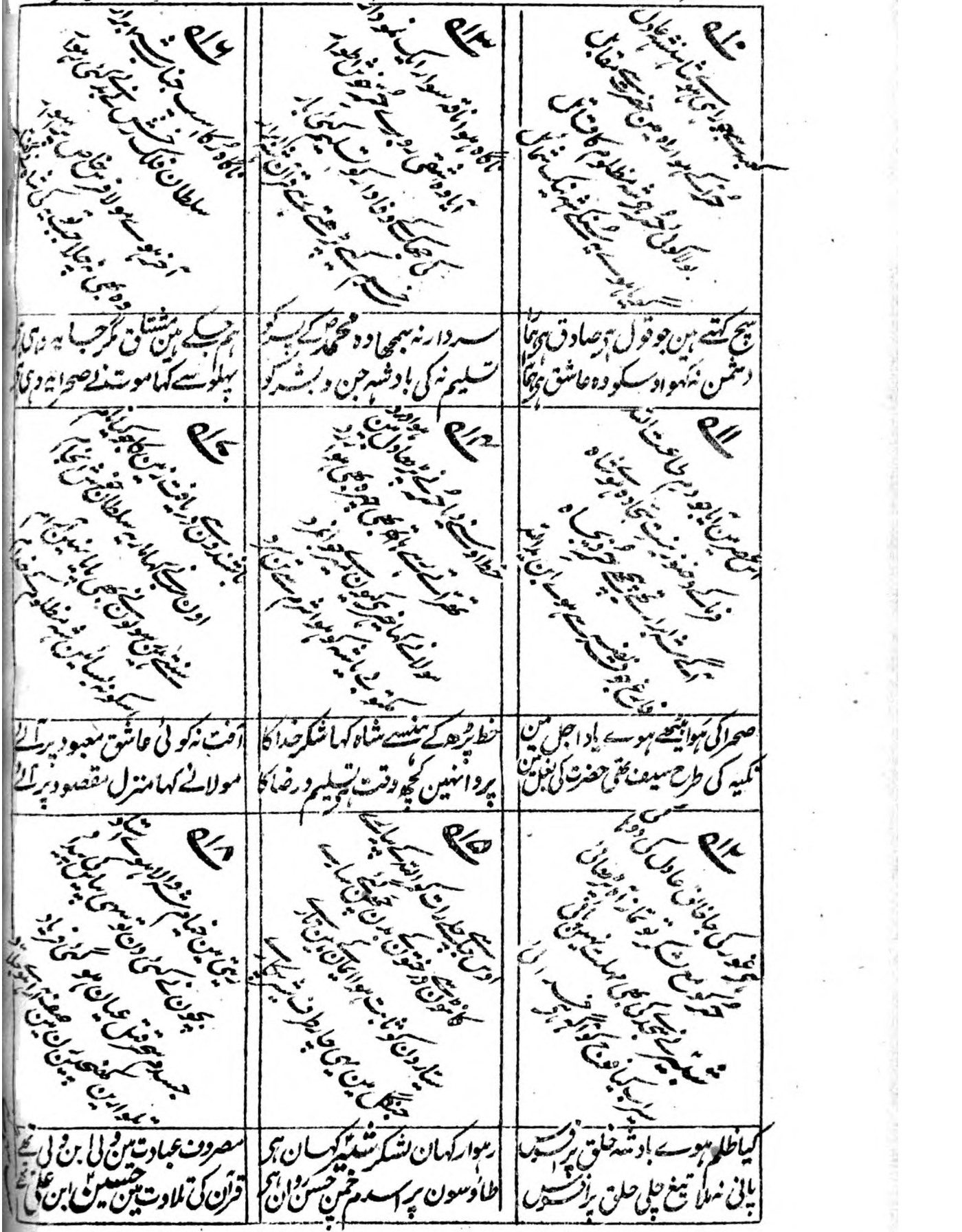
بکلیف سہی شام و سحر فاقہ کشی کی
بھوکون کو دیا آپ مگر فاقہ کشی کی

۳۶



مہمان کو یہ دنیا مین بشر دے نہین سکتا
جنت مین کسی کو کوئی گھر دے نہین سکتا





۱۰
سچ کہتے ہین جو قول ہے صادق ہی ہمارا
دشمن نہ کہو اوسکو وہ عاشق ہی ہمارا

۱۱
صحرا کی ہوا بیٹھے ہوے یاد اجل مین
تکیہ کی طرح سیف تھی حضرت کی بغل مین

۱۲
کیا ظلم ہوے بادشہ خلق پر افسوس
پانی نہ ملا تیغ چلی حلق پر افسوس

۱۳
سردار نہ بھجا وہ محمدؐ کے پسر کو
تسلیم نہ کی بادشہ جن و بشر کو

۱۴
خط پڑھ کے ہنسے شاہ کہا شکر خدا کا
پروا نہین کچھ وقت ہے تسلیم و رضا کا

۱۵
رہوار کہان لشکر شبیرؑ کہان ہے
طاؤسون پر اسدم خم چسن روان ہے

۱۶
ہم جلے ہین مشتاق مگر جا یہ وہی ہے
پہلو سے کہا موت نے صحرا یہ وہی ہے

۱۷
آفت نہ کوئی عاشق معبود پر آئے
مولا نے کہا منزل مقصود پر آئے

۱۸
مصروف عبادت مین ولی ابن ولی تھے
قرآن کی تلاوت مین حسینؑ ابن علیؑ تھے

۱

ہر گرم لطف خدا سایہ کیے ہی
جنت بجسے کہتے ہین وہ مردون کے لیے ہی

۲

یہ وہ نگہ فرقلق سے نہین پھرتی
یہ آنکھ دم نزع بھی حق سے نہین پھرتی

۳

اس پانون سے آرائش میدان وغا ہی
کیا رنگ ہی ثابت قدمی اسکی خدا ہی

۴

ہی یہ وہ گلا زخم طلب شوق ہی اسکا
یہ ہار اسی کا ہی یہی طوق ہی اسکا

۵

مان باپ سے الفت مین زیادہ وہ کہین ہی
مشہور یہ ہی شہر گرگردن سے قدیمی ہی

۶

حُر پر جو ہوا لطف قدیمی کا
بس عشق دیا اللہ سکو حسینؑ ابن علیؑ کا

۷

ہر گرم لطف خدا سایہ کیے ہی
جنت بجسے کہتے ہین وہ مردون کے لیے ہی

۸

ہی یہ وہ نگہ فرقلق سے نہین پھرتی
یہ آنکھ دم نزع بھی حق سے نہین پھرتی

۹

اس پانون سے آرائش میدان وغا ہی
کیا رنگ ہی ثابت قدمی اسکی خدا ہی

۱۰

ہی یہ وہ گلا زخم طلب شوق ہی اسکا
یہ ہار اسی کا ہی یہی طوق ہی اسکا

۱۱

مان باپ سے الفت مین زیادہ وہ کہین ہی
مشہور یہ ہی شہر گرگردن سے قدیمی ہی

۱۲

حُر پر جو ہوا لطف قدیمی کا
بس عشق دیا اللہ سکو حسینؑ ابن علیؑ کا

۱۶۴

روضہ نبی پہ جاکے جو رخصت کے بولا دی شعور
فوجی کے ساتھ آپ نہ روضہ میں پھر گئے
بیٹھے وہیں پہ جاکے حضور خدا کے پاس
پروانہ بار آپ پہ لایا سر دربار نور

ہون بے پدر بھی مورد فضل خدا بھی ہون
در یتیم بھی ہون دُرِ بے بہا بھی ہون

۱۶۵

لاشہ پدر کی لاش سے تھا جو شعور شین
لپٹے جسم دل کمال شفقت و شین
گرنے لگے بہ بوسہ پسر ناں بہ حسین

غوش لطف مین اد سے وقت بکالیا
پیش لاش سے چھڑا کے گلے سے لگالیا

۱۶۶

روتے تھے جب حسین کو بعد از بکار
فرزند خرد سال کی بے حد تھی بیقرار
پوچھا جو حال گریہ و زاری کا بار بار

تھی تعزیت کہان کہ عدد سب زبانہ تھا
پشت یتیم کو خطر تازیانہ تھا

۱۶۷

روضہ کو جب سدھارے امام زمان و دین
ہمراہ تھے یتیم سکینہ و ہو اسیم
ہمراہ تھے یتیم سکینہ و ہو اسیم

کاٹا جو سر کو جسم حق تلاش سے
سجاد کو نہ ملنے دیا عاشہ کی لاش سے

۱۶۸

گرون مین تھی رسن خبر و ست و بانو تھی
کیسی غلام لعین کی بیکس و ناتوان تھی
کوٹھے سے کون لگا تا وفا نہ تھی
پوچھا کسی نے حال تو بولے خفا نہ تھی

بیمار ہین یتیم ہین دل کے اسیر ہین
یا حسین یا حسین یا حسین ہم اسیر ہین

۱۶۹

بس عشق سینہ ریش ہوا اضطراب و انقلاب
ہوتا ہی ہی عرض کہ اے ابن بوتراب
ہوتا ہی ہی انتہا کا شب و روز اضطراب
ہمراہ ہو سپیدہ صبح شام و لا جواب

فوج غم و الم سے بچانے مین کد کرو
آقا مدد کا وقت ہی جلدی مدد کرو

۱۵۵

مہمان کے منہ میں جو نظر آیا خنک آب
شربت کہا کر اور صفت شاہ خوش آب
سر کو جھکا کے دل سے کہا شہ نے یا مجیب
مجھ کو کریم آج ہے تیرا خطاب آب

پانی نہ اسقدر بھی ملا مجکو خلق میں
پیکاؤن وقت نزع جو مہمان کے حلق میں

۱۵۶

پیچھے کھڑے ہوئے تھے جو ابن سعد لعین
جاری ہوئے ہیں نہر سے پانی کے آبشار
دوڑے ہیں پیاس پیاس میں کہتے ہوئے حسین
سنتے ہیں صدا کرتے ہیں سلطان پر نثار

ہیں بیقرار حُر خیر ش ایمان کی لاش پر
آنکھوں سے اشک گرتے ہیں مہمان کی لاش پر

۱۵۷

تھا جو اس مضطرب احوال خستہ پر
ڈوبے ہوئے سلاح میں بہتیرے تھے مگر
نیزہ کبھی سپر کبھی گرز گراں کبھی
نمودار اوکل ہوئی ظالموں پر غیظ کی نظر

گہ آسمان کو گہ کبھی دیکھا زمین کو
جینے سے یاس اولئے ہوئے اس حسین کو

۱۵۸

مولا کو جس نے تیر سے زخمی کیا تھا جب
افسوس تھی نہ ہونٹ حسین کو دوا میسر
شہ پانی مانگتے رہے گھاٹا کیا اسے
پیاسے شہید ہو گئے مولا غضب ہوا

مرکے بھی ظلم اوٹھائے امام سعید نے
کھولے لب حسین چھڑی سے یزید نے

۱۵۹

حُر کا یہ حال سنکے سپاہ یزید میں
رو رو کے یہ سب سے کہا ہائے یہ ظلم
ہم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ فوج حسین کا
ہے ہے ہوا شہید ہوئے شہ غریب دان

ہے لو گو رو رو وقت ہے یہ شور دشین کا
جانباز آہ مر گیا بابا حسین کا

۱۶۰

دیکھا جو اس مضطرب احوال خستہ تر
دوڑے ہوئے سلاح میں بہتیرے تھے مگر
نیزہ کبھی سپر کبھی گرز گراں کبھی
نمودار اوکل ہوئی ظالموں پر غیظ کی نظر

گہ آسمان کو گہ کبھی دیکھا زمین کو
جینے سے یاس اولئے ہوئے اس حسین کو

۱۶۱

آیا جو ہوش حُر کو تو دیکھا حسین کو
دیکھا جو غم سے ہو گئے ہیں شاہ بیقرار
دیکھا جو تیر تن میں تو ہر سمت سے لہو
کس شاہ سے کہا کہ ہے ظلم کی نظر خدا

پوچھا جو حال اوسنے کہا بے پدر ہو تین
ہون خانہ زاد آپکے حُر کا پسر ہو تین

۱۶۲

بے اختیار سر پہ طمانچے لگا کے رو
ہائے حسین ہائے حسین ہائے حسین رو
عباس سن کے دوڑے ہوئے نہر سے رو رو
گر دن میں ہاتھ ڈال کے کہنے لگے کہ رو

لپٹے تھے شاہزادہ ذیقدر اسطرح
بچپن کے دوست سے کوئی ملتا ہے جسطرح

۱۶۳

تھے سب سلاح خوب جری لہ فام تھا
تھا خوبرو جوان علی اوسکا نام تھا

۱۴۸

اکبرؑ سے کہا قاسمؑ نوشہ کے اوس نے کہا ہین
اے وارث شاہ دین و ولی خلق خدا ہین
اسوقت یہ بیٹا بھی نہین کلمہ کا پڑھنے
حضرت یہ نوجوان حسن راستے مین جدا ہین

۱۴۹

پرواہ نہین ابن مظاہر کی نہ حبیب ابن
لشکر کو دھرا قلیل اودھر لاکھ ہے خصماں
شہزادون مین ہے ساتھ فقط شہ کے یہ کمسن
فوج مین ہے سب پیر جہان دیدہ جواں کار

۱۵۱

دیکھی نہ کسی نے کبھی ایسی کہین شادی
اس گھر مین ہوئی ہے جو عروسی مین بربادی
دولہا بھی اور دولہا کے ہوئے قتل براتی
نکلی گل حسین ثمر راحت کی آفت

۱۴۷

ہوتا ہی کرب خلق سے منھ موڑتے ہوئے
ہٹ جائیے نہ دیکھیے دم توڑتے ہوئے

۱۴۸

نرغہ چھ لاکھ کا ہی شہ مشرقین پہ
ہونگی عجب طرح کی جفائین حسینؑ پہ

۱۵۰

دیکھے جو طور مرگ شہ مشرقین نے
قبلہ کی سمت پھیر دیا منھ حسینؑ نے

۱۴۶

ہی حالون کو اپنے کیونکر خدا جانے
تصویر یاد شاہ مدینہ خدا جانے
لوگون کے بر چھیون کا ہدف ہے خدا جانے
حسن و ضیا دین کا ہے کیا خدا جانے

۱۴۹

یہ کہکے سپاہ یزدان سے بلا ہیم
ہر چند کہی میری لاش چھوڑ کر نہ جانا
جبتک ہو رفیق و فا مین ہوں نہ نظر
نے نیزہ یا شمشیر کے برابر کوئی رہنا

۱۵۲

دولہا بانون کھیتون کے تڑپا ادھر اودھر
سر کاٹ زانو شہ والا سے اوسکا
روکے دعا مین ہاتھ کو اوٹھا کے شاہ دین
کس ظلم سے کرب مین تڑپ کر ہوا ٹھنڈا

۱۴۷

مسرور آپ سے مہر رہا کا دل ہے
محفوظ داغ سے شہ والا کا دل ہے

۱۴۸

مُنھ آنسوؤن سے شاہ کو دھونے نہ دیجیو
آقا کو میرے واسطے رونے نہ دیجیو

۱۵۱

خوش ہو کے ہنس دیا غم و رنج اجل گیا
قرآن پر نگاہ رہی دم نکل گیا

۱۴۸

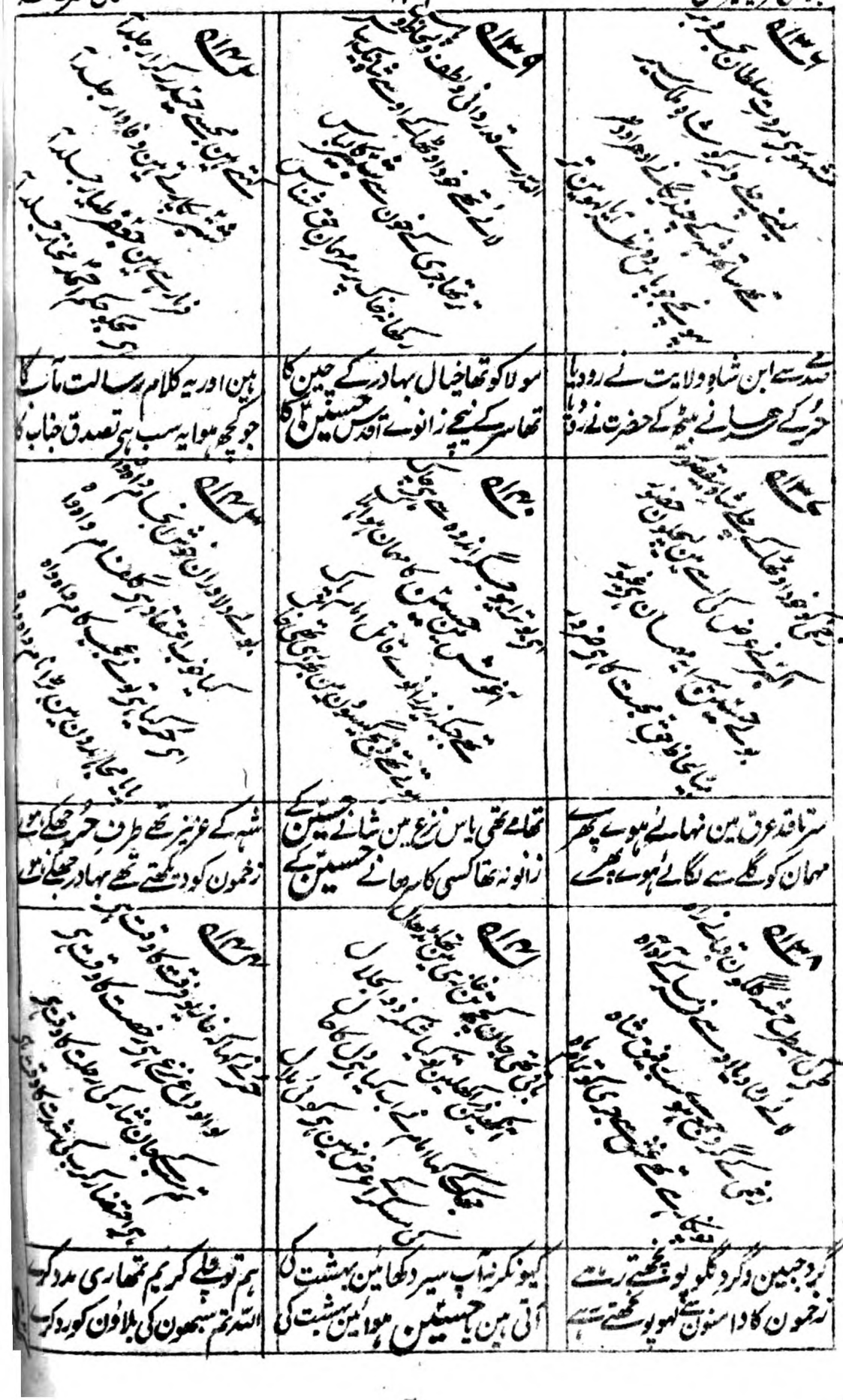
مشکل کا سامنا بھی نہین جو ہلون مین
پہلو مین ہین علیؑ تو سر دھارے رسولؐ ہین

۱۵۰

پانی جو ہمکو ساقی کوثر پلا نہ سکے
آقا کے خشک ہونٹھ ہمین یاد آ نہ سکے

۱۵۳

پوچھا نہ جسنے سے کسی نے ذرا لہو
فریاد زخم قلب سے ٹپکا کیا لہو





۱۱۸
کس وقت دشمنوں کو فنا ہم نہ کر سکے
زندہ ہوں بار بار کہ مر کر نہ مر سکے
دم توڑنے کی بھی نہ ملے ہم کو بار بار
بعد اس کے کل میں بھی جلائیں ہزار بار

۱۱۹
صفدر ان کو جواب نہ آیا تو فق ہوا
غالب اوس کمان کا سپہ میں غازی بڑا ہوا
دل سے کہا نہ آ کے لگا تیر کس کا ہے
ہر تیر جس کا دل پہ صحیفہ دعا کا ہے

۱۲۰
ہنگامۂ جدال میں صفدر ان رو سیاہ
بڑھتے ہی لشکر اوس کے سب ہو گئے تباہ
بچتے ہی کوئی اوس کے نہ آگے ٹھہر سکا
نکلا جو سامنے سے حسینوں کے وہ گیا

۱۲۱
حُر نے جو یہ سنا کہ ہوا بھائی کا یہ حال
سینہ پہ ہاتھ مار کے بولا کہ ہائے کال
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوا ہم سے کیا گناہ
ہم کو تو اس کی جنگ کا کچھ بھی نہ تھا خیال

۱۲۲
غل تھا کہ دشمنوں کا ہوا ہے یہ حال خراب
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوا ہم سے کیا گناہ
ہم کو تو اس کی جنگ کا کچھ بھی نہ تھا خیال
ہم نے تو اس کے ساتھ کیا تھا یہ کچھ سلوک

۱۲۳
حُر نے جو یہ سنا کہ ہوا بھائی کا یہ حال
سینہ پہ ہاتھ مار کے بولا کہ ہائے کال
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوا ہم سے کیا گناہ
ہم کو تو اس کی جنگ کا کچھ بھی نہ تھا خیال

۱۲۴
حملہ کیا وہ بھی کہ جس کی ہو نہ سکے زور آزما
آیا قریب ایک شقی زندگی سے ہو گیا
ہو گئی جب ایک شقی زندگی سے ہو گیا
ہو گئی جب ایک شقی زندگی سے ہو گیا

۱۲۵
اوکلا شقی نے کیا جو حملہ حُر پہ آ کے
حملہ سے اپنے وار جو اوکلا نے کیا
حُر نے بھی دوسرا جو اوکلا پہ کیا
حُر نے بھی دوسرا جو اوکلا پہ کیا

۱۲۶
آواز دی پکار کے ہر گلعذار نے
توڑا خزاں کی شاخ کو ہر شاخ بہار نے
شر کا مٹا نشان رہ انصاف ہو گئی
خاک اوڑ گئی ہوا سے زمین صاف ہو گئی

۱۲۷
دی چرخ نے صدا کہ ہے ہنگام غور ہی
گردش کا دن ہے شاہ کے مہمان کا دور ہی
سینے کو دیکھ کے طرف پشت جو یار
حُر نے ذرا ہٹا جو دیا مر کے گر پڑا

۱۲۸
نعرہ کیا یہ دیکھنے والوں نے دور سے
ہوا ثر دہے کا مُنھ نکل آیا تنور سے
اللہ رے زور عاشق مشکل کشا علی
رہوار نے سے کھینچ لیا کہہ کے یا علی

۱۲۹
صفدر کو جواب نہ آیا تو فق ہوا
غالب اوس کمان کا سپہ میں غازی بڑا ہوا
دل سے کہا نہ آ کے لگا تیر کس کا ہے
ہر تیر جس کا دل پہ صحیفہ دعا کا ہے

۱۳۰
کی ہو گی قدر فاطمہؑ کے نور عین نے
رتبے اوسے دکھائے ہونگے حسنین نے
سینے کو دیکھ کے طرف پشت جو یار
حُر نے ذرا ہٹا جو دیا مر کے گر پڑا

۱۲۷

گھوڑا اڑا کے شیر نیستاں ہلاک کیے
لاکھا کے جو وار کیے وہ چھاک کیے
پشت لعین پر زد حیدر فلک کیے
جلدی سنان کو کھینچ کے غازی نے کیا

تکتا چلا دلیر تو غل جا بجا ہوا
جاتا ہے شیر صید کا سُنہ دیکھتا ہوا

۱۲۸

آواز دی دلاور نے یا امام
رخصت ہے اب قبول ہو جانا خدا کے تئیں
حضرت کو اس کے حفظ خدا میں دیا سپرد
فرمایا آپ نے کہ تو ہو دنیا و دین میں

کیوں سید حرم بخشدے مجھ سے خوش ہوئے
شہ نے کہا خدا و نبی تجھ سے خوش ہوئے

۱۲۹

اے کربلا کے شیر نیستاں ہلاک کیے
حضرت کے سر کو بوسے دیے اشک کیے
اپنی زمین و زر کو فدا اس پہ کر دیا
تھا بے کفن جو لاش کفن دفن کی دیا

ہم بعد آپ کے سپہ غم میں گھر گئے
جنسے ہمارے حق میں کہا تھا وہ پھر گئے

۱۳۰

غلطاں تھے زخم نیزہ غازی کے فوج نے
کھینچے ہزار ہون ڈالدیے ایک موج نے
دل چھید کر گیا ادھر ہو کر وہ تیغ زن
سینے فگار کر دیے سر قلم تن جدا کیا

در پیش ہمکو بھی یہی راہ ثواب ہے
تو ہی جو راہ مین تو یہان پا بتراب ہے

۱۳۱

غازی نے اپنے زخم کی پروا نہ کچھ کیا
پیش مصطفےٰ کے لگانا تھا منہ دیا
چوکی پہ خیمہ کی تھی جو اس کی نشست گاہ
وہ خوش خرام اس پہ گیا جا بجا ہوا
عشق خدا میں سر کو دیا اور کیا ہوا

در پیش ہمکو بھی یہی راہ ثواب ہے
تو ہی جو راہ مین تو یہان پا بتراب ہے

۱۳۲

اے کربلا کے شیر نیستاں ہلاک کیے
حضرت کے سر کو بوسے دیے اشک کیے
اپنی زمین و زر کو فدا اس پہ کر دیا
تھا بے کفن جو لاش کفن دفن کی دیا

ہم بعد آپ کے سپہ غم میں گھر گئے
جنسے ہمارے حق میں کہا تھا وہ پھر گئے

۱۳۳

اے کربلا کے شیر نیستاں ہلاک کیے
حضرت کے سر کو بوسے دیے اشک کیے
اپنی زمین و زر کو فدا اس پہ کر دیا
تھا بے کفن جو لاش کفن دفن کی دیا

ہم بعد آپ کے سپہ غم میں گھر گئے
جنسے ہمارے حق میں کہا تھا وہ پھر گئے

۱۱۸

لیکن وقتِ دعا مجھے کرنا خدا یاد بیچ چار یار
زندہ ہوں یا مروں کروں نذر یا نہ یار
دم توڑنے کی بھی نہ ملے ریختہ بار
بعد اس کے اگر میں بھی جلائیں مزار پر

پھر پوچھیں جس حال عشق شہ مشرقین کا
کہدوں خدا کے بعد ہوں بندہ حسین کا

۱۱۹

حضرت کو جواب نہ آیا فراق ہوا
دل سے کہا نہ آیگا نہ سہی اتفاق ہوا
اب جھکا دل صحیفۂ دین کا ورق ہوا

کی ہوگی قدر فاطمہؑ کے نورِ عین نے
رتبے اسے دکھائے ہونگے حسنین نے

۱۲۰

آنکھ بھر لال بن صفوان روکے
بھی کلثوم کے سینہ کوبی کی آواز
تھا شور اک جو مسلمان زار و نزار

آواز دی پکار کے ہر گلعذار نے
توڑا خزاں کی شاخ نہ شاخِ بہار نے

۱۲۱

حرؑ نے ذرا جو بھر بھایا دو کر لگا
سینہ کا تھا خیال کہ دل میں اتر گیا
ناری جھکا ادھر وہ عقب سے ادھر گیا

نعرہ کیا یہ دیکھنے والوں نے دور سے
لو اژدہے کا منہ نکل آیا تنور سے

۱۲۲

نیزہ پر اوس کے حرؑ نے جھکایا جو سر لگا
غش تھا دخترِ شہ کو ملا مژدۂ بوسہ
ہوگا نہ دست بستہ ستمگر دمِ عتاب
حرؑ نے کیا جو دشمنِ دیں پر یہ وار تیز

دی چرخ نے صدا کہ ہنگام غور ہے
گردش کا دن ہے شاہ کے مہمان کا دور ہے

۱۲۳

نیزہ جھکا کے حرؑ نے جو کھینچا مژہ لگا
یہ لعل علیحدہ وہ گہر علیحدہ ہوا
تھا سر کہ ظرفِ جوہرِ تیغِ جفا ہوا
سر کاٹ کر حسینؑ کا بھی سر جدا ہوا

شر کا مٹا نشان رہا اتصاف ہو گئی
خاک اوڑ گئی ہوا سے زمین صاف ہو گئی

۱۲۴

اوس شیر نے شفق کے تئیں دار پر کیا
حملہ کیا اور خون نے بھی کر کسر نہ رکھی
آیا قریب ایک شفق زن زمیں پہ گر
ہر ہر نخ پہ ایک شفق زن زمیں پہ گر

اللہ رے زور عاشقِ مشکل کشا علی
رہوار پر سے کھینچ لیا کہکے یا علی

۱۲۵

اوکلا شفق نے کیجے جو حملہ جگر لگا
حملے سے ہوا جو کاری اوس کے اثر لگا
حرؑ جس طرف کو دوڑا ادھر کو ہی ڈر لگا
تن تن سے اوس کے ادھر گرا سر ادھر گرا

سینے کو دیکھ کے طرف پشت بھر گئے
حرؑ نے ذرا ہٹا جو دیا مر کے گر پڑے

۱۲۶

تھا خط اوس کے ہاتھ میں جس کا یہ اعتبار
جھکا کے وہ بھی سر سے کیا اوس کو زار زار
دی غائبانہ اوس نے دعا صدق سے پکار
کہکر یہ شاہ نے بھی کیا ہاتھ کو فراز

ای شیر شاخِ نخلِ ظفر تیرے ہاتھ ہے
تائید کے لیے اسد اللہ ساتھ ہے

۱۰۹

آیا نہین وفا کو وہ قصہ وفا کیا
کہنا ہون دوستی سے بھلا دل برا کیا
حضرتؑ نے کہا کہ خیر ہے صفدان کیا کیا
دیکھا کیے خدا کی قسم سب بجا کیا

اچھا ہوا جو ایسی برائی بھی ہو گئی
جنت ملی سقر سے رہائی بھی ہو گئی

۱۱۰

کیا پاؤن گدا کو شہ دنیا و دین سے
خوش ہون کہ دامن نہ ملے خالی دین سے
چھوٹا سیہ دلون کو عجب ماہ بین سے
نکلے نہ کیون کہ نکلتے ہی آنسو جبین سے

عطر عطا سے جامۂ امید بس گئے
دامن دراز ہوتے ہی موتی برس گئے

۱۱۱

نصف سے ہون بین نہ فرق ہی ہو
صفدان نے کہا کہ نہین ہے تو
حاکم سے پھر گئے نہ نہین ہے تو
ہوگی نہ دین لاش بھی مارا گیا ہے تو

نے منصب و براق سفر کر گیا تو کیا
تنہا تڑپ تڑپ کے اگر مر گیا تو کیا

۱۱۲

فرزند کیا جواب لعین و شریر کو
نہ دو بن جو بیٹے رہ بن دیر تک
فوج خوش دل و بانکے شہ شب گیر تک
نکلا کیا رم جناب امیر تک

کیا خلعت عطا سے شہ عیب پوش ہے
آتا نہین نظر یہ لطافت کا جوش ہے

۱۱۳

فاتح نے سر کو جنبش جنبان دیا
صفدان نے کہا کہ جسے جان دیا
پھر اس کو دیکھون کہان نہان دیا
بولا جری کہ ہان نہین دیا

تیغون کے دیکھنے کا مجھے شوق جا چکا
آنکھون سے ذوالفقار علیؑ کو لگا چکا

۱۱۴

تجکو قسم خدا کی بتا کون امام ہے
یسین جدا مجد آقا کا نام ہے
فرزند کیا جواب لعین و شریر کو
نہ دو بن جو بیٹے رہ بن دیر تک
فوج خوش دل و بانکے شہ شب گیر تک
نکلا کیا رم جناب امیر تک

لعین ہم جو خاک ہاتھ مین حکم جناب سے
ہو جائے کیمیا کرم بو تراب سے

۱۱۵

تکلو نہین ہے ہر کدا ایسے گدا کے بین
ثمرہ علی کے باغ سے شہ مصطفیٰ کے بین
دو بیٹے سبط احمد مرسل کے بین
نکلے نہ کیون کہ نکلتے ہی آنسو جبین سے

۱۱۶

بولا وہ بچہ کیا ہے خوشا حسن بار ہے
فاضل کیا ہے خوب سے خوب ہوشیار ہے
لشکر مین فضل و علم کی ہر سو بکار ہے
قتل امام عصر کی ہر سو بکار ہے

ہر شہر کے شجاع ہین تازی بھی خوب ہین
تیغین بھی دیکھنے کی ہین غازی بھی خوب ہین

۱۱۷

حضرتؑ نے کہا وہ جبان ہین
عباس سا علم کا نشان ہین
دنیا کے تیغ باز جوان ہین
ہان ہین

تیغون کے دیکھنے کا مجھے شوق جا چکا
آنکھون سے ذوالفقار علیؑ کو لگا چکا

۱۰۱

انصاف شہ سے کیجئے اے چاند خبر ہے
دیکھیں سب آج طور رہی دنیا بدلتی
بیٹھا دوست سے ہو وہ گلے دوڑ کے ملتی
کھینچی عنان بہار دکھائی اڑا کے گرد

ایماے عاشق شہ مقبول ہو گیا
گلگون سمند کے ہر سُم تن پھول ہو گیا

۱۰۲

ہوا ہے آسمان ہر فوج شہ پر سایہ گستر
کہیں حفظ کا سبب ہے کہیں اسباب کا یار
ہوا ہے حافظ خود کی کلی سے آشکار
کہ کیا ہی ہے ہر ہر تیر نظر تا جدار

غل ہی زرہ کو دیکھ کے افواج شام میں
آیا ہی نوعروس شہادت کے دام میں

۱۰۳

دروکاں سب کو جاکے فریب
نعرہ کیا بھی کوئی دعوی ہو
آواز تیر سنتے ہی پانی ہوا جگر
صفوان سے کہا یہ سیہ ادھر

مشکل پڑیگی غیظ اگر آگیا اسے
میرا عجیب حال ہی سمجھا کے لا اسے

۱۰۴

کیا یمن غازی شہ مردان صف شکن
طاؤس ابر برق و غزال ختن بدن
جبکل میں شیر کی ہو بہار حسین بدن
کیا یمن ہی کہ حسن کہ سایہ دوتن بدن

دیکھا فروغ مہر جہانتاب اوڑ گیا
گرمی جو پائی طائر سیماب اوڑ گیا

۱۰۵

کیا یمن ہی کہ رشک سے ہو ماہ کا یہ رنگ
کیا یمن ہی کہ ہو فلک بارگاہ کا رنگ
کیا یمن ہی کہ ہو زمین کہکشاں کا رنگ
کیا یمن ہی کہ ہو فاطمہ کے شاہ کا رنگ

چارہ آئینوں میں رمز میان مصاف کا
حُر سے سکندر اسد اللہ صاف کا

۱۰۶

لیکن یقین ہی ہو بہادر نہ ہو کہیں
ہے سب دلیروں کی یہی تصویر نہ ہو کہیں
اسکو کچھ اور ہی ہو تصور نہ ہو کہیں
یہ بے یقین ہو گئی اب حر نہ ہو کہیں

حدِ وفا سے اسکا سرکنا محال ہی
جب خضر سے ملا تو بھٹکنا محال ہی

۱۰۷

صیحہ نگاہ حُر سے شکاروں کو قہر ہی
آواز رعد شیر کے زخمی کو زہر ہی

حُر دلیر حکم شہ نامور میں ہی
تلوار مثل خط غلامی کمر میں ہی

۱۰۸

ہو حلقہ کمان میں نوک سناں کا تار
گویا جری ہی ہاتھ میں ہو شاہ کی کمان
پیش نظر ہی حیدر صفدر کا ذوالفقار
سب تیر میں خطا شہ مردان کا ہی وار

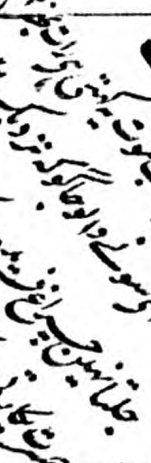
شکار نے کہا کوئی غصہ کی جا بھی ہی
کہنا بھی کچھ ضرور ہی کچھ پوچھنا بھی ہی

۹۱



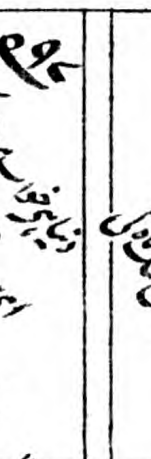
پھر جائے سب جہان غرض کیا ہی چین سے
بیعت یزید کی تو نہ ہو گی حسینؑ سے

۹۲



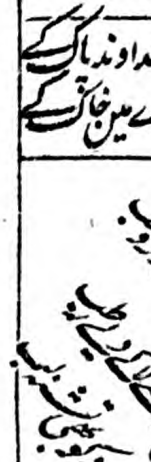
رویا مصیبت پسر بوتراب پر
آنسو ٹپک پڑے شہ دین کی رکاب پر

۹۳



کیا ہو گئے رسولؐ خداوند پاک کے
ہین بیمثال آئینے پردے مین خاک کے

۹۴



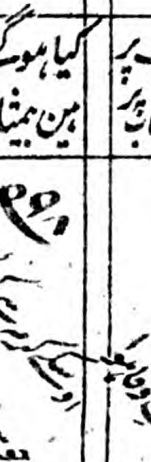
گھر بیگناہ کا نہ لٹے اب محال ہی
ای حُر حسین نہ بازو ہے زر تمہیں مجال ہی

۹۵



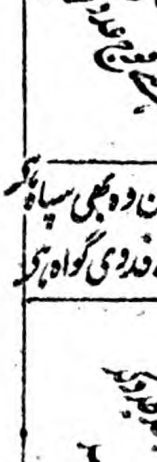
پانی پیے ہوے ہون سراپا حجاب ہون
آقا کے ہونٹ خشک ہین مین آب آب ہون

۹۶



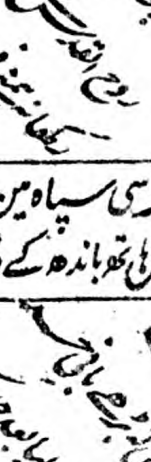
ای حُر اسی سیاہ مین وہ بھی سیاہ ہی
کی عرض ہاتھ باندھ کے فردی گواہ ہی

۹۷



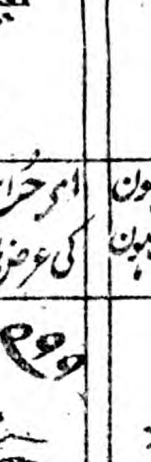
بیکار ہے تو کوشش آب و طعام ہی
سر پر اجل ہی آج یہ قصہ تمام ہی

۹۸



فضہ سنے دی صدقہ علی کی امان تجھے
ای حُر دعائیں دیتی ہین سیدانیان تجھے

۹۹



۱۴ بولے حسینؑ خیمہ سے باہر آکے بہن کو
اکبرؑ کہاں ہے بھیا بلاؤ اسے یہاں کو
بیٹا گلے سے آکے لگا دلدار و دلربا
آیا تو خوش وہ صاحب توقیر ہو گئے
مسلمان سے رسولؐ نہ بغلگیر ہو گئے

۱۵ جھک کر کیا ہے حضرت عباسؑ نے سلام
آواز دی کہ لاؤ دھرا ہے جو شیخ امام
حرؑ نے کہا بجا ہے کہ حاضر ہوا غلام
بوسہ لیا علم کا علمدار سے ملا
طوبیٰ کے پاس جعفر طیار سے ملا

۱۶ فرمایا شاہ نے شہ سلطان کربلا
آیا ادھر سے پیش سلیمان کربلا
خیمہ سے نکلا سرور و گلستان کربلا
بس ایک تو نے حق محبت ادا کیا
دیکھا بلا کے ہمسے یعنون نے کیا کیا

۱۷ فرمایا شاہ نے کہ ہمارے رسولؐ نے
کی ہے بہت ہمیں علی اکبرؑ سے پیار سے
فرمایا حرؑ نے سچ ہے کہ یوسفؑ کو یار سے
جس روز سے ہوئی تھی ملاقات راہ میں
تصویر تھی حضور کی ہر دم نگاہ میں

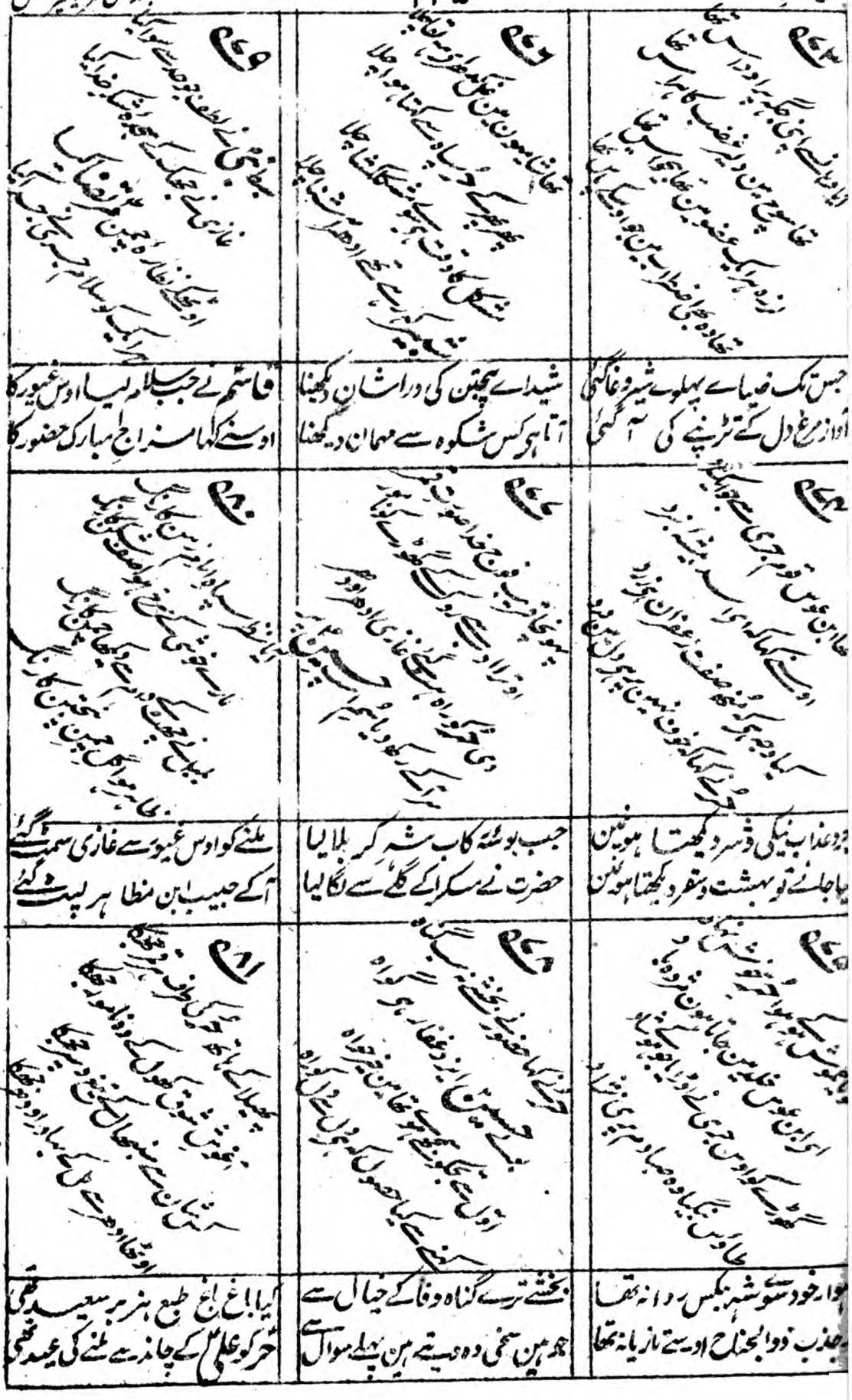
۱۸ فرمایا شاہ نے کہ ہمارے رسولؐ نے
کی ہے بہت ہمیں علی اکبرؑ سے پیار سے
فرمایا حرؑ نے سچ ہے کہ یوسفؑ کو یار سے
غفلت ہزار کے نشہ سے افواج مار کو
خالق نے میکدے سے نکالا خمار کو

۱۹ فرمایا شاہ نے کہ ہمارے رسولؐ نے
کی ہے بہت ہمیں علی اکبرؑ سے پیار سے
فرمایا حرؑ نے سچ ہے کہ یوسفؑ کو یار سے
مہمان کہیں نہ گھر سے یہ صاحب جائیں
اس دشت کین میں خوبی قسمت سے آگئیں

۲۰ ہو حضرت شہ کی حشمت نصیب
شہزادہ مثل شاہ کے یار نصیب
لیکون کو مصطفےٰ کی کنار نصیب
عید ظہور خط ہو شہ مشرقین کو
مصحف کا حاشیہ ہو مبارک حسینؑ کو

۲۱ جھک کر کیا ہے حضرت عباسؑ نے سلام
آواز دی کہ لاؤ دھرا ہے جو شیخ امام
حرؑ نے کہا بجا ہے کہ حاضر ہوا غلام
حق نے دیا ہی عشق امام امم تجھے
اک آن میں گلے سے لگائینگے ہم تجھے

۲۲ فرمایا شاہ نے کہ ہمارے رسولؐ نے
کی ہے بہت ہمیں علی اکبرؑ سے پیار سے
فرمایا حرؑ نے سچ ہے کہ یوسفؑ کو یار سے
ہم ہین وطن کے ہجر سے ناشاد آج کل
بالکل نبیؐ کا شہر ہوا برباد آج کل



۵۸
[illegible] اپنی جگہ پر اور اس تھا
تھا سو پہ ایک عضو میں تھا جو اس تھا
زندہ ہر ایک عضو میں تھا جو اس تھا
تھا وہ بھی اضطراب میں جو اوس تھا

جس تک ضیائے پہلوئے شیر و غا گئی
آواز مرغ دل کے تڑپنے کی آ گئی

۵۹
تھا شانہ بھون میں نخل کھڑا دل لگا ہوا
پھر پھر کے دیکھتا تھا جو اس کا ہوا چلا
بیٹھا کسی کا وقت ہے شکل گشا چلا
شیر پیمبر اپنے تئیں ادھر سے ادھر چلا

شیدائے پنجتن کی در اشان دیکھنا
آتا ہی کس شکوہ سے مہمان دیکھنا

۶۰
بولی کہ لطف و جود سے سوا کیا
غازی نے جھک کے مجھ کو دعا کیا
اوٹھے نثار ہو کے عجب مرتضا کیا
اوس کو سلام جس نے جسے کیا کیا

فاتح نے جب سلام لیا اوس غیور کا
اوسنے کہا سراج مبارک حضور کا

۶۱
جان عوض قمر کی سے جو ایک
اوسنے کہا کہ ای اسد بیشہ نبرد
کیا وجہ ہے کہ مثل صفت ارغوان ہوا زرد
حضرت نے کہا کہ خون نہیں ہے یہ دل میں درد

جو عذاب نیکی و شر دیکھتا ہو نین
یا جانے تو بہشت و سقر دیکھتا ہو نین

۶۲
یہ کہہ کے قرب فوج خدا صوت دی
اور زار و بیقرار ہو کے گھوڑے کو دی
دی حکم راہ کی تو ہوا غازی ادھر چلی
مرکب کے رکھ دیا ہو سر اس پر ادھر چلی

جب بوسۂ کاب شہ کربلا لیا
حضرت نے سر کے گلے سے لگا لیا

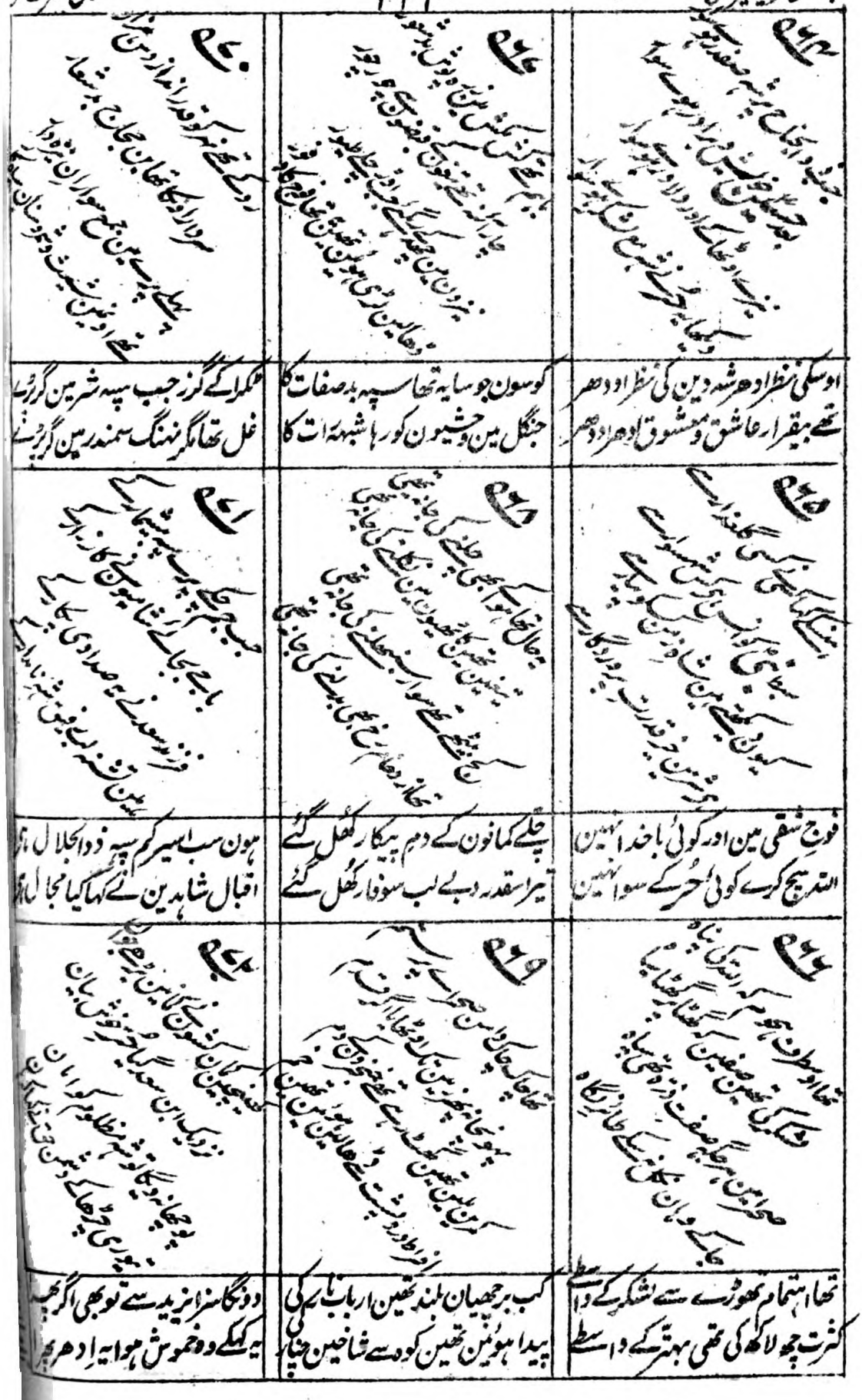
۶۳
ای ابن عوس جری سے جو ایک
گھوڑے کو اوس جری نے اوڑایا بہ ہوشیار
حاوس نیزہ یا وہ حسام آبدار کی
ہر ایک وار

ملنے کو اوس غیور سے غازی سمت گئے
آ کے حبیب ابن مظاہر لپٹ گئے

۶۴
ہوا خود سو شہ بکس روانہ تھا
جذب دو الجناح اوسے تازیانہ تھا

۶۵
بخشے ترے گناہ وفا کے خیال سے
ہم ہیں سخی وہ دیتے ہیں پہلے سوال سے

۶۶
کیا باغ باغ طبع ہنر پرور سعید تھی
حر کو علی کے چاند سے ملنے کی عید تھی



۶۴
جنید و انجاح پر شہ صفدر کو سونپ سوا
بولے حسین فوج میں جو اور لاؤ ہو سو لا
نیزہ سوا دھکے اور دلاؤ ہو سو لا
دیکھا یہ حُر نے شہ سے کہ ہے ہے یہ کیا ہوا

اوسکی نظر ادھر شہ دین کی نظر ادھر
تھے بیقرار عاشق و معشوق اودھر ادھر

۶۵
دشمن کی کچھ نہ پیش گئی گھات اور سے
سبطِ نبی کو گھیر لیا سات اور سے
کہنے لگے یہ ابن زیاد لات اور سے
کہتے ہیں خیر قدرت پروردگار ہے

فوجِ شقی میں اور کوئی باخدا نہیں
اللہ بیچ کرے کوئی حُر کے سوا نہیں

۶۶
تھا اوسطرف ہجوم کہ رستہ کہیں نہ تھا
لشکر کی تھیں صفیں کہ گھٹا یا زمیں نہ تھا
حد میں ہر ایک صف کے سوا صف زمیں نہ تھا
جا کے وہاں نکل نہ سکے طائر نگاہ

تھا اہتمام تھوڑے سے لشکر کے واسطے
کثرت چھ لاکھ کی تھی بہتر کے واسطے

۶۷
کوسون جو سایہ تھا سپہ بدصفات کا
جنگل میں وحشیون کو رہا شبہ رات کا
بجنے لگا نقارہ جو اوٹھا لشکر ہدات کا
چلّے کمانون کے دہن پیکار کھل گئے

کب برچھیان بلند تھین ارباب بار کی
پیدا ہوئین تھین کودسے شاخین چنار کی

۶۸
ٹکرا کے گزر جب سپہ شر میں گزر گئے
غل تھا مگر نہنگ سمندر میں گر گئے
بجنے لگا نقارہ جو اوٹھا لشکر ہدات کا
تیر اسقدر دہے لب سوفار کھل گئے

دونگا سزا یزید سے تو بھی اگر بچے
یہ کہکے وہ خموش ہوا یہ ادھر بچے

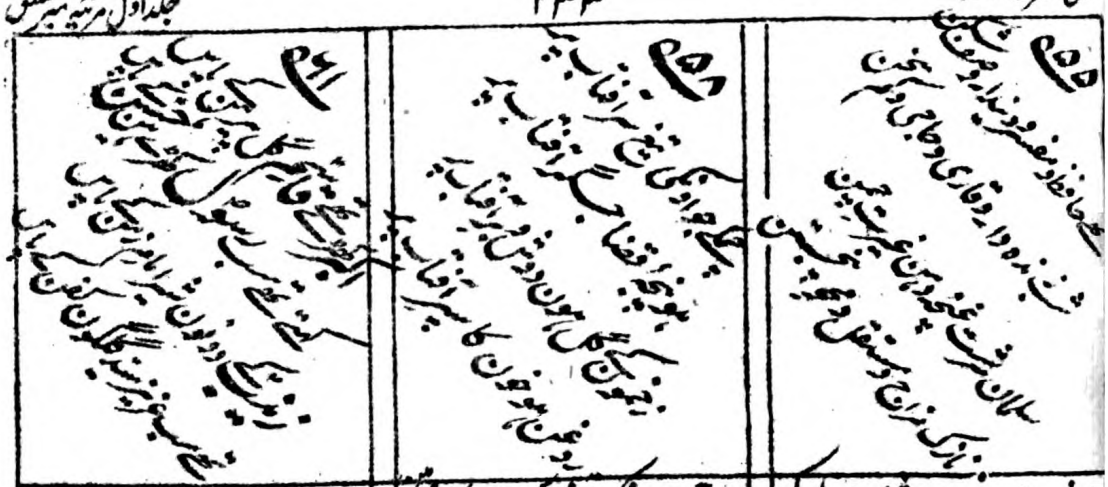
۶۹
روکے تھے نہر کوفہ زمانہ سے ان نے آپ
سردار اوکا تھا ابن حجاج بدشعار
پہلے پہل سپہ میں جو آئے سوار ان نے
ٹھہرا دئے تھے شیث و شمر سان پر وہان

نزدیک ابن سعد گیا حُر تو یہ کہا
پوچھا نہ اوسنے کچھ نہ مخاطب کیا انہان

۷۰
ہون سب اسیر کرم سے ذوالجلال ہے
اقبال شاہدین نے کہا کیا مجال ہے
جب جر چکے پیادے سپہ پیشگار کے
بابج بجا کے نقارہ صدا دی بکار کے
فرزند سعد نے یہ صدا دی بکار کے
ہین تشنہ لب فرات پہ شہ نامدار کے

نزدیک ابن سعد گیا حُر تو یہ کہا
پوچھا نہ اوسنے کچھ نہ مخاطب کیا انہان

۵۵



ق نے دیے رفیق جو شاہِ علول کو
یسے جری ملے نہ علیؑ در رسولؐ کو

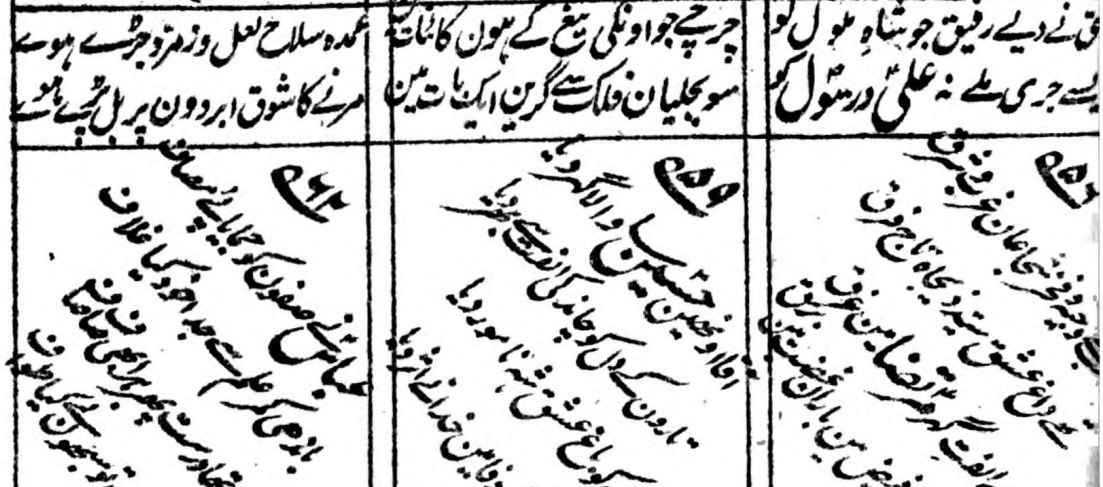
۵۶

چرچے جو اونکی تیغ کے ہون کائنات مین
سو بجلیان فلک سے گرین ایک رات مین

۵۷

عمدہ سلاح لعل و زمرد جڑے ہوے
مرنے کا شوق ابرو دون پر بل پڑے ہوے

۵۸



دی و بہار جہان وہ دلیر تھے
شن مین بھول تھے تو نیستان شیر تھے

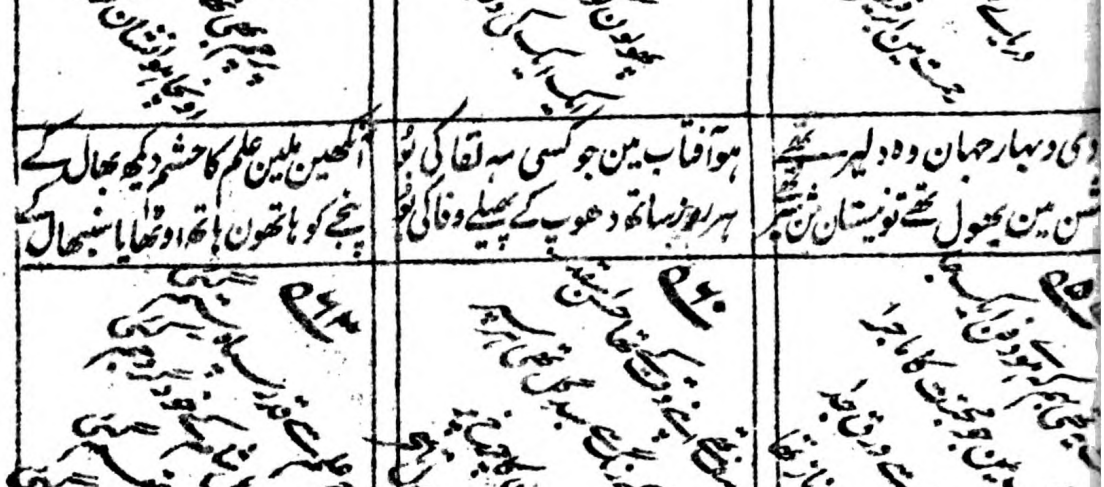
۵۹

ہوا آفتاب مین جو کسی مہ لقا کی بو
ہر روز ساتھ دھوپ کے پھیلے وفا کی بو

۶۰

آنکھین ملین علم کا حشم دیکھ بھال کے
پنجے کو ہاتھون ہاتھ اوٹھایا سنبھال کے

۶۱



ن تھا کمال ترقی شروع مین
ر مین بدر تھے مہ انور رکوع مین

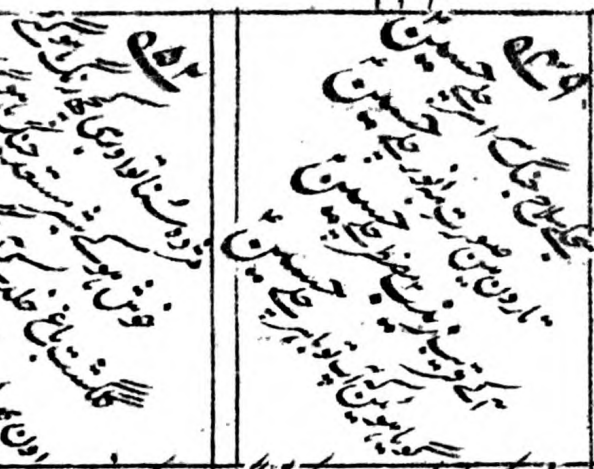
۶۲

کیون اوج پر نہ اونکے شرف کی ہوا رہے
سائے مین شاہ کے وہ بہتر ہمارہے

۶۳

دل نے کہا نشان کے پھر ہر ے مین رازہے
چل خر سخی کا دامن رحمت دراز ہے

۴۸

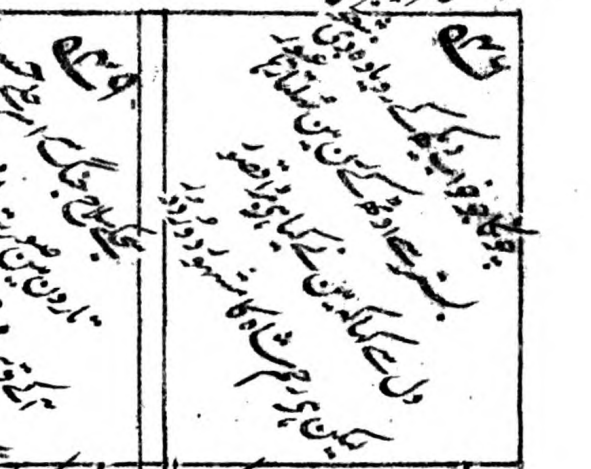


آیا جو شاد اودھر سے ادھر جا کے رو دیا
خوش ہو کے ہنس دیا کبھی گھبرا کے رو دیا

۴۹

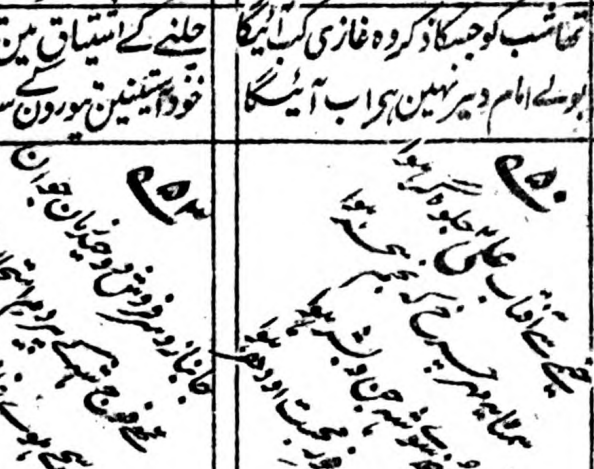
تھا شب کو جسکا ذکر وہ غازی کب آئیگا
بولے امام دیر نہیں ہے اب آئیگا

۵۰



چلنے کے اشتیاق میں تلوار بن بڑھ گئیں
خود آستین میں گھوڑوں کے ساتھ چڑھ گئیں

۴۷

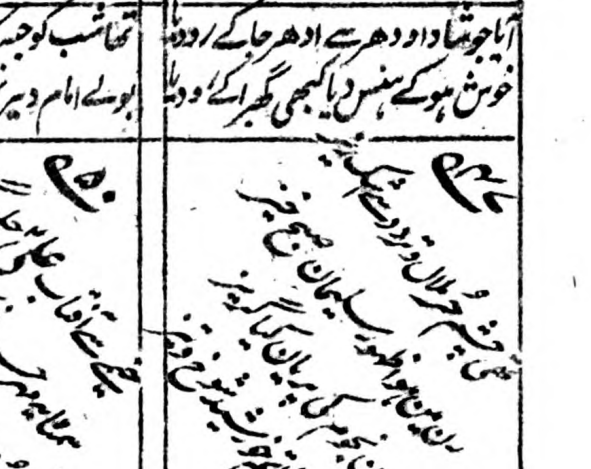


چمکا نشانِ صبح قمر کا عمل گیا
ہیرا عقیق زرد کے رنگ سے بدل گیا

۴۸

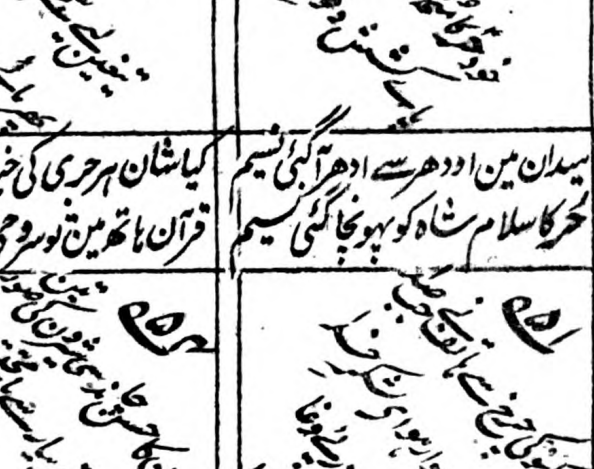
میدان میں ادھر سے ادھر آگئی نسیم
حر کا سلام شاہ کو پہونچا گئی نسیم

۴۹



کیا شان ہر حری کی خیال اجل میں تھی
قرآن ہاتھ میں تو سر وحی بغل میں تھی

۴۶

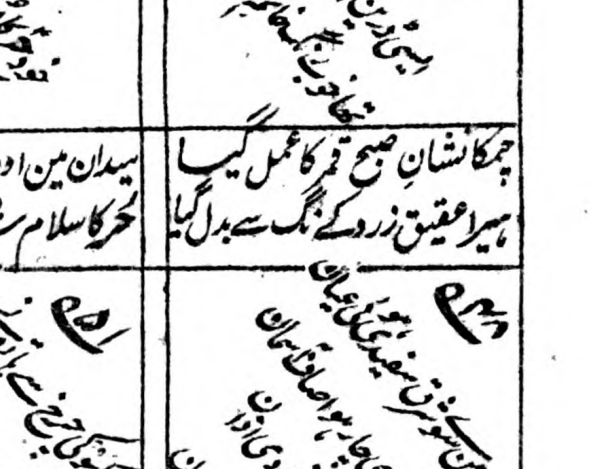


مہمان کو علی کا پسر ڈھونڈھتا رہا
سرزانوے حسین آدھر ڈھونڈھتا رہا

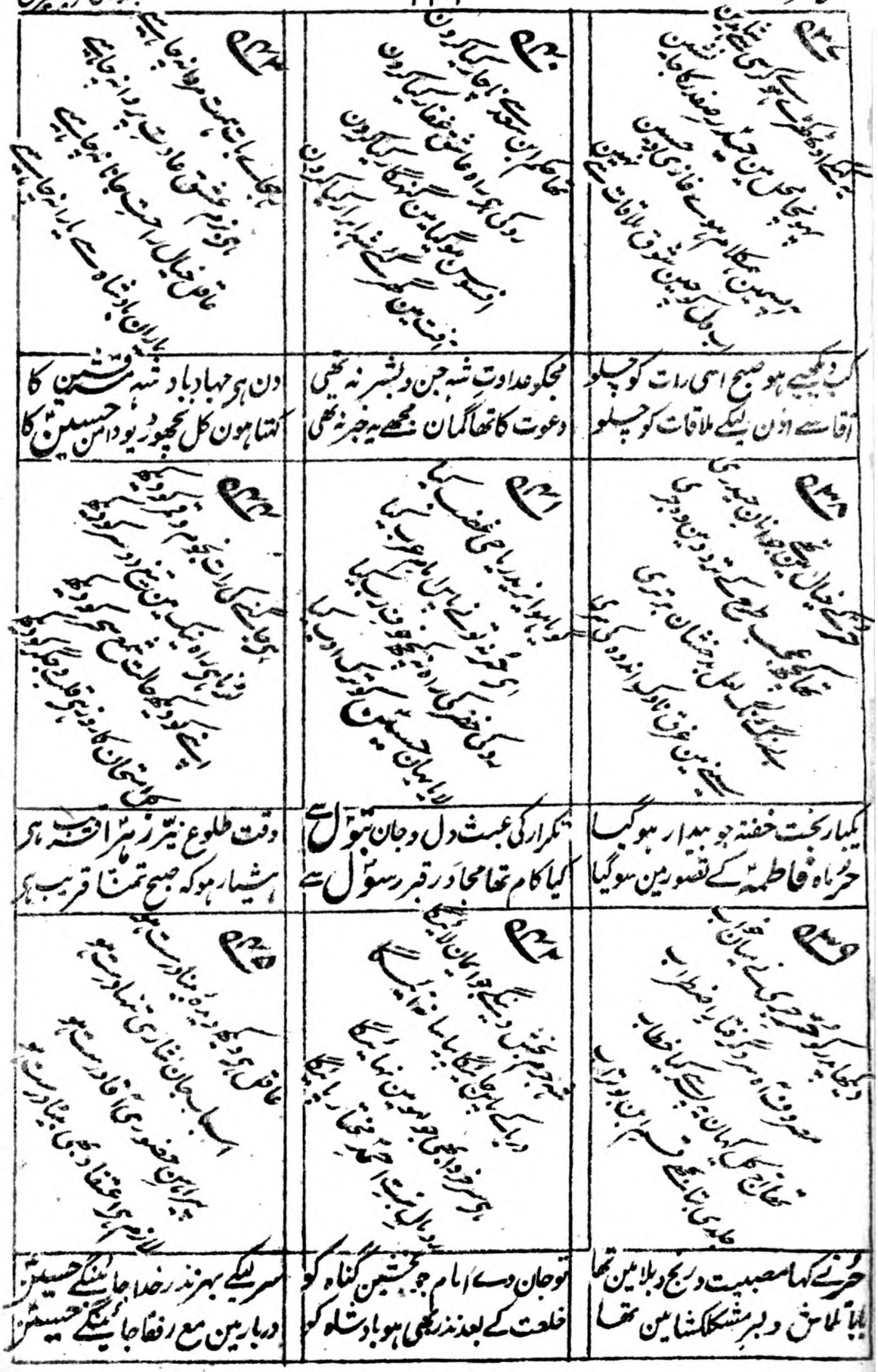
۴۷

آکے نہا دو چشمۂ کوثر میں چین سے
جنت ملی ہے گلشنِ عشقِ حسین سے

۴۸



سو زدن میں ہاتھوں سامنے تیر گر گئے
دو دن کی پیاس آنکھوں میں چلتے پھر گئے



کب دیکھیے ہو صبح اسی رات کو چلو
آقا سے اذن لیکے ملاقات کو چلو

مجکو عداوت شہ جن و بشر نہ تھی
دعوت کا تھا گمان مجھے یہ خبر نہ تھی

دن ہی مہا دباد شہ مشرقین کا
کہتا ہوں کل بجھوڑیو دامن حسینؑ کا

یکبار بخت خفتہ جو بیدار ہو گیا
حرؑ ماہ فاطمہؑ کے تصور میں سو گیا

تکرار کی عبث دل و جان بتول سے
کیا کام تھا مجاور قبر رسول سے

وقت طلوع نیر زہراؑ قریب ہے
ہشیار ہو کہ صبح تمنا قریب ہے

حرؑ نے کہا مصیبت و رنج و بلا میں تھا
بابا تلاش دلبر مشکلکشا میں تھا

سر لیکے بہر نذر خدا جائینگے حسینؑ
دربار میں مع رفقا جائینگے حسینؑ



۲۲۹
پیری مین بادشاہ دو عالم کے ساتھ ہون
مانند صبح تارہ اغظم کے ساتھ ہون

۲۳۰
غازی وحوش تلاش دو فادار دوست ہے
لاکھون مین سیکڑون مین ہزارون مین ایک ہے

۲۳۱
خارون مین ایک باغ محبت کا پھول ہے
تارون مین ایک ماہ کا چہرہ وصول ہے

۲۳۲
میرے لیے وہ لشکر شہ مین ملون ہے
غازی وحوش تلاش دو فادار دوست ہے

۲۳۳
پیری مین ترک چاہیے دنیا کے باغ کا
ہنسنا نہیں کے راہ عشق مین بھلا رکھا ہے

۲۳۴
اچھا نہین ہے صبح کو جلنا چراغ کا
تم سب سے پہلے کل وہی جنت مین جاگا

۲۳۵
لے چلیے ساتھ خلد مین ہر فقیر کو
گویا ہوے حضور کہ پہچانتے ہو تم

۲۳۶
دیدیجیے گا آپ جناب امیر کو
دیکھا ہے تمنے خوب اوسے جانتے ہو تم

۲۳۷
شہ نے کہا جنت ہے کا وقت ہے
کی عرض خادمون کی رفاقت کا وقت ہے

۱۹

مہمان ہی وہ فاطمہ کے نور عین کا
ہی دشمنون مین چاہنے والا حسینؑ کا

۲۰

سو کی تھی جسنے راہ امام زمان وہی
کس پیار سے کہا شہ والا نے ہان وہی

۲۱

تھی چاندنی مین دھوپ یہ جوتش ضیا ہوا
بولی زمین فلک سے ترا چاند کیا ہوا

۲۲

اوس روز سے ہی ماتم شاہ انام مین
مو باف اسلیئے نہین گیسو شام مین

۲۳

معشوق کے اشارے مین عاشق سمت گئے
دولھا کے دامنون سے براتی لپٹ گئے

۲۴

دیکھو کہین تمام نہ شب کا زمانہ ہو
آپ سیین اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہو

۲۵

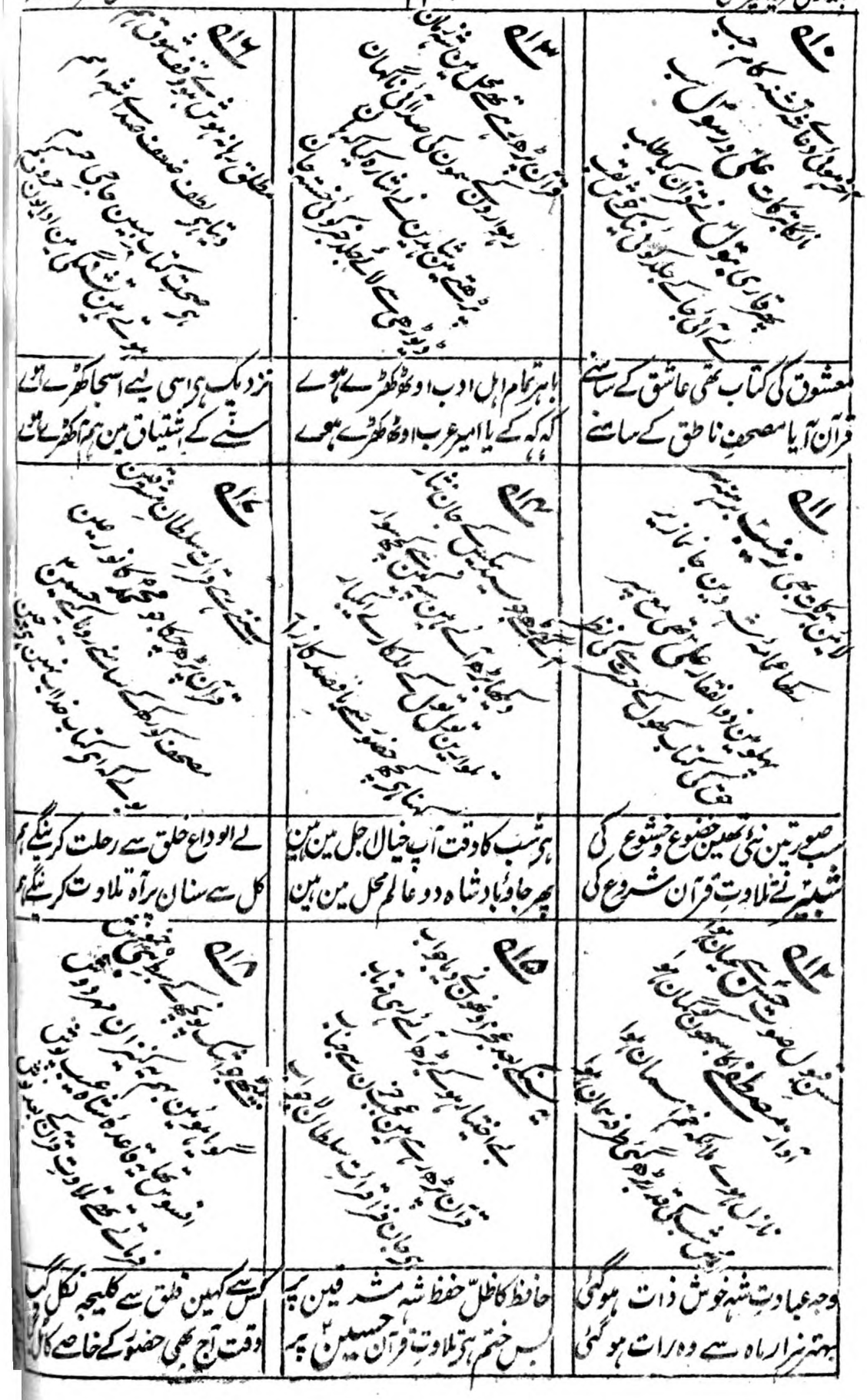
دعوی نہین کسی کا غم و آہ کے سوا
کوئی نہین غریب کا اللہ کے سوا

۲۶

وہ گل نہین جو دور رہون گلشن سے آپ کے
لیٹینگے خاک ہوکے بھی دامن سے آپ کے

۲۷

بستر بھی سے ہوگئے جنت کے باغ مین
ہی حکمت عروس شہادت دماغ مین



۱
مرثیہ
مہمان سے سب دہر میں کیا بات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
انیانہ ہو خیال یہ دن رات چاہیے
دعوت میں ہر طرح کی سوغات چاہیے

۲
کس کس طرح سے مہمان نوازیاں
کرتے تھے مصر و مصر و فا میہماں
یاد آگیا ہے قصہ مہمان کا ہمیں
مہمان دشت ظلم کے مہمان کا ہے بیاں

۳
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے

۴
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے

۵
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے

۶
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے

۷
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے

۸
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے

۹
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے
مہمان کی کمال مدارات چاہیے

۱۰۱

لالی اور بیبی پیار سے دوڑی ہوئی آئیں
بولی کہ جلد بچے اے دختر رسولؐ
لایا ہے کون بلا سے فرشتہ یہ حسین
گھبرا کے اور کھڑی ہوئیں بی بی رقیہؑ

دیکھا جو لیکے گود مین تو یاس چھا گئی
میت سے بوے سینہ شبیرؑ آ گئی

۱۰۲

پوچھا کہ آپ بین بین بی بی مصطفیٰؐ
بچے کا حال دیکھ کے صدمہ سے گر گیا
گردن کا زخم چھید گیا پار سے کیا
ہاے کی تھین حسین نے پیار سے کیا ہوا

شاید پدر سے دور تھے جو تیر کھا کے آئے
دادی کے دیکھنے کو لہو مین نہا کے آئے

۱۰۳

اس عمر مین لہو سے یہ معصوم لال تر
کیا جانے کیا حسینؑ کا اسوقت حال تر

۱۰۴

جنت سے آئی بنت رسولؐ اک پکار کے
اصغر تو ہے نہین کہین بابا کے پیار کے
ہان بابا کے پیار سے بابا کے پیار کے
ہان بابا کے پیار سے بابا کے پیار کے

بوآ رہی ہی فاطمہؑ کے نور عین کی
اس سن مین حور تھی یہی صورت حسینؑ کی

۱۰۵

چھوٹا علیؑ کے لال کا دلبر یہی تو ہی
ای بنت مصطفیٰ علی اصغر یہی تو ہی

۱۰۶

لاش نانا کے لاش صفر کا
پہلوئے مین بہی درد نہ صدمے سے ہو ہلا
چلائین غش مین فاطمہؑ دل ہل گیا

۱۰۷

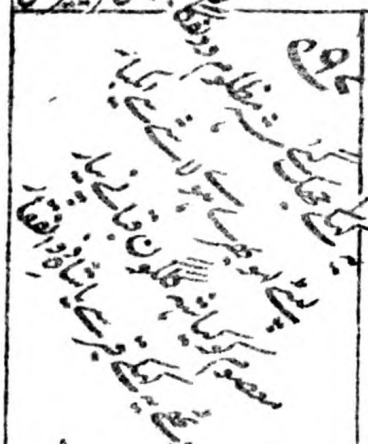
بی بی ہماری گود مین لاش صغیر کا
کیا جانے کیا حسینؑ کا اسوقت حال تر

۱۰۸

جنت مین جنگ کرتے ہین اصغر کے واسطے
اک گل سے ہین سجے گلشن جنان کے
اے عشق بس خموش کہ اب بیٹھ تم کہان
ہے مجمع جگر سے عیان آہ کا دھوان

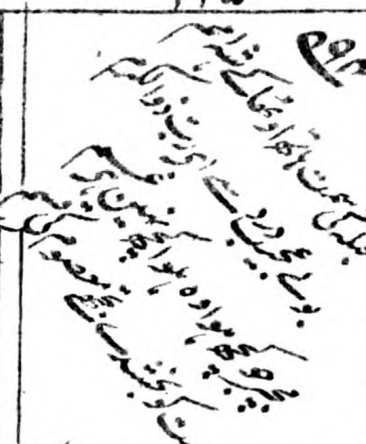
سو جود ہین مدد کو شہیدان کربلا
لیجائینگے بہشت مین سلطان کربلا

۹۱



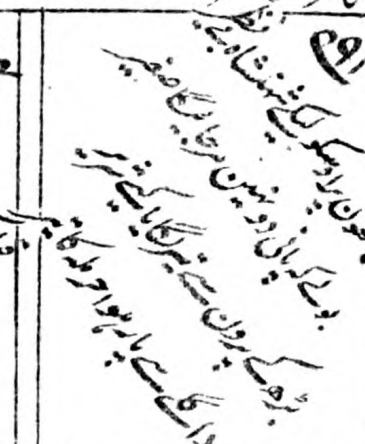
آنکھوں کو غش سے کھول کے بچہ اوچھن پڑا
بس خون منھ سے دودھ کے بدلے نکل پڑا

۹۲



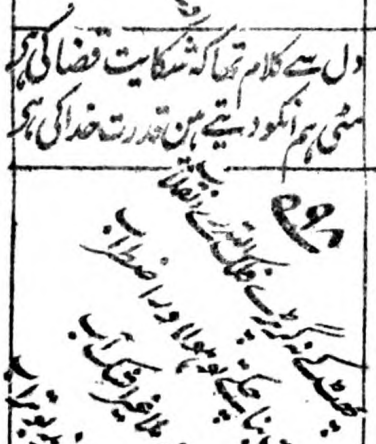
صدقہ غریب و بیکس و مضطر کی لاش کا
معبود واسطہ علی اصغر کی لاش کا

۹۳



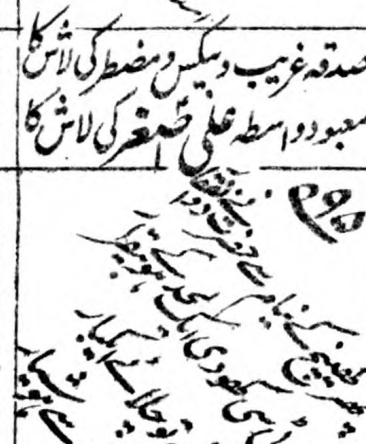
دل سے کلام تھا کہ شکایت قضا کی ہے
مٹی ہم انکو دیتے ہیں قدرت خدا کی ہے

۹۴



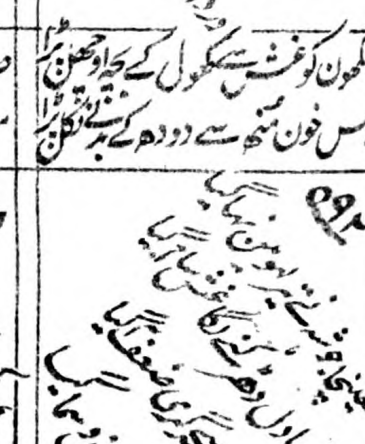
وہ گورے گورے ہاتھ وہ منھ زرد ہو گیا
باندھیں جو مٹھیاں تو بدن سرد ہو گیا

۹۵



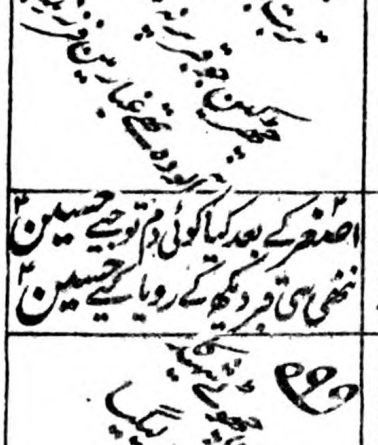
ایذا نہ دیجیو اسے بیگس کا لال ہے
تھرا کے یوں زمین نے کہا کیا مجال ہے

۹۶



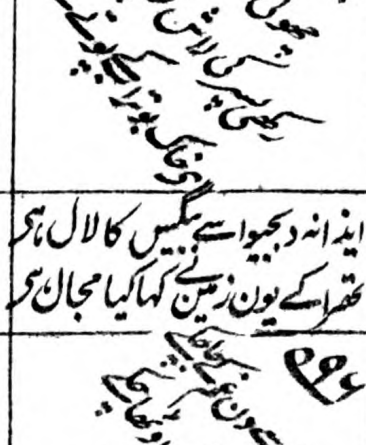
اصغر کے بعد کیا کوئی دم تو جیے حسین
ننھی سی قبر دیکھ کے رویا کیے حسین

۹۷



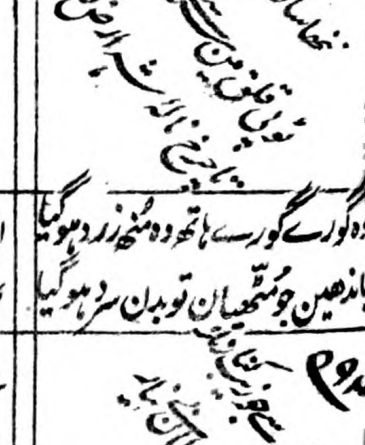
صدمہ ہوا دل شہ عالم نکل گیا
ہچکی تڑپ تڑپ کے جو اک دم نکل گیا

۹۸



جنت میں ہم سنوں کے ذرا کام آئیو
شیعوں کے بچوں کو لب کوثر پلائیو

۹۹



پوچھیں جناب حال جو اس بیقصور کا
کہنا پسر حسینؑ کا پوتا حضور کا

۸۴

بوسے لب صغیر کے حضرت لیا کیے
مصحف کی اہلبیت ہوائین دیا کیے

۸۵

زیب بدن ہو کرتہ خز دھوپ چھاؤن مین
گھنگرو بھی چاہیے ہین لے زیب پاؤن مین

۸۶

تھی دھوپ اور بادشہ غرب و شرق تھا
زہراؑ کا آفتاب پسینے مین غرق تھا

۸۷

ہرگز پیانہ دودھ یہ کیا نصیب ہی
بولی اجل کہ فہر لبن تو قریب ہی

۸۸

انکا بناؤ آج نہین نے محل حضور
باہر سدھارتے ہین یہ پہلے پہل حضور

۸۹

پانی کی جستجو مین جو اصغر نے رو دیا
دریا کی سمت دیکھ کے سرور نے رو دیا

۹۰

شاید پدر کی آنکھ کا تارا نہین یہ چاند
کیونکر کہے نہ بدلے ماں کو بھی پیارا نہین یہ چاند

۹۱

لے لین بلائین سیکڑون صدقے اوتار کے
دولھا کی شان سے اوسے بھیجا سنوار کے

۹۲

مجبور ہین کہ دم مین نہین دم خدا کی شان
لو پیارے پانی مانگتے ہین ہم خدا کی شان

۴۲
کیا جلد سعد باطن دشمن کا سر بریدہ
جنت میں عاشقوں نے صاحب عزا کو دیکھا
گھوڑی بلا کے پاس اور بیچ میں آخر
جس جا کا قصد تھا وہیں آخر پہونچ گیا

۴۳
دیکھا فلک کی سمت کہا انتقام کا
اور خیمہ گاہ کی طرف سے چلا خاص کر علم
دیکھا کہ کوئی بھی نہیں بس کا نام کو
اور دیکھا کان سے یہ چلا خاک کا علم

۴۴
اکبرؑ کی لاش پر بہت آنسو بہا چکے
دوڑے نہیں تو ہاتھ سے اصغرؑ بھی جا چکے

سب تھے نشان سیدِ والا کے سایہ میں
مقتل سے جا گھڑے ہوئے طوبیٰ کے سایہ میں

دیکھا عجیب رنگ ترے انقلابات میں
دو لھا نگاہ بیان ہے براتی ہیں خواب میں

۴۵
لاشوں میں لاکے لاشۂ دلبر لٹا دیا
لختِ دلِ حسنؑ کے برابر لٹا دیا

۴۶
تلوار ٹیکے آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے
سر قبضۂ حسام علیؑ پر دھرے ہوئے

فاقوں کا ضعف تشنہ دہانی کی ماندگی
سوتا ہے میر شیر جوانی کی ماندگی

۴۷
لپٹے ہوئے پسر سے علیؑ اشکبار تھے
پہلوئے شہ میں روح امین بیقرار تھے

۴۸
یوں دامنوں سے تیروں کی سیریاں نکل گئیں
پرہائے جبرئیل سے پریاں نکل گئیں

جی چاہتا نہیں کہ یہیں چھوڑ جائیں ہم
تم سو رہو لال اوسکو ذرا دیکھ آئیں ہم

۴۴
ہی حضرت مالک و ملجا و ولی جبر نہین
دونون کے واسطے یہ شرف کا زمین
دنیا سرائے غیر ہی کسی کا بھی گھر نہین
کچھ کام مہمان سفر ہاں سفر نہین

مُنہ غافلو حسینؑ سے موڑا نہ چاہیے
کوثر کو باغ خلد کو چھوڑا نہ چاہیے

۴۵
عصمت کے اوٹھا لو ہی کہتی ہی فوج شر
کہتے ہین لشکر غیظ مین بھی ہی فوج شر
ہر دم نگاہ قہر ہی فوج شر پہ شر

اوٹھے یہ کہکے شاہ حجازی غضب ہوا
ہی غیظ مین حسینؑ کا غازی غضب ہوا

۴۶
دیکھا ہی آپ نے جو سلطان غیور کو
ہر خشمناک شیر کے شیر نر کو
دیکھین ہین یہ شرف پہ پریشان عین عین
ہی بطل علی کی شان ہی مطلق نہین شرف

مانند مہر کانپ رہے ہین ملال ہی
ہی فوج پر نگاہ غضب کا جلال ہی

۴۷
زلف جری سے سوار کے گویا ہوا امام
لو بھائی اوجا نے دو قصہ ہوا تمام
بولے وہ ہاتھ جوڑ کے فدوی ہو غلام
خاطر مین کیا کہون جو اشارہ کرے گا کام

شہ بولے جایہ چھوڑ دو کیا انتظار ہی
مہمان کو رکھین چاہین جہان اختیار ہی

۴۸
تھوڑا سا میرے غصہ کا مرکز محل نہین
ثابت اس امتحان مین تمھارا عمل نہین
کیا گلشن جہان مین تمھارا محل نہین
ہنگام نا مناسب نہین اجل نہین

تھی جو مصیبت اپنے لیے سب گذر گئی
تھوڑی رہی ہی بھائی بہت اب گذر گئی

۴۹
دیکھے کہا سے شاہ نے لشکر کے نور عین
بولے کہ اوجا نے ہی یہ فاتح خیبر کا نور عین
ہی ہی ہمارے بھائی کے سرور کا نور عین
سب اب ہی ہمارے بھائی کے لشکر کا نور عین

مانند ابر آگے سے فوج فوج کے سالار چلگئے
سمجھا کے بھائی کو شہ ابرار چلگئے

۵۰
ذکر جری سوار کے گویا ہوا امام
لو بھائی اوجا نے دو قصہ ہوا تمام
بولے وہ ہاتھ جوڑ کے فدوی ہو غلام
خاطر مین کیا کہون جو اشارہ کرے گا کام

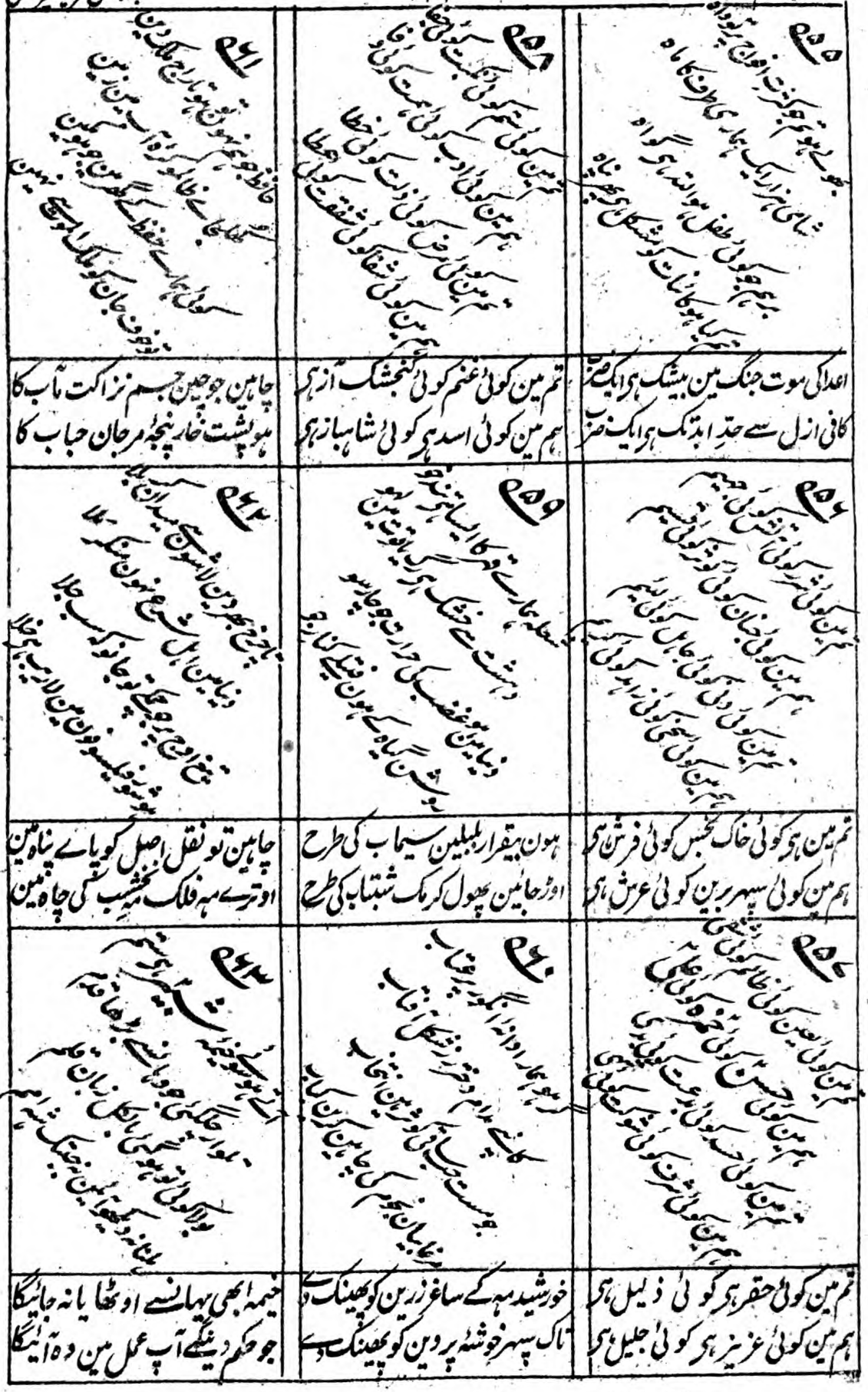
شہ بولے جایہ چھوڑ دو کیا انتظار ہی
مہمان کو رکھین چاہین جہان اختیار ہی

۵۱
مطلع
جب گل خان گلشن شبیر
سارے دلیر صاحب تدبیر
راہ خدا مین تا بہ نفس تیر
خلق تھا ہاتھ سے وہ دلیر

دیتا رجان نثار کیے تول تول کے
کہتے آنکھین بند سو ہی دل کھول کھول کے

۵۲
اقبال شاہ دیکھ کے بولے وہ شاہ دین
حسن نگاہ خانہ زاد صنم خدا
باغ علی کا سرو چمن آل مصطفیٰ
گلشن نبی کا غنچہ و گلزار مرتضیٰ

پانی کو دشت کین سے ترستے ہوے گئے
انصار شاہ خلد مین ہنستے ہوے گئے



۵۵
اعدا کی موت جنگ مین بیشک ہی ایک ضرب
کافی ازل سے حدِ ابد تک ہی ایک ضرب
تم مین کوئی غنم کوئی گنجشک آز ہی
ہم مین کوئی اسد ہی کوئی شاہباز ہی
چاہین جو چین جسم نزاکت مآب کا
ہو پشت خار پنجۂ مرجان حباب کا

۵۶
تم مین ہی کوئی خاک تجسس کوئی فرش ہی
ہم مین کوئی سپہر برین کوئی عرش ہی
ہون بیقرار بلبلین سیماب کی طرح
اوڑ جائین پھول کر مک شتاب کی طرح
چاہین تو نقل اصل کو پائے پناہ مین
اوترے مہ فلک مہ نخشب کی چاہ مین

۵۷
تم مین کوئی حقیر ہی کوئی ذلیل ہی
ہم مین کوئی عزیز ہی کوئی جلیل ہی
خورشید مہ کے ساغر زرین کو پھینک دے
تا ک سپہر خوشۂ پروین کو پھینک دے
خیمہ ابھی یہان سے اوٹھایا نہ جائیگا
جو حکم دینگے آپ عمل مین وہ آئیگا

۴۴۹

سوسن زبان سوق طواف آشکار ہین
ہر نظارہ اہل زمین حیف سا رہین
دریاے جوش عشق عیان بار بار ہین
سو جان سے نثار در شاہوار ہین

۴۴۸

بھولا وہ کیون امام نے بیعت کے واسطے
پہنچا تو خاص ہی پسر سعد کے لیے
ہم کیا کہین ہلاک ہوا کس کو کیا دیا
کچھ چیز ہے کہ نہ دیا ہو کسی کو کیا

۴۴۷

مُنھ مچھلیان نکالے ہین تحصیل نور کو
وہ دیکھتے ہین مرد یم آبی حضور کو

۴۴۶

شمشیر و سپر بیٹھے کریبان میں منکوسے کہ جان
تیغین دھری تھین زانو پہ زانو پہ حسن ظن یہ ان
جھپکائے سے آنکھ نہ اٹھائے سے اٹھ سکے
جھکے تھے دل سے دست دعا اور اٹھا سکے

۴۴۵

بسکہ ان ظہور فوج یزید لعین ہوا
آغاز خط کاروے زمین پر یقین ہوا

۴۴۴

دریا پہ ایک فرد ار شمر مون
وہ جرفت شام سو سو جسکا نون
خط تھا شاہ دو عالم کے نام کا نون
کیا ہو بھلے کو دیکھ کے قدم سر کشان فوج

۴۴۳

خیمہ ہی جسکا یہ کہو گیا اوسکا نام ہی
بولا کوئی حسینؑ حلیہ السلام ہی

۴۴۲

بھولا وہ کیون امام نے بیعت کے واسطے
پہنچا تو خاص ہی پسر سعد کے لیے
ہم کیا کہین ہلاک ہوا کس کو کیا دیا
کچھ چیز ہے کہ نہ دیا ہو کسی کو کیا

۴۴۱

سچ ہی قلیل فوج امام غیور ہی
اسدرجہ اہتمام بھلا کیا ضرور ہی

۴۴۰

پانی پہ کرکے پیر سعد ارجحا
لشکر کی جبکہ آج نہین ہی بھلا انہیں
ہی ہی میرا نام سے کرتے ہین سامنا
ہے ہے ابن سعد کو ثروکا مرتبہ

۴۳۹

فوجون کا ہی ورود نہ کیون از دحام ہو
پی لین جو قطرہ قطرہ تو دریا تمام ہو

۴۳۸

شمشیر و سپر بیٹھے کریبان میں منکوسے کہ جان
تیغین دھری تھین زانو پہ زانو پہ حسن ظن یہ ان
جھپکائے سے آنکھ نہ اٹھائے سے اٹھ سکے
جھکے تھے دل سے دست دعا اور اٹھا سکے

۴۳۷

آدھا ہلال پر خم شمشیر کھل گیا
کاکل سے نصف ابر کے شبیر کھل گیا

۴۳۶

بسکہ ان ظہور فوج یزید لعین ہوا
آغاز خط کاروے زمین پر یقین ہوا

۴۳۵

دریا پہ ایک فرد ار شمر مون
وہ جرفت شام سو سو جسکا نون
خط تھا شاہ دو عالم کے نام کا نون
کیا ہو بھلے کو دیکھ کے قدم سر کشان فوج

۴۳۴

خیمہ ہی جسکا یہ کہو گیا اوسکا نام ہی
بولا کوئی حسینؑ حلیہ السلام ہی

۴۳۳

سوسن زبان سوق طواف آشکار ہین
ہر نظارہ اہل زمین حیف سا رہین
دریاے جوش عشق عیان بار بار ہین
سو جان سے نثار در شاہوار ہین

۴۳۲

مُنھ مچھلیان نکالے ہین تحصیل نور کو
وہ دیکھتے ہین مرد یم آبی حضور کو

۴۳۱

بھولا وہ کیون امام نے بیعت کے واسطے
پہنچا تو خاص ہی پسر سعد کے لیے
ہم کیا کہین ہلاک ہوا کس کو کیا دیا
کچھ چیز ہے کہ نہ دیا ہو کسی کو کیا

۴۳۰

سچ ہی قلیل فوج امام غیور ہی
اسدرجہ اہتمام بھلا کیا ضرور ہی

۴۲۹

آدھا ہلال پر خم شمشیر کھل گیا
کاکل سے نصف ابر کے شبیر کھل گیا

۴۲

مطلع

جب سے یہ غزل رشکِ گلستان ہوا چھپا
بلبل ہوا خموش گلستان ہوا چھپا
ناقہ غزال کعبۂ حق سے ختن چھپا
بجلی سے ابر ابر سے مہ بے گہن چھپا

دیکھا نہ تھا کسی نے کبھی جن کو دھوپ میں
وہ چاند شب کو اوس میں ہے دن کو دھوپ میں

ہیکل سے ذوالجناح کی یہ آشکار ہے
گردن پری کی ہے گل اندام ہار ہے

محو نظارہ غنچہ دہان تھے ادھر اودھر
باغ نبی کے سرو رواں تھے ادھر اودھر

۴۳

ظلموں سے فاطمہ کے نمازی اوتر پڑے
جس جلد جلد گھوڑوں سے غازی اوتر پڑے

باہم کلام ہے یہی عقل و شعور کا
ہدہد سر غزال حرم پر ہے نور کا

مصروف ذکر حق میں وضو سب کیے ہوئے
خدام پیچھے برق سی تیغیں لیے ہوئے

۴۴

گردوں سے ذوالجناح کے رہوار اسطرح
تھا اوس خلد حور کو گھیرے ہوں جسطرح

شائستگی میں فرد سمجھنے میں فہم ہے
آنے کے وقت ہوش ہے جانے میں وہم ہے

دریا ہے اوس طرف تو ادھر سبزہ زار ہے
چلیے تو تھوڑی دور بڑی ہی بہار ہے

۲۸

پھر کوئی صبح حشر میں جب حشر بپا ہوگا اور ایک حشر حشر میں ہوگا ادھر اودھر
چلائینگی بتول ہمارا ہی پوچھ کر رویا ہوگا مصر میں مجھے کنعاں کے حال پر

رفت سے قدسیوں کے بدن کانپ جائینگے
سب آلِ حسینؑ پر آنسو بہائینگے

۲۹

فرمائیگا یہ حکم خداوند کائنات
اہلِ بہشت سب ہو سلطان خوش صفات
بھائے سب حسینؑ جنہوں نے دیئے ہیں نذرات
جنت میں جائیں حضرت حسینؑ جنہوں نے دی ہے جاں

کھویا ہمارے واسطے دنیا کے چین کو
ہے اختیار آج کے دن کا حسینؑ کو

۳۰

ماں کیطرح سے ہوشہید ہونگے جو حسین
اون سب کو سامنے لیکے چلینگے پیمبرین
ہونگے جنابِ خالق کونین کے قریب
عباس سے کہینگے ہمیں لے چلو حسین

اب کیون یہان کھڑے ہو فدائی چلے چلو
آگے علم لیے ہوے بھائی چلے چلو

۳۱

ہونگے جو علمدار یہ سب ہم رتبا
پہلے وہ ہونگے جنت خلد میں شہا
مرنے کے وقت پیچھے ہو خادم ہے آپکا
داخل ہو پہلے خلد میں کیا شرف ہے یہ

ہمچشم ساتھ ہین اونھین کیا منھ دکھائینگا
جنت مین پہلے آج یہ فدوی نہ جائیگا

۳۲

جنت میں قصر خلد کہ مختار ہین حسینؑ
لیکن ابھی تو بیکس و ناچار ہین حسینؑ

۳۳

شکین و صندلی در جنت عطا ہوئے
دل چاہے جسکو اوسکے لئے وہ بنا ہوئے
ہر ہر شہید کیلئے جار ہی ہزار حور
ہر حور دین میں تو یاقوت کے ہوئے

وہ زر مرصع طیور کے وہ جوش نور کے
خنجے وہ موتیون کے وہ ڈالے بلور کے

۳۴

جنت میں قصر خلد و نشیمن ہین جن کو
یا تو وہ انکا قصر ہے اور انکا ہے یہ قصر
یون عکس ہے کہ قصر کا در پر ہے یہ قصر
جیسے ہو نون سر سبز سمیت گلبدن

ہے عکس قصر سبز حسینؑ اسپر اسطرح
خط ہو بہار عارض گلرنگ جسطرح

۳۵

باغ جنان میں قصر علی اکبر جوان
ہوگا قریب قصر شہنشاہ انس و جان
طے کرینگے شہ گلگون جادہ یہ ارغوان
شبیہون کو دینگے گلشن جاوید یہ نشان

بائینگے قصر خلد کہ مختار ہین حسینؑ
لیکن ابھی تو بیکس و ناچار ہین حسینؑ

۳۶

ہے ہے یہان اوٹھائے ہین جو رنج بیشمار
ہوتا ہے اونکا گلشن جنت پہ اختیار
مختار ہیں خلد میں ہو جو شاہ و نا مدار
فریاد اوسکو پہنچے گی بالائین سے شمار

دریا پہ اہل ظلم اوترنے نہ دین اوسے
دم بھر لب فرات ٹھہرنے نہ دین اوسے

۱۹

وہ وقت وہ جلال مین خلاق جو ہر
چمکیگا جب علم مین علم جو جلوہ گر
پیچھے علم کے جب وہ خدا مین مستغرق
وہ پیلوون مین آدم و موسیٰ کا ہے جگر

سارے پیمبر اپنی حفاظت کی فکر مین
لیکن رسولؐ بخشش امت کی فکر مین

۲۰

ہوگی یہ روشنی علم حضرت عیان
لائین جبکے کھینچکے وہ جگر گانا مہربان
محشر مین ایک نور ہوگا جس سے ضو فشان
جس نور سے کہ نور ہوا علم کا نہان

پرتو سے چار سمت تجلی یہ چھائیگی
شمس و قمر کو شرم قیامت مین آئیگی

۲۱

عزت سے اہل حشر کا ہوگا عجیب حال
ہونگے تمام قصور سے اپنے وہ شرمسار
سدرہ بھی جس جلوۂ انوار سے کمال
بولیگا تب تمام لال و نثار کی مثال

ہوگی نئی بہار کہ پھولیگا باغ نور
میدان حشر ضو سے بنیگا چراغ نور

۲۲

اسدم نشان شاہ امم کی ہے روشنی
مظلوم کربلا کے علم کی ہے روشنی

عرش خدا کے سائے مین رک جائینگے حسینؑ
تسلیم ذوالجلال کو جھک جائینگے حسینؑ

۲۳

دیکھو نہ حال فاطمہؑ کے نور عین کا
ای اہل حشر قافلہ آیا حسینؑ کا

پھر شہید زخم تنون پر پھٹے ہوے
کمر مین بندھی ہوئین سر انور کٹے ہوے

۲۴

آئینگے جب حسینؑ تو ہوگا یہ انتظام
ہونگے ہزار ہا ملک اس نور کے غلام
ہونگے ہزار ہا ملک اس نور کے غلام
ہونگے ہزار ہا ملک اس نور کے غلام

۲۵

بھیجیگا فوج سیون کو وہ فرمان کبریا
ہان تم بھی انتظام کرو جاؤ سب کیا
ہان تم بھی انتظام کرو جاؤ سب کیا
ہان تم بھی انتظام کرو جاؤ سب کیا

عزت سے لائین سید عالیمقام کو
جائین پیمبران سلف اہتمام کو

۲۶

آدریس جائینگے ذکریا بھی جائینگے
سب ساتھ ہوکے دلبر زہرا کو لائینگے

۲۷

جلائینگے نقیب شہادت ہوئے ہوے
پیش رسولؐ آکے جھکینگے سلام کو

عرش خدا کے سائے مین رک جائینگے حسینؑ
تسلیم ذوالجلال کو جھک جائینگے حسینؑ

۱۰
ہر ایک سقف خانہ رہی ہے جا سنہری
تختے ہین ایسے تختہ ابوتت سے بولن
کرسی کا طاق ہی دہن گور ہے فروں
بستر زر و فرش خاک پر ہے نیلگون

عیش و طرب کی قدر کہان جانتے ہین نیک
بام فلک کو سقف مکان جانتے ہین نیک

۱۱
دنیا کو ہیچ سمجھے ہے خاقان ارب
بلکون کے واسطے ہین مالک کے ریجب
عزت مزر کو جاتے ہے سود و زیب
بستر ہے کربلا کے شہیدون کا خاک اب

خارون کے ظلم فاطمہ کے گل اوٹھا گئے
رتبے میان گلشن فردوس پا گئے

۱۲
جنت ہین یہ جو صیت اوٹھا گئے
اوسکا عوض بہشت مین خانے پائینگے
جنت مین بھوکے پیاسے جو دنیا سے جائینگے
شربت پیینگے میوہ فردوس کھائینگے

جانین یہان جو دھوپ کی شدت ہین کھوینگے
جنت مین زیر سایۂ طوبی وہ سوینگے

۱۳
کھاوے گا جون بہشت مین جانے کا دھیان
جب روز انتقام دکھاینگے وہ اجلال
ہوگا تمام خلق کو اوسوقت انفعال
روینگے سب بہشت مین شبیر کے مثال

کاذب ملول ہوگا نہ ان صادقون کو غم
معشوق مہربان ہو تو کیا عاشقون کو غم

۱۴
سلطان بے نیاز تجلی دکھائینگے
جھانکے روز تفوق فی الصور آئینگے
ہر ایک شخص عرصۂ محشر مین جائینگے
شاہ و گدا کو سامنے مالک بلائینگے

ٹھہرے جو غیر اوج زمین پر نگہ کہین
اتنی سیان حشر نہوگی جگہ کہین

۱۵
ہوگا یہ حکم لاؤ تو فرعون کہان ہین آج
شداد کہان نمرود ستمگر کہان ہین آج
ہامان نہ بدکار و ستمگر کہان ہین آج
ہے جاہ و حشم والے سکندر کہان ہین آج

تھا ڈر نہ جنکو آج کا ظالم وہ کیا ہوے
جو صاحبان حکم تھے حاکم وہ کیا ہوے

۱۶
کیا ہوگی اوسکی کرسی جو ہماری برابری
کیا ہوگی اوسکو عیسے ہی اوسوقت سروری
کیا ہوگی اوسکی دولت و ثروت و سیمبری
کیا ہوگی اوسکی تاج حکومت وہ افسری

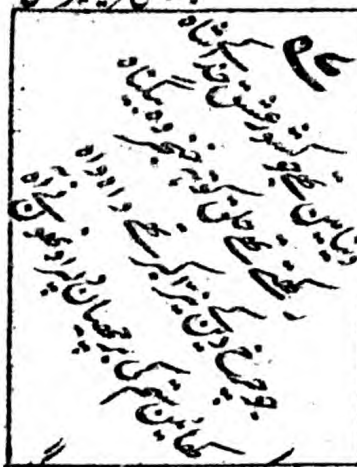
کسکا یہ اختیار یہ اجلال و جاہ ہی
ہمسا بھی آج اور کوئی بادشاہ ہی

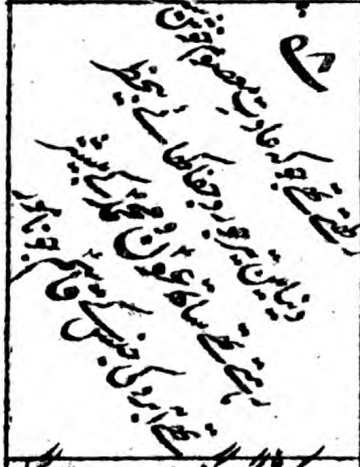
۱۷
ارشاد ہوگا شہون سے فرشتون سے بار بار
حاضر کرون کو لاؤ کہان ہین ظلوم گار
غلامگردون کو لاؤ کہان ہین ستمگار
گھر جنکے بھرے ظلم و ستم سے وہ ہین کہان

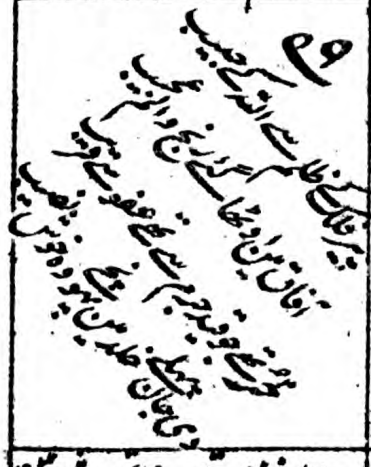
زہرا کا عجیب حال ہے اوسوقت ہاتھ مین
فریاد کرکے عرش کا پایا ہلا مینگی

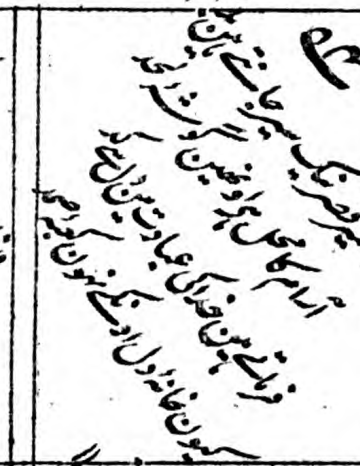
۱۸
کیا حال اون لعینون کا ہوگا وہ دم جنہون
دیکھینگے وہ سموم جہنم کا ہولناک
دیکھینگے وہ جحیم و سقر کا بھی یہ مغاک
وہ سانپ بچھو عالم بالا وہ اضطراب

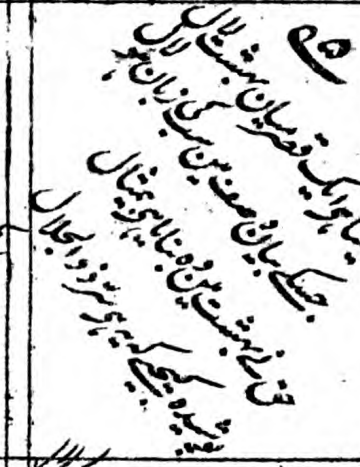
اوسوقت اس لباس مین بیہوش ہونگے سب
شاہ و گدا اخلق کفن پوش ہونگے سب

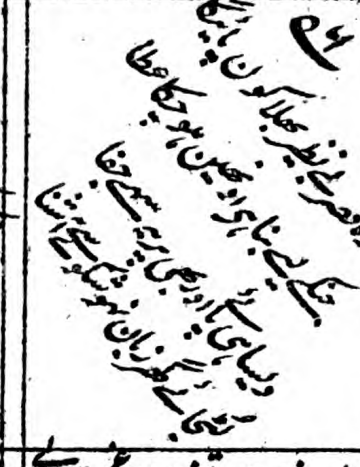
۱

گھر جو بہت بناتے ہین دنیاے زشت مین
قصر اس قصور پر نہ ملینگے بہشت مین

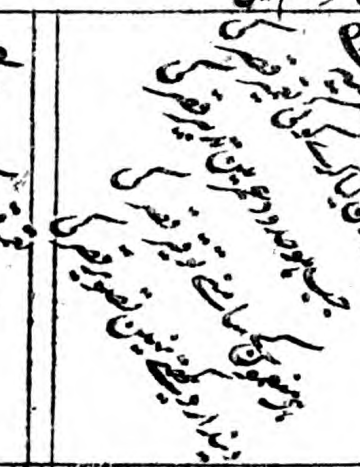
۲

جو اس سرا مین قصر سے بیزار ہو گئے
اونکے مکان بہشت مین طیار ہو گئے

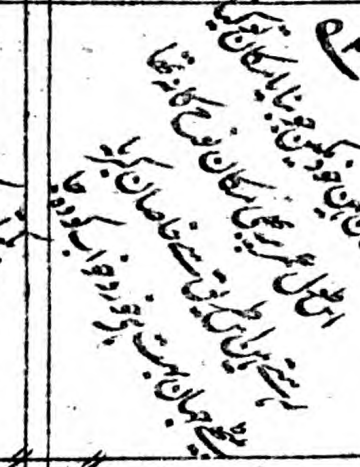
۳

ہین شاہ بے نیاز کے پیدا کیے ہوے
چھینیگا کون قصر خدا کے دیے ہوے

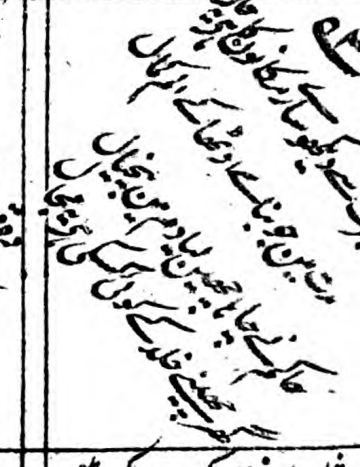
۴

کیا کیا نہ آخرت کے لیے رنج سہگئے
اس میہمان سرا مین بھی کچھ روز رہ گئے

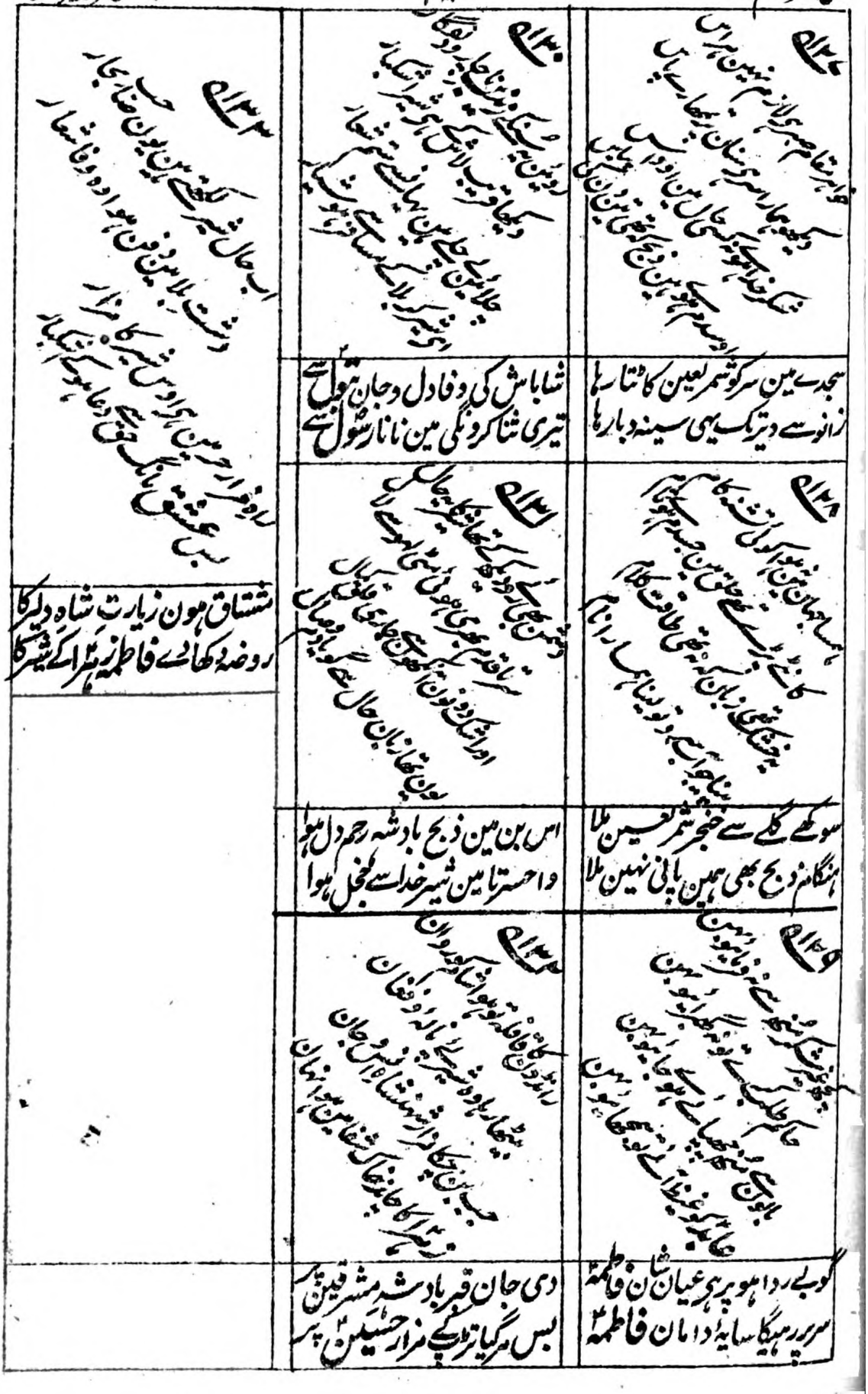
۵

زنگین بیان سے وصف نہ ہو اوسکے رنگ کا
یاقوت آفتاب نگینہ ہی سنگ کا

۶

دریاے خون مین تشنہ دہن غرق ہو گئے
پہلے کوئی حسینؑ سا مظلوم ہو لے

۷

ہنس ہنس کے نقد جان رہ خالق مین دیگئے
سر بیچ کے قصور جنان مول لیگئے

۸

دولھا کی سگل گنج شہیدان مین سو گئے
اسپ ستم کی ٹاپون سے پامال ہو گئے

۹

جو حامل نشان تھے وفا بھی سرشت مین
کٹوا کے دونون ہاتھ وہ پہونچے بہشت مین



۱۱۷

دیکھا کہ حسینؑ کی نظر طرف لشکر ہے
کہتے ہیں زینب شکستہ جو بازو و محزوں
کہ تیر تھا کہ حبیب کو کوئی تڑپا رہا ہے

جنگل مین آہ کی کبھی چلا کے اسطرح
عورت جوان بیٹے کو روتی ہے جسطرح

۱۱۸

مارا عجیب ظلم سے اے گلبدن تمھین
کب دیکھیے نصیب ہو گور و کفن تمھین

پردیس مین گھر آل محمدؐ کا کٹ گیا
بھائی حسینؑ آپکا ساتھ آج چھوٹ گیا

۱۱۹

لاشے کے پاس آکے کسی کی نہ تھی بجا
گھوڑون کا دوڑنا وہ لشکر کا بھاگنا
بچون کا چیخنا وہ بھاگ بھاگ کے چھپنا

یعنے علیؑ بہشت سے تشریف لائے ہین
شیر خدا پسر کی حفاظت کو آئے ہین

۱۲۰

روتا تھا زار زار وہ دشت و جبل فرین
سر دھنتی تھی وہ شیر خدا کی جا بجا بہو
دوڑا تھا بیقرار وہ اصغر کو شہ عرب

ماتم تھا شیر فاتح بدر و حنین کا
غل تھا تمام دشت مین ہی ہی حسینؑ کا

۱۲۱

زخمی ہے کس کا لاشہ شہ دین و مہ تمھین
ہے ہے کہان ہو جا بلی مین آہ و زار مین
اعدا نے بے چراغ کیا فاطمہؑ کا گھر

سب سوگوار آپکے رنج و محن مین ہین
یون کسطرح بلائین کہ بازو رسن مین ہین

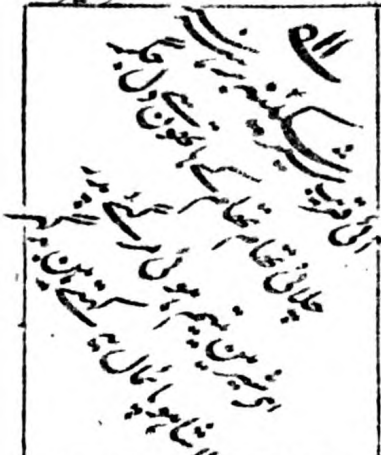
۱۲۲

جانی ہے کس کے لاشے پہ وہ جیش جان مین
کہتے ہین کس کا لاشہ ہے نا توان مین
کہتے ہین کس کے لاشے پہ ہے یہ فغان مین

ہے بھائی ہے بھائی جان کہان اب کہان مین

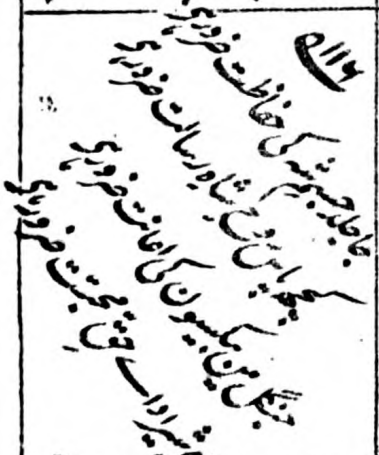
صدمے سہینگے ظالمون کی انجمن مین ہم
آئی صدا حسینؑ کی ہونگے لگن مین ہم

۱۰۹



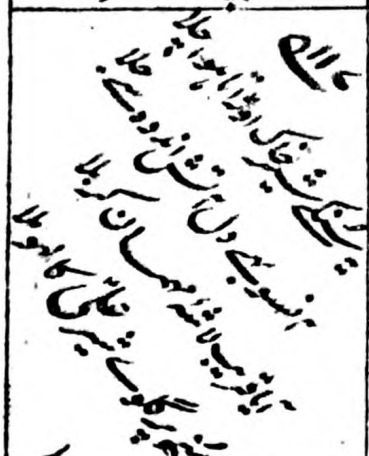
دیکھا کہ خاک اڑتی ہی جنگل اداس ہی
سوتا ہی شیر عالم اندوہ و یاس ہی

۱۱۰



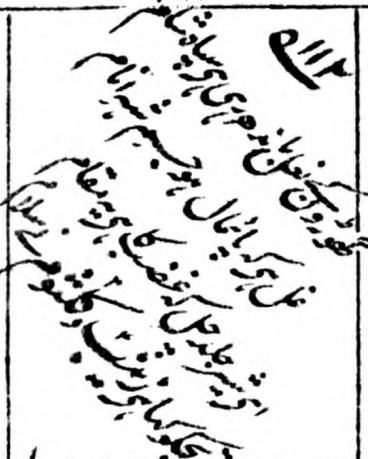
حیدر کو چین ہی نہ محمدؐ کو چین ہی
یہ وقت پا ثمالی جسم حسینؑ ہی

۱۱۱



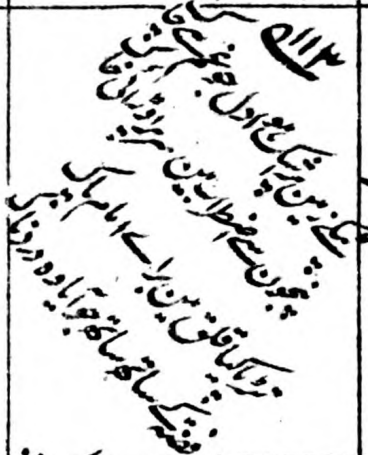
ہی سا کے میں خبر نہیں شاہ دلیر کی
جلتی ہی لاش دھوپ میں زہراؑ کے شیر کی

۱۱۲



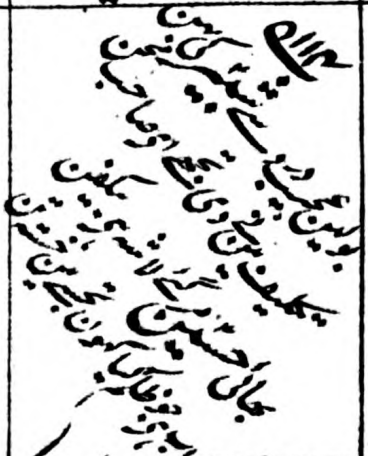
کوئی نہیں جو آئے بچانے کے واسطے
بھیجا ہی مجکو تیرے بلانے کے واسطے

۱۱۳



سر شرم سے جھکائے ہی بیٹھا ادب سے حضرت زینبؑ کے سامنے
ہم سب غریب دینگے ہمیشہ دعا تجھے
آفات سے بچائینگے شیر خدا تجھے

۱۱۴



ٹھاپون کا ہو ملال نہ پیاسے کی لاش کو
جلدی بچا نبیؐ کے نواسے کی لاش کو

۱۱۵

ہی ہی فدا میں سینہ مجروح شاہ پر
گھوڑوں کے پانوں ہونگے کتاب آہ پر

۱۱۶

ہم سب غریب دینگے ہمیشہ دعا تجھے
آفات سے بچائینگے شیر خدا تجھے

۱۱۷

جو مے قدم ادب سے شہ مشرقین کے
بیٹھا جھکائے سر کو سرہانے حسینؑ کے

۱۰۱

تھا شور کن گیا سہ مہمان کربلا
حاجی ہوا شہید سلیمان کربلا

۱۰۲

زہرا گلے لگائے تھیں لاش اپنے ماہ کی
پھرتی تھی گرد روح رسالت پناہ کی

۱۰۳

گاڑا نہ تو نے حق کے فدائی کی لاش کو
پامال تو نہ کیجیو بھائی کی لاش کو

۱۰۱

پہلے تو اونکے دفن کی تدبیر کیجیے
پھر پائمال لاشۂ شبیرؑ کیجیے

۱۰۲

روندینگے جسم حیدرِ صفدر کے پھول کا
ہوتا ہی پائمال کلیجہ بتولؑ کا

۱۰۳

اوسپر تو فرض پاس حسینؑ دلیر ہی
آزاد جو نبی نے کیا تھا وہ شیر ہی

۱۰۱

تکلیف دینگے سید صابر کی لاش کو
دیکھینگے پائمال مسافر کی لاش کو

۱۰۲

جو کچھ ہوا اونکا حال وہی میرا حال ہو
بھائی کے ساتھ آج بہن پائمال ہو

۱۰۳

شیران کربلا مین شرافت حصول ہی
وہ شیر دل ہے عاشقِ آلِ رسولؐ ہی

۹۱

نزدیک آ گیا ہے ہوا عزم قتل کا
بیمار اور جوان جو بیبیوں کے ہوں نزار
ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار

خاطر شکستہ ہو نہ کسی خوش نصیب کی
خوش ہو گی تم سے روح حسینؑ غریب کی

۹۲

ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار
ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار

دہ پیش ہیں مصیبتیں سارے جہان کی
خالق بچائے جان یہاں بھائی جان کی

۹۳

ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار
ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار

سمجھے نہ ذوالجلال کا پیارا حسینؑ کو
امت نے زر کے واسطے مارا حسینؑ کو

۹۴

ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار
ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار

سب زائروں کے چین کا ساماں کیجیو
دو تین دن ہر ایک کو مہماں کیجیو

۹۵

ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار
ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار

دم میں ہوائے دشت خطرناک پھر گئی
بدلی سیاہ شام کی ہر سمت گھر گئی

۹۶

ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار
ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار

تھا کون پوچھتا جو پسینا امام کا
تر تھا گلے کے خون سے سینا امام کا

۹۷

ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار
ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار

ڈوبا لہو میں وادی پر خار کربلا
پیاسے سروں کو زمیندار کربلا

۹۸

ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار
ہو بیکس و غریب کوئی تو نہ ہو دوچار
ہے ہے یہ ظلم ہم پہ ہوا ہے ستم شعار

جلوہ کیا سر پسر پہ ترا بے ردا نے
سر کھول کے سلام کیا آفتاب نے



۵۲
حضرت کے سامنے علی اکبر جو کو لائے
دربار بادشاہ و وہ یہ اپنے وطن میں آئے
دیکھا خلاف داب کوئی بات ہو بھائی
دیکھا جو شاہ نے تو یہ تسلیم کو جھکائے

آنکھیں ادب کی وجہ سے نیچی کیے ہوئے
چپکے کھڑے تھے ہاتھوں میں نذریں لیے ہوئے

۵۳
کس لطف کس مزے سے کہا ہم نے آ گئے
آ کر بہت قریب تو فرمایا بیٹھ جاؤ
بیٹھے جو وہ ادب سے کہا چیز کیوں نہ لاؤ
بیٹھے قریب ہاتھ سے خود کھانا کھاؤ

تکلیف تو ہوئی تمھیں ہمنے طلب کیا
پر تم سے خوش ہوئے کہ ہمارا ادب کیا

۵۴
کہنا یہ تھا کہ اور کوئی جا نہیں سنبھل
حیرت سے سوا ہمیں ہے کہیں ہے نہیں سنبھل
اک بے کسی کا حال ہے کوئی نہیں سنبھل
کہتے ہیں اس طرح کہ اے اے دل نہیں سنبھل

اب دل میں قصد ہے کہ یہاں سے نہ جائیں ہم
تم دو ہمیں زمین تو بستی بسائیں ہم

۵۵
کس فخر سے یہ بھوں نے کہا آپ پر نثار
اولاد و مال گھر خدا آپ پر نثار
اے بادشاہ دارو رسن و سما آپ پر نثار
قسمت کی اختیار جو کیا آپ پر نثار

یہ آپ کو حضور فقط احتیاط ہے
جانیں فدا زمین کی بھلا کیا بساط ہے

۵۶
اللہ رے ہر ایک جگہ پر بنا بان
اونچے سے بھوں کو کیا خبر کیسے ہیں نوجوان
ہے ہے زمین پر کیسے شاہ کیسے نوجوان

غل تھا نشان رحمت پروردگار ہے
یہ عاصیوں کی امن و امان کا حصار ہے

۵۷
کس لطف سے کہا ہے کہ بیٹھیں ہم آپ سے
بیٹھے جو وہ ادب سے کہا چیز کیوں نہ لاؤ
بیٹھے قریب ہاتھ سے خود کھانا کھاؤ

پیاری کریں زمین شہ لاجواب سے
سستی عزیز ہو خلف بو تراب سے

۵۸
دربار میں طلب ہوئے نصیب
دونوں جہان کی بن گئی دولت ہوئے نصیب
حضرت سے پیشوائی کی بارات ہوئے نصیب

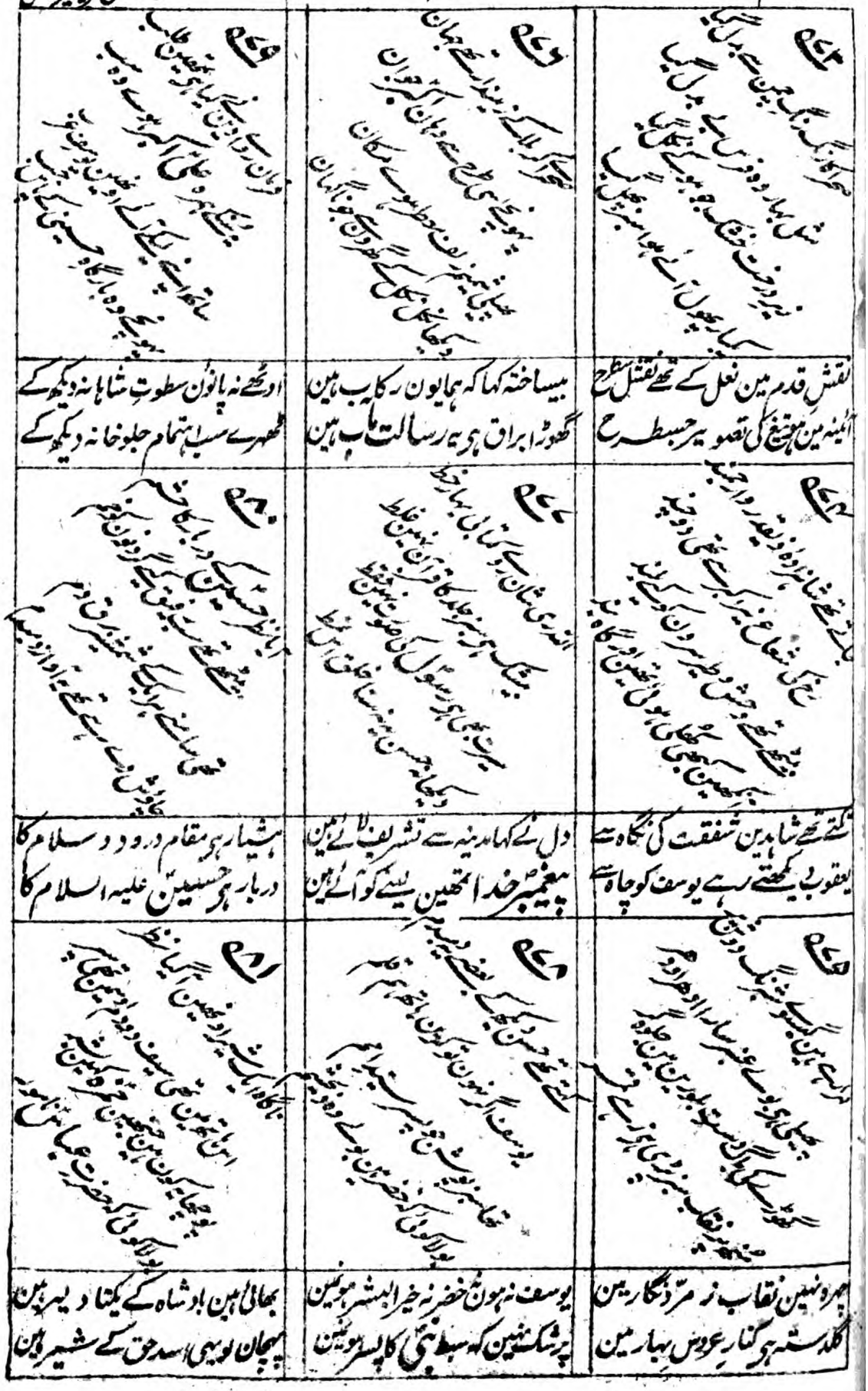
کیا اس مقام پر شہ ذیشان بنائینگے
بولے حسینؑ نور غریبان بنائینگے

۵۹
روشن جبین یوں تھا کہ چمکتا تھا ماہ میں
جیسے خط شعاع فلک پر پڑا ہو مہر
چپکے کھڑے ہوئے تھے بندے ادھر ادھر
پوچھا کسی نے شاہ سے یوں ہو تو کیا ہے پھر

اب دل میں قصد ہے کہ یہاں سے نہ جائیں ہم
تم دو ہمیں زمین تو بستی بسائیں ہم

۶۰
ہم کیا ہزار اور نہیں پھر کیے عطا
شاہ طرح نے جب کہ یہ دیکھا کہ ہے خدا
حضرت طلب ہوئے تو یہ ہے ہے کیا کیا
تھم کے اے اونکو حضرت شبیر نے دیا

دی ہے خدا نے تمکو محبت حسینؑ کی
اب تم سنبھالو ہے یہ وصیت حسینؑ کی



نقش قدم مین نعل کے تھے نقش سطرح
آئینہ مین مہتاب کی تصویر جسطرح

بیساختہ کہا کہ ہمایون رکاب ہین
گھوڑا براق ہی یہ رسالت مآب ہین

اوٹھے نہ پانوں سطوت شاہانہ دیکھ کے
ٹھہرے سب اہتمام جلوخانہ دیکھ کے

۷۶

تھے شاہدین شفقت کی نگاہ سے
یعقوب دیکھتے رہے یوسف کو چاہ سے

۷۷

دل نے کہا مدینہ سے تشریف لائے ہین
پیغمبر خدا انھین لینے کو آئے ہین

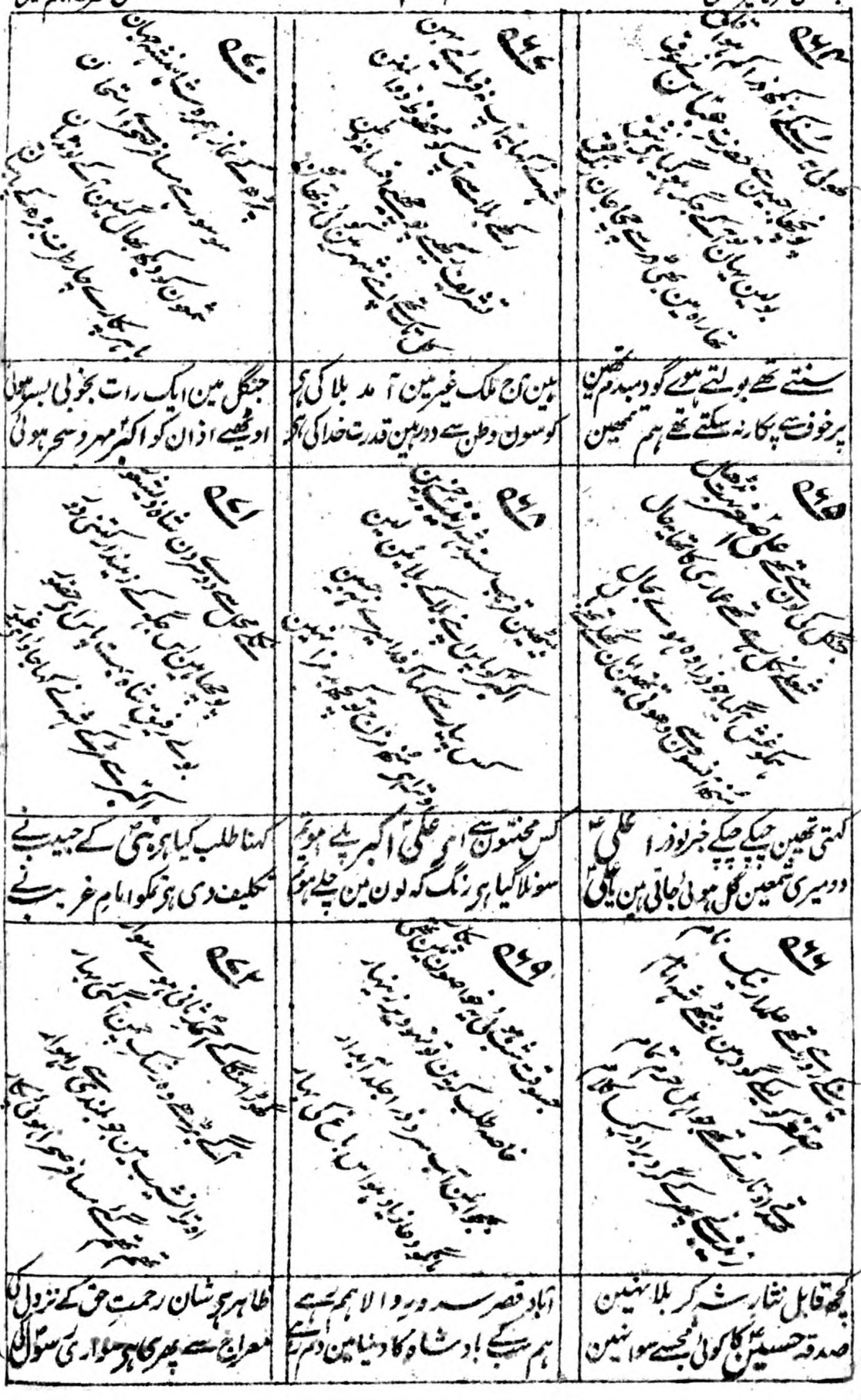
ہشیار ہی مقام درود و سلام کا
دربار ہی حسینؑ علیہ السلام کا

۷۸

پھرو نہین نقاب زمردنگار مین
گلدستہ ہی کنار عروس بہار مین

یوسف نہ ہون خضر نہ خیرالبشر ہون نہین
پر شک نہین کہ سبط نبی کا پسر ہون نہین

بھائی ہین بادشاہ کے یکتا دیر ہین
پہچان لو یہی اسد حق کے شیر ہین



سنتے تھے بولتے ہوئے گو دمبدم تھین
پر خوف سے پکار نہ سکتے تھے ہم تمھین

ہین آج ملک غیر مین آمد بلا کی ہے
کوسون وطن سے دور ہین قدرت خدا کی ہے

جنگل مین ایک رات بخوبی بسر ہوئی
اوجھے اذان کو اکبرؑ مہر و سحر ہوئی

کہتی تھین چپکے چپکے خبر لو ذرا علیؑ
دو میری تمھین کل ہوئی جاتی ہین یا علیؑ

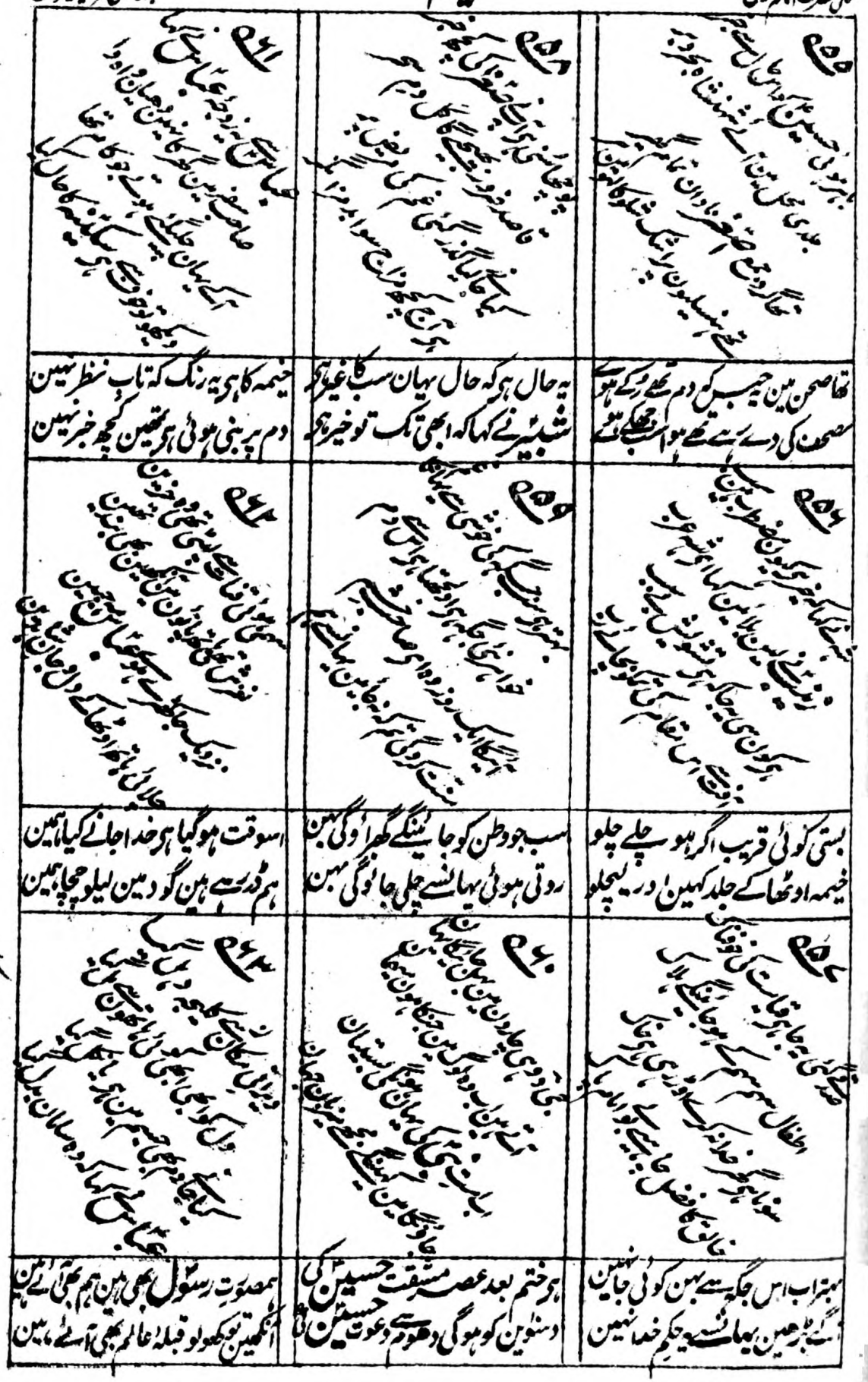
کس محنتون سے اے علیؑ اکبر پلے ہوتم
سونلا گیا ہے رنگ کہ لون مین چلے ہوتم

کہنا طلب کیا ہے نبیؐ کے حبیب نے
تکلیف دی ہے تمکو امام غریب نے

کچھ قابل نثار ہے کربلا نہین
صدقہ حسینؑ کا کوئی مجسے سوا نہین

آباد قصر سدرہ و والا ہمیں سے ہے
ہم سب کے بادشاہ کا دنیا مین دم سے ہے

ظاہر ہے شان رحمت حق کے نزول کی
معراج سے پھری ہے سواری رسولؐ کی



۵۵
باہر تو کی حسینؑ نے آکر صدا بلند
بولی بحل مدد کو صغیر اے شہ ہدیٰ
خیمے سے بیبیوں نے بھی شور بکا کیا
تھا صحن میں جسکے دم تھے رکے ہوئے
مصحف کی دے رہے تھے ہوا سب جھکے ہوئے

۵۶
شبیرؑ نے کہا کہ خبر کیوں نہیں لیتے
زینبؑ نے کہا بھائی میں کیا اہل عرب
ہر کوئی ہی یہ چاہتا ہے شہ پہ ہو فدا
بستی کوئی قریب اگر ہو سو چلے چلو
خیمہ اوٹھا کے جلد کہیں اور لے چلو

۵۷
خالی ہے کوئی جا ہر قبائل کی فوج سے
اطفال سب ہیں بھوکے ہوا جاتے ہیں بے حواس
سنتا ہے گر خدا کہ یہ ہے آل مصطفیٰ
سب جو وطن کو جائینگے گھر اوگی بہن
روتی ہوئی یہاں سے چلی جاؤگی بہن

۵۸
بہتر ہے اب یہاں سے کہ ہو جائیں ہم روانہ
فرمایا شہ نے جا ہے کہاں ہے یہ دشت کرب
ہر سمت سے ہے فوج ستم گار کی گھٹا
اسوقت ہو گیا ہے خدا جانے کیا ہمیں
ہم ڈر رہے ہیں گود میں لیلو چچا ہمیں

۵۹
ہر ختم بعد عصر مسنت حسینؑ کی
دسنوں کو ہو گی دھوم سے دعوت حسینؑ کی
ہمصورت رسولؐ بھی ہیں ہم بھی آئے ہیں
آنکھیں تو کھولو قبلۂ عالم بھی آئے ہیں

۶۰
جنت کی دی ہے حور نے ان کو یہ جا خبر
اب ہیں وہ ہوگیں میں جنکا ہوں میں پسر
ہے بیبیوں کی یہاں ہوگی کل بستیاں
جاؤنگا میں کہینگے تجھے بن پدر جہاں

۶۱
کیا ہوگیا ہے دیکھو تو فوج کو کیا ہوا
صاحب نہیں ہے کوئی جو ہو کام کا تمہارا
آکے یہاں جلیگی یہ سب کی سب کی سب
دیکھو تو فوج کی ہے سکینہؑ کا حال کیا

۶۲
کیا ہوگیا ہے دیکھو تو فوج کو کیا ہوا
صاحب نہیں ہے کوئی جو ہو کام کا تمہارا
آکے یہاں جلیگی یہ سب کی سب کی سب
دیکھو تو فوج کی ہے سکینہؑ کا حال کیا

۶۳
خیمہ کا ہے یہ رنگ کہ تاب نظر نہیں
دم پر بنی ہوئی ہے تمہیں کچھ خبر نہیں

۶۴
اسوقت ہو گیا ہے خدا جانے کیا ہمیں
ہم ڈر رہے ہیں گود میں لیلو چچا ہمیں

۶۵
ہمصورت رسولؐ بھی ہیں ہم بھی آئے ہیں
آنکھیں تو کھولو قبلۂ عالم بھی آئے ہیں

۴۷

خادم بھی تھے علی کے جو مشغول شب تھے سب
سارے سپاہ و لشکر و باغ و شجاعت و ادب
بیٹھے تھے سیر دیکھنے کو اپنے اپنے ڈھب
دریا کی سیر انس کی اور یہ حسین گنگ

ناگاہ دی صدا یہ کسی ذی شعور نے
شہزادو آؤ یاد کیا ہے حضور نے

۴۸

گردن جھکائے کوئی ہیان کوئی ران پر
اسدہ جبیں پہ کوئی تو کوئی ہاتھ پر
تھیں بیکلی میں سب ید بیضا کی سی اثر
گھبرا اٹھا ہے بند بند گویا ہر اک کا تن

کہتی تھی گردنوں میں بہم ہاتھ ڈال کے
کیوں لیگیا ہے کوئی دل کو نکال کے

۴۹

صدمہ سے راہ بھر نہیں لگتا ہے کچھ سجھائی
کیا بیکسی ہے بیکسی ہے اللہ کی پناہ
ہونا ہے کربلا میں جو کچھ ہے وہ ہے تباہ
ہاتھ کے ہاتھ اڑ گئے ہیں جیسے کٹی ہو راہ

سر پر گرا فلک یہ قلق میں خیال ہے
تھمنا زمیں کا پاؤں کے نیچے محال ہے

۴۶

اوٹھا دھڑکے سب سے یہ غم خوار حال کا
جلدی عمامہ رکھ لیے باندھی کمر چلے
خادم سنبھالتے ہوئے تیغ و سپر چلے
شمس علی کی سمت مثال قمر چلے

بیٹھا ادب سے خدمت آقا میں جو گیا
دربار بادشاہ زمن گرم ہو گیا

۵۰

بھوکوں کسک ہے بیکسی اور اضطرار ہے
سوتا ہے دل سو کوسوں کا پیارا سفر میں ہے
وسواس ہے کہ عرش کا تارا سفر میں ہے
ہے ہے حسینؑ ہمارا ہمارا سفر میں ہے

رد ہوں بلائیں قلب ٹھہر جائے کیا کریں
آؤ بچھا بچھا کے مصلے دعا کریں

۵۲

زینبؑ نے دی خبر کہ غضب ہے غضب ہے آج
شب زیادہ جاگو نہ سب ہے سب ہے آج
بیکسی نہ دیکھی ہے نہ سنی ہے نہ کب ہے آج
طاقت بیان کی ہے نظر کب ہے آج کس کی

مڑ کے کہا خبر ہو شہ مشرقین کو
فضہ بلا لے دوڑ کے بھائی حسینؑ کو

۴۵

شب جاگو گے سفر کی ہے شاہ زمن کو آج
خیمہ میں ان بیبیوں کو خاطر جمع ہے
کھانے کا تھا نہ ہوش نہ پانی کسی نے مانگا
حیران تھیں اضطراب میں سب اور دل اداس

حیران تھیں یہ مشکل تھی ہر نیک ذات کی
آنسو بھر آئے آنکھ میں جب کوئی بات کی

۵۱

زینبؑ نے آ کے بیبیوں سے یہ بیان کیا
بولیں عجیب حال ہے آج اس کا کیا کیا
ہیں رو رہی ہوں سن کے بڑی بیبیاں سدا
جلدی خدا کرے یہ بلا سر سے ٹل گیا

خیمہ اداس دیکھ کے دم ہی گھٹا ہوا
گویا کسی رئیس کا گھر ہے لٹا ہوا

۵۳

ہے بادشاہ زمن گھر میں آج کے
بھوکے فقیر دیکھیں ہیں گھر میں آج کے
بہتیرے اس سفر میں گھر میں آج کے
جنگل ہے یہ نہیں ہے وطن گھر میں آج کے

ہے خستگی سفر کی نہ کچھ کام کیجیے
دم بھر محل میں بیٹھ کے آرام کیجیے

۳۴

یہ طور دیکھ کے علی اکبرؑ چلیگئے
تلوار ٹیکتے ہوئے باہر چلیگئے

۳۵

جلدی سلاح کھولیے بابا یہی ہی
بولے کہ ہان فراغ ہین کام سے ہوا

۳۶

قاسمؑ کو اور عونؑ و محمدؑ کو لیچلو
تم بھی ہمارے ساتھ ٹہلتے چلے چلو

۳۷

جاتے ہین چھوتے ہوئے ہاتھون مین ہاتھ ہین
بولا کوئی کہ حضرت عباسؑ ساتھ ہین

۳۸

ہر دم روان ہون صاحب شمشیر کے لیے
لہرا رہا ہی کب سے دل اس شیر کے لیے

۳۹

پانی مین برق جلوۂ دست منیر ہی
کوثر مین ذوالفقار جناب امیرؑ ہی

۴۰

کب تھے وہ شاہزادے برابر دلیر کے
تھے آہوان شیر فگن گرد شیر کے

۴۱

سب اوٹھ کھڑے ہوئے یہ بڑا معرکہ ہی
ہر طرف کی جگہ کہ ہی سبزہ ادھر ادھر

۴۲

ای تشنگان چشمۂ نابید گار
موتی لیے ہون اسکے تصدق کی نثار

۴۳

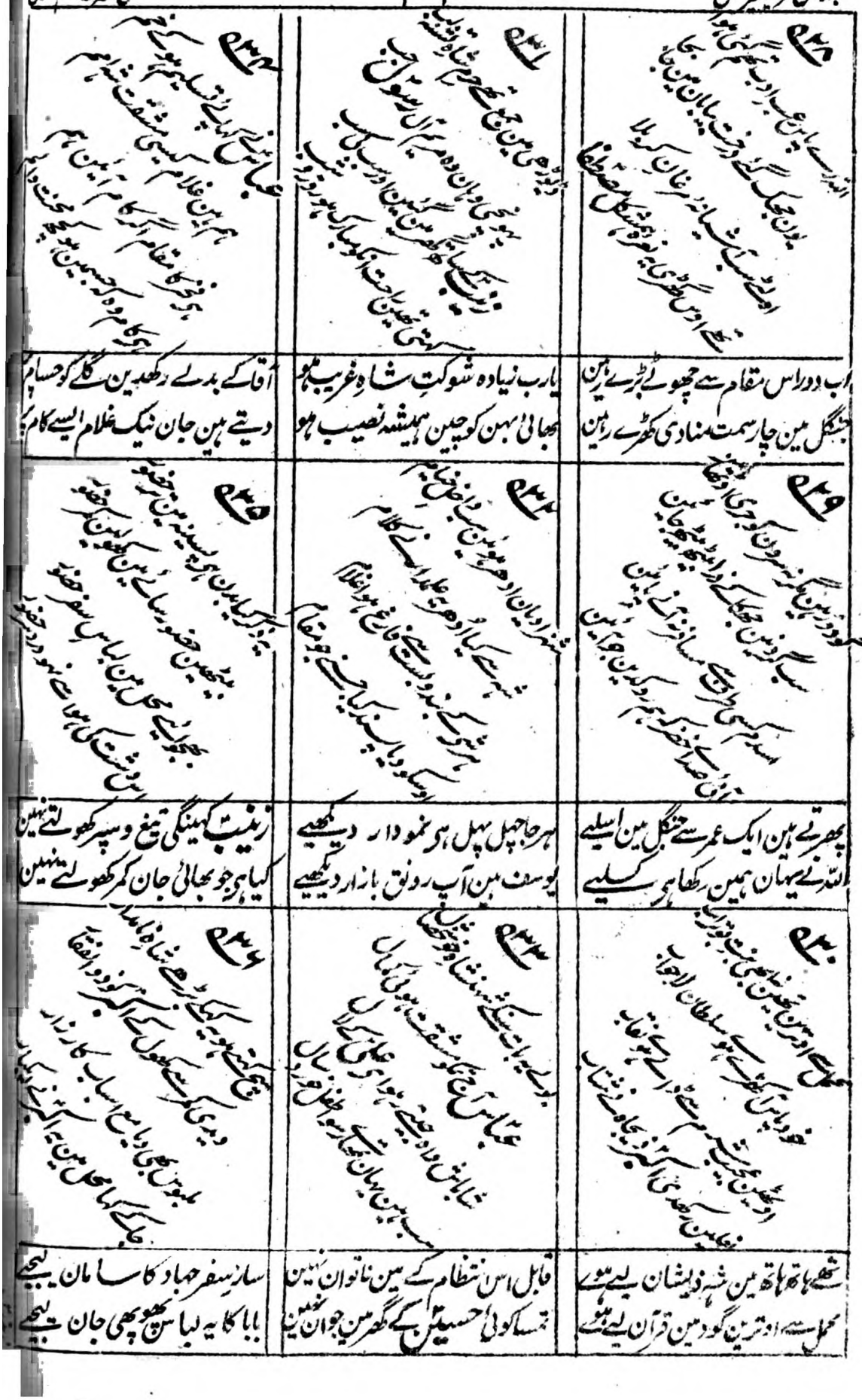
قربان اس بہادر قدسی صفات کے
نکلا ہی آفتاب کنارے فرات کے

۴۴

موجون مین شور تھا کہ تصدق ہون کاٹ کے
زیر ہلال ابر کا ٹکڑا ہی گھاٹ پر

۴۵

پانی مین عکس رخ سے یہ گلزار ہی
کوثر مین ذوالفقار جناب امیرؑ ہی



۲۹
اب دور اس مقام سے چھوٹے بڑے رہین
جنگل مین چار سمت منادی کھڑے رہین

۳۰
پھرتے ہین ایک عمر سے جنگل مین اسلیے
اللہ نے یہان ہمین رکھا ہی کسلیے

۳۱
یارب زیادہ شوکتِ شاہِ غریب ہو
بھائی بہن کو چین ہمیشہ نصیب ہو

۳۲
آقا کے بدلے رکھدین گلے کو حسام
دیتے ہین جان نیک غلام ایسے کام کے

۳۳
ہر جا چہل پہل ہی نمودار دیکھیے
یوسف ہین آپ رونق بازار دیکھیے

۳۴
زینب کہینگی تیغ و سپر کھولتے نہین
کیا ہی جو بھائی جان کمر کھولتے نہین

۳۵
بیٹھین حضور یا کہین جائین حضور
بھیجو لیے محل مین لباس سفر حضور

۳۶
قابل اس انتظام کے مین ناتوان نہین
تم سا کوئی حسینؑ کے گھر مین جوان نہین

۳۷
ساز سفر جہاد کا سامان کیجیے
بابا کا یہ لباس پھوپھی جان کیجیے

۱۹

جھوٹے ہیں جو مدعی ہیں کہ ہم سے ہیں علوی
ہان آج ہیں ہم سے علوی ہیں کہ ہم سے ہیں علوی
فرزند پیمبر ہیں جو ہم سے ہیں علوی
لاکھوں ہیں جو ہم سے ہیں علوی ہیں کہ ہم سے ہیں علوی

دیکھو ہوا چلے تو شرر ریز ہو گہین
باڑھین سر و ہمون کی سوا تیز ہو گہین

۲۰

فرقون سے دیدۂ حلقۂ ماتم ہے بے خبر
ہے کیا جگہ کہ جس نہ دم کار زار ہاتھ
دریا بھرا ہو خون سے چلین تو ان کا بار
چھڑکے جو بحر پر کہ مین نکلین ہزار ہاتھ

جب ہون شہید تو یہین قبرون عطا کرے
آجا سے حشر کو بھی نہ اوٹھین خدا کرے

۲۱

ہین جنگ ہی کی ہون ہوا خواہ ہمارے
دن کا بھی گمان ہو کبھی یاں رات کا خیال
کس کے لڑے ہین ہم کہ ہو اعدا ہون پائمال
ہین ہون لال غرق عرق خون سے ہوا ہون لال

چرچے ہون کیا نمک ہی شہ شرقین کا
افسانہ رہگیا رفقائے حسینؑ کا

۲۲

وہ سبز خیمہ اور وہ سبزی کلس کا نور
رونق عیان تھی دور سے اوج سپہر پر
جنبش مین وہ کلس کہ چمکتا تھا جوں طیور
آواز دی زمین نے سلامت رہین حضور

خیمہ بپا ہوا ہی شہ خوشخصال کا
سرسبز ہون یہ فیض ہی زہراؑ کے لال کا

۲۳

خدام کو دیا یہ آوازی کہ جاؤ
جا روب کش زمین کو برابر کرین بلاؤ
چھڑکاؤ کے لیے ہو مشکون سے جا بجا
دوڑے نہ پائمال خاک قدم اسطرح اوٹھاؤ

یہ جا ہی خیمۂ شہ صفدر کے واسطے
آئینہ ہو زمین سکندر کے واسطے

۲۴

ہاتھون کو لائے پاس تو قاتون کہا کہ ہان
استادہ ہو چکے جو خیا پیر و جوان
کہنے لگے کہ چلیے چلین علی اکبر جوان
ہاتھون کی ہاتھون مین لیا بڑھ کر جوان نے

جائے ادب ہے دلبر زہراؑ قریب ہین
بولے نہ کوئی سیدو الا قریب ہین

۲۵

آیا نہان زمین سے اور آسمان ہوئے نہین
کعبہ کے بعد کعبۂ اہل جہان ہوئے نہین
تعمیر عرش پاک ہوئی جنت نشان ہوئے نہین
آرائشون کی خیمہ کی گنتی ستان ہوئے نہین

جس سے گناہگار بچین وہ سفینہ ہون
مین دولت نبیؐ و علیؑ کا خزینہ ہون

۲۶

ہاتھون سے ہو چکے جو خیا پیر و جوان
کہنے لگے کہ چلیے چلین علی اکبر جوان
ہاتھون کی ہاتھون مین لیا بڑھ کر جوان نے

بیٹھا وہان قنات جہان تھی رکی ہوئی
ماتے کی آنکھین بند تھین گردن جھکی ہوئی

۲۷

کشتان سے عماری زینب نکل چکی جا بجا
لعل و گہر جڑے تھے عماری مین دلربا
سطح سپہر حفظ ہاں سواری مین دلربا
ہاتھون سے قبلے پر وہ مجلل وہ زر نگار

۱۰

تھا شاہ سے یہ کہتا کہ اے شاہ مہ جبین
بیکس کہیں کے آئے ہیں زیر سپہر ہم
بیٹا ہے شیر خوار یہ بیٹی ہے خوار و زار
بیٹھے ہیں نیم جان سے ہو کر ستم رسیدہ
آباد ہو حضور کے دم سے یہ سرزمین

سب خلق تحت حکم امام حجاز ہو
عمر خدیو یثرب و بطحا دراز ہو

۱۱

دیکھی جو اس نے لشکر و دشت بلا کا باب
تھا برق طور عکس رخ شاہ لاجواب
کانپا یہ کہکے تیر غضب ہو احجاب
نکلا ہے کربلا سے معلی میں آفتاب

دیکھا جو نور سبط رسولؐ کریم کو
غش آگیا لحد میں دوبارہ کلیم کو

۱۲

پھیلی ہوئی تھی خاک کی تحریر جابجا
تھا اجتماع اہل زراعت کا جا بجا
سبزے پہ تھا ہرا ورق دہر کی بیاض
ہر شے سے ہو رہا تھا عیاں فصل گل کا طور

ہو یاس کی بہار عیاں یکسی ہے
پھولوں سے کربلائے معلی بسی ہے

۱۳

سنکر یہ کلام خسرو گیتی فروز دیں
کیوں اے بہار دہر ہو غمگین اس طرح
کیا بس اسی زمین پہ تھیں بھی یہ بیکسی
فرزند ہوں نہ تیرے یہ اے باغباں تو کہہ

اشکال زندگی کے بگڑنے کا لطف ہے
اسجاد خدا کی راہ میں لڑنے کا لطف ہے

۱۴

سنکر یہ بولی بیبی کہ اے شاہ دیں پناہ
ہے شہر سے یہ دشت بلا اک جہان تباہ
ضیغم ہوں جسکے شاہ دو عالم کے خیمہ گاہ
کہتے ہیں کیا سعید سے سامان کو دیکھ کے

سر پر ہے دیر یہاں کو دیکھ کے
منہ پھیر لیجئے اس کو دیکھ کے

۱۵

سنکر یہ بولے شاہ کہ اے نوگل چمن
اے ہو دیا تھیں تجھ کو یہ رنج و محن
وہ نور علقمہ ہے جو اس صف شکن
دیکھو جلو میں اسکے ہیں کیا جان لو ملک

اللہ سے ملوگے یہاں جائے عید ہے
اسکا غبار سرمۂ چشم شہید ہے

۱۶

اس گفتگو کی بیبیوں نے جب سنی زبان
پھولوں جا بجا یہ بجز نخل گل ہوا
کھولو سلاح کھاؤ ہو اول کو ہو سپر
شہ کو کیا سلام یہ شہ جلد دیشہ

مر جائیں ہم ہٹا کے ہزاروں کو ران سے
آقا کے سامنے ہو لڑائی تو بن پڑے

۱	۲	۳
تنویر سبط سید لولاک ہو گئی بولی زمین خاک سے مین پاک ہو گئی	ایذا ہی اوسکو چین یہان جو مقیم ہی لٹنے کا ڈر نہین کہ نگہبان کریم ہی	ارض بلا و منزل صبر و رضا یہ ہی معشوق بے نیاز سے ملنے کی جا یہ ہی
۴	۵	۶
ہر عاشق حسینؑ کا دل شاد ہو گیا شیر خدا علیؑ کے شیرون سے آباد ہو گیا	زیر قدم بہشت کے پھولون کا فرش ہی معراج ہوگی ہمکو جہان یہ وہ عرش ہی	خاک اس زمین کی تربت صحت سے کم نہین ہان لوگ دور دور سے مرنے کو آئینگے
۷	۸	۹
جنت بنی ہوئی ہی دو عالم سے حسین ہی ہونے کا لطف ہی کہ طلائی زمین ہی	پائیگا اوج وہ جسے ایذا ذرا ہوئی شق ہو کے جیسے چاند کی رونق سوا ہوئی	غازی رکاب شاہ سے اکثر لپٹ گئے خورشید کے ہلال سے اختر لپٹ گئے

۱۰۹

چلایا کہ واحسرت و دردا شہ مظلوم
تھرا کے جو بیٹھی رہی صغرا شہ مظلوم
ویران ہوئے شیرب و بطحا شہ مظلوم

پہونچا تو کہونگا کہ بڑے رنج سہے تھے
شبیرؑ تہ تیغ تمھیں ڈھونڈھ رہے تھے

۱۱۰

بس عشق کہ ہی شور فغان قافلہ سے تا قاف
شاباش بہت جلد کہا اور بہت صاف
اس عہد میں عنقا ہی مگر صورت انصاف

تو ذاکر شبیرؑ ہی کیا کام کسی سے
اے عشق رہے عشق حسینؑ ابن علیؑ سے

۹۱

[illegible] کبھی کیجئے گا پھیرا
[illegible] نے کیا کام ہمارا
آخر غم دوری نے کیا کام ہمارا
ہو دھیان تمہین میں سحر و شام ہمارا
جاتی ہے کبھی آ کے تو لو نام ہمارا

[illegible] کس سے کہین جی پر جو بنی رہتی ہی ہر آن
ہر دم ہمین اعضا شکنی رہتی ہی ہر آن

۹۲

صغرا کا ہوا خاتمہ اے عاشق زاری
اب غور دکھان بخشدین تقصیر ہماری
مرکٹ کے پڑے بیچ وہ وقت ہوئی طاری
غش ہو گئے بیچے نہ ری طاقت زاری

دیکھا نہ گیا آہ محل سے نکل آئے
خط بند کیا شاہ محل سے نکل آئے

۹۳

آداب بجا لاکے کہا قاصد حق جو
بس میرے بھری تھی اسد اللہ کا آہو
جاری ہو بہو دیدہ پر نور سے آنسو
قاتل نے کہا کر کے ہو کیون ای شہ خوش خو

بولے کہ ہوس رہگئی شیدا کو نہ دیکھا
دنیا سے چلے فاطمہ صغرا کو نہ دیکھا

۹۴

[illegible] ہو سکے ہین ہاکر سے ہین ہون
[illegible] ہین دل مضطر سے کہا کرتے ہین ہون
[illegible] ٹھہرا دھانے کے راتون کو بکا کرتے ہین ہون
[illegible] ہین بس سفر و دعا کرتے ہین ہون

بڑھتا ہی قلق نالۂ مرغان ہوا سے
کچھ خون کی بو آتی ہی دامان ہوا سے

۹۵

قاصد کے گلے بہت سے رو بڑھا عالم
کس کا گلو یا ہو سلطان دو عالم
قاصد ہمین دم لینے کی مہلت نہین اب دم
معذور جواب خط بیمار سے ہین ہم

درپیش سفر ہی ہمین آفت کی گھڑی ہی
گھیرے ہین جفا کیش اجل پاس کھڑی ہی

۹۶

[illegible] ہو بیمار تو کہنے سے کہا سر
صغرا نے نظر کو مرا جنگل مین کیا سر
[illegible] تھی یاد تمہاری ہی ہر خنجر
قاصد مجھے دے اجر ترا خالق اکبر

مہمان صفت نور چراغ سحری ہین
جا جلد کہ ہم دار فنا سے سفری ہین

۹۷

[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] بہت رو کے ہوئی [illegible]
[illegible] پڑھا شہ نے [illegible]
[illegible] ہے ہم ہوئے [illegible]
[illegible] کیا پیر شہ دو سرا

[illegible] لکھتے نہین خط کیون شہ دلگیر خفا ہو
بیمار ہے یا حضرت شبیر خفا ہو

۹۸

[illegible] سے گلوے [illegible]
[illegible] ہین [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

رہ رہ کے تڑپتا تھا تن پاک زمین پر
تا قتے سے گرا قاصد غمناک زمین پر

۸۴

ہاتھ سے جو علمدار جری پاس نہ آئے
ہمشکل نبی بجکے گلے سے نہ لگائے
اصغر نہو سر ہاتھ خیمن فوش مین آئے
دیکھا ہی ہو عون و محمد کو بلائے

اکبر ہین کہان تحفۂ اصغر اکسے دیگا
اصغر ہین کہان گود مین قاصد کسے لیگا

۸۵

رستان تھے ایا ہی پیمبر قاصد اصغر
سنتے نہین لکھا ہی ہمین نے تمہین جاکر
کیا کہتے گئے تھے وہان بلوا کے کیا کہا
قاصد کی مدارات بھی کرتے نہین بنتا

لکھا ہی بہت کچھ تمہین بیمار محن نے
لیتے نہین بھیجا ہی یہ گلدستہ بہن نے

۸۶

عرضی مین یہ تھا زینب دلگشتہ کا مضمون
مقبول ہو بیماری کی مجبور کی تسلیم
خانہ کو یہ تیرے کہ ہی بالکل ہے پریشان
ظرف پہ پریشانی دل سے ہی بہت بیم

سوتی نہین راتون کو مین آرام سے بابا
رہتا ہی قیامت کا قلق شام سے بابا

۸۷

ہاں ہوگا قاسم میرے بھی بیمار کے صدقے
بیٹے ہین بھتیجے ہین ہون اور بھی بیمار
بیجان ہو کوئی مرتی ہو کوئی مرتی ہو بیمار
بیٹھی ہی نہ فرصت مین ہون ضعیف بیمار

۸۸

ہاں بیمار ہی لکھا ہی مگر تم نہین بیمار
کس کس کو لکھیں ہم کہ ہی سب ہی گرفتار
ہر ایک کو لکھین قدم پاک تمہارے
جلدی سے بلا بھیجو خدا ہی سے ہمارے

۸۹

ابرو پہ شکن آنکھ مین آنسو بھی نہین ہی
بیٹھے ہین دل فاطمہ کھبرائے ہوئے ہین
بیٹی کی امید حزن جانب سے ہی بابا
ہاں ہمین شدت سے جاڑے کے ستائے ہوئے ہین

۹۰

لخت جگر ابن علیؑ دیکھ لے قاصد
آلاشۂ ہمشکل نبیؐ دیکھ لے قاصد

ہم شوق مین دن گنتے ہین ذیجاہ برادر
وعدہ کوئی ایسا تو کرے واہ برادر

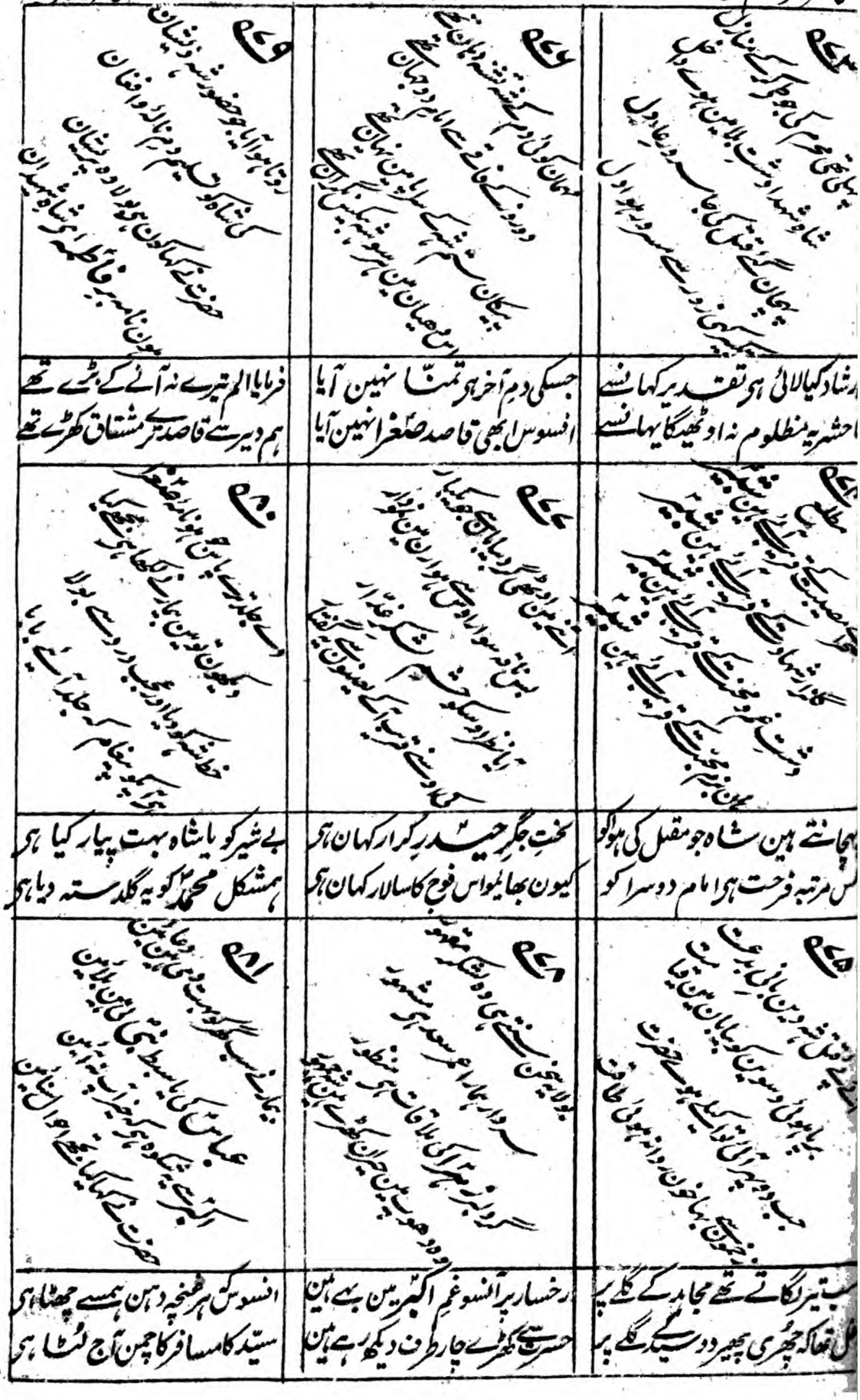
در پر پس دیوار کھڑے رہتے ہین پہرون
گھر مین کبھی بیہوش پڑے رہتے ہین پہرون

۹۱

لاشے سے کہا سر تو اوٹھاؤ علی اکبر
کیا دون مین جواب اسکو بتاؤ علی اکبر

ناموس نبیؐ پاس کھڑے ہوگئے آکے
خط شہ نے پڑھا بیچ مین گردن کو جھکا کے

ہونا جو کبھی زیب مکان بیٹھ کے رونا
جس جا ہین موت آئے وہان بیٹھ کے رونا



۷۶
پہلی تھی قوم کس کی جو پھر کر کے ناز سے
شاہ شہید دشت بلا میں ہوئے خجل
پہچان گئے فضل کی جا سجدہ و دعا دل
کیا کیا کی زور سے سر و بازو اول

۷۷
گمان کوئی دم رکھتے تھے دنیا و جہان سے
دو رو نہ کھا فاقہ تھے امام دو جہان سے
پیکان ستم شہ کے سراپا میں نہان تھے
اس دھیان میں ہر موئے بدن تیر کمان تھے

۷۸
روتا ہوا آیا جو حضور شہ ذیشان
کی شاہ کو سلیم دم نالہ و افغان
حضرت نے کہا کون ہوا تو پریشان
بولا کہ میں نامبر فاطمہ کا شاہ شہیدان

۷۹
ارشاد کیا لائی ہے تقدیر کہاں سے
احشر یہ مظلوم نہ اوٹھیگا یہاں سے

جسکی دم آخر ہے تمنا نہیں آیا
افسوس ابھی قاصد صغرا نہیں آیا

فرمایا الم تیرے نہ آنے کے بڑے تھے
ہم دیر سے قاصد تری مشتاق کھڑے تھے

۸۰
مطلع
گلزار شہادت کے ہیں شبیر شبیر
دشت غم و محنت کے ہیں شبیر شبیر
ہیں زیر و زبر جنت کے ہیں شبیر شبیر

۸۱
آنے میں ابھی گر دیر ہے ہاں جوشن و کفار
بس تا در و بستر ہے شہ لشکر غدار
آیا ہے نظر دور سے لعینوں کا سپہ دار

۸۲
پہچانتے ہیں شاہ جو مقتل کی ہوا کو
لخت جگر حیدر کرار کہاں ہے
بے شیر کو یا شاہ بہت پیار کیا ہے

۸۳
اس مرتبہ فرحت ہے امام دوسرا کو
کیوں بھائی مواس فوج کا سالار کہاں ہے
ہمشکل محمدؐ کو یہ گلدستہ دیا ہے

۸۴
بیٹا ہوئی دو سو میں کو یاں ہیں میں یا
جب دودھ پیر آئی تو ایسے ہوئے حضرت
خونخوار بہا خون روا ہونی طاقت

۸۵
سب تیر لگاتے تھے مجاہد کے گلے پر
رخسار پر آنسو غم اکبر میں بہے ہیں
افسوس کہ ہر خنجر دہن ہمسے چھٹا ہے

۸۶
بولا یہ حسن سنتے ہی وہ لشکر مغدور
سردار ہمارا اسی سعد کے ہے شہور
گر دیر نہ ہو اسکی ملاقات ہے منظور
دو دو ہوئے میں چیر کے کٹ جائے ہیں شہ پر

۸۷
سید کا مسافر کا چمن آج لٹا ہے

۶۴
اودھر دلِ مضطر کو بہلانے لگے دُر
کمبخت کو چلّانے لگے فدیہ دلاور
مولا کی سواری جو ہوئی شہر سے باہر
معلوم ہوا دیدۂ و دل خلق کے اوپر

۶۵
ناگہ ہوئی رونے کی صدا خیمے میں پیدا
گھوڑے کو اڑھائے ہوئے آتا ہے علیؑ کا
اس خیمے سے حضرتؑ کو وہاں جن نے نظر آیا
گھوڑے پہ ہے زینب کا پسر زین سے عریاں

۶۶
ہاتھوں کو ملے اشرف و مہ جبہ دراں کا
حضرت کہا جاؤ اب بس اللہ نگہباں
ڈھونڈھے ہے بیابان و وطن سبزہ و ریحان
ہر ایک طرف اشک فشاں حال گریباں

۶۷
ماتم کے لیے خاک سے چہرے کو بھرا ہے
زانو کے قرین ایک کمر بند دھرا ہے

۶۸
افسوس چلی بادِ خزاں باغ نبیؐ پر
آئی ہے بلا آج حسینؑ ابن علیؑ پر

۶۹
پوچھا شہ ابرار نے کیوں خاک ہے سر پر
ہو جاؤ نکالا بجان یا حکم ہے خبر کا
گھبرا کے کہا آل نے کیا حکم ہے کیا ہے
بیچ آئے ہیں سفر خوشتان کا سفر ہے

۷۰
اب بجا لاکے بکارا وہ خرد مند
فرماتے تھے یہ دوست کے غم میں ہے یہ فرزند
جس سوز سے جاں ہے ذرا رنگ کمر بند
ہو جا کہیو مہمان ہے یہ اللہ کا فرزند

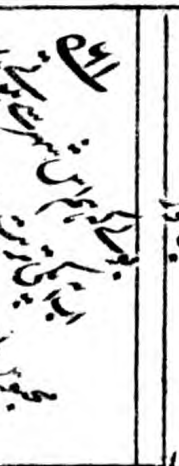
۷۱
پھٹتا ہے جگر آج وہی طور ہوا ہے
کچھ رنگ کمر بند علیؑ اور ہوا ہے

۷۲
تو رو نہ ابھی شوق سے او سدن مجھے رونا
او ہو جاؤنگا دنیا سے تو اے جن مجھے رونا

۷۳
پستی و بلندی میں جو عکس اونکا پڑا ہے
بوٹھوں میں اوس دن سے ہے تاروں میں ضیا ہے

۷۴
تھا غازیوں پر ایزد غفار کا سایا
کوسوں نہ ملا دھوپ میں اشجار کا سایہ

۵۸



ترے جو تڑپتے ہوئے رہوار سے حضرت
وایکے بیمار کا سُنکھ پیار سے حضرت

۵۹



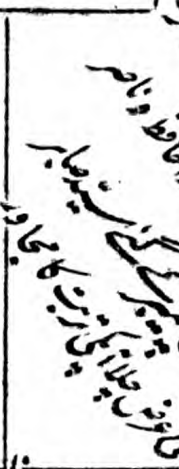
مجسے ہلا ہی مجھے دے جایئے امان
جانا علیؑ اصغر کو نہ لیجایئے امان

۶۰



اصغر کو لگائے ہوئے سینہ سے کھڑی تھی
ان گود سے لیتی تھی قیامت کی گھڑی تھی

۵۱



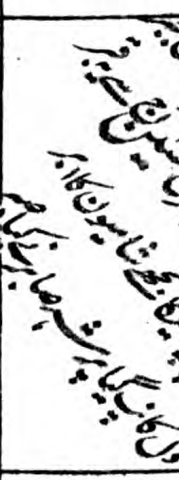
ہر سو سے عجب غم کے سحاب آئے ہین نانا
ہم ہین سفری پا برکاب آئے ہین نانا

۵۲



ہی سامنا تلوار سے پیاسے کے گلے کا
لے لیجیے بوسہ تو نواسے کے گلے کا

۶۳



رویا کیے تا دیر کھڑے تربت جد پر
رخصت کو گئے فاطمہ زہرا کی لحد پر

۶۱



آرام سے تربت مین نہ اب سوئے امان
ہم جاتے ہین مرنے کو ہمین رد بلا مان

۶۲



صاف آئی یہ آواز کہ ای جان چلے تم
اس شان سے جانے کے مین قربان چلے تم

۶۴



اب کوئی پڑھے فاتحہ آنے کو نہین ہی
ای گل کوئی دو پھول چڑھانے کو نہین ہی

۴۹

ظاہر ہی سواری سے خجل حسن عروسی
ناقہ ہی وہ صاحب کہ صدا جسکی انا الطور
کیا کہیے اوسے حسن مجسم جو ہو بیشہ
وہ تارِ شعاعی کی طرح نور سے معمور
گردن کو بشر جانتے ہین حور کی گردن
صندل کے جو ہین پانون تو بلور کی گردن

۵۰

مقتل کی سواری کا ذرا حال سنو اب
فریاد کہ تھین سر بسر حضرت بیکس
کہتی تھین سر شت سے جدا ہوتے ہین تن
محتاج روا بھائی ہم آوارہ وطن ہین
آتی تھی صدا ہم بھی تو بے گور و کفن ہین

۵۱

عباسؑ علی محمل زینب کے قریب
بھائی سے یہ فرماتے ہوے زینت بیدار
ہاتھون سے اوٹھا لیجیو ہوجاے نہ بیمار
چلنے کی تمنا مین جو سنتھے لیے تڑپے
تھامے ہوے رہوارون کی گون کو کھڑے تھے

۴۸

اوس وقت سے افضل ہین محمل کے برابر
اس وقت ہین جبریل امین کھولے ہوے پر
محمل وہ سیہ اور جوانان دلاور
محمل کو یہ لیے گھیرے ہین محمل ہے کہ خاور
ناقہ ہی پری بلکہ پری سے بھی حسین ہی
بس حور کی کاکل ہی مہار اوسکی نہین ہی

۴۹

ظاہر ہی سواری سے خجل حسن عروسی
ناقہ ہی وہ صاحب کہ صدا جسکی انا الطور
کیا کہیے اوسے حسن مجسم جو ہو بیشہ
وہ تارِ شعاعی کی طرح نور سے معمور
گردن کو بشر جانتے ہین حور کی گردن
صندل کے جو ہین پانون تو بلور کی گردن

۵۰

بیمار سے پھر رخصت آخر کو ہوے شاہ
صغرا سے لگے ملنے بلکے سے پرو شد دیکھ
شق ہو گئے جو دیکھے وہ لوگون کے جگر آہ
بیٹی کوئی یون باپ سے رخصت نہین ہوتی
روتا نہ بہت اکبر و اصغر کی قسم ہی

۵۱

ہوکے وہان دیر تلک ہوتا نہ سامان
ہاتھون سے بیبیون کے ہوا ہوش پریشان
اللہ سبب کیا ہی ہوا کیون ہی پریشان
چھوٹے ہوے بچون کی ہی ہر وقت نگہداشت
یہ قافلہ دو چار مہینے مین پھرا ہے

۵۲

ہاتھی پہ نہ ہودج پہ نہ محمل پہ نہ گھوڑے
ناقہ ہی نہ ہو جس پہ شہ دین کا ہو ہودا
ہون محو دعا ہو کی ہر دیکھنے والی
یارب یہ شہنشاہ مدینے مین پھرا ہے

۳۳۸

جوں گل کھلا نہ دیکھیں جو باون کی نکہتین
افلاک کے نہ سنبھ سکے ہوش و حواس و دین
روئیں نہ کیوں عزیز جو بچوں کو سنبھالین
محمل مین زار جان و دل فاطمہ جا لین

۳۳۹

خونخوار ہو مریخ فلک پر سے نہ دیکھے
تلوار کوئی دیدۂ جوہر سے نہ دیکھے

۳۴۰

آہستہ ہولے مین کھینچے ہوئے تلوار
آہو ہوا ادھر سے جو ادھر کو خطا کار
تم دوست سے رکو کہ خبردار خبردار
کہتے تھے یہ جو عیان کسی سوار کے بین آثار

۳۴۱

رک جائینگے سب حکم شہنشاہ زمن سے
آگے جو بڑھے پھینکدو سر کاٹ کے تن سے

۳۴۲

پہونچی در شہ پر جو قدم جلد اوٹھا کے
دیوڑھی مین پس پردہ کھڑی ہو رہی تاکے

۳۴۳

رعب ادب حضرت زینب سے نہان ہے
اوس روز سے عنقا نہین معلوم کہان ہے

۳۴۴

حضرت نے جو دیکھا کہ بہن بڑھ نہین سکتین
محمل کی بلندی ہے بہت چڑھ نہین سکتین

۳۴۵

جب جن کو پری کیا خ کی جھلک نے
شعلے بھرا کاغذ کیا فوج ہلاکت نے
گردون کہا صف علی کی فوج ہلاکت نے
دیکھا جو نہ دیکھا تھا نہ دیکھا تھا نہ دیکھا تھا

۳۴۶

پوشیدہ ہوئے طائر دل تک کے گھر فون مین
جبریل امین منھ کو چھپائے تھے پرون مین

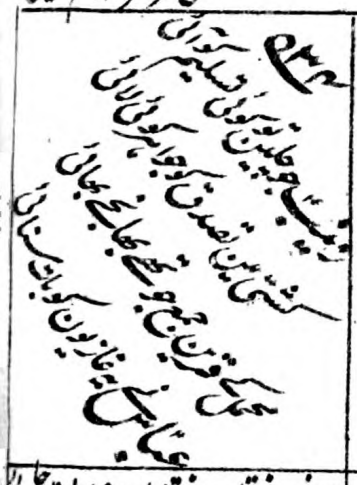
۳۴۷

محمل کی بلندی سے وہ ذیجاہ رکی تھی
شکل مہ نو گردن پر نور جھکی تھی

۳۴۸

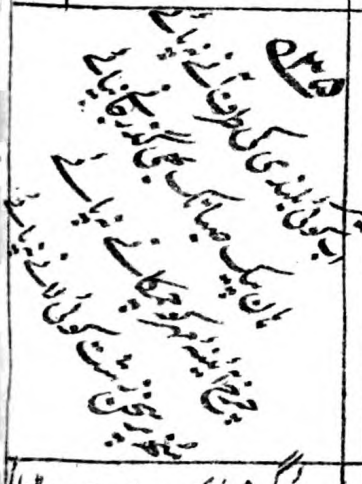
نکلا یہ بہت خوب سخن منھ سے کسی کے
بیٹھی ہوئی ہین فاطمہ حجرے مین نبی کے

۲۹



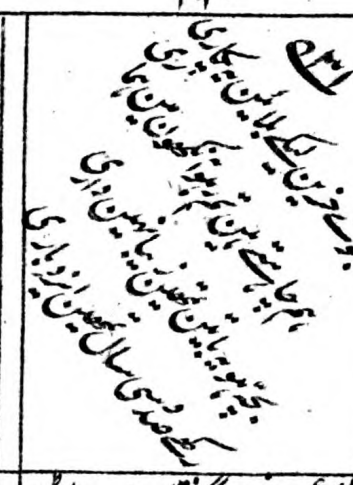
ملنے کا رہیگا جو یہی جوش لحد مین
ہم سوئینگے کھولے ہوے آغوش لحد مین

۳۰



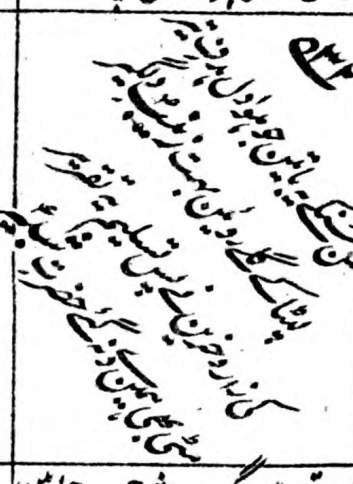
بھولوگی ہمین خدمتِ اولاد کروگی
امان ہمین تم بھی نہ یاد کروگی

۳۱



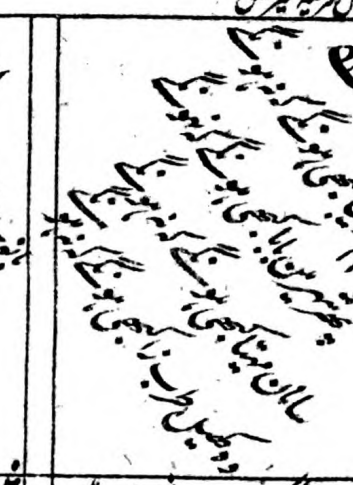
شبیر عجب غم مین گرفتار ہین بیٹی
کیا رنج نہین ہے جو نہین ناچار ہین بیٹی

۳۲



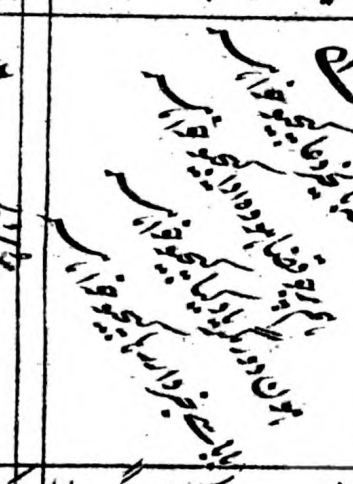
یہ شور اٹھا خانۂ سلطان زمن سے
آتی ہے خزان بلبلین خاتی ہین چمن سے

۳۳



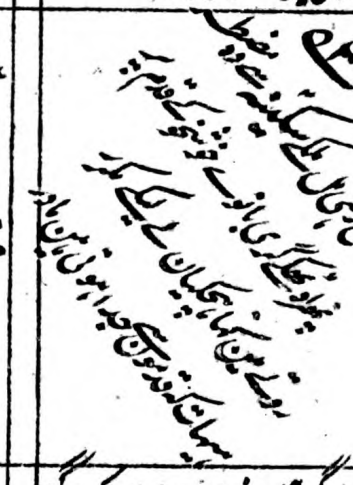
ہی خوف نقاب رخ تابان نہ اولٹ جائے
سایا بھی جو ہو سامنے دو حکم کہ ہٹ جائے

۳۴



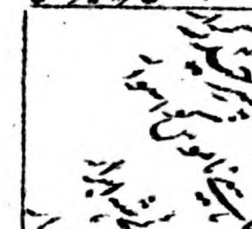
روئے مگس و مو بھی اس سمت سے مڑ جائے
طائر جو شجر پر کوئی بیٹھا ہو تو اوڑ جائے

۳۵



ہوتی ہے سوار احمد مختار کی پیاری
کعبہ کو چلی حیدر کرار کی پیاری

۱۹



تب میں جو کریں زور سے آہیں تو قسم لو
یا کہیں رستے میں کراہیں تو قسم لو

۲۰



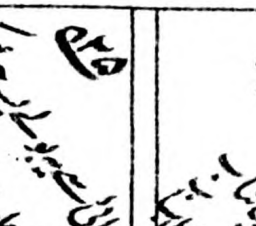
جس گھر میں بٹھا دو گے نکلنے کے نہیں ہم
جو دو گے پہن لینگے مچلنے کے نہیں ہم

۲۱



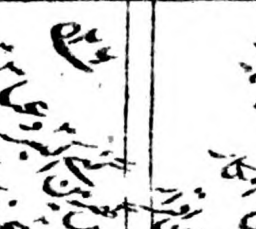
رومال در اشک سے مملو نظر آیا

۲۲



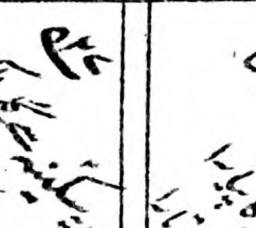
اسباب بہت کم شہ صفدر ہی ہمارا
دو چار یہ تکیے ہیں یہ بستر ہی ہمارا

۲۳



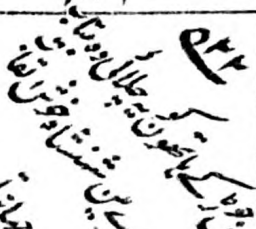
سر کو در و دیوار سے ٹکرا کے مرینگے
تھامیگا ہمیں کون جو گھبرا کے مرینگے

۲۴



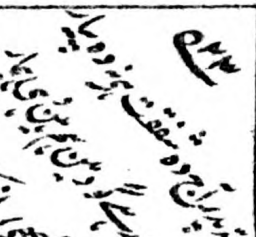
معصوم ید اللہ کا گلو دنظر آیا

۲۵



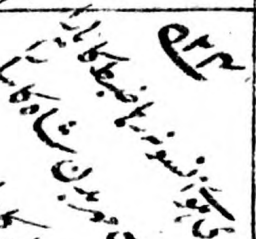
اعدا نہیں لوٹینگے خدا سے نہ ڈریں گے
عباس کہاں ہونگے جو اسوار کریں گے

۲۶



صغرا نے کہا آہ بلیں خاک گلے ہم
تم گھر سے چلے صاحب دنیا سے چلے ہم

۲۷



جل جلکے مریں صورت پروانہ یقین ہے
رونے جو ہمیں شمع صفت کوئی نہیں ہے

۱۰

بیمار تو مہمان ہی خود شام و سحر کی
جو ہو گئی تدبیر مسیحا کے سفر کی

۱۱

چلائی کہ برباد یہ گھر کرتے ہین بابا
مجکو نہین معلوم سفر کرتے ہین بابا

۱۲

ہان چھوڑ نہ جائین شہ ذیجاہ مجھے بھی
بھجوائین کسی طور سے ہمراہ مجھے بھی

۱۳

اب آپکی آغوش مین آنا نہین اچھا
دم بھر کے لیے پیار بڑھانا نہین اچھا

۱۴

صغرا کو اوٹھا کے شہ ذی جاہ نے کہا
مجبور نہ ہو ہمکو ہے دشوار صاحب آزار

۱۵

کوفے مین کچھ آرام اگر پائینگے صغرا
اس سر کی قسم تم مکھین بلوائینگے صغرا

۱۶

دل پر جو گذر جائیگی ناچار سہینگے
جو خواہش تقدیر اکیلے ہی رہینگے

۱۷

آنکھون کو بچھائینگے جہان پانون دھروگے
رومال ہلائینگے جب آرام کروگے

۱۸

آرام سے سونا شب دیجور مین ہرگز
بیدار رکھینگے تمہین بیدار ہی بہتر

۱۵

بیکار سے اوٹھا نہ گیا اوٹھ نہین سکتا
کیا سر کو اوٹھائے کہ قدم اوٹھ نہین سکتا
جو دوست ہے تیرے لشکر غم اوٹھ نہین سکتا
تیرے در غم سے کوئی دم اوٹھ نہین سکتا

اندھیر ہی تمارے کے لیے ماہ کا چھٹنا
پوچھے دل صغرا سے کوئی شاہ کا چھٹنا

۱۶

اوٹھتے ہین شب و روز ترے بیمہ کے اوٹھنا
زلف رخ شہ دیکھ کے اوٹھی ہے دفعتاً
ہے زار و حزین عاشق زار امام ابرار
سوتی نہین بے سینہ سپر وہ دل افگار

آرام گہ مضطر و ناشاد جواب ہی
زانو سے دبائیگا اوسے شرم غضب ہی

۱۷

بیمار کو راحت نہین صحت کے سوا عالم
بڑھتا ہی مرض چھوٹتے ہین سب سے یہ عالم
جب بچنے کی ہوتی ہی نہین کچھ بھی توقع
کہتے ہین کہ بیمار کو صحت نہین ہوتی

جب کثرت غم ہوتی ہی عشرت نہین ہوتی
کہتے ہین کہ بیمار کو صحت نہین ہوتی

۱۴

ہر صبح کو فوارہ صفت بہتے ہین آنسو
دیکھے ہے تمھے ٹوٹ پڑھے بہتے ہین آنسو
کہتے تھے تسلی کو یہ ابن شہ مردان
جیتی رہو اے راحت و آرام دل و جان

تم جگمگائین مسرور سب آفاق ہوا ہی
کیا فضل حکیم علی الاطلاق ہوا ہی

۱۵

اوٹھکے جو بھی بیٹھتی ہون عاشق زار
زینب سے یہ فرماتے تھے شاہ ابرار
دیکھو ہین اسوقت دو بیٹیان ہین صغرا
کہتی ہین نہین صبر شکیب کا ہے یہ نقشا

اب آپ کے دامن مین شفا پائیگی صغرا
یہ تھی نہ خبر باپ سے چھٹ جائیگی صغرا

۱۸

خندل جو گلا بانی کیا فائدہ دیکھا
خاک قدم شہ سے شفا فائدہ دیکھا
مشکل ہی کہ بچے گلاب اوسکو شہ دین کا
ہے پانی ہی گلاب اوسکو شہ دین کا

شبیر سے ہی انس یہ اوس خستہ جگر کو
عکس رخ شہ جانتی ہی قرص قمر کو

۱۳

اصغر نہین نہلاتے ہین اوسکو ہین کھیلاتے
بچے یہ کنیزون مین جسے جانتے ہین کھیلاتے
ہمراہ کنیزون مین ہی صغرا قمر دنیا
صحت ہی اوسی کی ہی مرض ہی اوسی کا

ٹھہلو کہ ذرا آئے تن زار مین طاقت
پھرنے سے بہت ہوتی ہی بیمار مین طاقت

۱۶

ہے کونسی ہی قوم جو اب جمع نہین ہی
پروانے تو مشتاق ہین پر شمع نہین ہی

۱۹

فریاد عجب چرخ کی بیداد گری ہی
بیمار ہی بلبل گل زہرا سفری ہی

۱۴۵

اصغر کو لیا سب ہوسے اور جا سے رو انا
خانا فاطمہ صغرا کی مصیبت کا زبانا
دو یا س دہ سب قافلے کا سامنے جانا
دو گھر دو پھر دن کا بہت کچھ نظر آنا
گھبرا ان عصا تھامے ہوسے بڑھ گئی صغرا
تھی ایک بلندی کہ وہان چڑھ گئی صغرا

۱۴۶

کس جا ہون کہان ہون نہ یا د ہو ت جز تھی
تھی رخصت جان قافلے پر او سکی نظر تھی
صدمے سے عجب کیفیت قلب و جگر تھی
تھے اشک رد ان برہنہ پا برہنہ سر تھی
کس یاس سے تکتی تھی یہ مصیبت بین بڑی تھی
جاتے تھے مسافر پریشان کھڑی تھی

۱۴۷

چپ تھی نگران سید مظلوم کی پیا ری
جب ہو گئی نظرون سے نہان شہ کی سواری
چلانے عجب درد سے بیکس رپکا ری
اس شہر مین پھرلا سے تھین ا یزد با ری
زینب سے او بی بی او ام کلثم کو سو نپا
او بیوہ ظلوم تھین امنہ کو سو نپا

۱۴۸

بن عشق بجون کو یہ وقت کا ہوا جو تن
بیہوش ہاتین بیہوش ہین بیہوش ہین بیہوش
جرحال حسین اور مین سب ذکر فرا موش
مین عبد خطا کار ہون معبود خطا پوش
کیا غم ہی اگر غم رحلہ در پیش قضا کا
ہو زاد سفر عشق غریب الغربا کا

۱۳۶
اکبر نے گلے لگا لیا اصغر کی طرف سے
پوچھا کہ بہت جلد اگر موت ہے آنی
صغرا نے کہا آپ کیا بات سنائی

۱۳۷
آنسو بھر آئے آپ کے دونون چشمون مین
بیمار نے کس پیار سے دیکھا رخ دون
آنکھون کا گلا کبھی ہلا کبھی جھپکنا
شفاف کپے بال کبھی چہرے پہ گرنا

۱۳۸
بولی کہ نہ جدا آپ سے ہونگی کبھی ہرگز
لے جائینگے جب آپ تو ہمراہ چلونگی
معصوم نے کیا ہونی کو انسو سے روکنا

پھر خیر سے دیکھین رخ گلفام تمہارا
بھائی صدا وسی سال رہے نام تمہارا

چلائین صعوبات سفر کے نہ سہینگا
لو صاحبو جاؤ کہ یہین اب یہ رہینگا

ملنے سے بس اب ہاتھ اوٹھاؤ علی اصغر
کچھ بس نہین مجبور ہین جاؤ علی اصغر

۱۳۹
سو کھے ہین لب اور آہ ہے پھولون کی طرح سرد
اس گھر مین ہے پیاسا کہ فرزند ہے بیمار
ہو جلد کہین چین سے گھر مین گئے لیکر

۱۴۰
سب بی بیان کہتی تھین کوئی جا کے پکارا
بانو کو نہ تھا غیر کے مرنے کی خبر ہائے
سب بی بیان کہتی تھین کہ ہے ہے ہمین مارا

۱۴۱
سب بی بیان کہتی تھین افسوس ہے افسوس
کہتی تھین کہ اے صاحبو انصاف کرو تم
سب جا کے یہ بی بی سے کہو کوئی نہ روئے

۱۴۲
صغرا نے جو دیکھا اوسے نزدیک سے جاکے
بدلے گی شکل کے کبھی مٹھ دھو نیگی لوگو
معصوم ہنسا منہ سے ہاتھون کو بڑھا کے
سینہ پہ انھین لیکے بہن سو نیگی لوگو

پر مر گئے تو مٹ گئے سامان ہمارے
سب خاک مین مل جائینگے ارمان ہمارے

بھجوائینگے ہم گھٹنیون جسوقت چلیگا
چھٹ جائیگا مان سے تو بچہ نہ پلیگا

او گلینگے لہو دودھ کی جا خشک دہن سے
تا حشر نہ اب ہوگی ملاقات بہن سے

۱۴۳
بیہوش سے ہو رونے لگا بانگ علی اکبر
نیزے سے گرے آپ تو گھوڑے سے گرا میں
چلائی کہ اے کہان ہین ہین علی اصغر
تھا گود مین بانو کے وہ ننھا سا دلاور

۱۴۴
صغرا نے جو دیکھا کہ ہے بیمار کا یہ حال
اسوقت تو بیمار سے اصغر کو پھرا یا
جب سینہ پہ بیمار کے واپس اسے لایا
معصوم کو دامن مین چھپا کر نہ سلایا

صغرا نے جو دیکھا اوسے نزدیک سے جاکے
معصوم ہنسا منہ سے ہاتھون کو بڑھا کے

بدلے گی شکل کے کبھی مٹھ دھو نیگی لوگو
سینہ پہ انھین لیکے بہن سو نیگی لوگو

پیچین ہوئے صرف بکا ہو گئے اصغر
روتے ہوئے صغرا سے جدا ہو گئے اصغر

۱۲۹

حضرت نے کہا سچ ہے نہ ہمین آنیکی تمنا
بیٹی ہو ہماری نہ تمھین لازم ہے تحمل
ہر وقت رہیگا دل مضطر کو تزلزل
کچھ بھی ہو جو ہو جائے شفا جب تمھین ہاتھ

۱۳۰

بیٹھے تھے کہ عباسؑ نے آ کر یہ کہا عرض
بھائی کو اب اونٹون پہ چڑھا لیجیے وا ور
ناقے ہین بٹھا دیجیے عباسؑ یہ بیکار
بیٹا ہے یہ اہل حرم حیدر کرار کا

۱۳۱

عباسؑ بھی اکبرؑ بھی چلے آئینگے بیٹی
سب گردنین اندوہ سے ڈالے ہوئے اوتر ین
ہاتھون سے کلیجون کو سنبھالے ہوئے اوتر ین
یہ دونون یہانسے تمھین لیجائینگے بیٹی

۱۳۲

عباسؑ کے بچے بھی ہین بہنون کے جو ہمراہ
ٹھہرا نہ تھا کچھ بھی بہنون کو جب آگی ہاری
خاصہ نہ دکھائی دیا وہ حال زیاری
کرتی تھین بہنین گلے ملکے بہم گریہ و زاری
ہمراہ ہیں اس غیرت یعقوب کے بھی ہاری

۱۳۳

روتے ہوئے بی بی نے کہا بھائی سے اصغرؑ
رونے سے ارے بی بی ہو گھبرائیگا اصغرؑ
بس صبر کرو سہہ کے مر جائیگا اصغرؑ
بیٹی ہو ہماری نہ تمھین آپ کا ہے ہین

۱۳۴

بیٹھے ہین بہن بھائی کہ ہے شام کا ہونا
اصغرؑ کا ہوا دیکھ کے گہوارے پہ رونا
بہنون کے بہم گردنون مین ہاتھ پڑے تھے
تھے اشک رواں سبطؑ نبیؐ دور کھڑے تھے

۱۳۵

بیمار کو بھایا ہے شہ دین کا گہوارہ
آنسو ہین کہ موتی ہین کہ ہے در ثمین
ہر ایک کی آنکھون سے ہے جاری یہ فلک بین
ہر ایک کی آنکھون سے ہے جاری یہ فلک بین

۱۳۶

حضرت نے کہا سچ ہے نہ ہمین آنیکی تمنا
بیٹی ہو ہماری نہ تمھین لازم ہے تحمل
ہر وقت رہیگا دل مضطر کو تزلزل
کچھ بھی ہو جو ہو جائے شفا جب تمھین ہاتھ

۱۳۷

بیٹھے تھے کہ عباسؑ نے آ کر یہ کہا عرض
بھائی کو اب اونٹون پہ چڑھا لیجیے وا ور
ناقے ہین بٹھا دیجیے عباسؑ یہ بیکار
بیٹا ہے یہ اہل حرم حیدر کرار کا

۱۳۸

عباسؑ بھی اکبرؑ بھی چلے آئینگے بیٹی
سب گردنین اندوہ سے ڈالے ہوئے اوتر ین
ہاتھون سے کلیجون کو سنبھالے ہوئے اوتر ین
یہ دونون یہانسے تمھین لیجائینگے بیٹی

۱۳۹

عباسؑ کے بچے بھی ہین بہنون کے جو ہمراہ
ٹھہرا نہ تھا کچھ بھی بہنون کو جب آگی ہاری
خاصہ نہ دکھائی دیا وہ حال زیاری
کرتی تھین بہنین گلے ملکے بہم گریہ و زاری
ہمراہ ہیں اس غیرت یعقوب کے بھی ہاری

۱۴۰

روتے ہوئے بی بی نے کہا بھائی سے اصغرؑ
رونے سے ارے بی بی ہو گھبرائیگا اصغرؑ
بس صبر کرو سہہ کے مر جائیگا اصغرؑ
بیٹی ہو ہماری نہ تمھین آپ کا ہے ہین

۱۴۱

بیٹھے ہین بہن بھائی کہ ہے شام کا ہونا
اصغرؑ کا ہوا دیکھ کے گہوارے پہ رونا
بہنون کے بہم گردنون مین ہاتھ پڑے تھے
تھے اشک رواں سبطؑ نبیؐ دور کھڑے تھے

۱۴۲

بیمار کو بھایا ہے شہ دین کا گہوارہ
آنسو ہین کہ موتی ہین کہ ہے در ثمین
ہر ایک کی آنکھون سے ہے جاری یہ فلک بین
ہر ایک کی آنکھون سے ہے جاری یہ فلک بین

۱۴۳

حضرت نے کہا سچ ہے نہ ہمین آنیکی تمنا
بیٹی ہو ہماری نہ تمھین لازم ہے تحمل
ہر وقت رہیگا دل مضطر کو تزلزل
کچھ بھی ہو جو ہو جائے شفا جب تمھین ہاتھ

۱۴۴

بیٹھے تھے کہ عباسؑ نے آ کر یہ کہا عرض
بھائی کو اب اونٹون پہ چڑھا لیجیے وا ور
ناقے ہین بٹھا دیجیے عباسؑ یہ بیکار
بیٹا ہے یہ اہل حرم حیدر کرار کا

۱۴۵

عباسؑ بھی اکبرؑ بھی چلے آئینگے بیٹی
سب گردنین اندوہ سے ڈالے ہوئے اوتر ین
ہاتھون سے کلیجون کو سنبھالے ہوئے اوتر ین
یہ دونون یہانسے تمھین لیجائینگے بیٹی

۱۱۸

میں عالم غربت میں ہو جاؤں جو بیمار
ہوگا نہ حسینؑ ابن علیؑ سا کوئی غمخوار
اے دوست سنو یاد ہی اب ہیں یہ ہمارے
شبیرؑ کا پیارا ہے علی اکبرؑ نونہال

۱۱۹

ہر گز نہ بچے جان ولی ابن ولی کی
رہ جائے مگر بات حسینؑ ابن علیؑ کی
دونوں جو لہو میں نظر آویں شرابور
لاکھوں میں گھرا ہو جو شہ دیں کا ہے یہ لال

۱۲۰

احباب سے کہتے تھے شہ دیں کہ سفر ہے
رخصت ہو سب دوست کہ اب کوچ کا گھر ہے
دی لاش پہ اکبرؑ کے صدا شاہ نے ہر بار
اٹھ جا کہ حسینؑ ابن علیؑ تجھ کو رہا ہے

۱۲۱

بابا کو بلا کر یہ کہا اکبرؑ نے اصغرؑ
بابا سے کہو حال ہمارا ہے برابر
پھر ساتھ چلو بھائی کے اے بھائی کے بھائی
بن ساتھ چلو بھائی کے اے بھائی کے بھائی

۱۲۲

اکبرؑ کو جو لاشہ پہ گرا دیکھ کے اصغرؑ
گھوڑے کی عنان روک کے فریاد کی اصغرؑ
اے اکبرؑ عباسؑ کا بھائی ہے برابر
بھائی نہیں اصغرؑ کا تجھ سا کوئی غمخوار

۱۲۳

اصغرؑ نے کہا دیکھ کے یہ حال برادر
ہوں آپ حسینؑ بن علیؑ میں ہوں برادر
جب آپ چلے چھوڑ کے ہم کو سوئے جنت
جانے میں ہے دو سب سے بڑا حال ہمارا

۱۲۴

اصغرؑ نے کہا دیکھ کے یہ حال برادر
ہوں آپ حسینؑ بن علیؑ میں ہوں برادر
جب آپ چلے چھوڑ کے ہم کو سوئے جنت
جانے میں ہے دو سب سے بڑا حال ہمارا

کھیلے ہیں اسی جا اسی بستی میں پلے ہیں
مایوس ہے اس شہر سے ناچار چلے ہیں

شفقت سے یہاں میں نے دل افگار کو لاؤ
آہستہ سنبھالے ہوئے بیمار کو لاؤ

ہوگا نہ کوئی پاس تو مر جاؤنگی ڈر کے
تب چڑھتی ہے بابا مجھے اتنام سے گھر کے

رو لیں مجھے سب جا کے پیمبرؐ کی لحد پر
چلنے کو تو رہے صحبت غم تربت جد پر

گھر میں نہیں جاتیں عرق آیا ہے جبیں پر
گھبراتی ہیں گہ بیٹھ کے روتی ہیں زمیں پر

شفقت سے بلایا ہے ترس کھائیے بابا
اللہ نے چاہا ہے تو لے جائیے بابا

ہر دم یہ دعا کیجیو ہو قلب میں مضطر
دونوں جو لہو میں نظر آویں شرابور
لاکھوں میں گھرا ہو جو شہ دیں کا ہے یہ لال

سنتے ہی عمل ہائے کہ ہو قربان یہ بابا
آہستہ سے بولیں کہ کیا ہائے یہ مضطر

دوڑی ہوئی آئی دو کنیزان سیہ فام
کس پیار سے پوچھا کہ بیٹھا کیا ہے آرام
فرمایا بہو اور بہت میلی ہے یہ چادر

۱۰۹
کل پیش حسینؑ کے یہ عباسؑ نے آکر
داخل ہوئے سب بھائی بھتیجے ہوئے باہر
پھر ڈیوڑھی پر آئے ہوئے مخدرے باہر

یکبار نقیبون نے یہ چلا کے ندا دی
جاتی ہی سواری پسر شیر خدا کی

۱۱۰
بیٹھے ہوئے گھوڑے پہ جو ہمراہ تھے سارے
شاہون کی سواری کے نمایان تھے ہر سو
حلقہ مین عزیزون کے شہ ذی حشم و جاہ
سب ہاشمی و مطلبی عاشق جانباز

کھینچے ہوئے تیغون کو سبھی پیر و جوان تھے
تلوارون کے سایہ مین شہ کون و مکان تھے

۱۱۱
کل تھا سفر اس کا مدینہ سے روانہ
سلطان سخی ابن سخی تیغ اجلا ہو
سر پر تھی عنایت کی ردا دست مین عصا ہو
جیتی رہے اولاد تری دور بلا ہو

پھرلائے سلامت تجھے اللہ سفر سے
خالی نہ پھرے ہم کبھی شاہا ترے در سے

۱۱۲
ہمراہ سواری کی ہوئی دھوم جو یکبار
دو کالپی سنبھالی چھوٹے اٹھے ہزار کہان
ڈیوڑھی ہوئی یکدفعہ نظارہ کی بازار
گھر گھر مین یہ چرچا تھا شہ دین کی ہے یار

ٹھے ذکر کہ اس شہر پر آفت ہی بلا ہی
شیعون کا شہنشاہ مدینہ سے چلا ہی

۱۱۳
پہنچے تھے جو اس شہر کے سب صفدر و غازی
ہم سب کی کرو یاد کبھی شاہ حجازی
ہم پر کرو اپنے لطف و کرم و بندہ نوازی

ہمپر جو بلا آئیگی رد کون کریگا
مشکل مین مصیبت مین مدد کون کریگا

۱۱۴
کہتے تھے کہ ملکے یہ بہت شہر ہمارا
واپس وطن جاونگا حافظ ہو نا صر
جو ہوئیگا تم سب کی محبت پہ نثار
ہمدرد ہی ہے خدا و ندہ جہان ہمارا

حامی وہی مالک وہی مختار وہی ہی
میرا بھی تمہارا بھی مددگار وہی ہی

۱۱۵
سب کو ہی معلوم کہ مین بیکس و تنہا
دنیا مین کسی سے نہین کچھ کام نہین تھا
کہون گھر سے نکالا مجھے مین آپ حزین تھا
بن تھی یہ بنوشی تو بجز غم نہین تھا

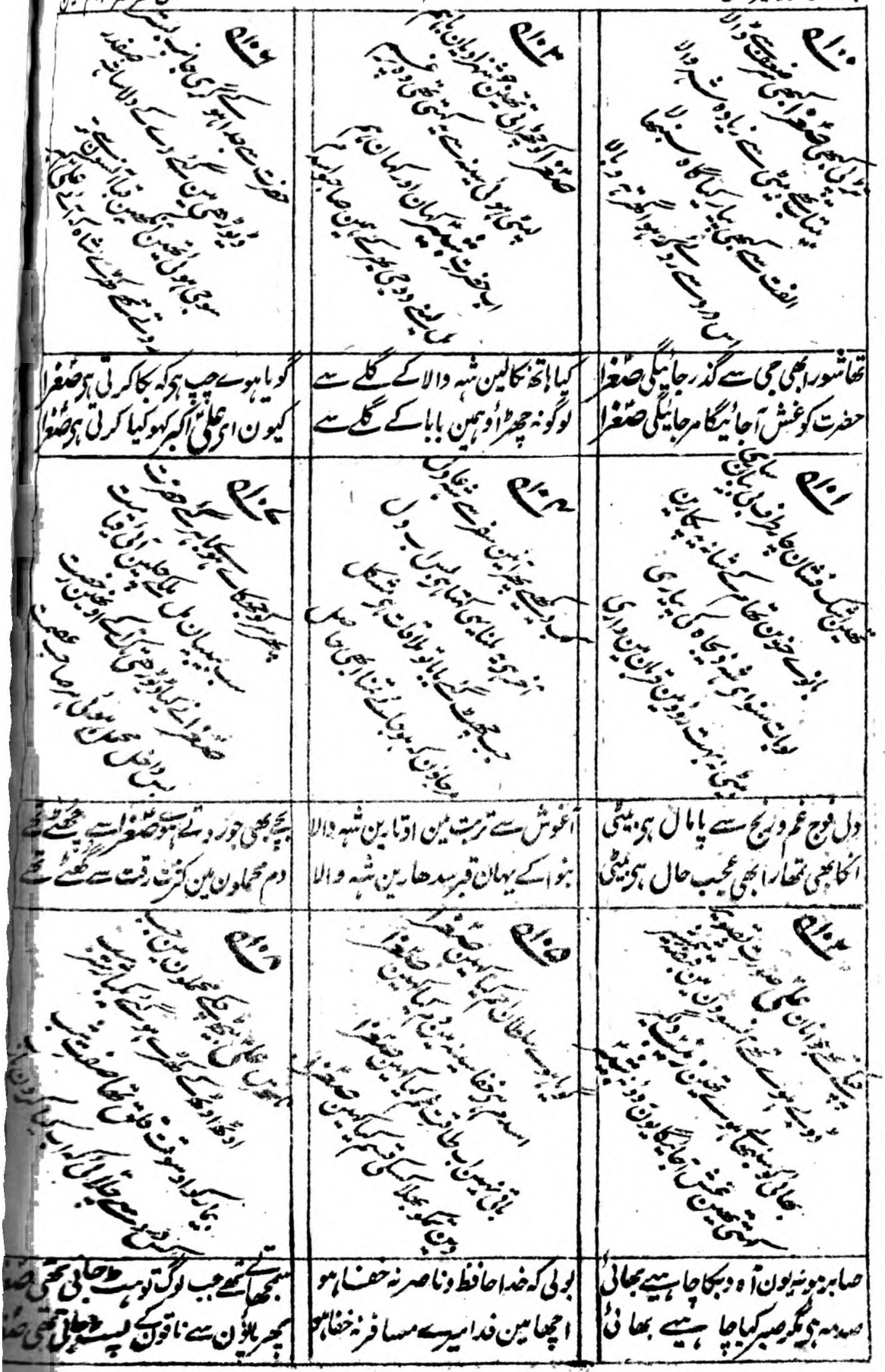
شادی سے کسی وقت جو دل شاد کروگے
پیچھے ہی مجھے تم لوگ بہت یاد کروگے

۱۱۶
دشمن ہی جہان دیکھے تو بیتاب ہو مولا
ہر ایک وصیت ہی مسافر کی بجا لانا
طوف رضا کو جانا
بلا لانا مجھے کسی تیمانوس سے جانا

رکھوگے نشست اپنی اگر قبر نبیؐ پر
احسان ہی تم سب کا حسینؑ ابن علیؑ پر

۱۱۷
کہتے تھے کہ ہو وطن ساتھی بیکس
کہ بھیجے کا خط رسید ہی شہ دلگیر
انشا کی یہان جعلی وصیت تحریر
لکھے نہین میر عشق حزین خط لفظ

پیش آئینگے بدعت سے عدو ساتھ ہمارے
لکھینگے اگر کٹ نہ گئے ہاتھ ہمارے



۱۰۰
تھا شور ابھی جی سے گذر جائیگی صغرا
حضرت کو غش آجائیگا مر جائیگی صغرا

۱۰۱
دل فوج غم و رنج سے پامال ہی بیٹی
انکا بھی تمھارا بھی عجب حال ہی بیٹی

۱۰۲
صابر ہو نہ یوں آہ و بکا چاہیے بھائی
صدمہ ہی مگر صبر کیا چاہیے بھائی

۱۰۳
کیا ہاتھ نکالین شہ والا کے گلے سے
لو گو نہ چھڑاؤ ہمین بابا کے گلے سے

۱۰۴
آغوش سے تربت مین اتارین شہ والا
بنوا کے یہان قبر سدھارین شہ والا

۱۰۵
بولی کہ خدا حافظ و ناصر نہ خفا ہو
اچھا مین فدا میرے مسافر نہ خفا ہو

۱۰۶
گویا ہوے چپ ہو کہ بکا کرتی ہی صغرا
کیون ای علی اکبر کہو کیا کرتی ہی صغرا

۱۰۷
بچے بھی جو روتے ہو تو صغرا سے ہے کہتے
دم محملون مین کثرت رقت سے گھٹے تھے

۱۰۸
سمجھاتے تھے جب لوگ تو بہت رو کے یہ بولی
پھر بابا ون سے ناقون کے پیچھے چلی تھی صغرا

۹۱

حضرت نے جو سب سے یہ کہون جوڑ کے دونون ہاتھ
بیمار ہین بخشو کوئی جرم ہو اگر ہو
کیا فکر ہی بیمار کو جو منظور شفا ہو
لیجے چلو منظور جو بیبی کی شفا ہو

مرجائینگے چھوڑوگے جو گھر مین ہمین بابا
روتے ہوے جاؤگے سفر مین ہمین بابا

۹۲

دشمن نہین مین آپ سے قربان جاؤن
گر ہی کی یہ شدت ہے کہ ہے ہے مین
ہم ہونگے سفر مین نہ کہین ہونگے ہمارے
ہم سے کہا ہوگا جو ہمین ہونگے ہمارے

جسدن نہ سر شام سر آبینگے صغرا
ہم سایۂ اشجار مین رہجائینگے صغرا

۹۳

کچھ موت کا سامان شہ مظلوم نہو گا
کب مرگئی مین آپ کو معلوم نہ ہوگا

۹۴

حضرت نے کہا ہاے الم کہہ نہین سکتے
ہمکو وہ اٹھانے مین ستم کہہ نہین سکتے
بابا ہی جو کچھ حال ہو ہم کہہ نہین سکتے
بیٹھین جو گذرگاہ مین ہم کہہ نہین سکتے

گو تمسے زیادہ کوئی پیارا نہین ہمکو
پر قید ہو بیٹی یہ گوارا نہین ہمکو

۹۵

صغرا نے کہا فضہ خدا جانے ہے کیا بات
نزع کی تو نہین ہوگئی بابا کو طبیعت
اس طرح کی غش مجکو سرراہ ہے آئی
تم دیکھ لو ہی لینا سے کیا چاہے ہے بابا

اچھی ہون ابھی لے تو چلو مجکو یہان سے
بیمار کو ہوتی ہی شفا نقل مکان سے

۹۶

کچھ موت کا سامان شہ مظلوم نہو گا
کب مرگئی مین آپ کو معلوم نہ ہوگا

۹۷

صغرا نے کہا ہاے الم کہہ نہین سکتے
ہمکو وہ اٹھانے مین ستم کہہ نہین سکتے
بابا ہی جو کچھ حال ہو ہم کہہ نہین سکتے
بیٹھین جو گذرگاہ مین ہم کہہ نہین سکتے

گو تمسے زیادہ کوئی پیارا نہین ہمکو
پر قید ہو بیٹی یہ گوارا نہین ہمکو

۹۸

صغرا نے کہا ہاے الم کہہ نہین سکتے
ہمکو وہ اٹھانے مین ستم کہہ نہین سکتے
بابا ہی جو کچھ حال ہو ہم کہہ نہین سکتے
بیٹھین جو گذرگاہ مین ہم کہہ نہین سکتے

گو تمسے زیادہ کوئی پیارا نہین ہمکو
پر قید ہو بیٹی یہ گوارا نہین ہمکو

۹۹

صغرا نے کہا ہاے الم کہہ نہین سکتے
ہمکو وہ اٹھانے مین ستم کہہ نہین سکتے
بابا ہی جو کچھ حال ہو ہم کہہ نہین سکتے
بیٹھین جو گذرگاہ مین ہم کہہ نہین سکتے

گو تمسے زیادہ کوئی پیارا نہین ہمکو
پر قید ہو بیٹی یہ گوارا نہین ہمکو

۸۴
ستروں کا ہو خطرات جنگل مین یہ بگڑا
باقی انھین ماں کی نہ کوئی بات بگڑا
صدمہ یہ ہوا گھوڑون کی ہاون کا یہ بگڑا
لاشہ کئی دن گور کو محتاج رہا بگڑا

تربت کی جگہ بے سر و سامان کے لیے ہی
مختص یہ جگہ گور غریبان کے لیے ہی

۸۵
اے میری لگن والو شاہ مصر ہوئے
غمزون و پریشان سب اہو نوحہ کرین حضرت
افسوس ہمارے شہ والا کی سماعت
اوٹھا لاوے گئے بستر گل پر شہ ذیشان اوندھے

غازی ہو سب جمع جلو خانے مین آکے
اسطبل سے حاضر ہو گھوڑے سر رفقا کے

۸۶
جاتین جو مسند پہ شہ بحر و بر ہمیشہ
بستر ہے جدا سب سے یہ جلال کی ہے بستر
لیجا و جگا پہلے اوٹھا لے مجھے بستر
لیجاو مجھے لیجاو مجھے لیجاو بستر

بستی مین نہ مچلونگی نہ جنگل مین ڈروںگی
رستے مین کنیزون کی طرح کام کرونگی

۸۷
جب حشر ہوا غازی شاہ شہدا مین
اکبر سے یہ کہا جو شہ بطحا مین
جلدی ہے تمھین دیدہ اطفال کی وفا مین
تم تو شہ دین ہو گے فدا راہ خدا مین

رکھنے ہین بہت دوست عدو شے ادنی کو
کیون ساتھ لیے جاتے ہو ناموس نبیؐ کو

۸۸
کہتے ہی یہ شہ سنکے کہا اس لاکے
ہر دو کی یہ غازی نے جو خاطر مین جگہ دے
ہر دو ہیں جگر گوشے شہ بطحا کے
آرائستہ کین نوبیون نے حجلہ مین آکے

لادے مجھے کپڑے کسی لونڈی کو بلا کے
پہلے ہی ہے مجکو کسی محمل مین بٹھا دو

۸۹
فرمان تھا عباس سے مین جاتا ہون بابا
جانے ہو جو بابا سے مجھے لیتے ہو بابا
تکلیف تو ہوگی تمھے گودی مین اوٹھاؤ
بہتر ہے یہ بابا کا بنا دو

فضہ نے کیا محمل زینبؑ مین بچھونا
رکھے گئے اسباب ہوا سب مین بچھونا

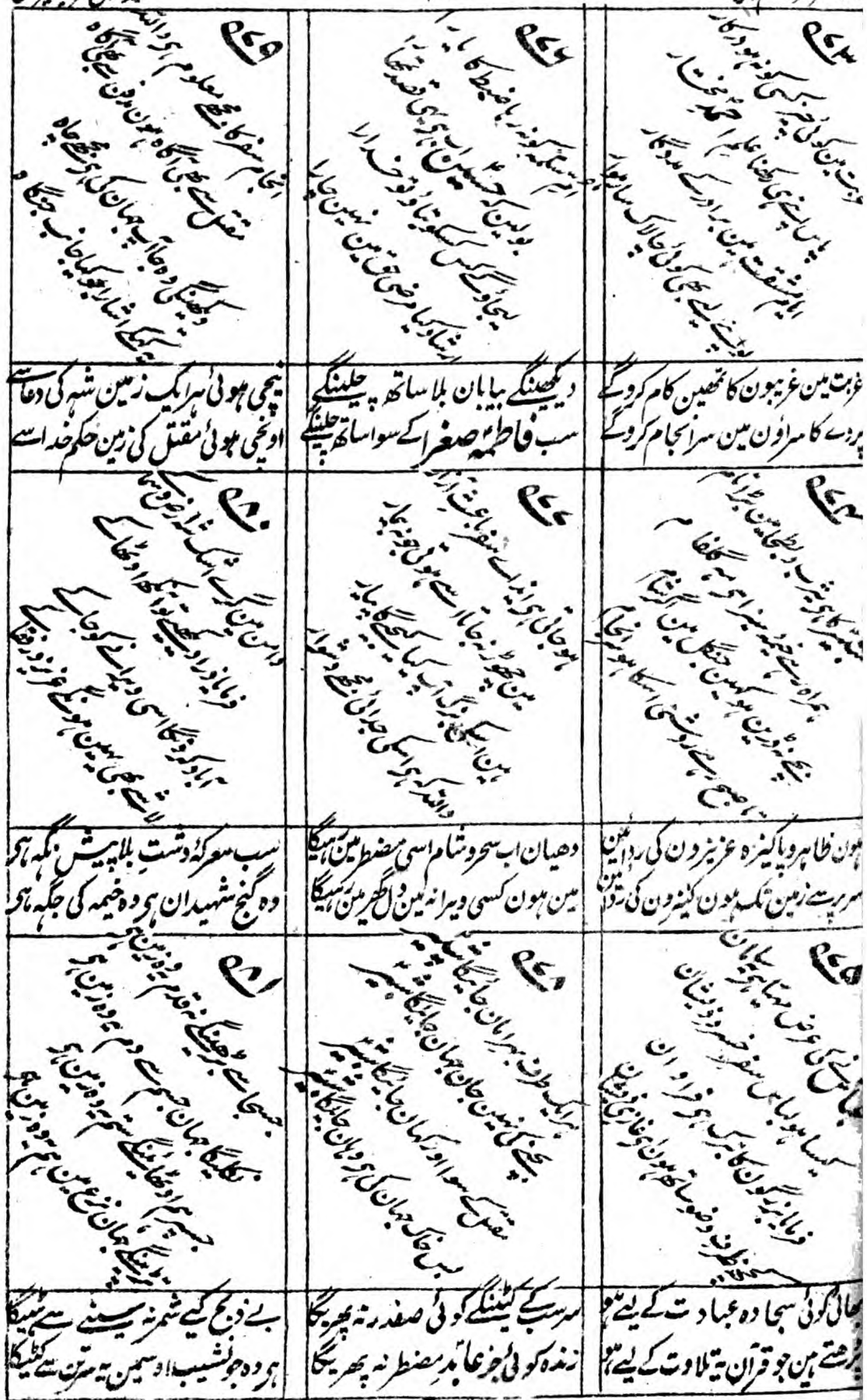
۹۰
حضرت نے کہا آہ سب اسکا ہے بہانا
بچوہ مین پھر سکون جو ہو ساتھ زنانہ
ہر وقت ہے چین یہ دنیا مین نہ پایا مین
کہنا ہے طمانچے نہ مجھین بچون کو لگا مین

اس شکل سے ہون فاطمہ کی بیٹیان رسن مین
سر پر تو نہون چادرین بازو ہون رسن مین

۹۱
آقا کی طرف دیکھ کے رویا یہ غلام
رویا ہو سنا کے شہ ذیشان یہ پیام
بیمار نے کی شاہ نے خبر لی نہ سر انجام
کی عرض کہ بیمار کو چھوڑے ہو کہان

خاموش تھی سر ضعف سے ڈالے ہوئے صغرا
بیٹھی ہوئی تھی دل کو سنبھالے ہوئے صغرا

کیا چھوڑ کے صغرا کو چلے جاؤ گے بابا
سچ ہی ہمین تم ساتھ نہ لیجاؤ گے بابا



۷۶
غربت مین کسی کو نہ ہو دلدار کسی کا
پوچھے نہ کوئی حال خبر کیا کسی کا
ہر شخص ہے اس دشت مین بیمار کسی کا
غربت مین غریبون کا تمھین کام کروگے
پردے کا مزاون مین سر انجام کروگے

۷۷
ہر سمت سے ہے فوج ستمگار کی یورش
ہمراہ ہین تھوڑے سے وفادار کی یورش
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
دیکھینگے بیابان بلا ساتھ چلینگے
سب فاطمۂ صغرا کے سوا ساتھ چلینگے

۷۸
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
ہمراہ ہین تھوڑے سے وفادار کی یورش
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
نیچی ہوئی ہر ایک زمین شہ کی دعا سے
اونچی ہوئی مقتل کی زمین حکم خدا سے

۷۹
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
ہمراہ ہین تھوڑے سے وفادار کی یورش
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
ہون ظاہر و پاکیزہ غریبون کی ردا مین
سر پر ہے زمین تک ہون کنیزون کی ردا مین

۸۰
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
ہمراہ ہین تھوڑے سے وفادار کی یورش
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
سب معرکۂ دشت بلا پیش نگہ ہے
وہ گنج شہیدان ہے وہ خیمہ کی جگہ ہے

۸۱
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
ہمراہ ہین تھوڑے سے وفادار کی یورش
ہے ظلم کی یورش کہ ہے زنگار کی یورش
بے ذبح کیے شمر نہ سینے سے ہٹیگا
ہر وہ جو نشیب اور سمین یہ سر تن سے کٹیگا

۶۲

آہا ہوئی ہے ستم آرا کا خطا ان
کلثوم سے کہکر یہ فضہ نے نشان
ہاں بیبیو ہین جنیسے محبت دل ہی یہان

حیران و سراسیمہ دو دلگیر چلے ہین
مین کیا کہون کس حال سے تسبیر چلے ہین

۶۳

جب نالہ و فریاد نے سر کو اٹھایا
اوٹھے شہ دین زینب مضطر کو اٹھایا
ماں کی لحد پاک سے خواہر کو اٹھایا
بھائی سے بہن نے دم آخر کو اٹھایا

جان و جگر فاطمہؑ روتے ہوے آئے
گھر مین پسر فاطمہؑ روتے ہوے آئے

۶۴

بیٹھے ہیں نبی جو ہوا مسکن سے طرار
آہا سے کہا گو یا ہو سے بون سے بردار
اے نفس کہ پھرین بون وطن اچھے نہین آثار
اب سفر جلد کیا چاہیے طیار

صحرا کا نظارہ مجھے مرغوب ہی بھائی
جو مرضی خالق ہی بہت خوب ہی بھائی

۶۵

آواز یہ سنتے ہی آئی کہ بھائی سے جزدار
چھٹتا ہی وطن تجکو کہان بھائی سے جزدار
اس درد رسیدہ کی کہان بھائی سے جزدار
سر زینب غمگین عقدہ کشائی سے جزدار

اب قبر مین کیونکر مجھے چین آئیگا بیٹی
کیون پھر بھی یہان میرا حسینؑ آئیگا بیٹی

۶۶

بیٹھے شہ دین حضرت اطہر کو دیکھا
حسرت کی نظر سے در و دیوار کو دیکھا
ہر ہر کہے ہر ایک دل افگار کو دیکھا
بیتاب سوا دختر بیمار کو دیکھا

الفت سے نظر کی جو دلی ابن ولی نے
کھینچا نفس سرد حسینؑ ابن علیؑ نے

۶۷

بھائی کی کو زینبؑ نے جو بیتاب سنا ہے
فرقت کی وہ تابوت و فا کھینچ رہی ہے
ہر بین یہ بالفاظ عجب تاب سنا ہے
رستے مین جزا اسنے بھی کھینچ رہی ہے

خلاق جہان زینبؑ ذیجاہ نگہبان
تیرا ترے بھائی کا بھی اللہ نگہبان

۶۸

بھائی کی طرف دیکھکر ارشاد کیا یہ
عباسؑ وفادار نے کی عرض بجا یہ
فرمایا کہ ہی راہ مصیبت بھی فزا یہ
ہین آج کل ارباب ستم ور پہ ہوا یہ

اب ہی یہ مناسب کہ وطن مین نہ رہین ہم
تشویش کے عالم مین ہین بیٹھو تو کہین ہم

۶۹

بیٹھے ہیں سفر فاطمہؑ کے بیر کے اندر
بیٹھے ہیں سفر فاطمہؑ کے بیر کے اندر
بیٹھے ہیں سفر فاطمہؑ کے بیر کے اندر
بیٹھے ہیں سفر فاطمہؑ کے بیر کے اندر

سیدانیان واقف نہین عزبت کی بلا سے
معصومون کو ایذا نہ ہو جنگل کی ہوا سے

۷۰

کرتی کا سفر زینبؑ نے معلوم جو کیا حال
تسکین بھی یہ بہن سے کہ ہر ہر مین اطفال
بنوا دی عماریں اور ہو گئے تیار جمال
ناقے نہ تھے ہون جلال کے جولان پہ ہون جال

سیدانیان واقف نہین عزبت کی بلا سے
معصومون کو ایذا نہ ہو جنگل کی ہوا سے

۷۱

بنوا دو لباس سفر فاخر و اکمل
بنوا دی کنی کا ٹھیان بھی ہون نہ مخجل
دیکھے دو عماون و محمل کو برادر
ناقون کو بھی سلاح ادی ہو

نرہین بھی نئی دو ا ہین جاے بھی نئے
تلوارین بھی سپرین بھی عمامے بھی نئے

۵۵

اب بیٹھے اس آخر کے انجام سے مولا
چپ ہو گئے شکوے شکایت کلام سے مولا
بیٹے کی لحد بھی نہ دیکھی شام سے مولا
ناناکی زیارت کو گئے شام سے مولا

فرمان ہو گر دکھی مرتبہ پھر کے
آنکھوں سے لگایا کیے تعویذ کو گر کے

۵۶

اس جا پہ ہوئے بیٹھ کے رخصت کو بھائی سے
اور دونوں نے شیشہ کی طرح روئے جدائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے

بولے کہ مٹا آج سے چین آپ کا نانا
جاتا ہی مدینہ سے حسینؑ آپ کا نانا

۵۷

اس جا پہ ہوئے بیٹھ کے رخصت کو بھائی سے
اور دونوں نے شیشہ کی طرح روئے جدائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے

رکھا کفن گرم ہوا کبھی نہ نانا
دو رات وہ در پہ کسی کے سوئے نہ نانا
تنہا شہ دیں پاس کسی کو بھی نہ نانا
وہ یاد خدا بھر دعا بھر اٹھائے نہ نانا

خستہ تھے اوٹھا کے جو تب سو گئے شبیرؑ
پائین لحد آخر شب سو گئے شبیرؑ

۵۸

اس جا پہ ہوئے بیٹھ کے رخصت کو بھائی سے
اور دونوں نے شیشہ کی طرح روئے جدائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے

فرمایا کہ باقی بہت آلام ہین بیٹا
تمکو ابھی دنیا مین بڑے کام ہین بیٹا

۵۹

اس جا پہ ہوئے بیٹھ کے رخصت کو بھائی سے
اور دونوں نے شیشہ کی طرح روئے جدائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے

کہتے ہین چلے آپ مدینے سے ہمارے
اے چاند لپٹ جائیے سینے سے ہمارے

۶۰

اس جا پہ ہوئے بیٹھ کے رخصت کو بھائی سے
اور دونوں نے شیشہ کی طرح روئے جدائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے

ہم آپ منگے لینے کو تھے تیغ جو ہوگے
تم خون مین ڈوبے ہوئے نانا سے ملوگے

۶۱

اس جا پہ ہوئے بیٹھ کے رخصت کو بھائی سے
اور دونوں نے شیشہ کی طرح روئے جدائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے

کیون زیست سے اس درجہ گھبراتے ہو شبیرؑ
اب مجھسے بہت جلد ملے جاتے ہو شبیرؑ

۶۲

اس جا پہ ہوئے بیٹھ کے رخصت کو بھائی سے
اور دونوں نے شیشہ کی طرح روئے جدائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے

کی جا کے فغان مریم کبرا کی لحد پر
غش ہو گئے شہ فاطمہ زہرا کی لحد پر

۶۳

اس جا پہ ہوئے بیٹھ کے رخصت کو بھائی سے
اور دونوں نے شیشہ کی طرح روئے جدائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے
ماں بیٹی کے لپٹ کے بھی روئے بہائی سے

بیہوش ہین سلطان حجازی کی خبر ہی
اماں تمھین کچھ اپنے نمازی کی خبر ہی

۴۹

ہو بیٹے دور انوری نہ یہ گفتار
حسن اور بڑھا غیظ میں ان کا رعب ہوگیا
اوسکے پسر پر خدا یک کے تلوار
فرزند ان جلال و غضب بیٹے ابرار

۴۹

بھاگا وہ لشکر سلطان سرافراز
پوچھے صفت بن جو تین نفر فوج کے جانباز
بھاگا کہ ہوا حاکم دہ بعین نفر فوج کے سردار

۵۲

آ اسکے ہوئے گرد بہ فاطمہ کا پیارا
بس گھر کو سدھارا اسد اللہ کا پیارا
جب گھر سے گئے حضرت عباس علمدار

کرتا شہ خورشید لقا پہنے ہوئے تھے
اودن شہ دین زرد قبا پہنے ہوئے تھے

چہروں کی چمک تیغون کے پرتو نظر آئے
کیا تیس قمر تیس مہ نو نظر آئے

شہزادیان تشویش و تردد مین پڑی تھین
ڈیوڑھی کے قریں زینب ناشاد کھڑی تھین

۴۸

اوس شان کے شہ غصہ غضب سے تھے تصدق
خورشید صفت کاپنے جاتے تھے تصدق
خاطر مین نہ لاتے تھے کسی سے تھے تصدق
فرمانبرداری سے فرشتے تھے تصدق

۵۰

حاکم کو وہ ڈھونڈھو وہ سردار کہان ہے
سب صاحب منصب کو ڈھونڈھو وہ کہان ہے
لشکر کے شیوخون مین سپہ کو ڈھونڈھو وہ کہان ہے

۵۳

جب زینب جلو خانہ ہوا ہوش سے بیگانہ
اللہ کا سایہ نہ رہا سر سے یہ جانا
ہوش مین جب آئے گئے تشریف قضا
مولا سے کہا گھر کھول کے باہر کو سدھارا

جنبش کی بلا مین در و دیوار پڑے تھے
جھنجھلا ہوے حضرت شبیر کھڑے تھے

رکتے نہ مگر غازیون کو شاہ نے روکا
شیرون کو جناب اسد اللہ نے روکا

شہ خانۂ حاکم سے جو آئے ہوے بیٹھے
گرد اہل حرم سر کو جھکائے ہوے بیٹھے

۵۱

نعرہ تھے مبین حق کی غلامان دلاور
دم رستم و سہراب کا بیعت سے اوتر مین
تھے فلک اعجاز امامت سے اوتر مین
بیکاکا وقتی حضرت سے اوتر مین

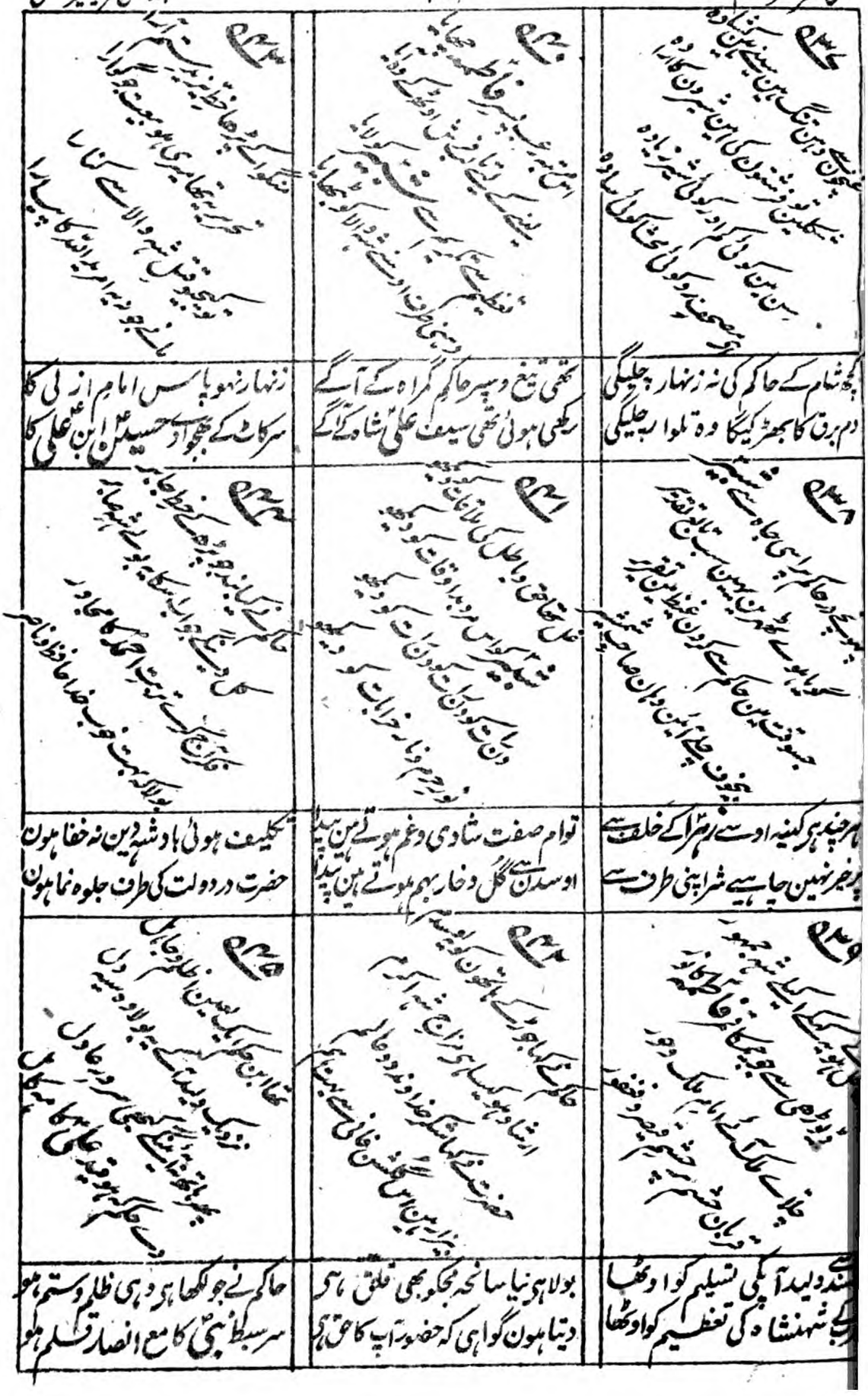
۵۴

ارشاد کیا ہے بہن صلی علیہ
مولا سے کیا ذکر بہن بیکسی حضرت
ہے کی بیان نیزگی حضرت کی حقیقت
کی بیان کی خطاب حاکم کی حضرت

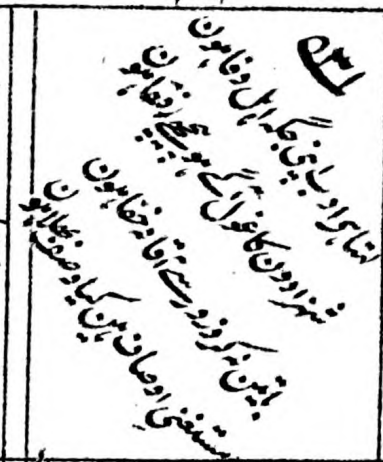
شہباز کو بے پر کوئی کیا صید کریگا
ایسا بھی کوئی ہے کہ ہمین قید کریگا

بے قتل ستمگر کبھی آرام نہ لیتے
بازو جو حسینؑ ابن علیؑ تھام نہ لیتے

کونین مین ہمسا کوئی بیکس نہین ہمارا
چھٹتا ہے وطن دیکھیے کچھ بس نہین خوار



۳۳۰



اب شمع قمر محفل شادی مین جلیگی
پہونچی نہ قدم تک تو حنا ہاتھ ملیگی

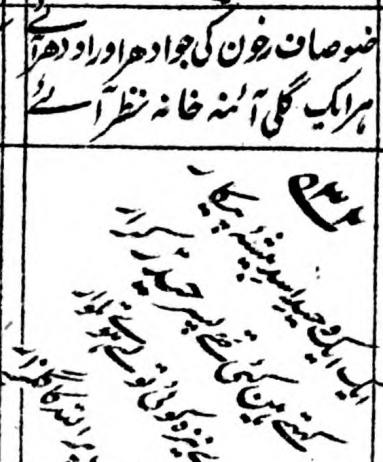
۳۳۱

ضو صاف رخون کی جو ادھر اور ادھر ہے
ہر ایک گلی آئنہ خانہ نظر آئے ہے

۳۳۲

کرتے کی صفا رخ کی ضیا ماند ہین تمکین
فانوس ہین تو آئینہ کی ہین چاند ہین تمکین

۳۳۳



باہر انھین جانے نہ دیا تب کہے آقا
ہتھیار لگانے نہ دیا تب کہے آقا

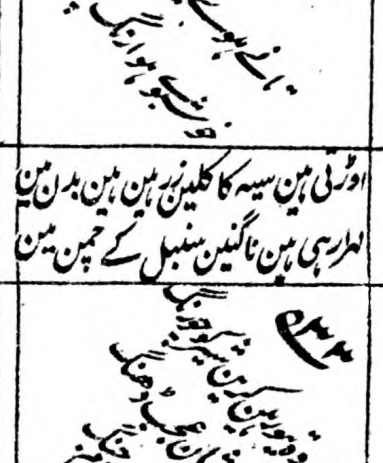
۳۳۴

اوڑتی ہین سیہ کاکلین زہر ہین بدن مین
لہرا رہی ہین ناگنین سنبل کے چمن مین

۳۳۵

کمرون مین دلیرون کے نظر آتی ہین تمکین
ہر مرتبہ آپسمین لڑی جاتی ہین تمکین

۳۳۶



سیرون مین محب حسن کی باتین نظر آئین
جتنے تھے وہ چاند اتنی ہی راتین نظر آئین

۳۳۷

شہ کہتے تھے ہین یہ دل شبّر علی اکبرؑ
رکھوا نھین تم اپنے برابر علی اکبرؑ

۳۳۸

وہ تیس بشر تھے کہ ملک جانے جن کو
خورشید فلک ڈھونڈھتا ہی تیس دن اونکو

۱۹

فاطمہ سے یہ شہادت نے کہا
حضرت سے خبردار رہا چاہیے پیارے
بیکفن ہی کو ہے دشمن جان جمع ہین ساتھ
زندہ نہ مدینے کے پھرین گے ہم اب کے

۲۰

آقا کے قرین ظلم شعار آنے نہ پائین
نزدیک گل فاطمہ خار آنے نہ پائین

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

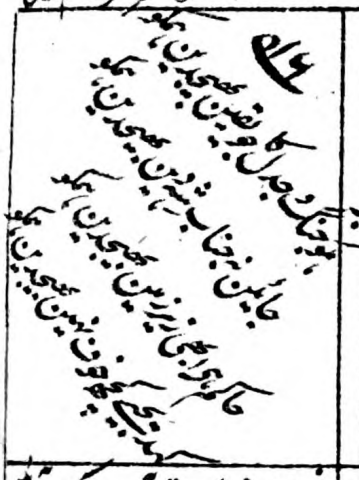
۲۵

شہ تیغ شہ عقدہ کشا لیکے چلے ہین
موسیٰ سوے فرعون عصا لیکے چلے ہین

۲۶

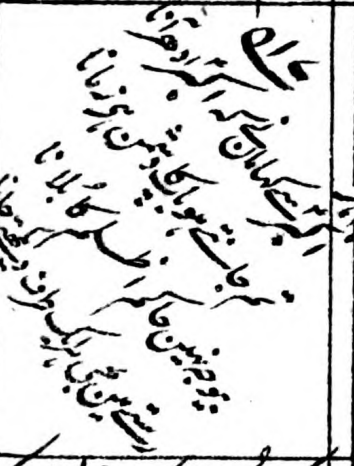
گیسو ہین کہان چار نئے لطف مگر ہین
روشن ہو شب قدر کے یہ چار پہر ہین

۱۰



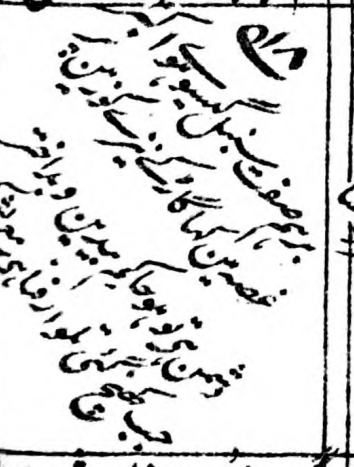
ماں باپ تو ای حق کے فدائی نہیں کھتی
مین غیر حسینؑ اب کوئی بھائی نہیں رکھتی

۱۱



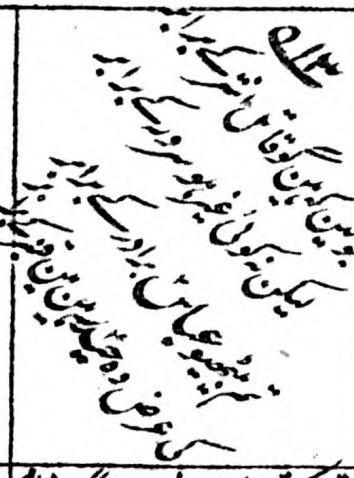
حق پر ہون تو مر جانے کو کیا چاہیے حضرت
کچھ بات نہیں فضل خدا چاہیے حضرت

۱۲



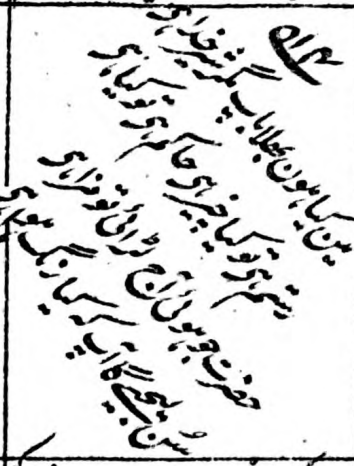
تلوار چلی شہ سے تو گھٹ جائیگی دنیا
بگڑے جو حسینؑ آج تو لٹ جائیگی دنیا

۱۳



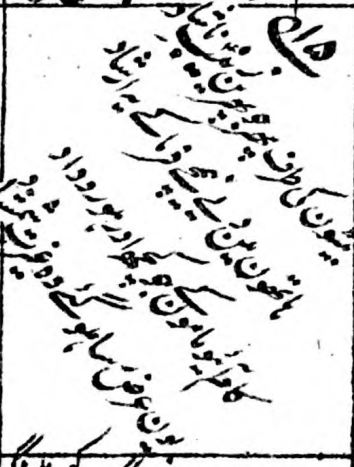
آقا کے تو پہلو مین نہین ہو گا یہ خادم
نعلین جہان ہو گی وہین ہو گا یہ خادم

۱۴



بس ایک اشارے مین ولی ابن ولی کے
حاکم کا ہی سر ہاتھ مین عباسؑ علی کے

۱۵



ان بیچون سے داغ جگر سب کے ملینگے
پھل بھی ہین نئے آج نئے پھول کھلینگے

۱۶

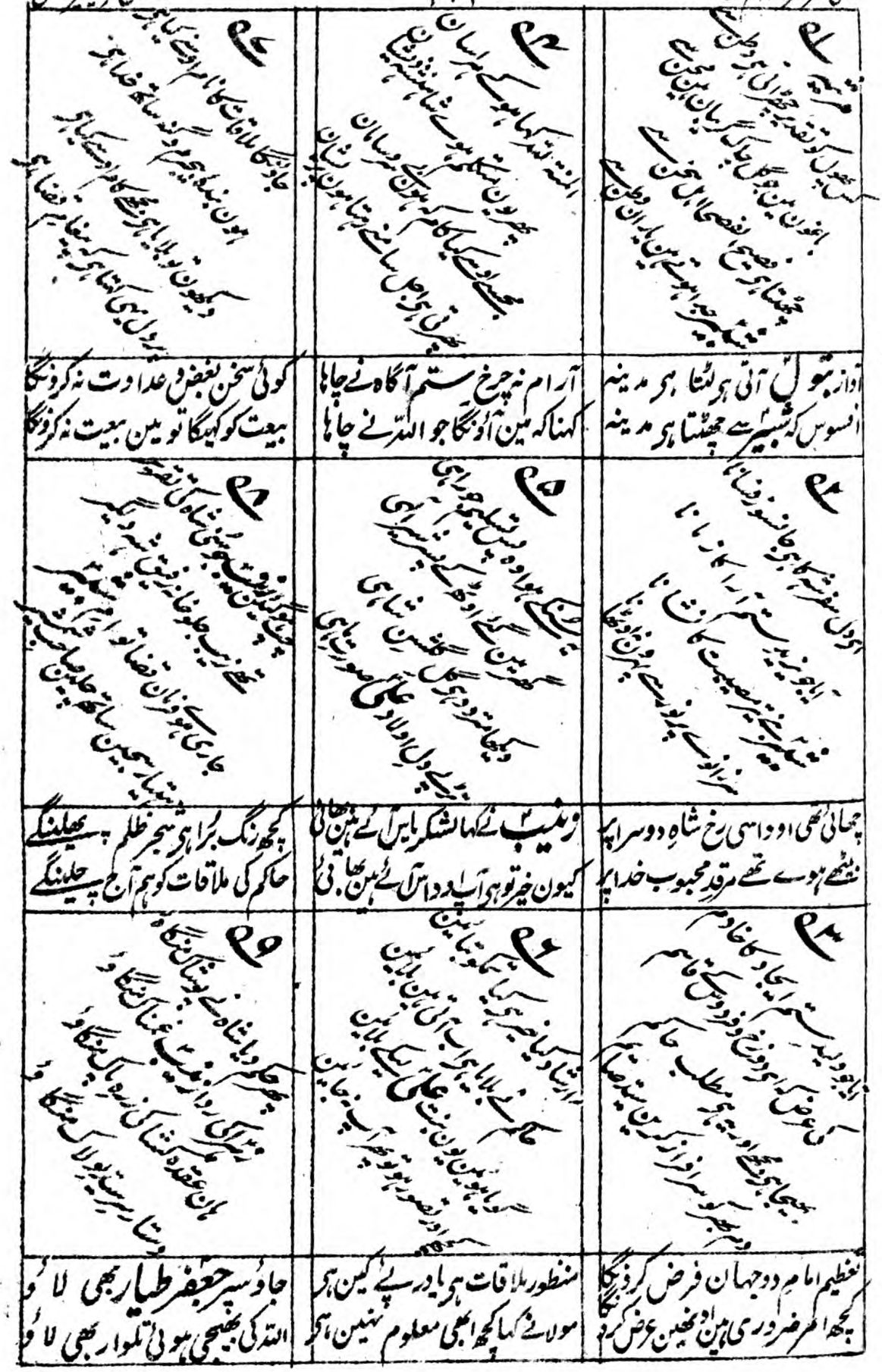
افواج یزید ستم آرا کے سر آئین
تا شام ہو سب خاک سیہ جب تو پھر آئین

۱۷

دیکھو نہ بھلا دیجیو کہنا علیؑ اکبر
تم باپ کے پہلو ہی مین رہنا علیؑ اکبر

۱۸

گو در پے آزار جناب شہ دین ہی
ہم جیتے ہین اماں ابھی ایسا تو نہین ہی



آواز بتولؑ آتی ہی لٹتا ہی مدینہ
افسوس کہ شبیرؑ سے چھٹتا ہی مدینہ

آرام نہ چرخ ستم آگاہ نے چاہا
کہنا کہ مین آؤنگا جو اللہ نے چاہا

کوئی سخن بغض و عداوت نہ کرونگا
بیعت کو کہیگا تو مین بیعت نہ کرونگا

چھائی تھی اودا سی رخ شاہِ دوسرا پر
بیٹھے ہوے تھے مرقدِ محبوب خدا پر

زینبؑ نے کہا لشکر بایس آئے ہین بھائی
کیون خیر تو ہی آپ دا آئے ہین بھائی

کچھ رنگ برا ہی ستم ظلم پہ چلینگے
حاکم کی ملاقات کو ہم آج چلینگے

اے ولیدِ ستمگر ایجاد کا خادم
کس واسطے بھیجا ہی تجھے ظلم کا حاکم

منظور ملاقات ہی یا درپے کین ہی
مولا نے کہا کچھ ابھی معلوم نہین ہی

تعظیم امام دوجہان فرض کرونگا
کچھ امر ضروری ہین اگر عرض کرونگا

جاؤ سر جعفر طیار بھی لاؤ
اللہ کی بھیجی ہوئی تلوار بھی لاؤ

۱۰۹

اٹھے ہین صبا خاک اور لی ہوئی آتی
جھلک کے پیام تسلیم کہا ملتی کی وہ ہوائی
ہوئے کوفہ مین جب سے کیون دیر لگائی
آئی ہے صبا خیر ہی اچھے نون ہین بھائی

کچھ خوش خبری دے کہ بہت دل کو قلق ہی
جلائی کلیجہ غم واندوہ سے شق ہی

۱۱۰

ہوئی مدینہ مین یہ بات کو نہ پایا
ہوس بھری شان سے کسی نے نہ پایا
اسی سبب سے بھی کہی ہار کو نہ پایا
ڈھونڈھا تو بہت حضرت مسلم کو نہ پایا

فایض ہوئی اب خدمت عالی کے شرف سے
مولا ابھی ہوتی ہوئی آئی ہون نجف سے

۱۱۱

حضرت کے کہون آج مجھے تو نہین کہا
بچون کو بھی ہمراہ کسی بار نہ لایا
حضرت کو تو ہم بھی کسی بار بلا لاتے
زینب مین بہت حضرت مسلم کو دن آتا

سب ظلم کہون بے ادبی اسمین بڑی ہی
محتاج کفن لاش سر راہ پڑی ہی

۱۱۲

بیٹھے تھے ہی کرسی پہ جو ہمشیر بچا نے
بیتابی دل خانمہ کے ارشاد کیا نے
بھائی کو وہ قلق ہی کہ خدا دے تو بچا نے
تم خلد مین ہو پہنچے ہو برادر کو برا نے

گھر مین جو گئے سب کو پکارے شہ مضطر
کس درد سے زینب کو پکارے شہ مضطر

۱۱۳

بھائی کا عجب حال ہی جلدی ہی مین آئی
کالا کوئی کرتا کسی نے کی کا منگایا
تم نے یہ کیا کیا کہ مجھے غیر کے لایا
سید ہون کو رخصت غم اندوہ کے لایا

ماتم ہمین لازم ہی فدائی کا ہی ماتم
ہو خاک بسر بھائی کہ بھائی کا ہی ماتم

۱۱۴

حضرت کی صدا سنکے یہ بیتاب ہوئی حیران
چلائی کہ حسین آن کہان ہی مرے سامان
نزدیک ہی کیا ہی کہ جو ماتم کا ہی سامان
بولی کہ ارے کیا کہا کیا شہر ویران

آئی ہی یہ بیتی کی بلا مر گئے بابا
کچھ صاف تو فرمایئے کیا مر گئے بابا

۱۱۵

مولا نے کہا ہان ترے بابا نے قضا کی
بھائی نے وفا دار نے شیدا نے قضا کی
کلثوم نے معصوم نے تنہا نے قضا کی
مظلوم نے مسموم نے تنہا نے قضا کی

ہی قصد سفر غنچہ امید کھلیگا
شبیر بہت جلد برادر سے ملیگا

۱۱۶

خاموش بس اے عشق ہوا ترک کہان کا
مقبول ہی مقبول ہی مقبول ہی مقبول
تقاضا کیا چاہیے اے فاطمہ کے بچون
تو فرقہ مدد کو ترے تمہارا نہین معمول

بیماری عصیان کے مسیحا ہو بچالو
مسلم کا تصدق مجھے پاس اپنے بلالو

۱۰۰

کہنے لگے ابھی یہ ہوا فرد وا کہ ہی
جلاد نے شمشیر ستم آہ لگا ئی
چلائے حسینؑ کیسے غضب سے کہ یہ قتل
چیخ اٹھے صدا دی کہ ہوا قتل مسلم

تڑپا جو سر مسلم ذیجاہ زمین پر
تھرا کے تنِ پاک گرا آہ زمین پر

۱۰۱

دوڑے کہ لگا تھا تنِ پاک سے جو سر
باہیں جو پڑھے تو لگا خاک پہ سر
فریاد ہر اک تن سے تھا کہ ہائے مسلم
لاشے کی طرف دیکھ کے چیخے تھے یہ ہر دم

یادِ شہ دین مین ہوے کوثر کے مسلمؑ
اعدا نے بہم ہنس کے کہا مر گئے مسلمؑ

۱۰۲

سلطان ہدیٰ کا تھا جو سر دوش پہ اس دم
دیکھا کہ ہوا ابن زیاد خصم کا ہمدم
ہر سمت سے فیلون پہ تھا قہر کا عالم
ہر چند کہ چیخے تھے پہ بازار مین لاشے

یون باندھ کے اعدا نے رسن بانہون مین کھینچا
خورشید کا تن دھوپ پہ رگ چھاؤن مین کھینچا

۱۰۳

ہر سمت سے ہوا تھا جو شور و فغاں بلند
ہر وقت رقیہ تھی پریشان مین کیون ہاں
پوچھا کہ کسی کے یہ پریشان مین کیون ہاں
بولی کہ خبر آئی ہے کہ ہو گیا وہ اقبال

قسمت مجھے برگشتہ نظر آتی ہے لوگو
کیا دیکھیے بابا کی خبر آتی ہے لوگو

۱۰۴

آنکھون سے رواں اشک ہین ہوتی ہے رقیہ
کیا جانیے کیون خواب مین روتی ہے رقیہ
چونکی کہ نہین سکتی جو قاتل ہے وہ دل پر
کچھ کہہ نہین سکتی تھی مگر دل ہے وہ دل پر

رہ رہ کے گلے ملتی ہین چلاتی ہین زہرا
روتی ہوئی بابا کو لیے جاتی ہین زہرا

۱۰۵

بیٹھی تھی کہ ناگاہ دمِ صبح بپا ہوا کیا شور
زینبؑ نے کہا جا کے حضور شہ والا
کچھ کہہ نہین سکتی جو قیامت ہے دل پر
کچھ آ کے سنا دیجیے جلدی جو مناسب ہے برادر

ہر سمت سے ہوتی تھی یہ آواز کہ ہے ہے
اس ماہ کو تھا تجھ سے یہ بابا کی محبت

۱۰۶

اس وقت سنبھالے ہوے سلطان سماجت
دیکھا کہ ہے تن پاک پہ بابا کی یہ حالت
ہر سمت سے ہوتی تھی یہ آواز کہ ہے ہے
اس ماہ کو تھا تجھ سے یہ بابا کی محبت

کچھ حشر سا بالائے درِ خلد برین ہے
بابا کے بدن پر سرِ پر نور نہین ہے

۱۰۷

پوچھا کہ کہان شاہ سے راحت ہوئی بابا
یوسف کا شرف آپ ہی ہین لیتے طلب اب
بابا کے تصور مین جو موتی تھی مین بیتاب
دیکھا ہے عجب خواب سا کیا دل ہوا بابا

پانی جو ہوا غنچۂ دل رنج سے پھٹ کے
ہچکی بندھی یہ روئی شہ دین سے لپٹ کے

۱۰۸

سنبھلے ہوے اس وقت تھے شاہ زمان و جن
پوچھا کہ کسی کی شہ والا نے تو لی جان
اور تو ادھر اور چھوٹے ہوے دل مین ہے ارمان
تھا غم کی گماں ہر دل مین ہر ایک کے یہ آن

تھی فکر کہ اہل ستم و جور بڑے ہین
تشویش خدا خیر کرے طور برے ہین

۹۱

بھائی حسنؑ کے بھی عقد کشا آپ یہان ہین
جلدی سے مجھ سے خدا آپ یہان ہین
یا فاطمہؑ کے وقت دعا آپ یہان ہین

مرجاؤن تو روے کوئی یہ آس نہین ہی
سر کٹنے کا ہی وقت کوئی پاس نہین ہی

۹۲

اے باد صبا دیکھ لے ہم تو سفری ہین
اے باد صبا کیا یہ ہوا کیا یہ خبر ہی

بچتے نہین اب کیا کہین درد جگری ہین
اے باد صبا دیکھ لے ہم تو سفری ہین

۹۳

ہو مرضی حق دخل حضور امین نہین ہی
ناچار ہی مسلمؑ کا قصور امین نہین ہی

۹۴

خون مین ڈوبے ہوے دل خستہ کھڑے ہین
مانند بد اللہ در بستہ کھڑے ہین

۹۵

ہو جاے گا آخر دعا مستجاب میری
ہو دیکھتی ہی حال کو ام رباب میری

سن لیجیے گا آپ کے خادم سے دعا کی
حضرت کو نہ دیکھا اسی حسرت مین قضا کی

۹۶

دشمن نہین تم مین بھی ہون مہمان تمہارا
یہ بات جو مانو تو ہی احسان تمہارا

۹۷

ہو سخت گنہگارون کا محشر مین نظارا
او سوے فلک حال جہان کا نظارا

دیکھا جسے مظلوم کو بیکس کو تماشا
کیا قتل کا سید کے تماشا نظارا

۹۸

جان جگر احمدؐ مرسل سے کہنا
بھر جاؤنگے حضرت سے بھی مسلمؑ کی طرح

۹۹

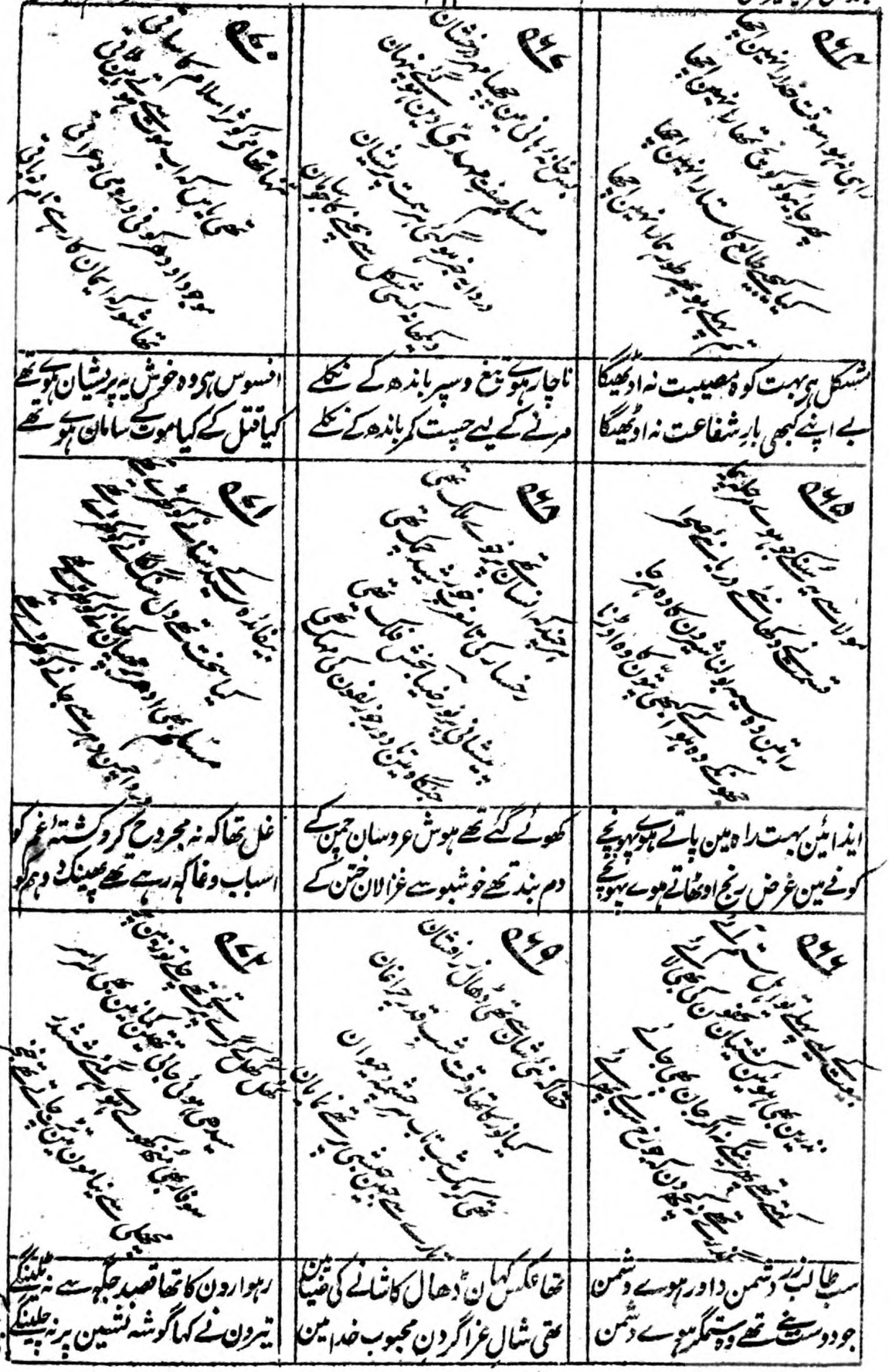
ہو دیکھیو فرزند سے کہنا
ہو دیکھیو فرزند سے کہنا

۱۰۰

مل لینے دو اون دونون کو مجھ نشنہ دہن سے
جب لون اونھین آغوش مین سر کاٹ تو تن سے







مشکل ہی بہت کوہ مصیبت نہ اوٹھیگا
بے اپنے کبھی بار شفاعت نہ اوٹھیگا

ناچار ہوے تیغ و سپر باندھ کے نکلے
مرنے کے لیے چست کمر باندھ کے نکلے

افسوس ہی وہ خوش یہ پریشان ہوے تھے
کیا قتل کے کیا موت کے سامان ہوے تھے

ایذائیں بہت راہ مین پاتے ہوے پہونچے
کوفے مین غرض رنج اوٹھاتے ہوے پہونچے

کھوئے گئے تھے ہوش عروسان چمن کے
دم بند تھے خوشبو سے غزالان ختن کے

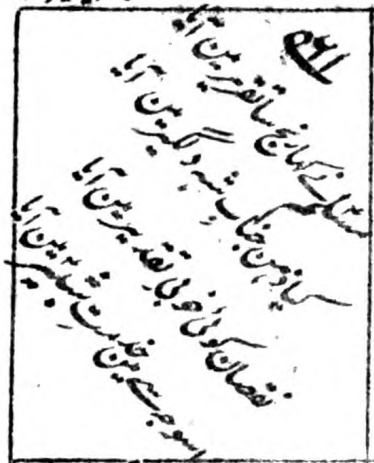
غل تھا کہ نہ مجروح کرو کشتۂ غم کو
اسباب وغا کہہ رہے تھے پھینک دو ہم کو

سب طالب زر دشمن داور ہوے دشمن
جو دوست بنے تھے وہ ستمگر ہوے دشمن

تھا عکس کہان ڈھال کا شانے کی ضیا مین
تھی شال غزا گردن محبوب خدا مین

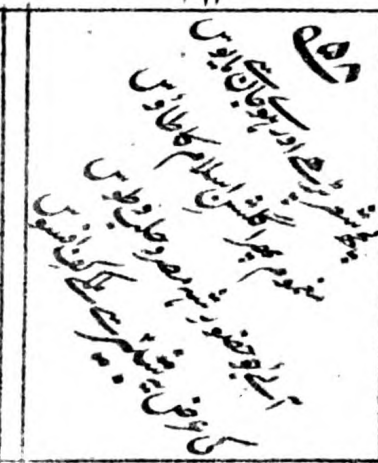
رہوارون کا تھا قصد جگہ سے نہ ٹلینگے
تیرون نے کہا گوشہ نشین پر نہ چلینگے

۵۵



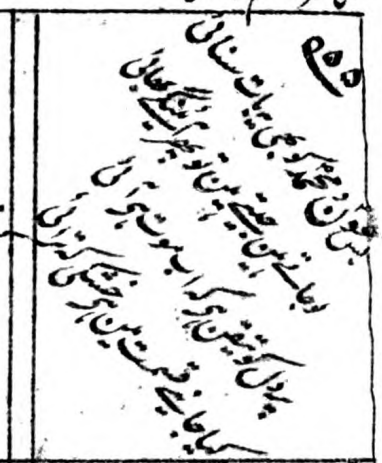
پھر کسسے ملین ایسی کوئی بات نہین ہی
اب تو ہمین امید ملاقات نہین ہی

۵۸



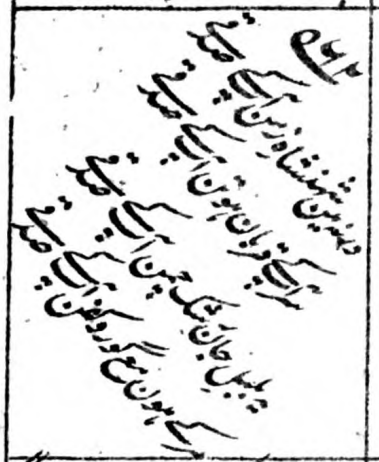
اچھی کوئی فال سفر آتی نہین آقا
بہبود کی صورت نظر آتی نہین آقا

۶۱



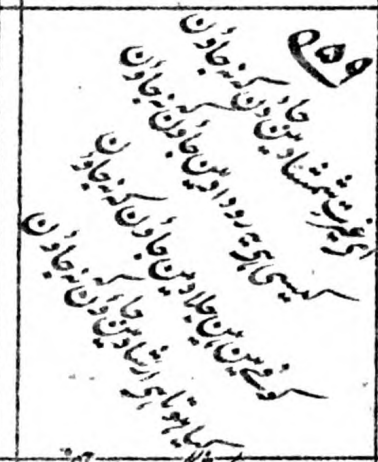
ہو ساعتِ مسعود تو جاتے ہین مسافر
کچھ بات بُری ہو تو پھر آتے ہین مسافر

۵۶



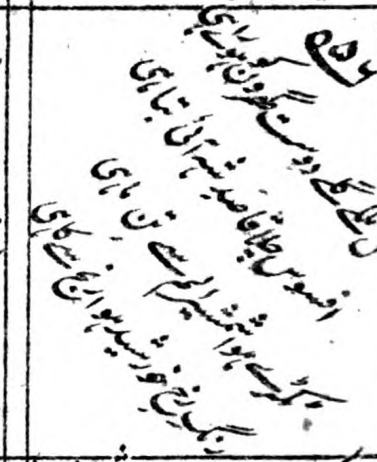
غل خاک مین تھا صاحب شمشیر جاؤ
کہتی تھی ہوا نائب شبیرؑ نہ جاؤ

۵۹



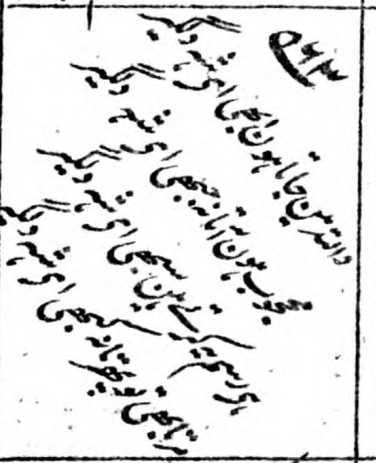
سارے سفری نیک شگون لیتے ہین حضرت
چوپائے مجھے دیکھ کے رو دیتے ہین حضرت

۶۲



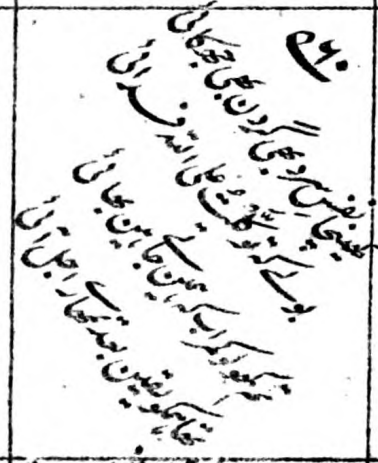
پھر جائے جو کونین یہ خادم نہ پھریگا
سو بار جیے مر کے تو مسلم نہ پھریگا

۵۷



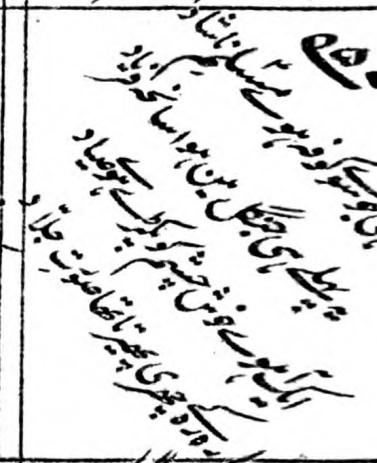
تم خلد مین پہونچے تھے کہ شبیرؑ وہین تھا
اے بھائی کچھ ایسا تو پس و پیش نہین تھا

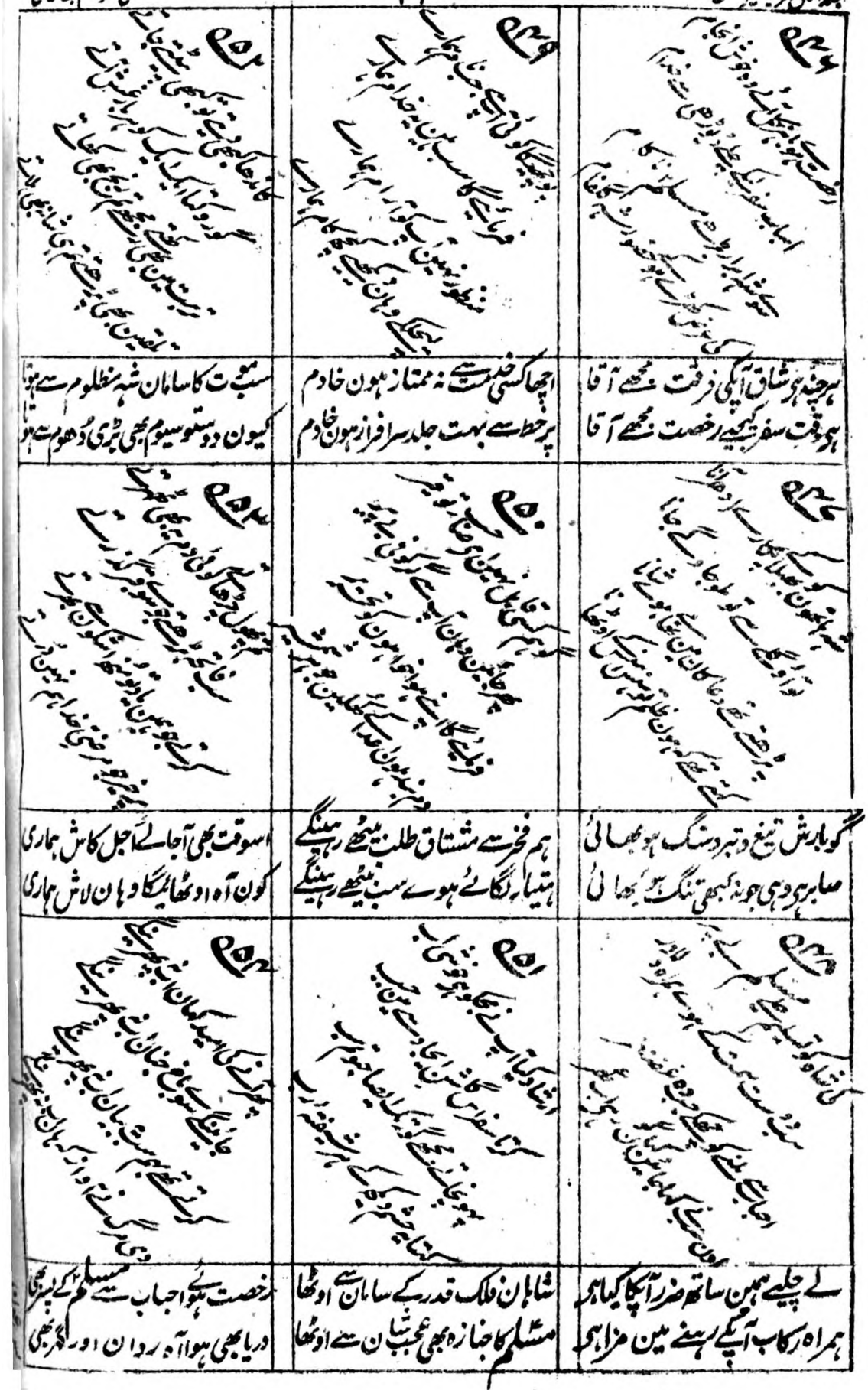
۶۰



بندے کو نہ تھا علم کہ تدبیر یہی ہی
مولا نے کہا خواہش تقدیر یہی ہی

۶۳





۴۹
رخصت ہوئے جو ہمراہ چلے وہ بھی خوش انجام
اصحاب سنے یہ کہ مسلم کا بڑھا ہے اب کام
جو کشتہ ہوا راہ میں مسلم کے ہوا کام
کی نوش کہ ہمراہ چلے آپ کے گمنام

۴۸
فرمایا کہ کل آپ کے جانب ہے ہمارے
منظور نہیں آپ کو اور کام ہمارے
پہنچائیگا وہاں کون یہ پیغام ہمارے
نہ ہوں جو ہم آپ کے ہمراہ ہمارے

۵۱
کاندھا کبھی میت کو کبھی دیتے تھے باہم
گور و کفن ایک ایک کو ہر بار غسل دے
زیارت میں بھی رکھتے تھے ہر بار غسل دے
تلقین میں بھی بار بار غسل دے

ہر چند ہے مشتاق آپکی فرقت مجھے آقا
ہو وقت سفر کیجیے رخصت مجھے آقا

اچھا کسی خدمت سے نہ ممتاز ہوں خادم
پر حط سے بہت جلد سرافراز ہوں خادم

سب موت کا ساماں شہ مظلوم سے ہوتا
کیوں دو ستو سیوم بھی بڑی دھوم سے ہوتا

۴۷
کہتے تھے کہ بھائی کا بھی سر ساتھ لیا جائے
فرماتے تھے کہ لوٹ کے گھر جائے گا جانا
پر رخصت ہوتے وقت یہ فرمایا کہ بھائی
کہتے تھے کہ ہو ہوں غلام تم پہ نثار اپنا

۵۰
ہم کس کی مدد پر ہیں بھروسا ہے تو کیا ہے
پھر جائیں وہاں آپ سے کوئی نہ خفا ہے
فرمایا کہ ہاں ہم کو بھروسا ہے خدا کا
وہ ہے ہمیں اور ہم ہیں فقط اس کے تمنا

۵۲
کہتے تھے کہ بھائی کوئی دم ساتھ نہ چھوڑو
سر کاٹ کے بھی ہاتھ سے دامن نہ چھوڑو
کہتے تھے کہ بھائی کوئی دم ساتھ نہ چھوڑو
کہتے تھے کہ بھائی کوئی دم ساتھ نہ چھوڑو

گو بارش تیغ و تبر و سنگ ہو بھائی
صابر ہی وہی جو نہ کبھی تنگ ہو بھائی

ہم فخر سے مشتاق طلب بیٹھے رہینگے
ہتیار لگائے ہوئے سب بیٹھے رہینگے

اسوقت بھی آجائے اجل کاش ہماری
کون آہ اوٹھائیگا وہاں لاش ہماری

۴۶
کی شاہ نے تسلیم بھی مسلم سے ہو رخصت
سب نے سنے کہ بھیجتے ہیں شاہ مدینہ
احباب سنے کو بھیجتے ہیں شاہ مدینہ
ہوں سب سے کہا بھیجتے ہیں شاہ مدینہ

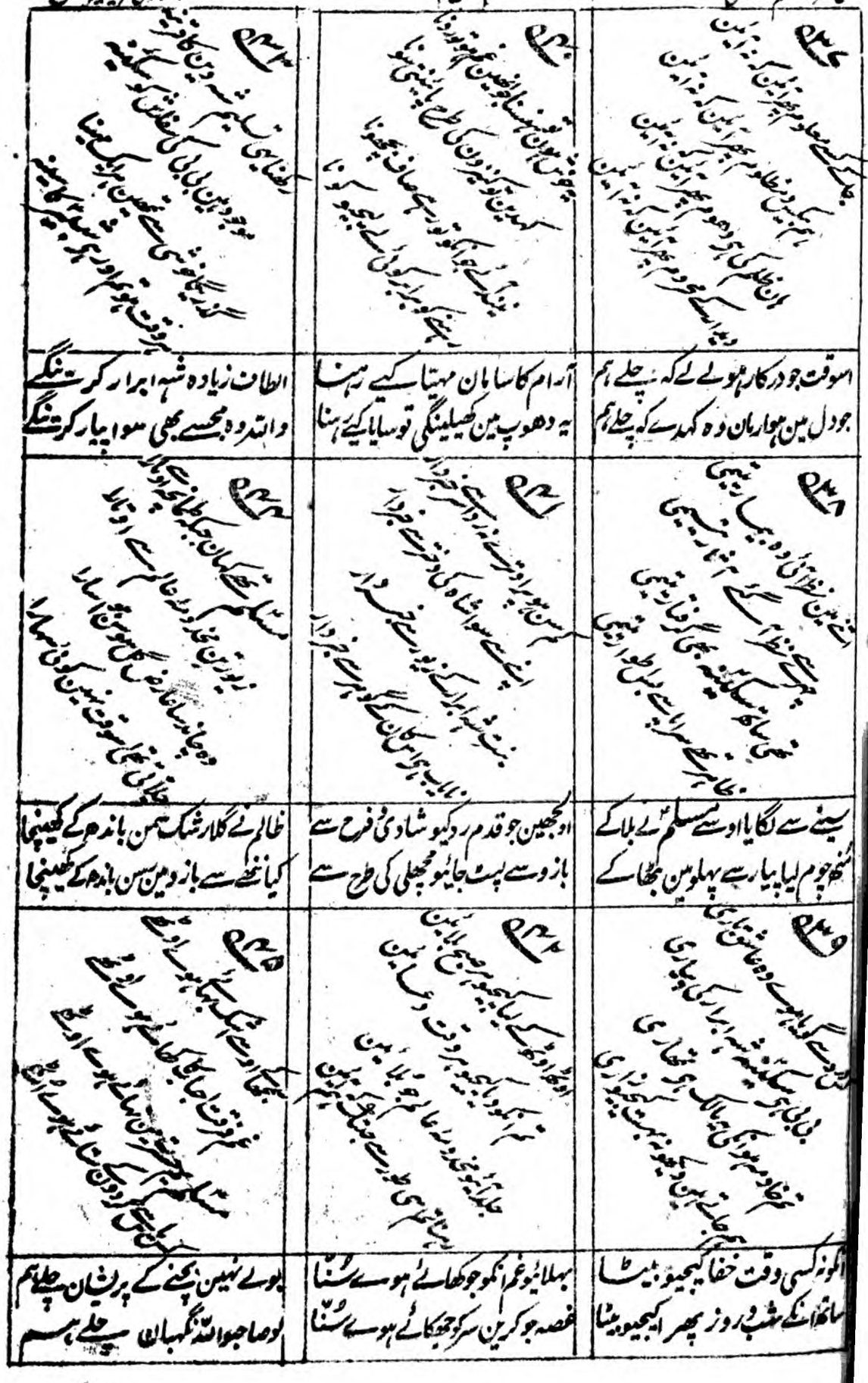
۵۱
کہتا تھا کہ اب آپ سے ہوتی ہے جدائی
کرتا ہے سفر اس کو نہیں ہوتی ہے جدائی
ہوتی ہے جدائی تو کبھی ہوتی ہے جدائی
کہتا تھا جدائی کبھی ہوتی ہے جدائی

۵۳
جانے لگے سو بانو جاں سے بھی گزر کے
کہتے تھے کہ بھائی کوئی دم ساتھ نہ چھوڑو
دی گود سے اور ان کو وہاں سے بھی گزر کے
کہتے تھے کہ بھائی کوئی دم ساتھ نہ چھوڑو

لے چلیے ہمیں ساتھ ضرر آپکا کیا ہے
ہمراہ رکاب آپکے رہنے میں مزا ہے

شاہان فلک قدر کے سامان سے اوٹھا
مسلم کا جنازہ بھی عجب شان سے اوٹھا

رخصت ہوئے احباب سے مسلم کے پسر بھی
دریا بھی ہوا آہ رواں اور اگر بھی



اسوقت جو درکار ہوئے لے کہ چلے ہم جو دل مین ہوارمان وہ کہدے کہ چلے ہم	آرام کا ساما ن مہیا کیے رہنا یہ دھوپ مین کھیلینگی تو سایا کیے رہنا	الطاف زیادہ شہ ابرار کرینگے واللہ وہ مجھسے بھی سوا پیار کرینگے
سینے سے لگایا اوسے مسلم نے بلا کے مُنھ چوم لیا پیار سے پہلو مین بٹھا کے	اوجھین جو قدم رد کیو شادی و فرح سے بازو سے لپٹ جائیو مچھلی کی طرح سے	ظالم نے گلا رشک سمن یاسمن کے کھینچا کیا نخلے سے بازو مین سمن یاسمن کے کھینچا
انکو نہ کسی وقت خفا کیجیو بیٹا ساتھ انکے شب و روز پھرا کیجیو بیٹا	بہلائیو غم انکو جو کھائے ہوے سُنّا غصہ جو کرین سر کو جھکائے ہوے سُنّا	بولے نہین بچنے کے پریشان چلے ہم لو صاحبو اللہ نگہبان چلے ہم

۳۰

۳۱

۳۲

مسلم کے عقب میں جو وہ صیغم نظر آئے
دو چاند پسِ نیّرِ اعظم نظر آئے

شیریں سخن و مہر لقا ماہ جبین تھے
پر حضرتِ مسلم کی جدائی سے حزین تھے

یا ابھی سدھارے حسنؑ سبز قبا بھی
اب یہ بھی چلے جز شہ دیں کوئی رہا بھی

۳۳

۳۴

۳۵

دنیا کی مصیبت سے اگر خانہ نشین تھے
حاضر جو ہوئے پھر نہ پریشان و حزین تھے

موجود نہ تھے جو اونھیں ہر نیک نے پوچھا
ہنس ہنس کے مزاج ایک سے پھر ایک نے پوچھا

اشکوں سے بھرے دیدۂ پرنم نظر آئے
نرگس میں دُرِ قطرۂ شبنم نظر آئے

۳۶

۳۷

۳۸

تقدیر کی تحریں وہ شکستیں ہوئیں آخر
افسوس وہ چرچے وہ نشستیں ہوئیں آخر

معلوم یہ ہوتا ہے دلِ اسوقت حزیں ہے
کچھ دشمنوں کی طبع تو نا ساز نہیں ہے

کہدو دمِ فرقت ہے دمِ نوحہ گری
پھر ہوئیو مل آؤ کہ بابا سفری ہے

۲۱
سب نے کیا وداع فلک پر بٹھا دیا
احباب سب ہی کو تجلی سے پھر گئے
سجاد سے کیا ہر ایک معانق سے پھر گئے
اور روٹھ کے چلا اب کی مسلم کو چھوڑ کر

خورشید کرن سے جو کمر باندھ کے نکلا
تھا جو سفری زاد سفر باندھ کے نکلا

۲۲
مسلم کے جو تھے دوست کھڑے تھے جو سامنے
جا جا کے بیٹھے ہو سے بیٹھ گئے وہ
بیٹھے کبھی اور اٹھ کے کبھی ٹہلنے لگے وہ
آہوں میں کٹی رات تو دم صبح نکلے

گردن کو جھکائے ہوئے ہر پیر و جوان تھا
بیٹھا ہوا گوشے میں کوئی اشک فشاں تھا

۲۳
جب نور جھڑا طائر زرین کے پر دن سے
ملنے کے لیے آئے بہت لوگ گھر دن سے

جب نائب کوچ کے سامان سے نکلے
فرزند بھی مسلم عجب شان سے نکلے

۲۴
مسلم کے ادھر اور ادھر دونوں طرف اور
ہوتے ہیں لیے غازی و اخیار کمیں نو
مسلم کی حسین کی بعد وضو یاد خدا اور

آرام کے دن عیش کی راتیں ہوئیں آخر
وہ صحبتیں وہ لطف کی باتیں ہوئیں آخر

۲۵
سلطان سفر کرتے تھے جلو خانے میں غازی
افسردہ و دلگیر تھے بادیر سلطان حجازی
کچھ دور تک آئے تھے جو مسلم کی نوفیدی
خاموش کھڑی رہ گئی جس جا سے نکلے

۲۶
مسلم کو وداع کرنے کو آئے تھے سب یار
بیٹھا تھا کوئی منہ کو لپیٹے ہوئے رومال
کہتے تھے مبارک ہو سفر بار خدایا
کہتے تھے جو کچھ تو بھی چلتے تھے زبان پر

تھا سب کو الم قاصد سلطان زمن کا
مجمع تھا جلو خانے میں یاران وطن کا

۲۷
ہے دور بہت دیکھیے کب آتے ہیں مسلم
واللہ بڑا رنج ہوا جاتے ہیں مسلم

۲۸
مسلم کے جو تھے دوست کھڑے تھے جو سامنے
جا جا کے بیٹھے ہو سے بیٹھ گئے وہ
بیٹھے کبھی اور اٹھ کے کبھی ٹہلنے لگے وہ
آہوں میں کٹی رات تو دم صبح نکلے

گردن کو جھکائے ہوئے ہر پیر و جوان تھا
بیٹھا ہوا گوشے میں کوئی اشک فشاں تھا

۲۹
جب نور جھڑا طائر زرین کے پر دن سے
ملنے کے لیے آئے بہت لوگ گھر دن سے

جب نائب کوچ کے سامان سے نکلے
فرزند بھی مسلم عجب شان سے نکلے

۱۰
مسلم کا نمونہ کوئی دنیا میں نہ پایا
نیسے اخلاق شہ سلطان حجازی
فرخ شہ والا گہر اول ہین یہ نازی
حیضنا ہی وطن چین کی ہر شیدہ بازی

۱۱
کیا مجمع علم و عمل و راز ہین مسلمؑ
شبیرؑ کے انجام کا آغاز ہین مسلمؑ

۱۲
کیا ہین مسلم کے سفر کا یہ قرینہ
افسوس اور حیرت سے نظر آتا ہی مدینہ
پھر جائینگے سب کوفہ کے دیوان دل ہین ہی کینہ
دشمن نہین ہین ایمان کا یہ

۱۳
کوفے کو انھین آج تو بھجواتے ہین شبیرؑ
کل دیکھنا یہ بھی کہ چلے جاتے ہین شبیرؑ

۱۴
ای مہر و شو وقت سحر دور نہین ہی
ہشیار کہ ہنگام سفر دور نہین ہی

۱۵
فریاد کہ آخر ہین ساحل دو دی ہین
کوفے کا دم بھرتے ہین غافل دو دی ہین
پہلے انھین کوفہ نے شہ عادل دو دی ہین
ہونگے جو فنا دو دی ہین

۱۶
احباب کو پیغام سفر دیتے ہین مسلمؑ
قتل شہ والا کی خبر دیتے ہین مسلمؑ

۱۷
مسلم کے سفر کی جو گئی ان کو خبر نیند
سلطان حجاز سو گئے ہو مرد خدا نیند
بیچین ہوئی مسجد و گھر صحن و در نیند
مسجد ہی ہوئی نہ

۱۸
مردان خدا زاہد و غازی ہوے بیدار
آواز اذان آئی نمازی ہوے بیدار

۱۹
سیاحون کو مرغوب بیابان کی ہوا ہی
جو طالب غربت ہین انھین گھر بھی سزا ہی

۲۰
گلشن مین ای جو بلبل مرغ سحری ہی
پروانون مین تو شمع فلک بیدری ہی
ہر شہر و جنون مین کہ دلاور سفری ہی
کہتا ہی جہان شہ

۲۱
رنج و غم صبر و شکیبائی کے دن آئے
لو شرب و لیطی کی تباہی کے دن آئے

۲۲
یارون کو پے ذکر جو یارون نے اوٹھایا
سجادۂ مہتاب ستارون نے اوٹھایا

۲۳
اسوقت عجب کوچ کا سامان بندھا ہی
آواز اذان بھی ہمین آواز درا ہی

۱

مرثیہ حسینؑ ابن علیؑ ابن ولی ہین
کونین کے مختار ولی ابن ولی ہین
یہ عالم اسرار خفی اور جلی ہین
مظلوم مرے ہین یہ مرے ابن ولی ہین

۲

ہوتون پہ ہے فریاد دلون مین ہے تڑپ یا
دھوکا ہوا ہے اشکون سے چشمون مین ہے تپ یا
ہے آگ کہ گل ہے کہ شفق ہے کہ لپٹ یا
یہ شعلہ ہے یہ بجلی ہے یہ دل ہے کہ تپش یا

۳

کیون کر نہ ہو ہر ایک کا دل ہاتھ سے بیکل
ہے ہے ہوا ہر ایک کا غم سے برا حال
ہے ہے ہوا ہر ایک کا غم سے برا حال
ہے ہے ہوا ہر ایک کا غم سے برا حال

یون قتل دل صاحب معراج ہوے ہین
خود فرق شہادت کے لیے تاج ہوے ہین

ماتم کو گریبان تو گل پھاڑ رہے ہین
سب سرو چمن سبز علم گاڑ رہے ہین

لوٹا نہین پیاسا کوئی مذبوح لہو مین
تڑپا کیے بھی فاطمہ کی روح لہو مین

۴

بن ایک پیمبر نہ شہادت نہین پائی
ایسی کسی مظلوم سے دولت نہین پائی
پایا ہے جو کچھ بخشش رحمت نہین پائی
دنیا مین کسی نے یہ اذیت نہین پائی

۵

ہے روح محمد شہ مظلوم کا ماتم
ہے فاطمہ زہرا کی بھی مغموم کا ماتم
ہے فخر خدا حیدر کرار کا ماتم
ہے ہے ہے حسینؑ ابن علیؑ ابن ولی کا ماتم

۶

سرداروں کو یون فوج سے چھٹتے نہین دیکھا
یون باغ کسی پھول کا لٹتے نہین دیکھا

یہ گنبد فیروزہ مین سیارے کہان ہین
بالاے فلک اشک فرشتون کے رواں ہین

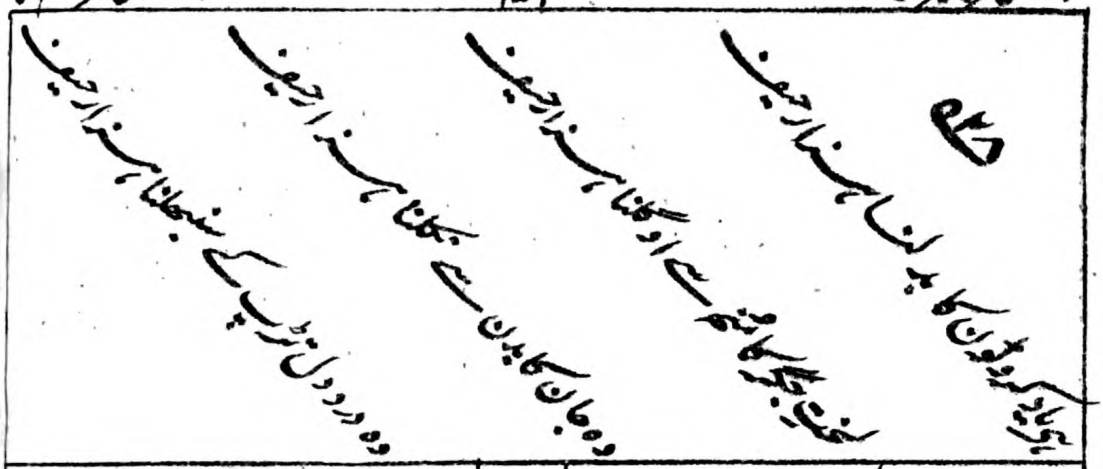
کیا سخت مصیبت ہے سلیمان سے دغا کی
اونگلی کٹی خاتم کے لیے عقدہ کشا کی

۷

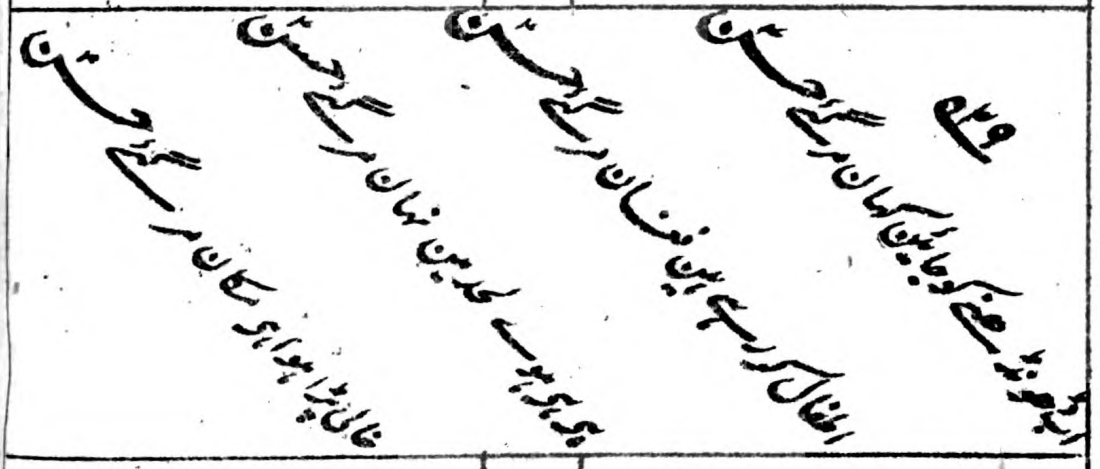
بالاے سنان کسکا سر پاک چڑھا ہے
مرکے بھی کسی شاہ نے قرآن پڑھا ہے

قربان ہے عشق شہ دین کی کششون پر
گلشن مین ٹپکتی ہے صبا سرو وشون پر

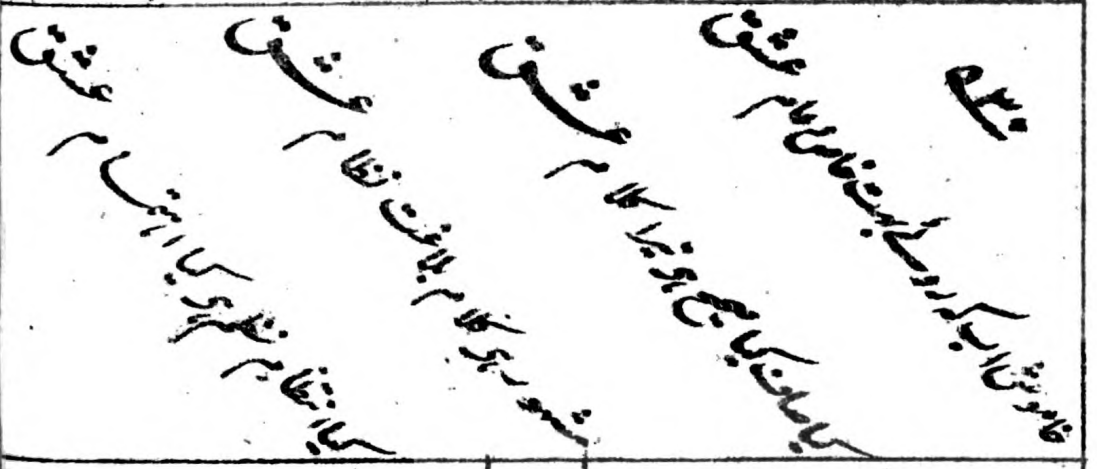
شہ سا کہون مظلوم کسی کو تو خطا ہے
کچھ نائب مولا کو جو کہیے تو بجا ہے



دل خون ہو کے گھر کی اداسی سے بہ گیا | تھے دو چراغ ایک بجھا ایک رہ گیا

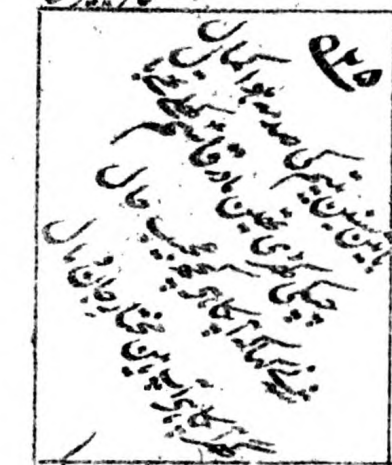


یہ یاد ہائے محنتِ شیرِ خدا ہوئی | گھر ہو گیا تباہ قیامت بپا ہوئی



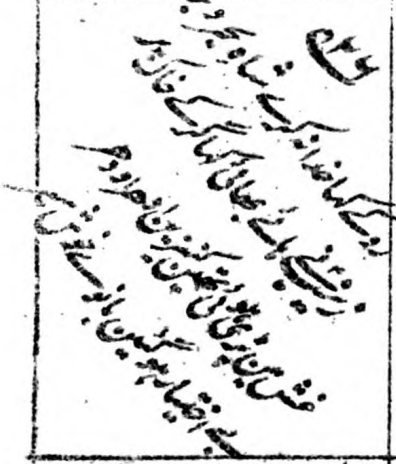
لیل و نہار شغل تو وصفِ امام باد | زہر حسد نصیب حریفان مدام باد

۱۹



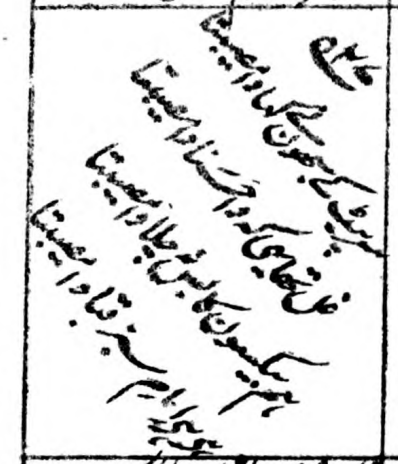
بھائی ہوے شہید بڑا قہر ہو گیا
جینا ہمین خدا کی قسم زہر ہو گیا

۲۰



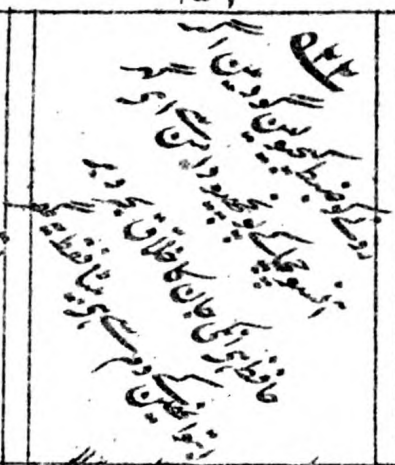
آنسو رواں تھے سیدو والا کی یاد مین
گردن جھکائے بیٹھے تھے بابا کی یاد مین

۲۱



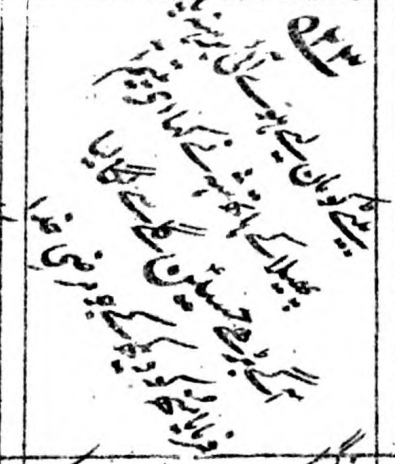
کہنا امام را ہمنما ہین تو آپ ہین
بابا ہین تو آپ چچا ہین تو آپ ہین

۲۲



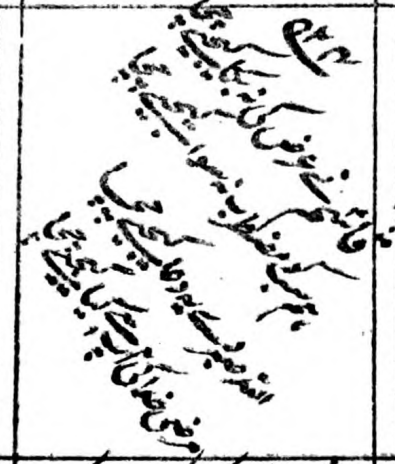
حال انکے دشمنون کا اگر غیر ہو گیا
یہ جان لو کہ خاتمہ بالخیر ہو گیا

۲۳



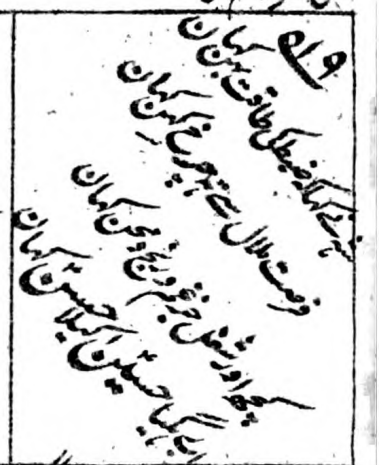
سونگھی کمال پیار سے اوس آہ لقا کی بو
مٹی بھرے لباس مین تھی مجتبا کی بو

۲۴



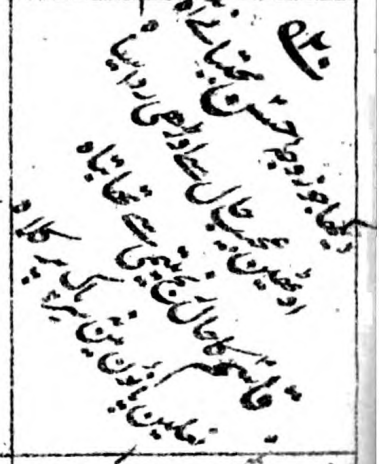
عمر خضر جناب کو مالک عطا کرے
حضرت ہماری لاش اوٹھائین خدا کرے

۲۵



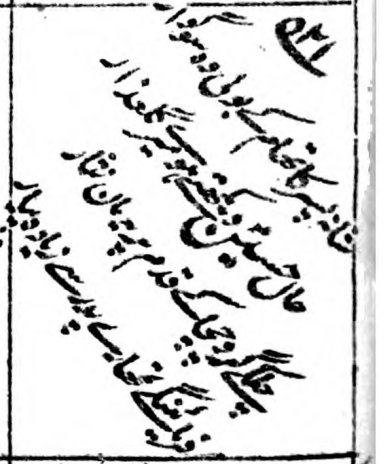
اچھا ہی چین اب جو نہ آئے حسینؑ کو
اللہ اوسنے جلد ملائے حسینؑ کو

۲۶



چلائین آو صاحبو آہ و بکا کرو
جی بھر کے ماتم حسنؑ مجتبا کرو

۲۷



زہرا و مصطفےؐ و علیؑ کو لقب ہوا
تابوت پر بھی تیر چلے کیا غضب ہوا

۱۰
پیمان سبان فبرکیا آفتاب کو
مٹی سجھون نے دی خلف بوتراب کو
بخشے حسینؑ سے ہوئی خلعت عجاب کو
دیدیا بھائی برادر عالی جناب کو

آنسو بہاتے فاطمہؑ کے نورعین نے
چھڑکا لحد پر آنکھوں سے پانی حسینؑ نے

۱۱
کہنے لگے یہ دیکھ کے سب کنبے والے رو
خالق ہی اب امام سوم ہو گیا غضب
دولت سر امین پہ چلیں یہ ہیں ارمان
سب کے جیال کو ہو گا بڑا تعب

ناموس مین برے آخذ اجائیے حضور
بچون کو پیار کیجیے سمجھائیے حضور

۱۲
کہنے لگے حسینؑ برادر سے رو بہ رو
آتے تھے ہم تو آپ سے ملنے کو بار بار
گھر کی طرف نہ آپ نے کی ایک دن نگاہ
بیٹھے ہیں آپ کیون سر رستہ ہو سوگوار

ہمکو چھپائے کون ہو اگر بڑی چلے
پوچھے نہ کوئی اب جو گلے پر چھری چلے

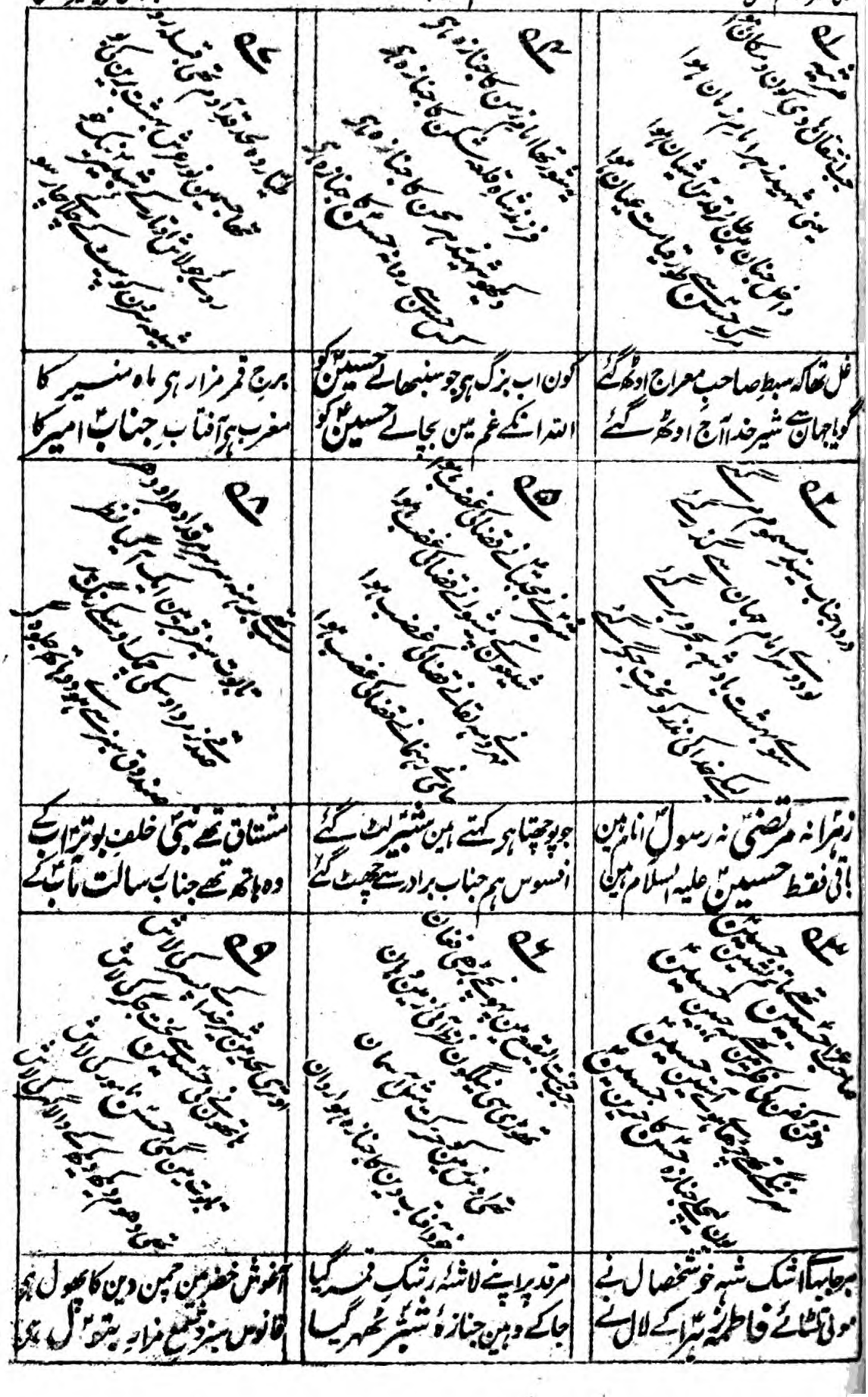
۱۳
رخصت ہوئے حسینؑ جو عالم حزن کا تھا
کہنے لگے برادر خاقان نگاہبان
اٹھے حسینؑ چھوڑ جلالت کو یہان
بھائی برادر آپ ہین تنہا یہان کا ہان

رفتار ہی محال وہ صدمے گذر گئے
ہی ہی غضب انھین کے بڑے بھائی مر گئے

۱۴
بے آپکے نہ آئیگا تا صبح چین آج
تنہا نماز شب کو پڑھیگا حسینؑ آج
پہونچا کے رخصت آپکو چھوٹے بڑے ہوئے
ڈیوڑھی مین روتے ہین اکیلے کھڑے ہوئے

۱۵
عصمت کے سر پہ آپ ہین شفقت کے سائے
ڈیوڑھی مین ابن فاطمہ کے نور عین کے
فضہ کہا کہ فاطمہ کے نور عین کے
فرمائیے کہ دن بھلا کیونکر حسینؑ نے

رونق نہین وہ کثرت نور و ضیا نہین
سب گھر مین ہین فقط حسنؑ مجتبا نہین



۱۲۷

خدا سے عرش و فرش ہیں ہوئی اسفندیار بھی
قبر سے سر کو پیٹتے کے باہر سے دی صدا
کیا غش ہوئے علی ولی ہو گئے سب
فقیر بھاری حیدر صفدر سے کی نفیر

میرے حضور باغِ جہان سے گذر گئے		قبر غضب ہوا اسد اللہ مر گئے

۱۲۸

اے عشق بس خموش کہ ہر دل کو اضطراب
ہنگام اب دعا ہے سر ہر جرح ہو ترا
رحمت سے بخشدے جو یا مالک دیر حساب
یہ عرض مشت خاک ہے فرد فتوح اب

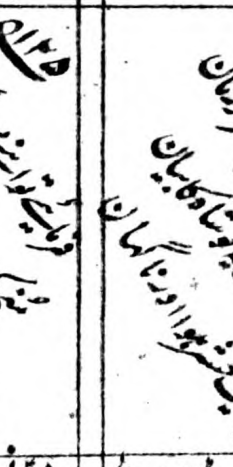
اے بے نیاز ہو نہ اذیت فشار میں		آئیں مدد کو حیدرِ صفدر مزار میں

۱۱۸



روتے ہو کیا گریہ و زاری کا وقت ہی
سر کو ہٹو پدر کی سواری کا وقت ہی

۱۱۹



پہنو زرہ کو زیب کمر ذوالفقار رہو
دلدل کھڑا ہی صاحب دلدل سوار ہو

۱۲۰



مضطر ہیں سب حسینیں ہی تو سل حضور کی
بے آب و دانہ کل سے ہی دلدل حضور کا

۱۲۱

کچھ دن سے خود بخود قلق ایسا کیا ہی آج
فدوی خبر کے واسطے حاضر ہوا ہی آج

۱۲۲

بے لیکے نام شاہ زمن بیٹتی ہوئی
ڈیوڑھی سے آئی ایک دو طفن پیٹتی ہوئی

۱۲۳

بی بی سحر قریب تھی جو آپ مر گئے
بھائی بہن یتیم ہوے باپ مر گئے

۱۲۴

پھینکا قلق مین جسم سے زیور اوتار کے
زینبؑ سے کی یہ عرض دو طفن نے پکار کے

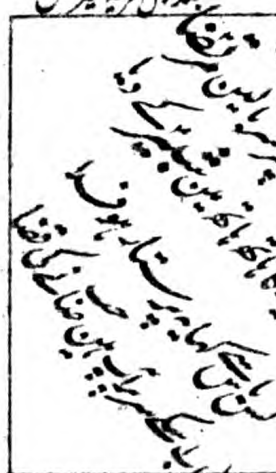
۱۲۵

زینبؑ نے پوچھ کے حسنؑ بے نظیر سے
چادر اوڑھائی روئے جناب امیرؑ سے

۱۲۶

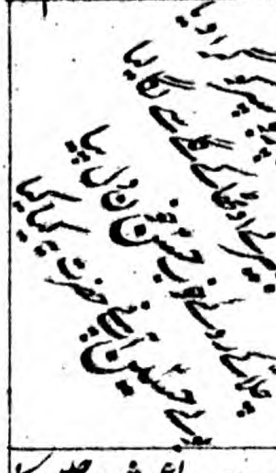
کون اب یہ پاس آہ کریگا کنیز کا
اب کون ہی جو بیاہ کریگا کنیز کا

۱۱۰



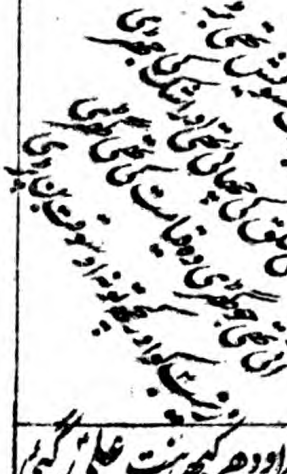
تڑپین جو دن کو پیٹ کے کوٹھوں سے پھر پڑین
ہی ہی خدا کے شیر کہا اور گر پڑین

۱۱۱



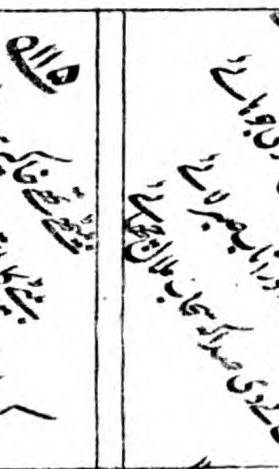
پٹین جو لیکے نام نبیؐ کے وزیر کا
پرسا دیا سبھون نے جناب امیرؑ کا

۱۱۲



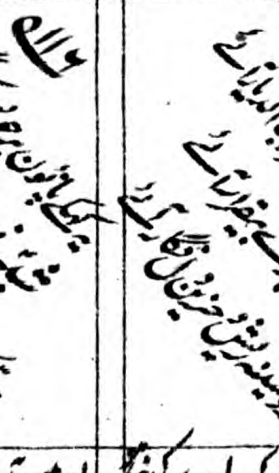
تھے بیقرار مہرا امامت کے واسطے
نے گھر دن سے لوگ عیادت کے واسطے

۱۱۳



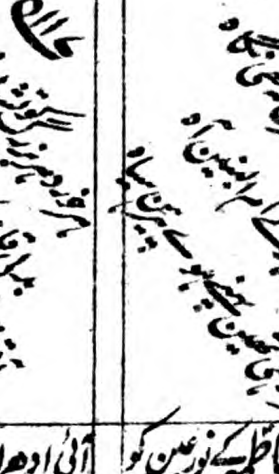
سعبود کا مصلی نایاب اوٹھ گیا
دنیا سے زیب منبر و محراب اوٹھ گیا

۱۱۴



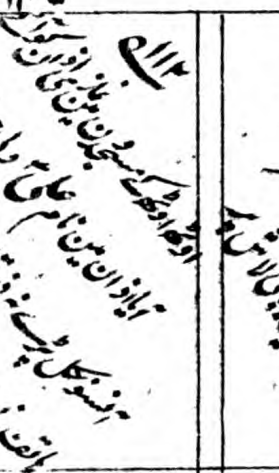
کہتے تھے ذوالجلال کے پیارے کی خیر ہو
ہم سب کی زندگی کے سہارے کی خیر ہو

۱۱۵



میں ڈھونڈتی ہون فاطمہؑ کے نورعین کو
لوگو کدھر ہین جلد بتاؤ حسینین کو

۱۱۶



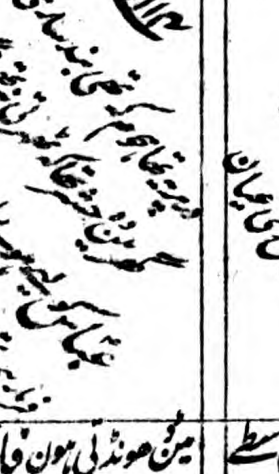
ہوگا نہ عذر اسے کسی خدمت سے کام سے
ہشیار یا حسینؑ اس اپنے غلام سے

۱۱۷



مادر ہین آپ اور یہ باعث ہی چین کا
عباسؑ تو ہی قوت بازو حسینینؑ کا

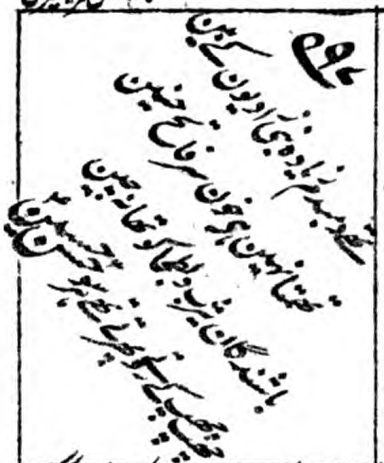
۱۱۸



آئی ادھر اودھر کبھی بنت علیؑ گئی
سر کھولے ایک سمت کو زینب چلی گئی

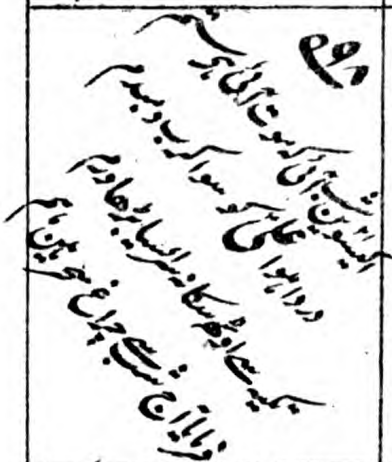


۹۱



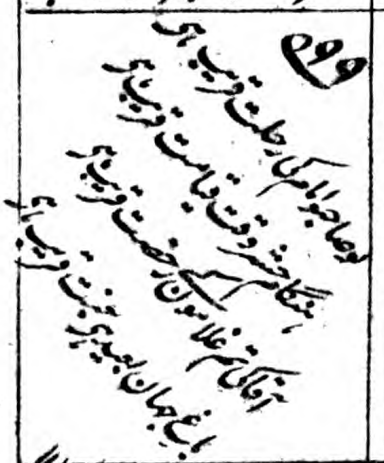
دانائے سرِ غیب یہ کیسا غضب ہوا
جبرئیل بولے قتل امیرِ عرب ہوا

۹۲



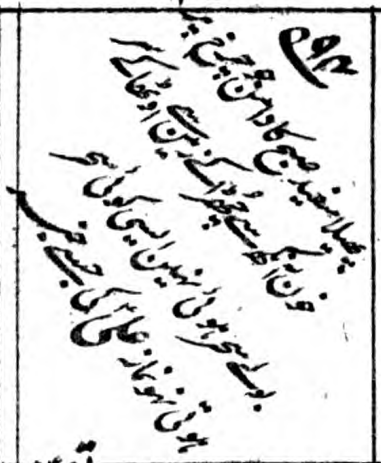
رکن رکینِ رونقِ دین و امیدِ شاہ
سردارِ آسمان و زمین و امیدِ شاہ

۹۳



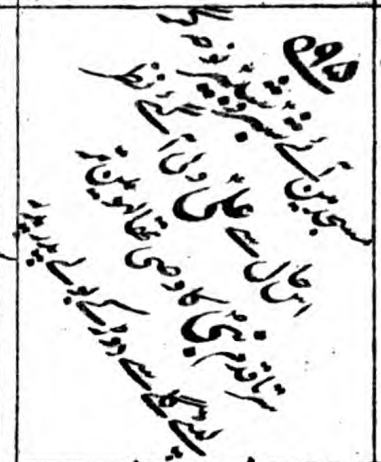
آدم وہی تھے چاک گریبان کیے ہوئے
بیٹھے تھے گود میں سرِ زخمی لیے ہوئے

۹۴



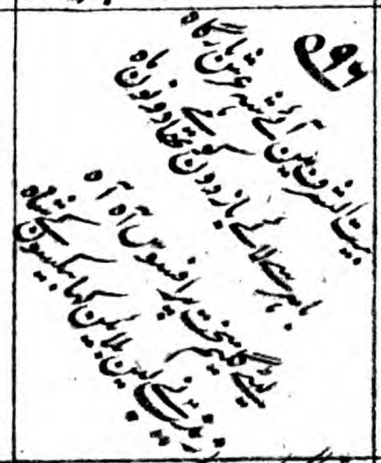
معشوقِ بے نیاز کا عاشق ہے مرتضیٰ
رہنا گواہ صبح کہ صادق ہے مرتضیٰ

۹۵



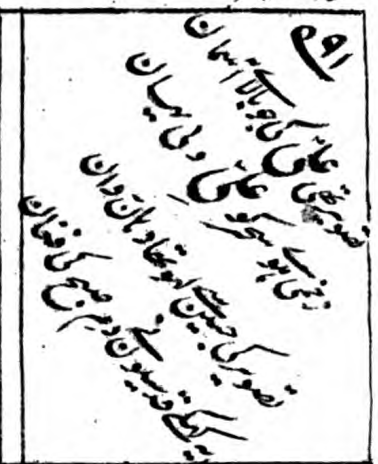
دامن سے دونوں خونِ جبین پونچھتے رہے
گرد اُنکے مُنھ کی خود شہِ دیں پونچھتے رہے

۹۶



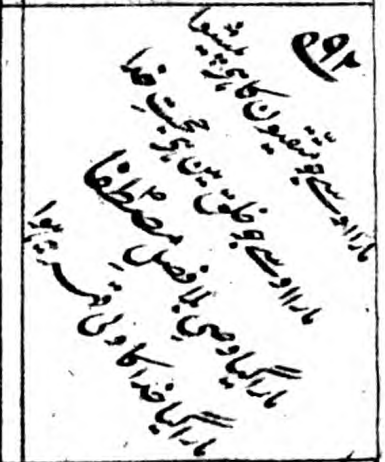
اوٹھیے گلیم کہنہ سے کچھ اور لاؤں میں
ارشاد ہو تو اپنی ردا کو بچھاؤں میں

۹۷



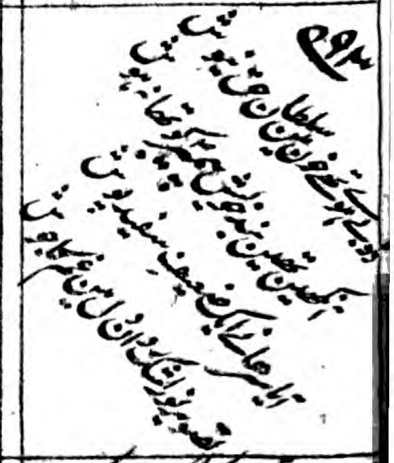
کی آہ دل کو تھام کے نزدیک جو گیا
رنگ جناب شیر خدا سبز ہو گیا

۹۸



شہزادیوں نے ماتمِ شاہِ عرب کیا
حضرت نے سب کو بہرِ وصیت طلب کیا

۹۹



صدمے سے انس و جن و ملک جان کھوئینگے
آقا ہمارے مر گئے یہ کہکے روئینگے

۸۱

بجلی نہ تھا وہ ذوالفقار تھی اور ایک دن تھی
اوجین فقط چمک تھی لہو مین یہ غرق تھی
گھوڑے کو خوب تھی تو کبھی سوئے ترک تھی
شیر زن زمین خنجر کے بالا سے فرق تھی

چمکی جو تن مین وہ اگر آئی یہ حسین پر
یہ چرخ پر گئی تو گری وہ زمین پر

۸۲

دیکھا جو وار خالی تو گھوڑے کی بھی گئی
ہر ایک وہ ہوئی تیز کہ جس سے خطا گئی
ہر فرق ملک سے بر ق کی مانند جا گئی

یکبارگی سے رعد بھی خاموش ہو گیا
نعرہ سنا علیؑ کا تو بیہوش ہو گیا

۸۳

وہ ضعف ہے کہ ہل نہین سکتا ہے یہ بدن
سینہ ہے چھلنی پشت پہ ہین زخم کے دہن
ہر سمت سے ہے خون کا جاری مثل رسن

تیغ ستم ہے اور سر مرتضیٰ علیؑ
سب روزہ دار روتے ہین کہہ کہہ کے یا علیؑ

۸۴

بس تیغ ابن ملجم غدار چل گئی
مولا گرے تو کانپ کے مسجد سنبھل گئی

۸۵

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۸۶

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۸۷

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۸۸

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۸۹

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۰

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۱

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۲

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۳

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۴

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۵

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۶

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۷

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۸

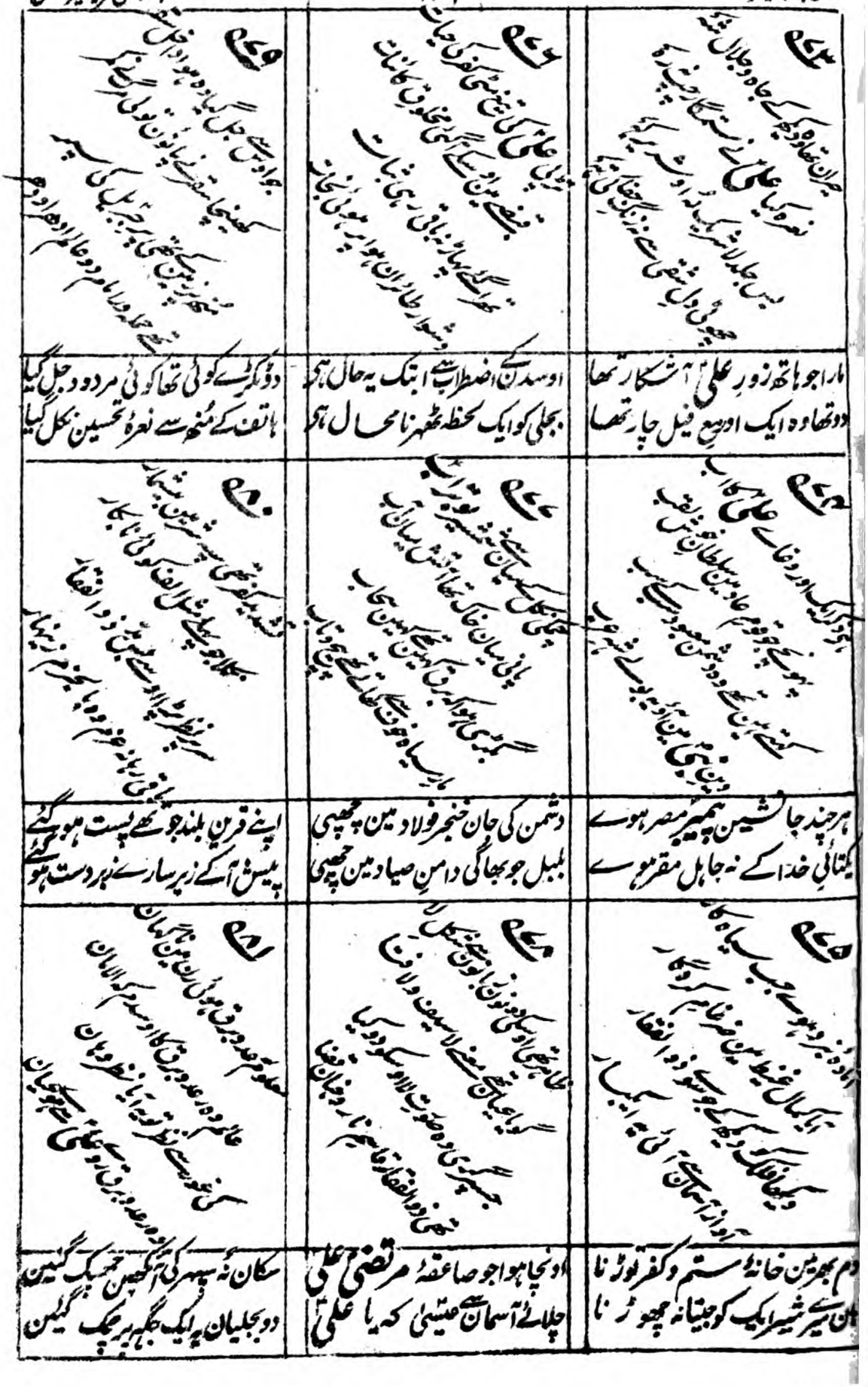
بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۹۹

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر

۱۰۰

بس ایک جا سے تیغ کا کرنا تھا وار کام
اچھی طرح ہوئی نہ گرفت کار کے مدام
سجدہ ہوا تمام اور اٹھایا علی نے سر



مارا جو ہاتھ زورِ علیؑ آشکار تھا
دو تھا وہ ایک اور بہ صد فیل چار تھا

اوسد ان کے اضطراب سے تا بک یہ حال ہے
بجلی کو ایک لحظہ ٹھہرنا محال ہے

دو ٹکڑے کوئی تھا کوئی مردود جل گیا
ہاتف کے مُنہ سے نعرۂ تحسین نکل گیا

ہر چند جانشین پیمبرؐ مصر ہوئے
یکتائیِ خدا کے نہ جاہل مقر ہوئے

دشمن کی جان خنجرِ فولاد میں چھپی
بلبل جو بھاگی دامنِ صیاد میں چھپی

اپنے قرینِ بلند جو تھے پست ہو گئے
پیش آ کے زیرِ سارے نہر دست ہو گئے

دم بھر میں خانۂ ستم و کفر توڑنا
شانِ سریرِ شیرِ ایک کو جیتا نہ چھوڑنا

اونچا ہوا جو صاعقۂ مرتضیٰ علیؑ
چلائے آسمان سے عیسیٰؑ کہ یا علیؑ

سکان نہ سپہر کی آنکھیں جھپک گئیں
دو بجلیاں پہ ایک جگہ پر چمک گئیں

۶۴
اس بحر سے اوسکو ہو حاصل عبور یقین
بیمت عالی سے کی اوللہ دل نے قوی یقین
غالی یہ قصہ حضرت واندرہ سے نہین
سب یہ کلام میں کوئی بات بنا کے کہتا ہون یقین

۶۵
فتح محمدی سے بڑھا ایک جوان
وہ کل شہید ہوا وہ سرا غازی ہو اروان
بہر جہاد دوسرا غازی ہو اروان
جرات پر اوس جوان کی فدا آسمان

۶۶
آیا لوہین دوڑ کے جسم وہ نوجوان
پھر کون تھا کہ جاکے جلالت سے ہو عیان
محبوب وہ اجلال مشوش ہو کیون حال
لائے یہ جبرئیل امین حکم ذوالجلال

الفاظ خوب خوب ہین بندش لطیف ہی
اس سے نہین غرض کہ روایت ضعیف ہی

وہ نیک ادھر سے اور اودھر سے لعین چلا
اسلام سو کو کفر ستم سوے دین چلا

جو چاہو کوئی دخل نہین اسمین دیر کو
بھیجین ملک کی فوج کو یا اپنے شیر کو

۶۷
فرش عزا بچھا ہی پڑا صوت ہو ہوا
ہر ایک سے بیان کی نوع شعلہ زار
ہاہا جدا تھا فیل کی خرطوم بھی جدا
اصحاب فیل کلب سے گئے غلغلہ ہوا

۶۸
نکلے جہاد کو مع اصحاب مصطفا
ہر حفظ شہر بیان شیر کبریا
جسمین ہوا وہان صف دشمن کا صاف ہی

۶۹
دریش کیا نبی کو ہوئی دل کو دغا

مشکلکشا نہ تھے کسی کافر کو ڈر نہ تھا
خوش تھے کہ شہر علم کے ہمراہ در نہ تھا

آیا زوال کفر پر اوسکے کمال سے
کانپی قمر نے کوہ کی چوٹی ہلال سے

جب کھینچلین زمین کی رگین جبرئیل نے
پہونچا دیا علی کو خدائے جلیل نے

۷۰
گلزار علم اوسکے ستم سے اوجاڑ تھا
وہ سنگدل سبھون کی نظر مین پہاڑ تھا

دل سے کہا کہ چل جو تجھے کچھ شعور ہی
دیدار مصطفے دم آخر ضرور ہی

بدکیش کانپکے صفت کوہ ہٹ گیا
مثل براق فیل سے دلدل لپٹ گیا

۷۱
کلزار دو طرف ایک عدو دو بکا رتھا
فیل سیاہ پردہ سیہ کار تھا سوار
زور آوروں مین طاقت و قوت کی تھی شمار
اوس بد سے کیا کسی سے کبھی ہیلوان ہارا

۷۲
آواز دی رسول نے یا علی مدد
جبرئیل نے کہا کہ یا ابن العرب مدد
آواز جو رسول نے دی یا علی مدد
لبیک یا رسول علی نے دیا جواب

۷۳
بولے نبی علی کو یہان بھیجا کس جناب
جبرئیل نے کہا کہ یا ابن العرب جناب
آواز جو رسول نے دی یا علی مدد
لبیک یا رسول علی نے دیا جواب

۷۴
گلزار ہو گیا جو زمرد کا زار زار
ہر صف صف سے نکلے سپاہ نامدار
گلگون مرتضی سے کیا ہیبت سوار
گلگون نے نعرہ مارا تو نعرہ کیا سوار

۵۵

مرتضیٰ کا لال
دیکھا فلک کو اور کہا سکندر و دارا کجا
بولا ملک کے بھائی کا شانہ وہ فور و سال
ہشیار بھائی جان کہ آرام ہے مجال

ہین کیمین سر ستونون سے اوتارے کیا کرین
مارا ہمین تمہین بھی جو مارے تو کیا کرین

۵۶

یون بھائی جان دیکھے ہوون آپ کو کہم
کیا یاد کرتی ہو گی ہمین ہمشیرہ ہم
بیٹھے نہ ہونگے ہمین شہا بیٹھے ہم
بابت غریب پرور ہین جذبات سوے ہم

ہی عادت غریب نوازی امام مین
مصروف ہو گئے وہ کسی اور کام مین

۵۷

انسان عرش مین ہے یہ کہتے ہو کس لئے
کہتے ہو ہم بابا یہ ارشاد دو ہمین

ہوکیون نہ دور دور نبیؐ کے وزیر کا
ہی آج اختیار شہ قلعہ گیر کا

۵۸

جاتے حسینؑ بھائی کے گھر دن ہی کیون نہ ہو
بھائی نے جانے پائے نہ پدر اب کبھی
آتی ہی شام کیون نہین سے پدر اب کبھی
شاید یہی ہماری سکے بندگی بجا اب کبھی

شب کو اکیلے باغ مین بھائی ڈرینگے ہم
یا اگر نہ آئے تو پھر کیا کرینگے ہم

۵۹

آنسو ہے خلق سے یہان خاصا بیان حال
پڑھکے نماز بیٹھے ہو حضرت علیؑ کے لال
دن کو سہا تو دل کو زیادہ ہوا ملال
کیا کیا نہ کھون کے پھرے ہے خطا دونون نہین

رونق تھی جنکے دم سے وہ دشمن کے پاس تھے
سنسان تھا مکان علیؑ بھی اداس تھے

۶۰

کہتا ہے کون خانہ خراب
کہتا ہے کون خانہ خراب
کیا دیکھتا ہے دشمن خانہ خراب
کیا ہو گیا ہے تجھ کو ترا کیا خراب

کچھ ہو بغیر انکے یہ حکم خدا نہین
کوئی بھی پنجتن کے سوا آسرا نہین

۶۱

یہ ہو سکے ہمین جیتے جی یہ ستم کہین
انسان عرش مین ہے یہ کہتے ہو کس لئے
کہتے ہو ہم بابا یہ ارشاد دو ہمین

یہ حال ہی کسی کو کسی کی خبر نہین
ہی کشمکش پدر سے شنا سا پسر نہین

۶۲

دیکھا حسینؑ نے وہان کا
حیدر کے سب ہیں بچے یہان
شبیر کو اپنے جلد بلا لیجئے یہان
شبیر خدا ہیں ہیں یہان ہیں وہان

روایہ خواب دیکھکے بیدار جب ہوے
شہ نے کہا کہ ہو گئی دیری بڑی خطا

۶۳

جلدی سے گلے لگ گئے شہ دونون قمر ملے
دن بھر کے بعد جو بھی پدر سے پسر ملے

۴۸

پیارون کو بھیجو کہ چھپا کے چھپا کے چمن
بھیجے علی حسین کو جناب حسین کو
ہی کارسا نشاد و کمد ارب شرین

۴۹

بلبل پکارتی تھی یہ شانِ جلیل ہی
نرگس اداسی ملال سے اب تک علیل ہی
شہزادون پر کبھی یہ مصیبت پڑی نہ تھی

۵۲

اوسمیں کہا جو میر نے گل سے مرتضیٰ علی
بیکار پھولے پھلے تمہیں چمن میں ہو علی
شاخ خجالتی گل اسپر سے علی

گھبرائیو نہ وقت الم رہ نہ جائینگے
ہم شام تک ضرور تمھین لینے آئینگے
مان باپ ہون جدا کوئی ایسی گھڑی نہ تھی
محنت جو کی تھی خوب تو بیحال ہو گئے

۴۶

ہی اختیار غیر برا ہی جو سست ہو
خاشاک اوٹھاؤ جلد گلستان درست ہو

۵۰

بلبل پکارتی تھی یہ شانِ جلیل ہی
نرگس اداسی ملال سے اب تک علیل ہی

۵۳

باہم گلون مین ہاتھ تھے پھولون کی ہار سے
کیا سو رہے تھے لپٹے ہوے دونون پیار سے

۴۷

شبنم تھی آب شرم نہایا کیے چمن
تا چار دونون پھول بنایا کیے چمن

۵۱

جبریل بنکے صورتِ سلمان جو آگئے
لاے ہو کہ بہشت کے میوے کھلا گئے

۵۴

گلچین کہین گرے کہین صیاد گر پڑے
سب قمریان تڑپ گئین شمشاد گر پڑے

۳۴

ظاہر مثال شمس ہین میر ابو الحسن
کھولا نہ منھ کسی سے مین جز ابجد ہی سے سن
کہتے ہین جو کہ جبین پہ جسکی ہو یہ شکن
ہین آفتاب ہاتھون پہ اسکے گرہ کرن

۳۵

ہے ضطراب چین کی صورت نہین کوئی
حضرت ادائے دین کی صورت نہین کوئی

۳۶

آیا علی سے یہ کہا ابو الحسن نے
ممکن ہے جیسے علیحدہ رکھتا ہون بچون سے تن
ویسے ہی رکھتا ہون بابا میں تمھین
مدت سے فضل ہے یہ تمھارا ہے یہ سخن

۳۷

تاروں کو اپنے ساتھ لیے وہ قمر چلا
اوگلی کو پکڑے ایک ادھر ایک ادھر چلا

۳۸

بیٹون کا ہاتھ تھامے ہوئے شہ ذوالجلال
نکلے حرم سے لوٹنا تھا شام کی سماں
سائل ہوئے یون کہنا کہ اے وارث جہاں
گر جانا ہے ہوا وہ تو نہین بات کچھ یہان

۳۹

زہرا کو رنج دیکے عدو انکو لیگئے
حاجت روا خلق خوشی سے چلیگئے

۴۰

جب یہ سنا وصی نبی سوچنے لگے
شرماے سر جھکا کے علی سوچنے لگے

۴۱

انکی کیا رحیم شہ شاہ فلک وقار
تھا ایک شخص ایک کا مدت سے خدا
فکر اور وسواس مین مین آخانہ تھا قرار
اصلا نہ کار گر ہوئی تدبیر کی ہزار

۴۲

مالک ہی تو نے دی ہی ضیا مہر و ماہ مین
دیتا ہون اپنے شمس و قمر تیری راہ مین

۴۳

خادم قدیم طفل سخاوت علی کا ہی
یارو بلند نام جہان مین سخی کا ہی

۴۴

لائے ہین تیرے پاس یا ضبی نبی کے گل
لینا جو اپنا زر تو یہ دینا ہمارے گل

۴۵

سینہ پر ایک سخت ندامت کا سنگ تھا
دل اوسکا دسبدم کے تقاضے سے تنگ تھا

۴۶

تحریر کی یہ دیکھیے صبر امام کو
ہم اپنے دونون چاند منگا لینگے شام کو

۴۷

نکلا علی کے گھر سے جو وہ ماہ بے نظیر
ہمراہ تھے حسین و حسن شاہ دین پذیر
دیکھا جو ایک شخص کو ہمراہ اسکے غیر
بولا وہ ایک طرف سے شہ عرش سریر

۴۸

ہے ضطراب چین کی صورت نہین کوئی
حضرت ادائے دین کی صورت نہین کوئی

۴۹

آیا علی کے پاس ابو الحسن
ممکن ہے جیسے علیحدہ رکھتا ہون بچون سے تن
ویسے ہی رکھتا ہون بابا میں تمھین
مدت سے فضل ہے یہ تمھارا ہے یہ سخن

۵۰

تاروں کو اپنے ساتھ لیے وہ قمر چلا
اوگلی کو پکڑے ایک ادھر ایک ادھر چلا

۵۱

بیٹون کا ہاتھ تھامے ہوئے شہ ذوالجلال
نکلے حرم سے لوٹنا تھا شام کی سماں
سائل ہوئے یون کہنا کہ اے وارث جہاں
گر جانا ہے ہوا وہ تو نہین بات کچھ یہان

۵۲

زہرا کو رنج دیکے عدو انکو لیگئے
حاجت روا خلق خوشی سے چلیگئے

۵۳

جب یہ سنا وصی نبی سوچنے لگے
شرماے سر جھکا کے علی سوچنے لگے

۵۴

انکی کیا رحیم شہ شاہ فلک وقار
تھا ایک شخص ایک کا مدت سے خدا
فکر اور وسواس مین مین آخانہ تھا قرار
اصلا نہ کار گر ہوئی تدبیر کی ہزار

۵۵

مالک ہی تو نے دی ہی ضیا مہر و ماہ مین
دیتا ہون اپنے شمس و قمر تیری راہ مین

۵۶

خادم قدیم طفل سخاوت علی کا ہی
یارو بلند نام جہان مین سخی کا ہی

۵۷

لائے ہین تیرے پاس یا ضبی نبی کے گل
لینا جو اپنا زر تو یہ دینا ہمارے گل

۵۸

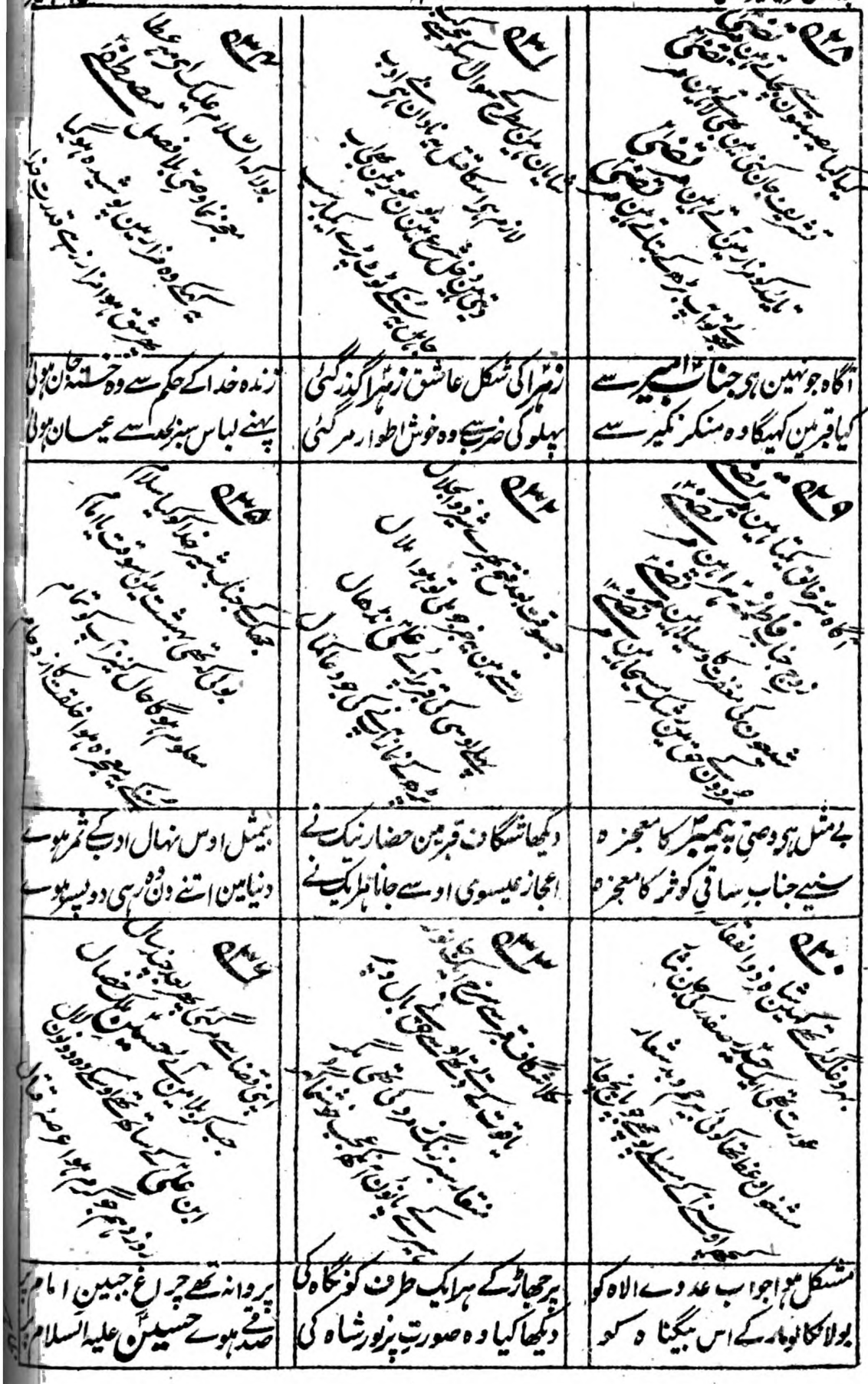
سینہ پر ایک سخت ندامت کا سنگ تھا
دل اوسکا دسبدم کے تقاضے سے تنگ تھا

۵۹

تحریر کی یہ دیکھیے صبر امام کو
ہم اپنے دونون چاند منگا لینگے شام کو

۶۰

نکلا علی کے گھر سے جو وہ ماہ بے نظیر
ہمراہ تھے حسین و حسن شاہ دین پذیر
دیکھا جو ایک شخص کو ہمراہ اسکے غیر
بولا وہ ایک طرف سے شہ عرش سریر



۲۹

طاؤس نیست گلشن ہستی کو چھوڑ دے
حربا بھی آفتاب پرستی کو چھوڑ دے

۳۰

ہر بار مان کے اوٹھنے کی ایذا قبول کی
تعظیم کی شکم مین ہمیشہ رسول کی

۳۱

خاتم ہی کی قبضہ نشکلکشا مین ہی
گہ منھ مین شیر کے کبھی دست خدا مین ہی

۲۶

خاطر مین نور عین شہ مرسل سفید ہو
یاقوت آفتاب بلور سفید ہو
چشم غزال صورت گوہر سفید ہو
سنبل سیاہ و حرف صفر سفید ہو

۲۷

حیدرؑ کے دشمنون کو خط آب طوق ہون
موجین جو بیڑیان ہون تو گرداب طوق ہون

۲۸

بلبل صفت کلام ہی ہر گلعذار کا
گل ہی یہ باغ دہر علیؑ کی بہار کا

۲۹

ہی مدح جو عروج شہ لاجواب کی
ہر بند ہی دعا شرف آفتاب کی

۲۴

چلمن دہن پہ سبزہ خط کی سیاہ ہو
ابکل بیاض بید و اہل سیاہ ہو
شمشیر ماہ رو کا بھی چیلا سیاہ ہو
سرکش کمان چشم کی ہیکل سیاہ ہو

۲۵

ناخن سے عقدے غنچہ دانجم کے کھول لے
بلبل گل قمر کو زر گل سے مول لے

۲۶

تھا وقت ایک سب کہین جا ماضر رتھا
ہر ایک جا وصی نبیؐ کا ظہور تھا

۲۷

دکھلا دو حق کے شیر کو مشکلکشا یہ ہی
اوس سے کہو کہ دیکھ لے وجہ خدا یہ ہی

۱۰

[illegible] خلق [illegible] سلطان اولیا
[illegible] کے [illegible] یتیموں کے آسرا
دنیا مین ہی خلق و محبت کی انتہا
[illegible] جواب تو ارجاب دو سرا

بو ہی مشام خلق مین خلق امیرؑ کی
مشہور ہی جہان مین روایت فقیر کی

۱۱

[illegible] کا [illegible] عمل کا
[illegible] خلق کا [illegible] ہوا
[illegible] مین [illegible] ہوا
[illegible] کا [illegible] ہوا

کانٹون کے دل ہون خشک رگ گل کے جو تنے
صیاد باغ چھوڑ دے بلبل کے خوف سے

۱۲

[illegible] کی [illegible] ہوا
[illegible] ہوا
[illegible] ہوا

خوفِ خدا مین بھی نہ علیؑ کا جواب تھا
مانوس فرشِ خاک تنِ بو تراب تھا

۱۳

[illegible] ہوا
[illegible] ہوا
[illegible] ہوا

ظاہر ہوا کہ جانب کوثر گئے علیؑ
گل روے بلبلون کے کہا مر گئے علیؑ

۱۴

[illegible] ہوا
[illegible] ہوا
[illegible] ہوا

مشغول تھے کرم سے راز و نیاز مین
افسوس ہی کہ مر گئے حیدرؑ نماز مین

۱۵

[illegible] کا وصف
[illegible] کا وصف
[illegible] کا وصف

اس بحر سے عبور کسی نے کیا بھی ہی
وصفِ خدا جہان مین کسی سے ہوا بھی ہی

۱۶

[illegible] ہوا
[illegible] ہوا
[illegible] ہوا

مختار کائنات ہین مقبول سب ہین ہم
واللہ ایک سب تو نہین اور سب ہین ہم

۱۷

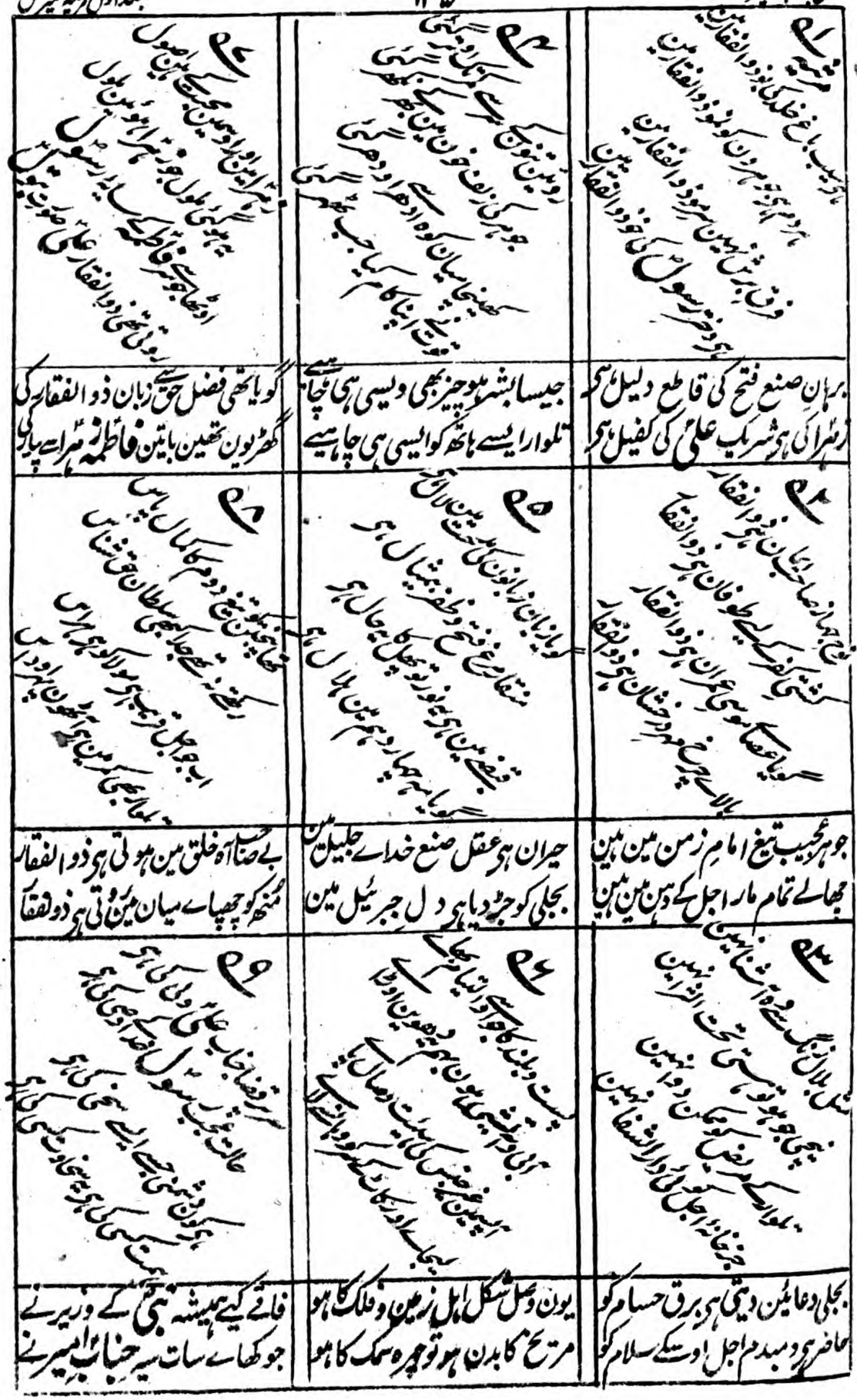
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

جو رتبہ علیؑ ولی جانتا نہین
کافر ہی وہ خدا کو بھی پہچانتا نہین

۱۸

[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

گر روزگار چاشنیِ عدل چاہے
ذرہ دِ حنا کے شحنۂ شب ہاتھ کاٹ لے



۱۱۸

دل تھام کے یہ سنتے ہی اوٹھا وہ بادفا
غش کھا کے آہ بیکس و بیکس ہو گیا حسنؑ

شہزادوں کے قدم سے لپٹ کر یہ دی صدا
جاؤ کہاں کہ قتل پہ تیار ہے قضا

ہوگا نثار سید والا کی قبر پر
شہزادو لیچلو مجھے آقا کی قبر پر

۱۱۹

لب بستہ جاں بلب اوٹھا کے اوسے دفن سے گزار
پوچھا جو حضرتؑ نے کہ کیا ہے تجھے آزار

بولا کہ جناب سید ابرار ہے بیمار
ہے تیر سے دوست کا بھی دفن بھی مزار

مُنھ پر بلا غبار جہاں سے گذر گیا
لپٹا علیؑ کی قبر سے درویش مر گیا

۱۲۰

روتے چلے حسنؑ و حسینؑ صورت سحاب
رستے میں ہر جگہ یہی کہتے تھے شیخ و شاب

کس خاک پر ہوا غروب مدینہ کا آفتاب
کس خاک میں ہوا ہے نہاں آج بوتراب

ای شاہزادو خلق کے رہبر کو کیا کیا
جلدی بتاؤ حیدرِ صفدر کو کیا کیا

۱۲۱

شہزادے آ کے لپٹے جو اوٹھا وہ بیقرار
چلائیں اوٹھا کے ہو کسی جا ہمن نثار

جنگل میں تو نہیں کسی بستی میں ہے مزار
جی بھر کے رو تینگے شہ والا کی قبر پر

کیا لیچلو گے تم ہمیں بابا کی قبر پر

۱۲۲

روتے ہیں خود رسولؐ خدا مرگئے علیؑ
بیٹوں سے دور ہے کوئی ایسا مرگئے علیؑ

بیٹھو سمجھ بجھ کے ہے ہنگام حشر بپا مرگئے علیؑ
ہے وقت رخصت شہ گردون سریر کا

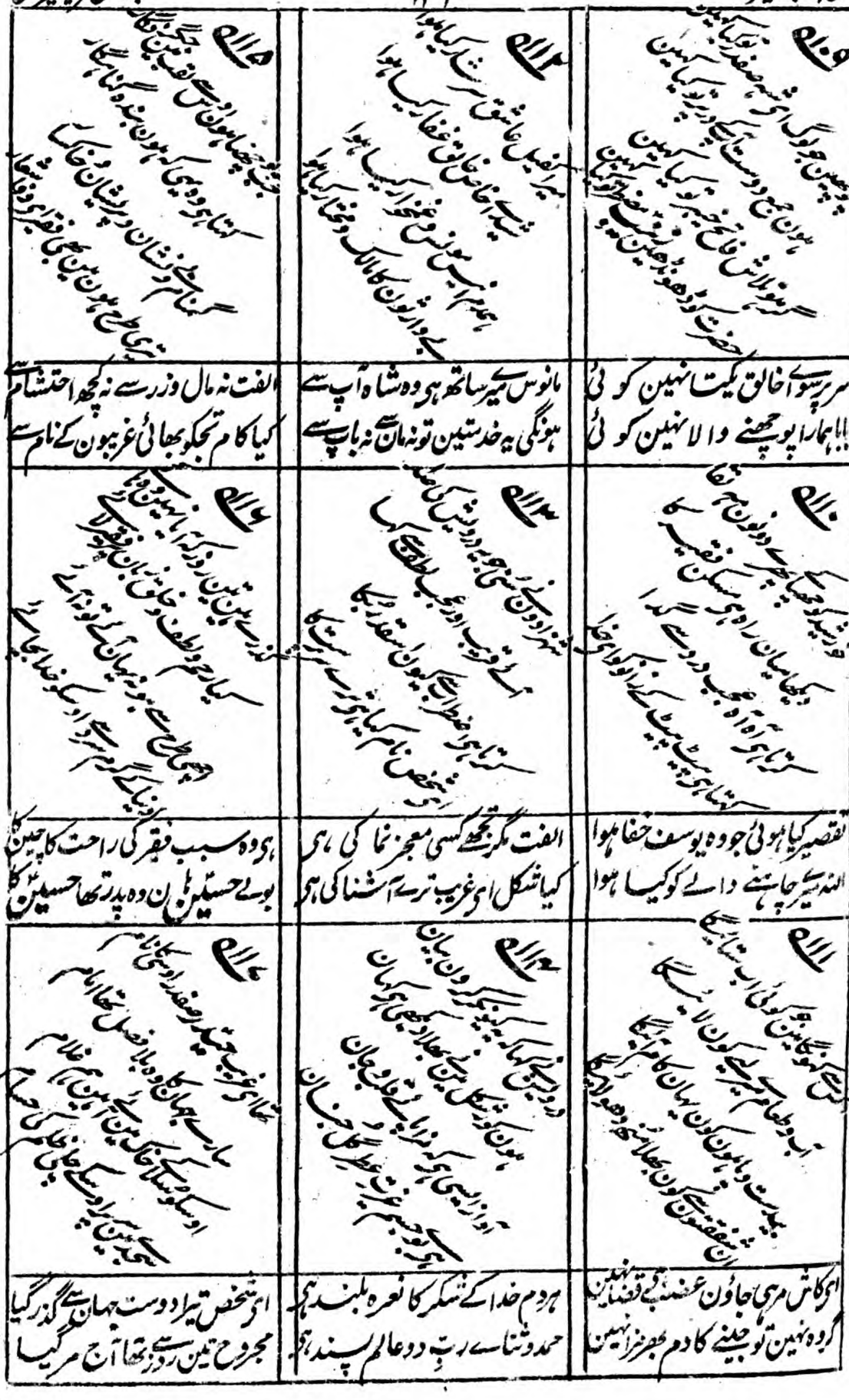
روتے ہیں اور ہچکیاں لینے کا وقت ہے
پرسا حسنؑ حسینؑ کو دینے کا وقت ہے

۱۲۳

اے وا جو کوئی مدد گار الوداع
اے وا جو کوئی غمخوار الوداع

اے زوجہ و اولاد خلق سے سردار الوداع
ولسلام سوار حیدر کرار الوداع

ماتم گرد اب اوٹھے جناب امیرؑ کا



۱۰۱

بس روح پاک جانبِ ملکِ بقا گئی
تنہا ہوے جو شیرِ خدا نیند آگئی

۱۰۲

راتون کو یاد آئیگی زاری حضور کی
ہی آج آخری یہ سواری حضور کی

۱۰۳

ہی ہی کہان ہم اور کہان مرتضا علی
سونپا خدا کو بیچے تسلیم یا علی

۱۰۴

دیکھا کسی نے غسل دیا ہی جناب کو
پاکفن بھی پہنے ہوے بوتراب کو

۱۰۵

اوٹھا ہی سر سے آپکا سایہ ہر اس ہی
بابا سدھارتے ہو کہان گھر اداس ہی

۱۰۶

دشتِ نجف کی سمت جنازہ روانہ تھا
تابوتِ نور لطفِ خدا شامیانہ تھا

۱۰۷

خلقت ہے سب کہ شہ جنازہ پہ روے گئے
عاصے غلامِ آلِ محمد کے ہوے گئے

۱۰۸

سونپا جو تھی وہ ساتھ گئی بوتراب کے
خاک اوڑ رہی ہی گھر مین رسالت مآب کے

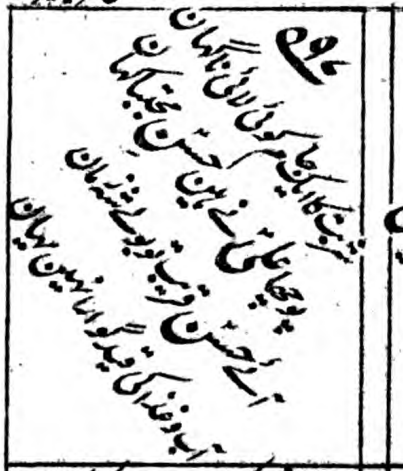
۱۰۹

اوٹھا جو درد زخم جبین فگار مین
بابا کہا ہیے گا اب کیلے مزار مین

۱۱۰

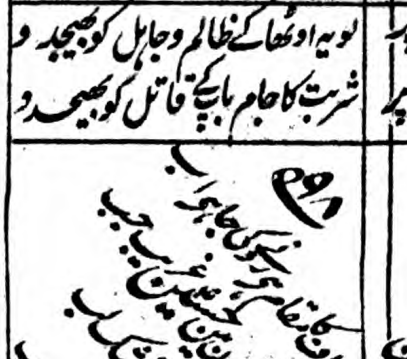
آئینگی بو حضور کی اوٹھ اوٹھ کے روئینگے
بستر پہ آپکے یہ غلام آج سوئینگے

۹۱



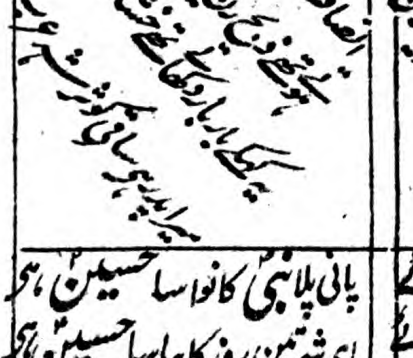
او سدن سے روز رنگ بدلتا ہی آفتاب
ڈوبا ہوا لہو مین نکلتا ہی آفتاب

۹۲



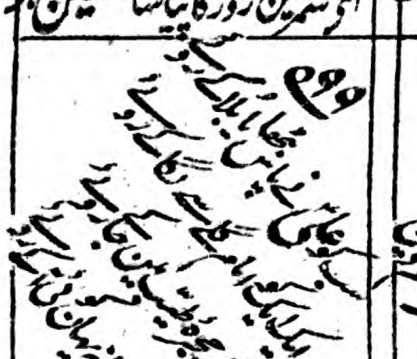
بولے حسینؑ سے کہ نہ آہ و بکا کرو
تم بھی پڑھو نماز خدا سے دعا کرو

۹۳



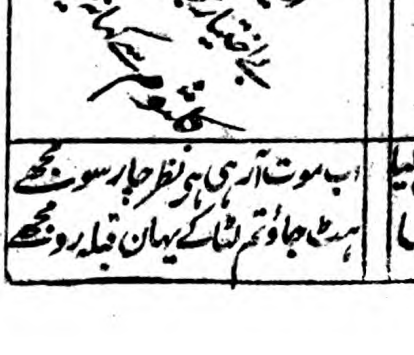
کہتے تھے یہ امام کہ ہم کو ہی ضرب کل
گر بچ گئے تو عفو ہمارا شعار ہی

۹۴



چہرہ ہی زرد چاند سا نقشا بدل گیا
ہی ہی لہو تمام بدن کا نکل گیا

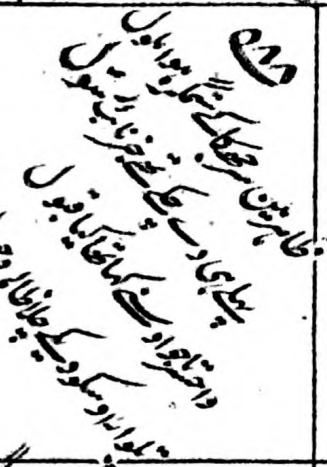
۹۵



روزے سے تھے امام لہو مین نہا کے آئے
گھر مین خدا کے گھر سے علیؑ زخم کھا کے آئے

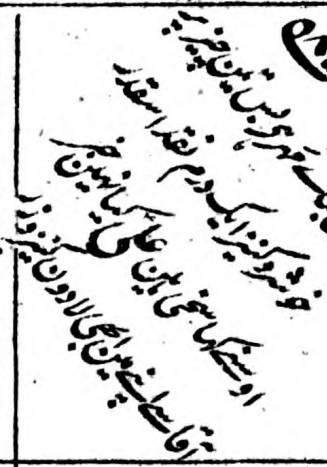
۹۶

۸۱



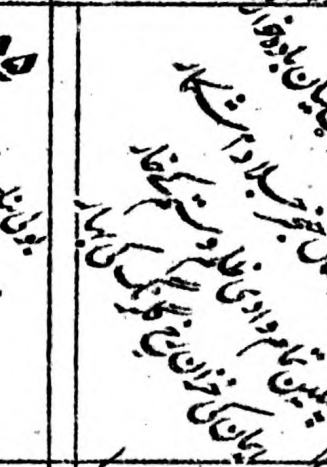
کہتی تھی تیرگی یہی خالِ سیاہ کی
نقطہ بنی سمٹ کے سیاہی گناہ کی

۸۲



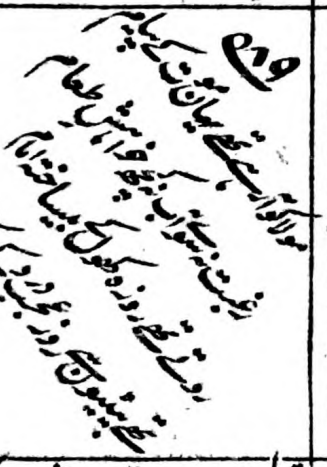
سیم و طلا سے دامنِ امید بھر دیے
بندے انھوں نے سیکڑوں آزاد کر دیے

۸۳



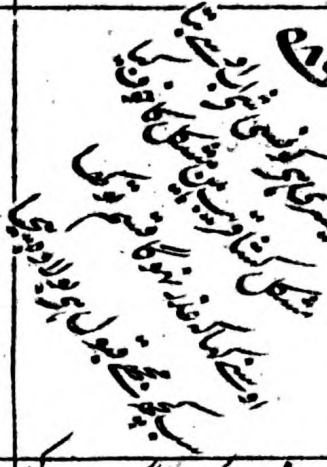
آلودہ آب زہر میں شمشیر ہو گئی
شیرِ خدا کے قتل کی تدبیر ہو گئی

۸۴



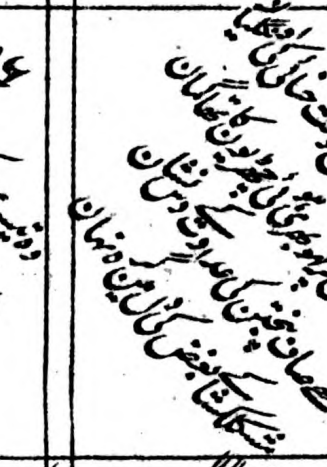
آنکھیں چڑھی ہوئی مئے گلگوں پیے ہوئے
سامانِ قتل ساقیِ کوثر کیے ہوئے

۸۵



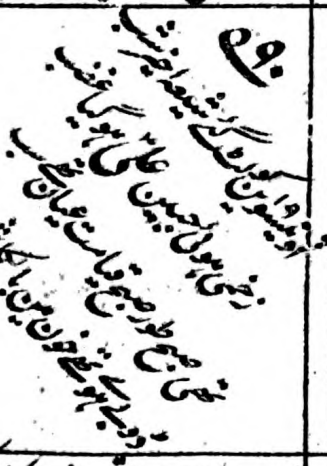
کہہ دے نہیں ہے کوئی جگہ اضطراب کی
کھاتا ہوں میں قسم نمکِ بوتراب کی

۸۶



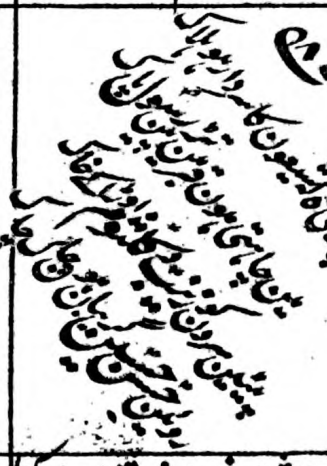
تھی جس دل میں فاتحِ بدر و حنین کے
مہمان حسنؑ کے تھے کبھی مہمان حسینؑ کے

۸۷



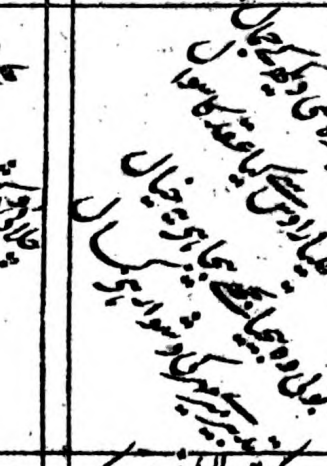
تجھ سے جو ہو سکے تو میں لاؤں زبان تک
اوسنے کہا عزیز نہیں تجھ سے جان تک

۸۸



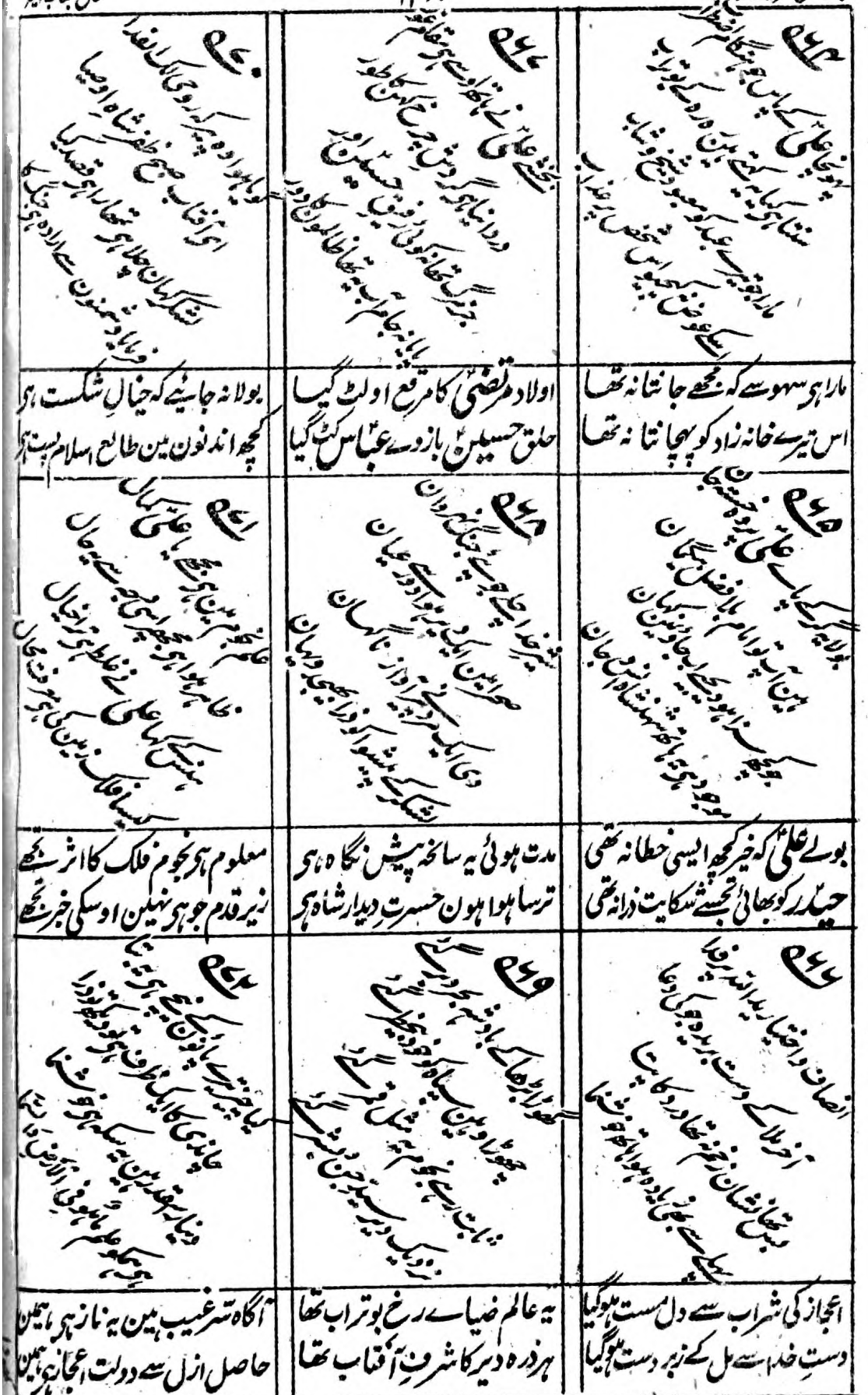
پوچھا شفق نے صاف بتا ہے یہ طور کیا
اوسنے کہا کہ قتل یدالله اور کیا

۸۹



مسجد میں رو رہے تھے موذن پکار کے
پھینکے نمازیوں نے عمامے اوتار کے





مارا ہی سہو سے کہ مجھے جانتا نہ تھا
اس تیرے خانہ زاد کو پہچانتا نہ تھا

اولاد مرتضیٰ کا مرقع الٹ گیا
حلق حسینؑ بازوے عباس کٹ گیا

بولا نہ جائیے کہ خیالِ شکست ہی
کچھ اندنون مین طالع اسلام پست ہی

بولے علیؑ کہ خیر کچھ ایسی خطا نہ تھی
حیدر کو بھائی تجسے شکایت ذرا نہ تھی

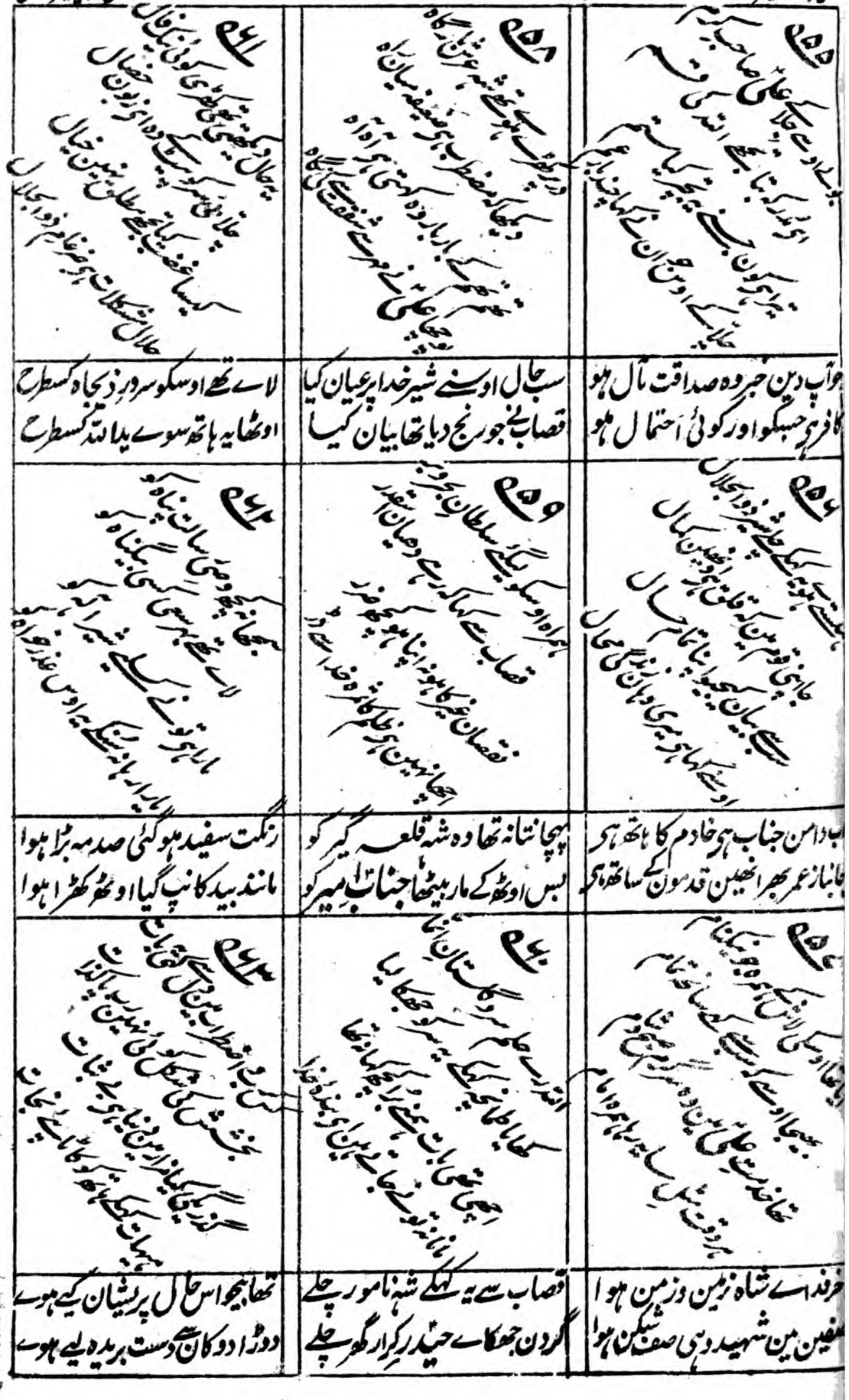
مدت ہوئی یہ سانحہ پیش نگاہ ہی
ترسا ہوا ہون حسرت دیدار شاہ ہی

معلوم ہی نجوم فلک کا اثر تجھے
زیر قدم جو ہی نہین اوسکی خبر تجھے

اعجاز کی شراب سے دل مست ہوگیا
دستِ خدا سے مل کے زبردست ہوگیا

یہ عالم ضیاے رخ بوتراب تھا
ہر ذرہ دیر کا شرف آفتاب تھا

آگاہ سر غیب ہین یہ ناز ہی ہمین
حاصل ازل سے دولت اعجاز ہی ہمین



۵۵
اے قدر کو بتا بجھے اللہ کی قسم
تیرا ہی کون جس نے یہ پوچھا کیا ستم
جلاد سے اور ان نے کہا چپ رہو تم

۵۶
ہاتھ اس کے جانب حرم کبریا بڑھے
جانی قسم میں کہ فلق ہو اور نہ ہیں کہاں
سب نے بیان کیجیو اپنا تمام حال
اوسنے کہا ہو میری وہاں زندگی محال

۵۷
ہمراہ اوسکو لیکے سلطان بحر و بر
قصاب سے کہا کہ رہے ہیں وہاں اگر
نقصان تیرا ہو نہ اپنا ہو کچھ ضرر
اچھا نہیں ہے ظلم کا ثمرہ خدا سے ڈر

۵۸
دیکھا کہ مضطرب ہے یہ عفیف و بیکس و راہ
ظلم و ستم سے بار بار وہ کانپتی ہے آہ
پوچھا علی نے صورت شفقت سے بارگاہ

۵۹
سب حال اوسنے شیر خدا پر عیاں کیا
قصاب نے جو رنج دیا تھا بیان کیا
سنکر علی نے اوسکو بہت شفقت سے کہا

۶۰
ہمراہ اوسکے بھیجا علی نے امام کو
بھیجا اوسے کہ بیچ کے لیوے طعام کو
ہر وقت پیش آیا ہے ہمراہ وہ امام کو

۶۱
دیکھا جو اوسکی آنکھ میں آنسو بھرے ہوئے
پوچھا کہ کیا ہوا ہے تجھے کیا ستم ہوئے
کیا ہو گیا کہ آج ہو ایسے دکھے ہوئے

۶۲
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۶۳
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۶۴
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۶۵
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۶۶
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۶۷
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۶۸
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۶۹
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۷۰
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۷۱
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۷۲
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۷۳
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۷۴
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۷۵
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۷۶
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۷۷
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۷۸
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۷۹
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۸۰
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۸۱
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۸۲
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۸۳
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۸۴
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۸۵
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۸۶
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۸۷
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۸۸
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۸۹
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۹۰
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۹۱
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۹۲
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۹۳
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۹۴
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۹۵
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

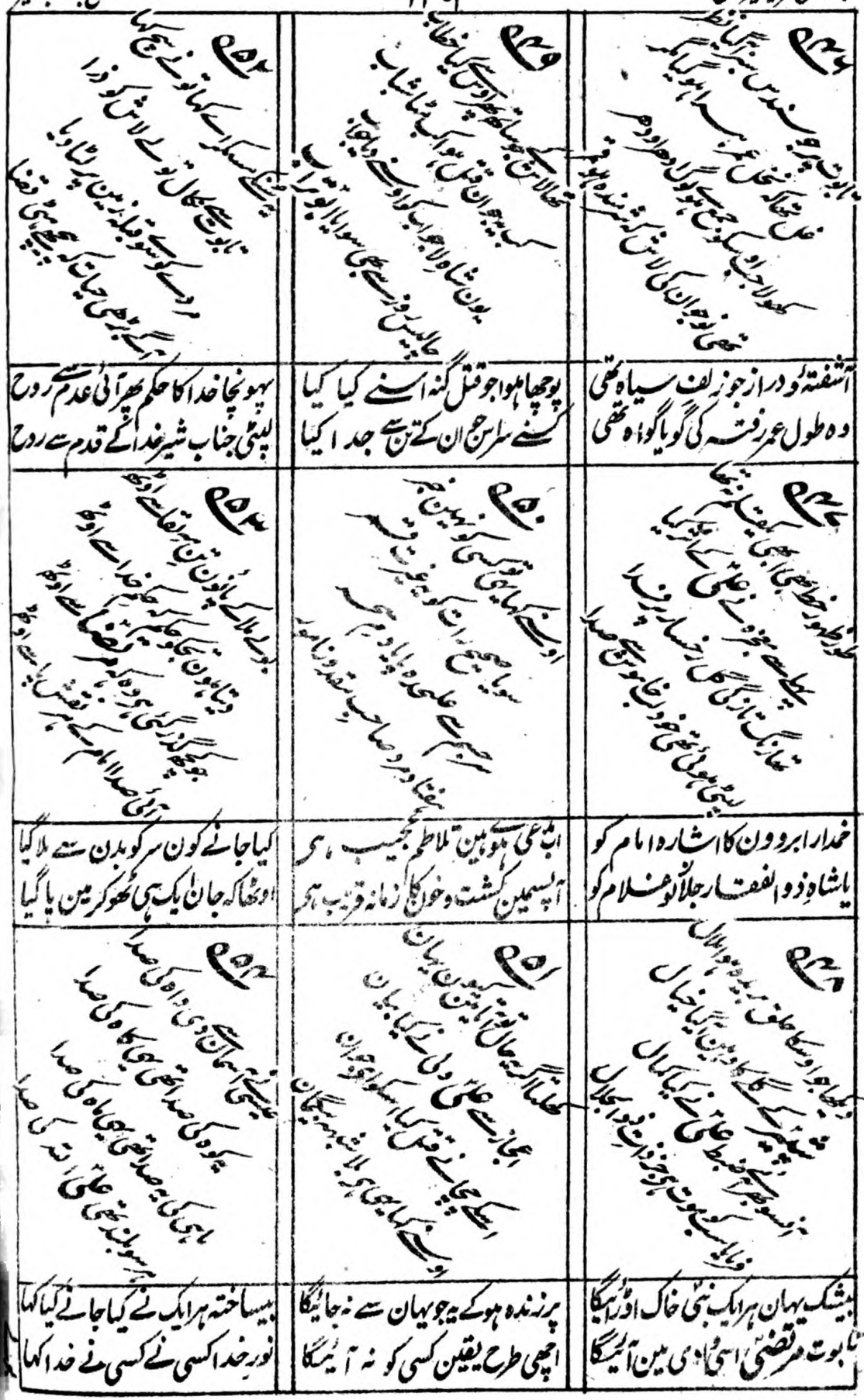
۹۶
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو

۹۷
ہاں اے پسر ہے تیرا ہی کون اس جہان میں
کیا ہو گیا کہ آج ہے ایسا ہی تو حزیں
ہے کون جس نے یہ تجھے کیا ستم کہیں

۹۸
اس نے کہا کہ مجھ کو ہے فاقہ سے جان تلف
بچوں کو بھی ہے فاقہ سے طاقت نہیں ذرا
لاچار ہو کے آیا ہوں تیرے مکان پر

۹۹
بیچا جو اوسنے مال کو لیکر دکان پر
بیٹھا ہوا تھا دل میں بہت وہ پریشان پر
آیا ہے ایک شخص بہت ناتوان پر

۱۰۰
بھیجا ہے مجھ کو بہر سخی کسی نے شاہ کو
لاسے تجھے ہے کسکے لیے تیرا ہے کون
ہارا ہوں تو نے کسکے لیے یہ اوس غلام کو



۴۹
ناگاہ چرخ سے صف ماتم بچھ گئی
غل تھا کہ خلق عمر سے رخصت ہوگیا کہ
کھولا جب اوسکو جمع ہوئے لوگ دھڑا دھڑ
تھی نوجوان کی لاش کہ شمشیر زنده تھا

۵۰
تھا لاش کے جو پاس کھڑا اوس سے کیا خطاب
کب بیچ ان قتل ہوا اب کو اوسنے دیا جواب
یون شاہ ولا جو اب کو اوسنے دیا جواب
چالیس فوج سے بھی سوا یا ابو تراب

۵۱
کہنے لگا کہ جو سنا تھا وہ سچ کہا
تابوت مرتضیٰ اسی وادی مین آئیگا
اوسکے کہے کو سنکے کہا تو نے سچ کہا
بیشک یہان ہر ایک نبی خاک اوڑھیگا

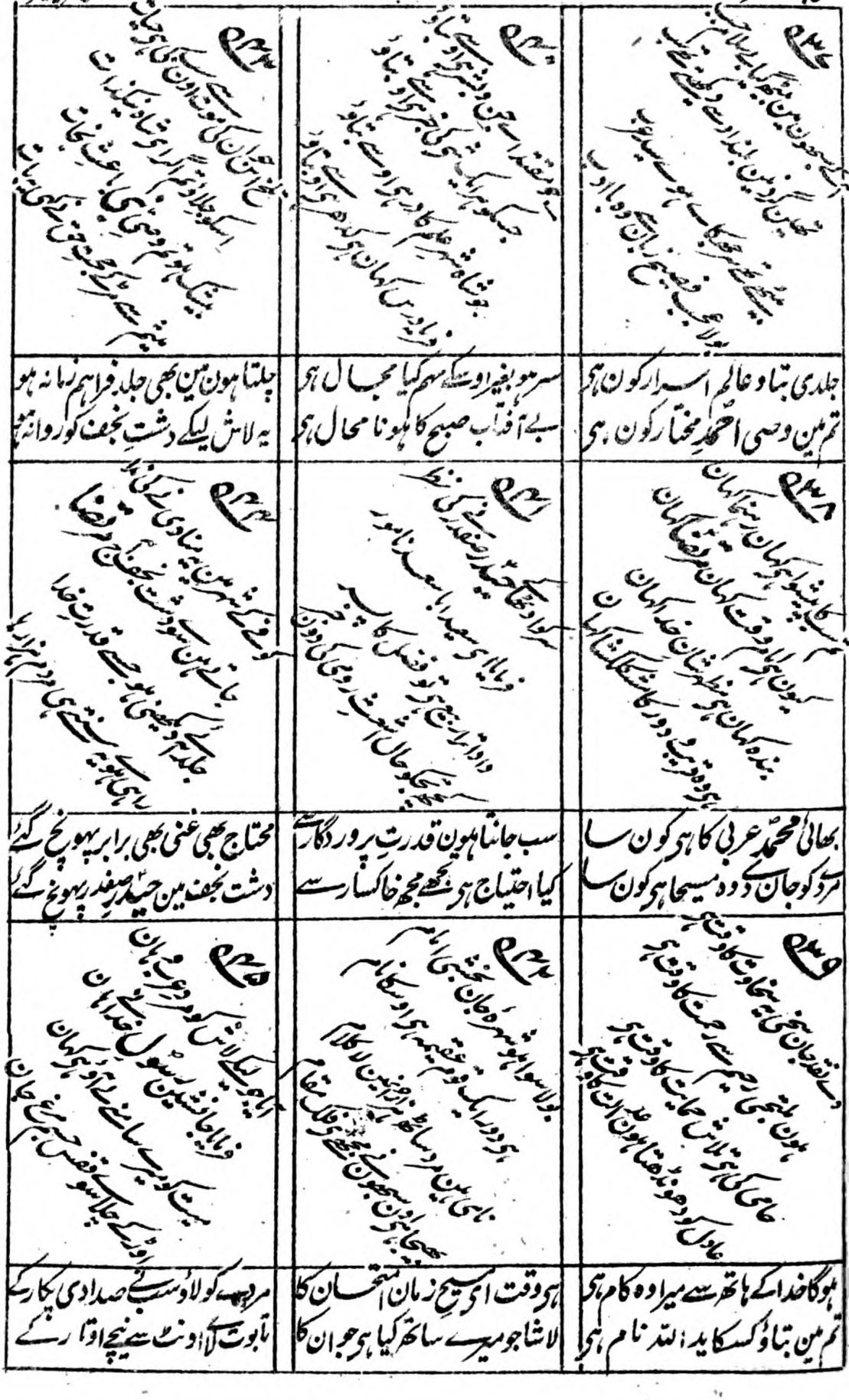
۵۲
یہ سنکے سر جھکا لیا اوسنے کہا کہ ہے
اوسکو تو قبلہ زمین پر بٹھا دیا
تابوت کو لے لاش کو ورا
پر زنده ہوکے یہ جو یہان سے نہ جائیگا

۵۳
پوچھا ہوا جو قتل گنہ اسنے کیا کیا
کسنے سر اس جوان کے تن سے جدا کیا
پہونچا خدا کا حکم پھر آئی عدم سے روح
اچھی طرح یقین کسی کو نہ آئیگا

۵۴
خمدار ابروون کا اشارہ امام کو
یا شاہ ذو الفقار جلالو غلام کو
کیا جانے کون سر کو بدن سے ملا گیا
بیساختہ ہر ایک نے کیا جانے کیا کہا

۵۵
ناگاہ ہاتف غیبی سے یہ صدا آئی
آپسمین کشت و خون کا زمانہ قریب ہے
اوٹھا کہ جان ایک ہی ٹھوکر مین جا گیا
نور خدا کسی نے کسی نے خدا کہا

۵۶
دیکھا جو اوسکا حلق بریدہ تو اوسنے
شبیر کے گلے پہ علی نے کیا گماں
فرمایا سب کو بوت ہے جو ذوالجلال
نور خدا کسی نے کسی نے خدا کہا



۲۹

مطلع

بعد حمد کردگار جناب امیر ہی
طیار خود مدار جناب امیر ہی
افسردہ و دو الفقار جناب امیر ہی
ہر بر فن سوار جناب امیر ہی

ظاہر دلیل زخم امام غیور ہی
تلوار دیکھنا رمضان مین ضرور ہی

۳۰

مطلع

ہر دل حزین ہے جناب امیر ہی
فریاد رس ہے جناب امیر ہی
ہر دل کے ہمنشین جناب امیر ہی
ہر سو ہے ہمنشین جناب امیر ہی

سب روزہ دار خاک سر اون پر اڑائینگے
مشکل کشا نماز مین تلوار کھائینگے

۳۱

مطلع

فرزند بیش و نقش ہی ابن ابو الحسن
شاہ حجازی و علی ابن ابو الحسن
دفن امور حق علی ابن ابو الحسن
دلدار و جانشین نبی ابن ابو الحسن

کیا کیا کیے ہین کام فقط اوسکی شان ہی
انسان کا یہ دل نہ فرشتون کی جان ہی

۳۲

مطلع

ہین یکسون کے کون و مکان مین علیؑ
مشکل کشا ہی کون الٰہی مین علیؑ
پیدا ہوا کعبہ مین علی نفس نبی علیؑ
ہین فخر انبیا سلف و اولین علیؑ

پاکیزہ گوہرون کی یہان شان گر ہی
جوہر خدا کے گھر کا جواہر مین فرد ہی

۳۳

مطلع

ہر سو ہے ہمنشین جناب امیر ہی
فریاد رس ہے جناب امیر ہی
ہر دل کے ہمنشین جناب امیر ہی
ہر سو ہے ہمنشین جناب امیر ہی

سب روزہ دار خاک سر اون پر اڑائینگے
مشکل کشا نماز مین تلوار کھائینگے

۳۴

مطلع

زیبا ہے آسمان و زمین پر جناب کو
دیکھا جو جا بجا ہے یقین ہر جناب کو
ہر جا ہے جلوہ گاہ یقین ہر جناب کو
ہر جا ہے ہمنشین یقین ہر جناب کو

توفیر مین غبار در پاک بھی نہین
اکسیر کا ہی نام اثر خاک بھی نہین

۳۵

مطلع

ہر دل مین جانشین ہے یقین ہر جناب کا
مسجد مین جانشین ہے یقین ہر جناب کا
محراب مصطفیٰ پہ ہے یقین ہر جناب کا
ہر دل مین جانشین ہے یقین ہر جناب کا

اعجاز تھا فداشہ دلدل سوار پر
تکیہ کیے ہوئے تھے علیؑ ذوالفقار پر

۳۶

مطلع

ہر دل مین جانشین ہے یقین ہر جناب کا
مسجد مین جانشین ہے یقین ہر جناب کا
محراب مصطفیٰ پہ ہے یقین ہر جناب کا
ہر دل مین جانشین ہے یقین ہر جناب کا

احمدؐ ہین وجہ خلق جہان آشکار ہی
مختار ہین رسولؐ انھین اختیار ہی

۱۹

ہین حرف صورت گرہ دل کھلے ہوے
گویا پڑے ہین عقدۂ مشکل کھلے ہوے

۲۰

دلسے جہین سے بڑھ نہ سکے دم اولٹ گیا
تدبیر نفس کی تیغ سے مضمون کٹ گیا

۲۱

غم چھا گیا بحف کی طرف جب نگاہ کی
اڑھے سحاب کوند گئی برق آہ کی

۲۲

ماہ مبارک رمضان کا ہو وصف کیا
مہمان ہین خدا کے سبھی بندہ خدا
قرآن کا نزول اسی مہینہ مین ہوا

۲۳

رنگ شہور اسکی تجلی سے ماند ہے
نام خدا یہ سارے مہینون مین چاند ہے

۲۴

ظاہر مین تیرہ رنگ ہے باطن مین نور ہے
ماتم نشین دو طرفہ ہے سیہ پوش حور ہے

۲۵

شاہ فلک جناب امیر ہین
بطحا کے آفتاب جناب امیر ہین
یثرب کے ماہتاب جناب امیر ہین
مشہور یہ تراب جناب امیر ہین

۲۶

حاجت روا بھی عقدہ کشا بھی ولی بھی ہین
حیدر بھی مرتضیٰ بھی اسد بھی علی بھی ہین

۲۷

مطلع اہل صفا جناب امیر ہین
سرخیل اہل صفا جناب امیر ہین
اللہ کے ہر ایک جناب امیر ہین
مختار برق و باد جناب امیر ہین
شیعون کی شمع فرخ جناب امیر ہین

۲۸

جنت کا دوستون کے قدم سے بھلا ہوا
ہوا نکے دشمنون سے جہنم جلا ہوا

۲۹

مطلع
سلطان بحر و بر جناب امیر ہین
جان جوان و پیر جناب امیر ہین
شیعون کے دستگیر جناب امیر ہین
مختار عجب و غیر جناب امیر ہین

۳۰

ہون لاکھ خوف دل کو جو دیکھو تو شیر ہے
بس منہ سے یا علی کے نکلنے کی دیر ہے

۱۰
ہر صبح سامنے جو نکلتا ہی آفتاب
سونا کلس کا دیکھ کے جلتا ہی آفتاب

۱۱
شیعون کو وہ مقام نہ کیونکر پسند ہو
جنت کے در کھلین جو وہان آنکھ بند ہو

۱۲
ہر تہ تجلی طور اوسکا فرش ہی
حقا نصیر یون کے خدا کا وہ عرش ہی

۱۳
ہی اشتیاق روضۂ شاہِ عرب ہمین
دیکھین خدا دکھاے وہ دربار کب ہمین

۱۴
سب دل برنگ بلبل شیدا ملول ہین
جو داغ ہین وہ گلشن جنت کے پھول ہین

۱۵
یا مرتضی علی کرمت بے نہایت ست
ہنگام دستگیری دوقت عنایت ست

۱۶
اہل عزا ہین منبر زیبا کے سایے مین
اہل بہشت بیٹھے ہین طوبا کے سایے مین

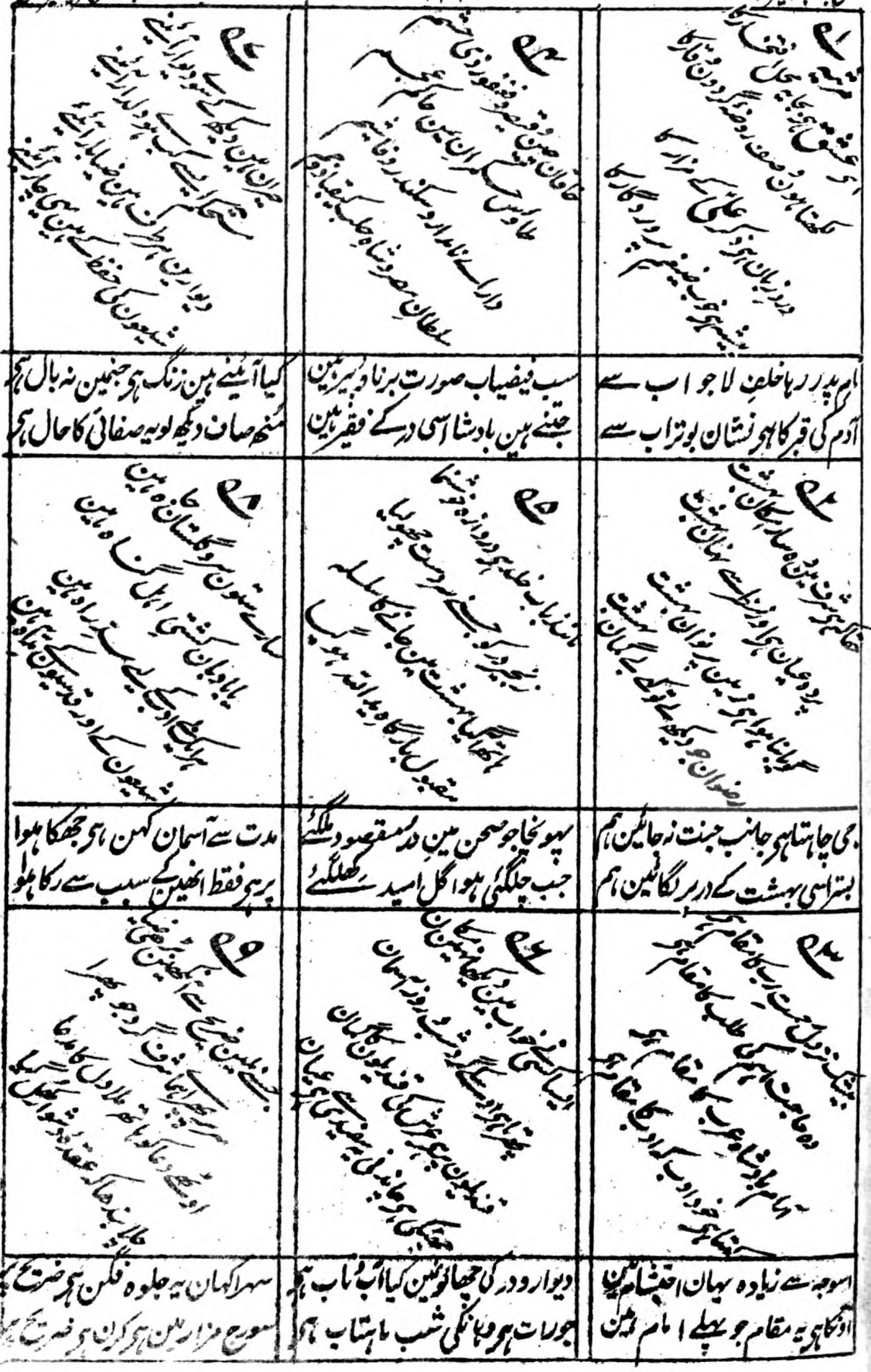
۱۷
سب جہار دخل طور کا کھلا ہی ہمین نور
ہی چمک ہی صورت حور
دیکھ کر یون چھپالی ہی منھ کو حور
ہی اوسکے ہر کنول سے لگا ہی شعاع طور

۱۸
ہی آرزو جسکی شمع وہ دربار نور ہی
ہر سو ہر ایک زینت و ارمان طور ہی
ہی ہی جہان ہمین اتنی شان و شکوہ ہی

۱۹
تسبیحون سے خلوص عیان خاص و عام کے
سو جان سے ہین عاشق و پیرو امام کے

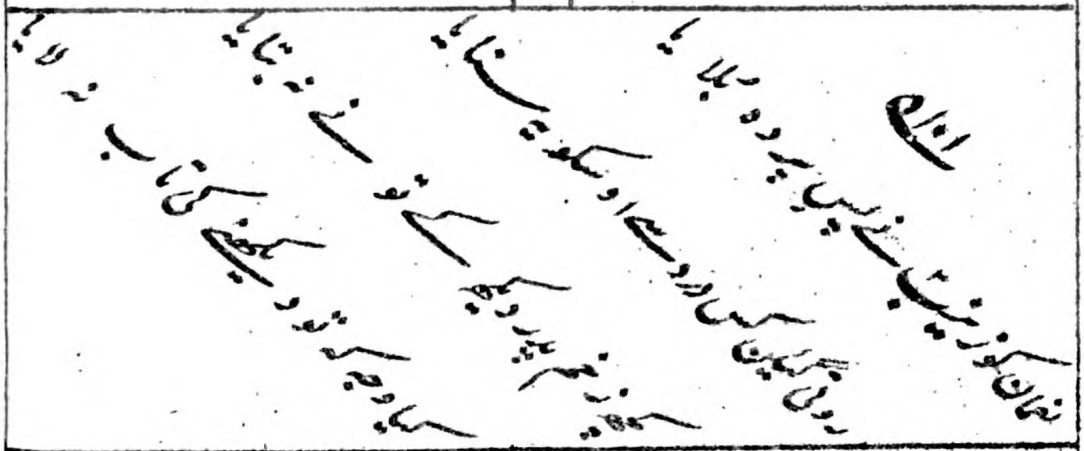
۲۰
ہر سو ہی نور نور ہی ہر سمت ہی ضیا
ہی ہی ہر ایک ذرہ میں خورشید کی ضیا
ہی ہی ہر ایک ذرہ میں خورشید کی ضیا

۲۱
یون اہل ظاہر آے تو کیا خاک آگے
سب آگئے جو پنجتن پاک آگے

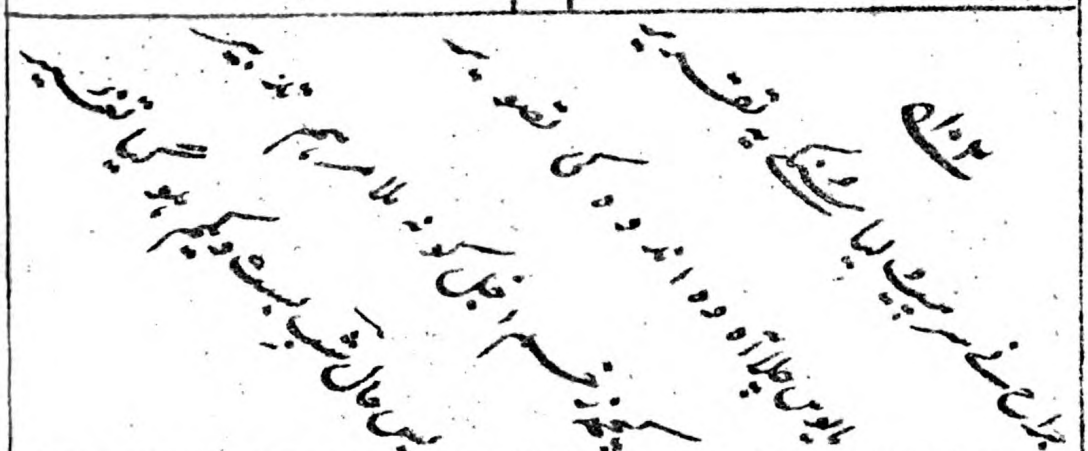




شہزادے حضور اسد اللہ سے ہٹ کے | رویا کیے بیساختہ آپس میں لپٹ کے

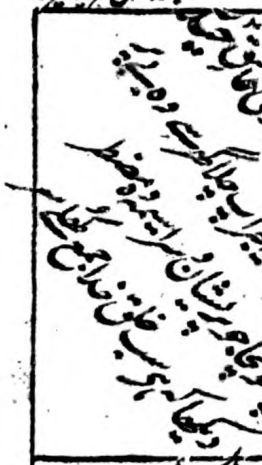


اب گلشن ہستی سے گذر جائینگے بابا | نعمان اسی زخم سے مر جائینگے بابا



ای عشق خموش اب سوے کوثر گئے حیدر | قنبر کی طرح خاک اوڑا مر گئے حیدر

۹۱



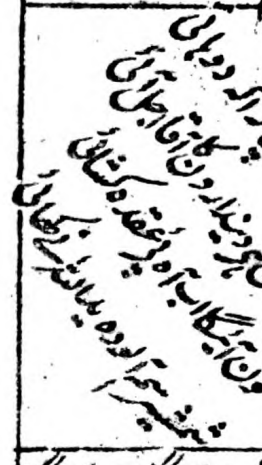
دشوار ہوئی زیست محمدؐ کے وصی کو
آلودۂ خوں دیکھ کے ہستی ہی علیؑ کو

۹۲



مرنے کا علیؑ کے تو نہ صدمہ نہ الم تھا
روتا ہی زن بد کے گذر جانے کا غم ہی

۹۳



اودشمن حق دل کی صفائی گئی کیونکر
ہیہات یہ تلوار لگائی گئی کیونکر

۹۴



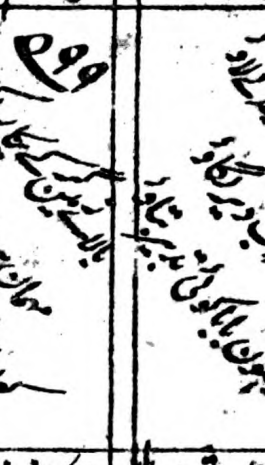
سارا شفق خون سے بدن لال ہی بیچی
خورشید امامت کا عجب حال ہی بیچی

۹۵



سجدہ تہ شمشیر ادا ہو گیا بابا
کیوں گھر سے گئے اور یہ کیا ہو گیا بابا

۹۶



کچھ منہ سے نہیں بولتے خاموش ہیں بابا
ڈوبے ہوئے ہیں خون میں بیہوش ہیں بابا

۹۷



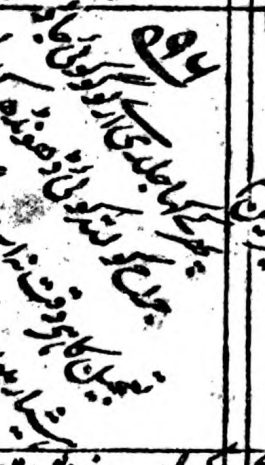
ہی خاک بسر کوئی کوئی برہنہ پا ہی
مجروح محمدؐ کا وصی غش میں پڑا ہی

۹۸



کرتے ہی نظر زخم جبین شہ دیں پر
دل تھام کے دے مارا عمامے کو زمیں پر

۹۹



اللہ کا ضیغم نہ بچیگا نہ بچیگا
آقائے دو عالم نہ بچیگا نہ بچیگا



کس شخص نے بیجرم و خطا شاہ کو مارا
روزے سے جناب اسد اللہ کو مارا

ارشاد کیا آپ نے ہی کام ہمارا
کہ آئے یہ جلدی کوئی پیغام ہمارا

اسکو نہ دم نزع بھی ہاتھ آئیگا پانی
افسوس کوئی منھ مین نہ ٹپکائیگا پانی

تھا حال ادھر غیر شہنشاہ عرب کا
اودھر در مسجد سے ادھر شور غضب کا

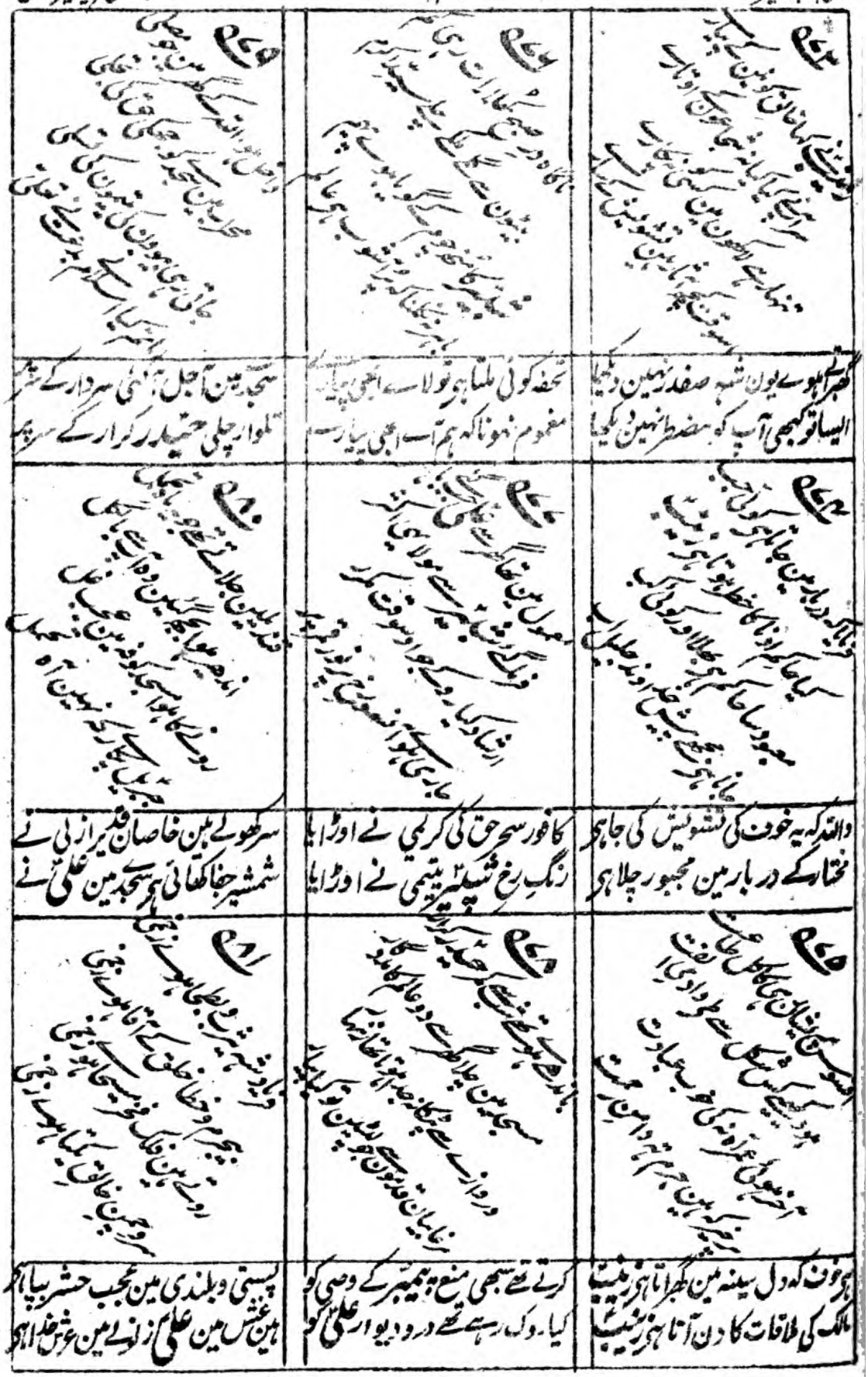
انبوہ مین تم آئین تو شرمائینگے بیٹی
بچنے کے نہین ہم بھی مرجائینگے بیٹی

کیا بنگئی تھی رنج سے شہزادون کے دم پر
غش کھاکے گرے پڑتے تھے ایک ایک قدم پر

سر کو جو تھین دیکھ کے شرماتی ہی زینب
سر کھولے ہوئے باپ کے یاس آتی ہی زینب

اچھا ادب حیدر کرار کیا تھا
چھینٹی تھی ردا اونٹ پر اسوار کیا تھا

سر کھولے ہوئے ساتھ جوانون کے پرے تھے
بیٹھے تھے مسن ہاتھ سر قلب دھرے تھے



گھبرائے ہوئے یون شہ صفدر نہین دیکھا
ایسا تو کبھی آپ کو مضطر نہین دیکھا

تحفہ کوئی ملتا ہی تو لاؤ ابھی پیارے
معلوم نہ تھا کہ ہم آپ ابھی پیارے

سجدہ مین اجل آئی سر دار کے سر پر
تلوار چلی حیدر کرار کے سر پر

۷۲
واللہ کہ یہ خوف کی تشویش کی جا ہی
مختار کے دربار مین مجبور چلا ہی

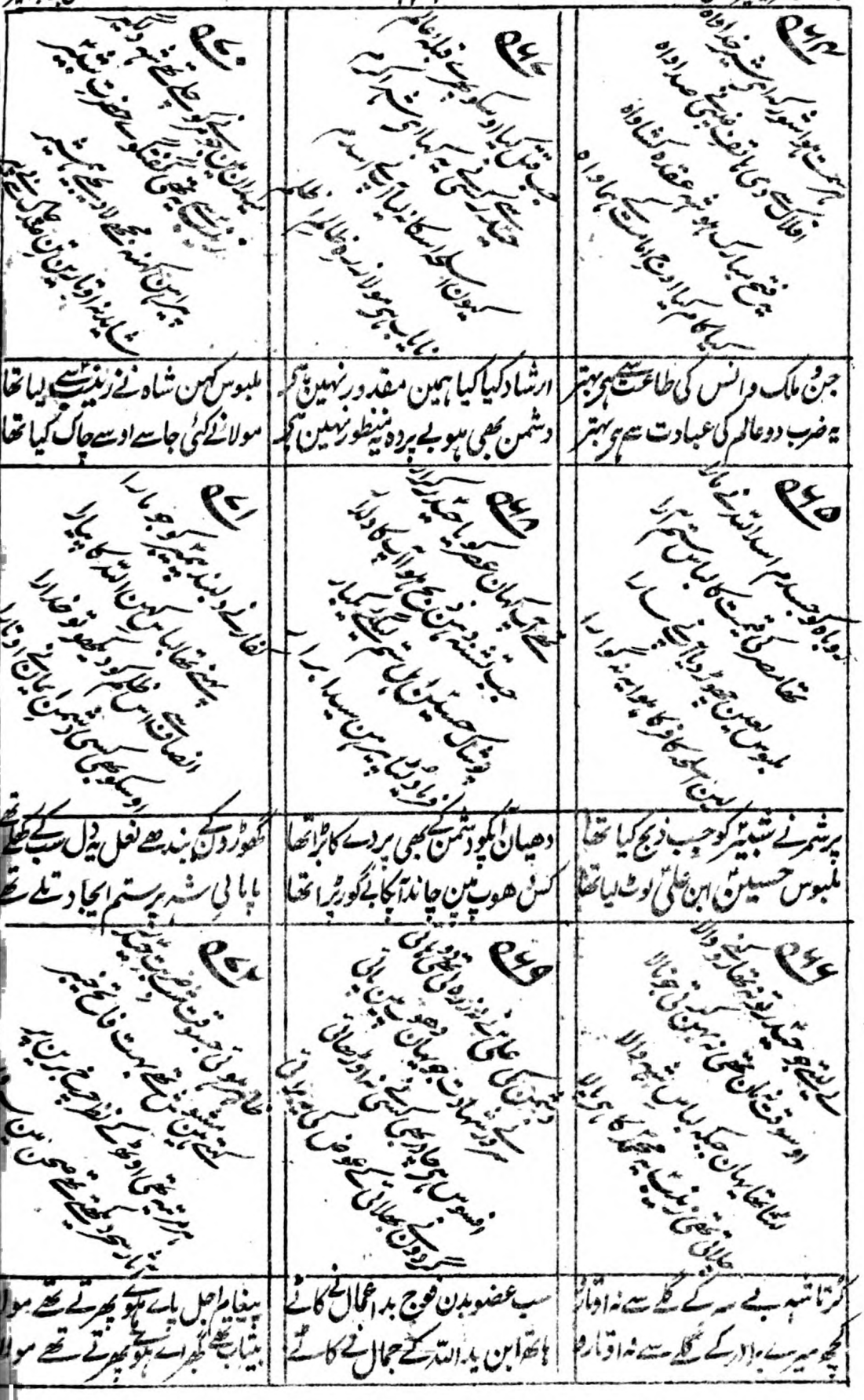
۷۳
کافور سحر حق کی کریمی نے اوڑایا
رنگ رخ شبیر یتیمی نے اوڑایا

۷۴
سر کھولے ہین خاصان قدیر ازلی نے
شمشیر جفا کھائی ہی سجدے مین علیؑ نے

۷۵
ہر خوف کہ دل سینہ مین گھبراتا ہی زینبؑ
مالک کی ملاقات کا دن آتا ہی زینبؑ

۷۶
کرتے تھے سبھی منع پیمبر کے وصی کو
کیا روک رہے تھے در و دیوار علیؑ کو

۷۷
پستی و بلندی مین عجب حشر بپا ہی
ہین عرش مین علیؑ زمنے مین عرش خدا ہی



۵۵
دیکھا سب جنجلا کے جو اوٹھا دو سپاہی
ایمان سے کہا نصف گرا کر وہ زمین پر
غصہ میں کہا وار کر اے حیدر صفدر
کر شان سے فرمایا کہ ہون فاتح خیبر

۵۸
کیا سیر دکھائی تہ شمشیر سنان نے
پر کھولدیا پیلوطی تیغ دو زبان نے
گھیرا جمن تیغ نے دشمن کو خزان نے
پر وار کیا سامان کیا طائر جان نے

۶۱
بجلی سی گری کوہ ہری گردن کی اوپر
دو ٹکڑے ہوا جا ہتا ہی تن کی اوپر
چار آئینہ و بکتر و جوشن کی اوپر
تھرا کے گرا پڑتا ہی تو دشمن کی اوپر

یہ امر تو پابند حمیت نہین کرتے
خاصان خدا جنگ مین سبقت نہین کرتے

کاٹھی سے نہ کھنچتے ہوئے تلوار کو دیکھا
بالائے ہوا برق شرر بار کو دیکھا

آمادہ حد مرگ کے سیاح کھڑے ہین
پہلو مین بے ترقابض ارواح کھڑے ہین

۵۶
حملہ جو کیا غول بیابان نے یا نے
تلوار کو ورد اور کا سپر حفظ خدا نے
گردان لیا دشمنون کو عقدہ کشا نے
نعرہ کیا شاہ گلستان سخا نے

۵۹
تلوار کے جلوہ سے جو ہر تیغ کی اوپر
دو نیغ سنبھر آر کو کیا رکاب کی اوپر
جلتی ہی تہ تیغ شرر بار غضب کی
کیفیت اب یکسر مین ہی اور دشمن دین کی

۶۲
بھاگا کہ لیا خوف نے طالع ہوا یار کا
بالائے سر آئی جو چمکتی ہوئی تلوار
بسمل نے کہا مل گئے مٹی ہی ہوا خوار
شیطان پہ اللہ کے غضب کا ہوا وار

اب تیغ شرر بار کے چلنے کی گھڑی ہی
اودشمن معبود کے سنبھلنے کی گھڑی ہی

یہ اوج کیا تیغ شرر دم کی چمک نے
سیکھا چلن اوس صاعقہ کا برق فلک نے

دیکھا یہ سبھون نے نہ تیغ دوسرا یا
تن سامنے تھا سر نہ کسی کو نظر آیا

۵۷
تھرا کے گرے شیر دلون کے دل اندر
چھوٹے گئے ہاتھون سے سپر اور کمر سے
پیدل ہوا کمزور کہ تھا گھوڑے سے گر سے
اسلام ہی مین کفر کی حد سے نکل آیا

۶۰
چلائے اودھر دار کے جانکاہ خبردار
دو نیغ کا سفر آج ہی درپیش خبردار
نزدیک اجل آن ہی ہی پیش خبردار
ہر سمت سے لگا ہی بلا ریش خبردار

۶۳
کیا نعرہ جو کیا حق نے دل اوس کے اوپر
احیاے ارشاد کیا بسمل کے جی نے
مارا سر اجا کو بہ سیف دو دمی نے
جھنکار سے کانپ گیا ہی سمی سمی سے

گر ہوش بجا ہون تو ادھر بھاگ سنبھل کے
ہاتھ طایر جان دیکھ لے پنجے مین اجل کے

یہ شان دم حرب نہ دیکھی نہ سنی ہی
آفاق مین یہ ضرب نہ دیکھی نہ سنی ہی

۴۹

تھا شور ردو عالم کا مددگار یہی ہے
ہاتف نے کہا حیدرِ کرار یہی ہے

۵۰

کیا نام ہے مفتون جو زمانا ہے تمھارا
مسکن ہے کہان کون گھرانا ہے تمھارا

۵۱

شیعہ ہین غزال اور ہم ایمان کے ختن ہین
سبطین نبی پھول ہین جسکے وہ چمن ہین

۴۸

نزدیک علی کے بتِ بدذات کھڑا تھا
یا پیش رسول عربی لات کھڑا تھا

۴۷

ہم وہ ہین کرینگے جو ادا دین محمدؐ
ہے نام علیؑ خاسفِ نعلین محمدؐ

۴۶

ڈرتے ہین دلیران جہان ساتھ سے میرے
کیا فائدہ جو قتل ہوے ہاتھ سے میرے

۴۵

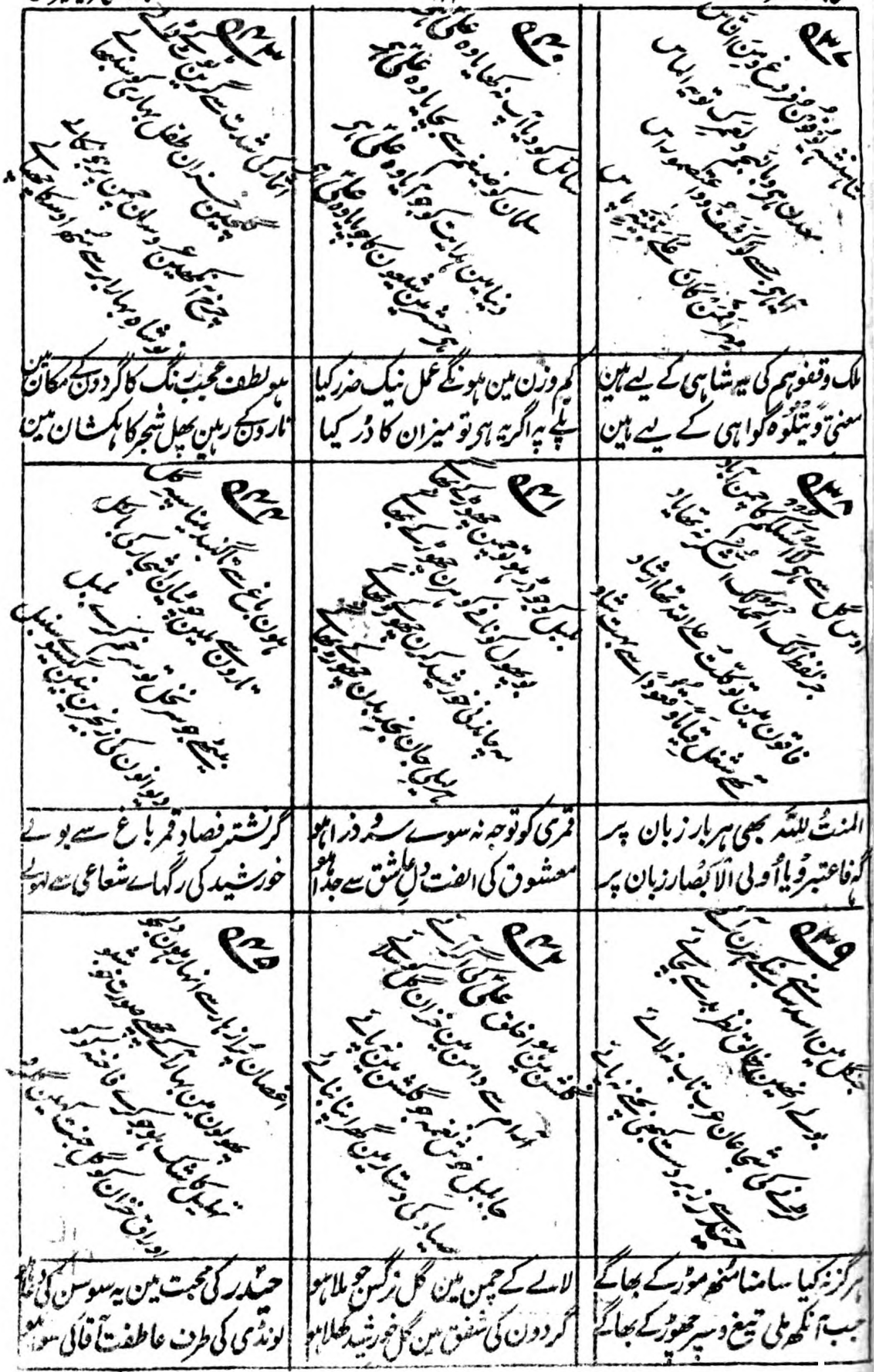
نظارہ نہ کرتی تھی اثر تن مین کبھی بھی
تھا کوہ کہ چلنے سے لرزتی تھی زمین بھی

۴۴

سرسبز کیا ہے چمن تیغ زبانی کو
بھیجا ہے خدا نے بھی ہمین بت شکنی کو

۴۳

گھیرے ہوے ہے مرگ تصور تجھے کیا ہے
جلدی کلمہ پڑھ ہم نہین تن سے جدا ہے



۳۷
شاہنشہ زمن و زمان فرش دین و ملک
معدن ہے وہ بجز و کرم کس کو یہ مجال
اظہار جس کو کشف و کرامت کا ہو خیال
ہیں اہل فن گمان سے بھی بیش و کم میں ہاں

ملک و قفوہم کی یہ شاہی کے لیے ہیں
معنی تو تلوہ گواہی کے لیے ہیں

۳۸
سائل کو دیا آپ نے کیا وہ علی کا ہے
سلمان کو جو منصب سے بجا وہ علی کا ہے
دنیا میں ہدایت کو جو پایا وہ علی کا ہے
ہے حشر میں شفیعوں کا جو پایا وہ علی کا ہے

کم وزن میں ہونگے عمل نیک ضرر کیا
پلے پہ اگر یہ ہے تو میزان کا ڈر کیا

۳۹
اس گل سے ہے گلزار کا چمن آباد
جز لفظ کمال احمد مرسل نہ ہوا یاد
فاقون میں توکلت علی اللہ تھا ارشاد
ہے شغل فنا یاد و فنا ہے اسے بہت شاد

المنت للہ بھی ہر بار زبان پر
گہ فاعتبروا یا اولی الابصار زبان پر

۴۰
بلبل کو جو دیکھا ہے تو چھوڑے ہے چمن باغ
پھولوں کو نہ دیکھا کہ ہمن چھوڑے ہے گلشن
ہے پائمالی خار و خس و یاسمن چھوڑے ہے
ہے بلبلی جان خلد بریں چھوڑے ہے گلشن

قمری کو توجہ نہ سوے سرو ذرا ہو
معشوق کی الفت دل عاشق سے جدا ہو

۴۱
ہون باغ سے آنکھ بند سیہ گل
بلبل کی شہادت کی ہے گواہ گل
ہے جوہر خنجر تو سر خم کہ ہے گل
دیوانون کی زنجیر ہے نسرین و سنبل

گر نشتر فصاد قمر باغ سے بوے
خورشید کی رگہاے شعاعی سے لہو ہے

۴۲
گلشن میں ہو اخلاق علی کی اثر آسے
ہر صبح سے دامن میں خزان گل کو سلا دے
جا بلبل خوش نغمہ جو گلشن میں نہ پاے
صیاد کی دستار میں گھر اپنا بناے

لالے کے چمن میں گل نرگس جو ملا ہو
گردون کی شفق میں گل خورشید کھلا ہو

۴۳
ہو لطف عجب رنگ کا گردون کے مکان میں
تاروں کے رہیں پھل شجر کاہکشان میں
اظہار کی شدت سے گرین طفل بہاری کو سنبھالے
چیخ اٹھیں حسنین و حسین جس پہ بہاری کو سنبھالے

حیدر کی محبت میں یہ سوسن کی زباں ہے
لونڈی کی طرف عاطفت آقای سوا ہے

۴۴
بلبل میں اسد سے ہے یہ رنگ ہمن آسے
بولے انھیں خلاق نظر یہ سے بچاسے
لالے کی شہادت عوض تاب نہ لاسے
جس پھول کو دیکھے ہے یہ زیر دست کہی ہے

ہرگز نہ کیا سامنا منھ موڑ کے بھاگے
جب آنکھ ملی تیغ و سپر چھوڑ کے بھاگے

۳۷۸
حضرت نے کہا کہ دیکھ کے ہمین مت زبون ہو
بازو سے ہیں بندھے کہ دو ڈورا دو ڈورا
گویا ہوا یہ بس کہ یہودی سے یہ چیدہ
سر دیکھ فرار دوستون کو دشمن دورا

۳۷۹
فرزند دلیر آگ سے نکلا مع زیور
ظاہر ہوا یہ معجزہ حیدر صفدر
بالائے بدن بال کھٹے ہو گئے سب کے
وہ جو ٹے کے ماتھون کو ایک ایک پر

۳۸۰
اوس عاول اور کا اشارا جو ذرا ہین
میرے غیر کو نہ دیکھ مین عصا فیرا ہون ہین
نقارغا دل مین گل مدعا نظر آیا ہین
بھیجے جو کبوتر ہمون نے شہادون کو جا ہین

مثل مہ و خورشید روان ہو گئے دونون
اوس آگ کے شعلون مین نہان ہو گئے دونون

کی عرض کیا جرم پشیمان ہوا ہین
یا حیدر کرار مسلمان ہوا ہین

بچے کو یدا اللہ اگر حلم و غادے
سو رستم دستان ہے دلیرون کو بھگادے

۳۸۱
دیکھے کہ سر در ہوا کا فانوس ہلا کرے
سمجھا نظر آتے نہین جل جلکے ہو خاکستر
ہمراہ اوسکے بیٹے وہی نسخہ ہو لال
اوس آگ کے نزدیک گئے وہ بھی شادو خندان

۳۸۲
اب جاے تعجب ہی نہین ضبط کا یارا
خالق کی حفاظت مین جو ہو بندہ کا یارا
آتش کو ہوا اور دلکا جلانا نہ ہوا را
کیون نہین یہ ہو نام نبی کا ہے سہارا

۳۸۳
یہ خاک تھا کیا ہے
مدارا ہی خدا کا ہے
پروا نہین جو کچھ ہو
کیا خوب یہ جا ہے

بجھ بجھ گئے کم ہو گئے گھبرا گئے شعلے
سردی سے یہ تپ آئی کہ تھرا گئے شعلے

وہ دوست علی کے نہ جلے آگ سے نہین
کیون مسند شبیر جلائی گئی رن مین

۳۸۴
کیا علم ہے اللہ کا ظاہر ہے حقیقت
سب جانتے ہین بازو کبوتر کی حقیقت
کس نے تھا خلق سب کا وہ خالق ہے خلقت
سب اسم اللہ کے ہین یہ ہے ان کی بشارت

۳۸۵
ہے ہے کیا ہے
ہے ہے کیا ہے
ہے ہے کیا ہے
ہے ہے کیا ہے

کچھ مال کا نقصان نہ کچھ جان کا ڈر ہے
کچھ جسم کو ایذا ہے نہ کپڑون کو ضرر ہے

قوت مین بھی نایاب شہ عقدہ کشا تھا
ٹکڑے در خیبر کو سر دست کیا تھا

۳۸۶
ہے ہے کیا ہے
ہے ہے کیا ہے
ہے ہے کیا ہے
ہے ہے کیا ہے

اللہ کے محبوب نے حیدر کو بتایا
مقداد کو سلمان و ابا ذر کو بتایا

۱۹

[illegible] عشق علی کی جا ہی
[illegible] دوستون دشمنون [illegible]
[illegible] اوسکو اونیت [illegible]
[illegible] ہی والله کہ یہ بات تو کیا ہی

۲۰

[illegible] کوئی اور نہین دوست نہین ہی
حضرت اوسے کوئی اور یہ آتش نمرود
[illegible] غدیر خدا وندی بھی ہی

۲۱

[illegible] کوئی تخصیص نہین ہی
[illegible] نہین کوئی شبہ
[illegible] وہ حسب طلب نابغہ

۲۲

[illegible] وہ جری مان نہ کہا آپکے جا
[illegible] اونھین لیکے [illegible]
[illegible] خیمہ دھی [illegible]
[illegible] ہو [illegible]

۲۳

[illegible] ہر گام پر اعجاز یداللہ عیان تھا
تھا دور اوسی وقت مگر زیب مکان تھا

۲۴

[illegible] ہی فرزند [illegible]
[illegible] طرف دیکھ [illegible]
[illegible] اسد اللہ سے [illegible]
[illegible] ہی کہ فرزند بھی [illegible]

۲۵

[illegible] ہو [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۲۶

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۲۷

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۲۸

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۲۹

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۳۰

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۳۱

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۳۲

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۳۳

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۳۴

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۳۵

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۳۶

[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۱۱۶

فرشتہ فلک طائر زرین علی ہی
ساکن ہی زمین باعث تکوین علی ہی
ایمان کی تو اصل و بنا دین علی ہی
ہاروں کا ہی ہارون و غمخوار و معین علی ہی

واصل کرے بیقدر یہان ناموری کو
ہدہد بھی سلیمان سے کہے نامہ بری کو

۱۱۷

ہون شیر ژیان دشت نینستان علی کا
ہون نخل دل گلشن رضوان علی کا
ہون بین اور بینا ہون بیابان علی کا
نایاب ہوا ہون نہین بیابان علی کا

ہمسر کوئی میرا ہو بھلا تاب کہان ہی
مداح یداللہ کا مداح جہان ہی

۱۱۸

استادہ ہے جو جنگل کے فتح یہ اللہ
آسیب ہے اعجاز یہان ہون جو گیاہ
ہے سوختہ جنگل مین یہ ہودی کی کراہ
سرگوشیان ہوا ہون نہین سکون ہی

ہی بغض مجھے شیر قدیر ازلی سے
کرتا ہو نہین اسوقت عجب مکر علی سے

۱۱۹

آگاہ ہین جو الفت حیدر کے چلن سے
وہ نادعلی پڑھ کے نکلجاینگے سن سے
کرتی ہی نہین ہوشہ کو سیر کوہ و دمن سے
افسر کی طرح ہے ہو سر پہ کلی سے پرہ

تائید کرو جلد دم رنج و تعب ہی
بیمار ہو عیسی کا ثنا خوان تو غضب ہی

۱۲۰

مجبور ہون میں اسکے بیان سے جنابش
ہر حال مین ہی نعت علی کا طرز و روش
ہون شاہ سے بندہ مین یہ بندہ کو ہی کشش
ہون نخل خوش مین نہین زیادہ کوئی آرایش

تکیہ ہی غزالون کو جو عدل شہ دین پہ
نخچیر کے ہوے سوتے ہین شیرون کی جبین پہ

۱۲۱

مجھ پر نہین ابراہیم چھاتی
مولا کا خیال اور دل بیتاب نہ جانے
وظیفہ نہین بابا کے یداللہ کے سوا نے
ہو عرض علی سے کہ الہی مرے ہو نا رہے

الفت نہین مکار تجھے مجکو یقین ہی
تو دشمن خالق ہی کبھی دوست نہین ہی

۱۲۲

کی عرض جو بیمار ہو حیدر سے یہ ابرار
یہ کیا جو بجھے آپ سے یا حیدر کرار
الفت ہی تجھے آپ سے یا حیدر کرار
بولا کہ نہین کہا مرے ہو دشمن غفار

جاتا ہی دم عقدہ کشائی شہ ذیشان
اللہ بڑی دیر لگائی شہ ذیشان

۱۲۳

اے وائی سکونت ہی ہر اک شہر و نا
آقا ہے ہر اک ملک کی مسند پہ جا نا
جو شہر مین مقدور نہین پانا مین ٹھکانا
کہتے ہین کہ ہر ارض زمین خدا کا

ہو جائیگی یہ برف ابھی کیا تجھے ڈر ہی
جا شوق سے اس آگ مین تو دوست اگر ہی

۱۲۴

جب دوست نے کہا دوست کہا آ مرے مسکین
خاموش ہوا پھر کسی صورت نہ وہ بولا
اس دل مین ہوا ایک طرف سانحہ دگرگون
تھی آگ کہ ہر جسم علی حفظ کا جو شین

۷ مثنوی جنت کی سند عاصیون کو لا دی علی نے ہے ارشاد خدا کا ہے جو ارشاد دی علی نے ہے حق کو نہیں بھولا وہ جسے یاد علی ہے بعد نبی نور خدا میں یہ ایجاد علی ہے	۷ جو ہر سنو اللہ کی تلوار علی ہے پروانہیں کچھ عاشق نثار علی ہے فرار کے کہتے ہیں کرار علی ہے مجبور تو سب خلق ہے مختار علی ہے	۷ ہر پیر کا ہر خانہ ہے ایجاد علی ہے فریاد رسید علی صبح علی شام علی ہے شیرازۂ مجموعۂ اسلام علی ہے نقطہ میں رہے موج وہ بسم اللہ علی ہے
گلشن میں گران طبع کو بلبل کا جو غل ہو قارون کی طرح غرق ہو سر پر زر گل ہو	رفعت سے جلائے وہ اگر نامورون کو آتش ہو شفق بلبل مغرب کے پرون کو	ہاں زور ید اللہ کبھی زور جو دیکھے اوڑ جائے مگس منہ میں سر کوہ کو لیکے
۸ فضل خدا اسرار کی مفتاح علی ہے کیا وصف ہو اللہ کا مداح علی ہے حمد کا ہو کیا حسن جو مدح علی ہے روشن ہو محمد جو ضیاء علی ہے	۸ ایمان کا ارکان ہیں تو عدد سو علی ہے مشکل میں ہو وہ دادرس تو بوقت جو علی ہے بیجا نہیں ہو علی جو علی ہو علی ہے	۸ ہر عکس نے جسکا وہ مہتاب علی ہے زندہ ہے جہان مردہ جہان آب علی ہے ہیں شہر علوم خلق خدا باب علی ہے
گرتا ہوا دریائے اجل کا بھی سنبھل جائے یا حیدر کرار اگر منہ سے نکل جائے	دم شربت دیدار سے پاتے ہیں مسیحا بیمارون کو خود نبض دکھاتے ہیں مسیحا	صانع کہون یا صنع شہ کون و مکان کو پیدا کیا خالق نے اوسے اوسنے جہان کو
۹ مثنوی فلک کاتب دیوان علی ہے اسلام کا چراغ ہے درمان علی ہے طوبیٰ نہیں جنت کا بیستان علی ہے یثقوبیت یوسف کنعان علی ہے	۹ وصف کہن صنع کا شہنشاہ علی ہے احمد کی طرح احمد ثانی علی ہے اسرار خدا صید ہیں صیاد علی ہے جبریل تو شہباز ہیں نخچیر علی ہے	۹ اجلال ہے جنگ یدالله علی ہے یہ دامن گردون ہے وہ جو باب علی ہے اعلیٰ کا جو بندہ ہے وہ اعلیٰ علی ہے شاہ ہمہ و ہمرا ہمہ اوصاف علی ہے
مچھلی جو اوڑے بھوک میں دریا سے تو کیا ہو مرغابی کو کب کا شکار اوسکو روا ہو	کیا وصف ید اللہ مجھے ہاتھ لگا ہے اللہ کا بندہ ہے یہ بندون کا خدا ہے	ہے نہی اگر امر کرے چرخ برین کو ضرغام فلک صید کرے گاو زمین کو

۱۲۶
تھکان اور اس کنیز میں تھیں بیکسی کی تصویریں
عجب یاس کا شہزادیوں میں تھا نظر آتا
یقین مر گیا فضل و لطف کی تدبیریں
کہیں یکایک حضرت نے چیخ ماری ہیں

بدن سے جان چلی ذکر ذوالجلال کیا
وصی احمدِ مرسل نے انتقال کیا

۱۲۷
ہوا ہے حسن مجتبیٰ کمال ہوش میں آؤ
پڑی ہے لاش پسر پر ہے خاک غفلت میں
یتیم ہو گئے ہم بے کسی کے دن ہیں عباس
یہ کہتے ہوئے لاش حسینؑ پر گرے

برہنہ سر کیے پیچھے تھے ماہ زہرا کے
غلام جیسے مصیبت میں ساتھ آقا کے

۱۲۸
روا ہے خلد کو آقا ہو سو ہزار افسوس
نباہ و شرب و بقا ہو سو ہزار افسوس
نہیں فنا کا و بالا ہو سو ہزار افسوس
نشانِ حشمتِ دنیا ہو سو ہزار افسوس

خبر دلوں کو ہوئی خود گداز رکھتے تھے
تمام شہر میں غل تھا کہ مر گئے حیدرؑ

۱۲۹
ملے تھے بال کہ ہر سو کو لہر دوڑتی تھی
زیادہ ابر سے ہر ہر مژہ پر دوڑتی تھی
تڑپ کے برق صفت ذوالفقار دوڑتی تھی
بپا سحر دلِ سوار دوڑتی تھی

تمام رات ہوئی صبح نے طلوع کیا
یہ نوحہ زینبؑ و کلثومؑ نے شروع کیا

۱۳۰
پڑا ہے خاک پہ بیکس ہے بے کفن بابا
ہمارے سر پہ ہے کس کا ردائے سبز اب
نہ ہو گا آپ سے گلشن جہان بابا
ہے ظلم زور سے سر پر یہ ظالموں کا ہاتھ

حسنؑ حسینؑ اوٹھائینگے آپ کا تابوت
یہاں بڑھائینگی مسند یہ بیٹیاں بابا

۱۳۱
ہوا ہے ظلم سے بیکس کا سر برہنہ آج
ہے خاک پر شہِ والا گہر برہنہ آج
ہوئی ہے بیکس و بے یار و یاور برہنہ آج
ہوئی ہے بیٹیوں میں فاطمہؑ کی مادر برہنہ آج

جنازہ آپکا اوٹھیگا دھومدھام کے ساتھ
کریں گے شام و سحر ماتم فغان بابا

۱۳۲
یتیم کر گئے ہم بے کسی کے دن ہیں عباس
ہمارے سر پہ نہیں اب کسی کا سایہ بابا
ہمیں نہ ڈھونڈیگی اب کوئی دم دم میں
سوا علی کی جو بیکس کی جائیگی آہ و بکا

بجھے ہیں آپکے جانے سے ہر کسی کے چراغ
ہمیں تو ڈھونڈیگا ہر سمت سے جہان بابا

۱۳۳
ہوا ہے ظلم سے بیکس کا سر برہنہ آج
ہے خاک پر شہِ والا گہر برہنہ آج
ہوئی ہے بیکس و بے یار و یاور برہنہ آج
ہوئی ہے بیٹیوں میں فاطمہؑ کی مادر برہنہ آج

جنازہ آپکا اوٹھیگا دھومدھام کے ساتھ
کریں گے شام و سحر ماتم فغان بابا

۱۳۴
اکیلی قبر میں فرمائیے گا آپ آرام
بچھائی جائیگی ماتم کی صف یہاں بابا
ہمارے سر پہ ہے کس کا ردائے سبز اب
نہ ہو گا آپ سے گلشن جہان بابا

حسنؑ حسینؑ اوٹھائینگے آپ کا تابوت
یہاں بڑھائینگی مسند یہ بیٹیاں بابا

۱۱۷

کبھی جا بجا ہوئی ہین یاد کرکے گھبرانا
ضرور انکی ملاقات کے لیئے آنا
جو بیٹے ہون اہم پوچھ کے چلجانا
خدا کا حکم تھا تم انکا فرمانا

امام ایک کے بعد ایک تا قیامت ہی
تمام مہدیِ ذی جاہ پر امامت ہی

۱۱۸

خلق ہی جو رہی ہو ہاتھ سے ہاتھ ملتی ہین
رواہین آنکھون سے آنسو ڈھلکتے ہی ہین
حضور دوست نہین ہین ہمارے ہی ہین
خدا گواہ شہنشاہ دین و دنیا ہین

کچھ اونمین ہوتے ہین رخصت کچھ آتے جاتے ہین
سبھون کو آپ گلے سے لگاتے جاتے ہین

۱۱۹

حیات کا نہین کچھ اعتبار دنیا مین
نہ غافلون سے ملین ہوشیار دنیا مین
عجیب نیک ہی ہیں کار دنیا مین
جو ہیں سو فرد ہی ہیں کار دنیا مین

جہان نظر سے چھپے کوئی بول سکتا ہی
اگر نکلی بھی ہین آنکھین تو خاک پر دا ہی

۱۲۰

ہوا تمام یہ دفتر بھی بیتابی اب آ ہی
قضا جناب رسولِ خدا سے فرماتی
اجل سے بھی یہ سلگتی ہوئی ہی آتی
نہین ہین بند کسی کو ہین قطرہ و بجلی

حسن پلا ینگے زہرا کی یون شہادت ہی
حسین انکی مصیبت بڑی مصیبت ہی

۱۲۱

خلق سے جان شب و روز کھو ینگی بیٹا
تمھین اندھیرا وجاے مین رو ینگی بیٹا

۱۲۲

کسی کی بات کا ہرگز جواب نہ دینا
کسی سے کچھ نہ کہنا کچھ نہ سننا
کسی کی سمت نہ ہرگز نظر اٹھانا
خدا گواہ ہی تم سے یہ کہتا ہی بابا

نظر تھی اونکی طرف جنکو چاہتے تھے علیؑ
نہ چین تھا کسی کروٹ کراہتے تھے علیؑ

۱۲۳

ازل سے ہی تمھاری قسمت مین یہ لکھا ہی
بچپنے سے انکی ہوئی ہو تم کنیز
کہ حسینؑ کا گھر دیکھ کے ہوئی ہو تم
تمھاری عاشق شیدا ہی ہے تمھاری مین

۱۲۴

تمام اسکی مصیبت ہی آج پیش نظر
یہ ہے یہ ہاتھ ہو دیکھ پیش چشم تر
بچا سکا نہ یہ پردہ نشینون کو قید سے دادر
نہ دیکھے بھائی کا سر جسم سے جدا خواہر

نہ ہمکفن ہو برادر نہ بے ردا خواہر

۱۲۵

کہ رہی تھی کہ ہوا ہو ہوا ہو ہوا ہو
ہوا تمام دو دن ہو گیا دو دن ہو گیا
دعا کے واسطے اوٹھو بیٹھو بیٹھو
سنے جو نعرۂ تکبیر ڈھل پڑے آنسو

صدا اذان کی آئی نکل پڑے آنسو

۱۲۶

بڑھا تھا جس سے سلمان نزع آخر میں
چراغ سلسلۂ حیدر کرار کے گھر میں
دعا کو ہوں مین جلالی تعین دسمبر میں
حسینؑ کا کہ شہان تقی تو اشک ریز



اوٹھاے ہین نبی صورت سے شاہ مرداں کو
نمازی آئے لیے ہاتھون ہاتھ قرآن کو

بنی ہوتی ہی وصیِ رسولؐ کے دم پر
لگائی تیغ سرِ سرپرستِ عالم پر

بہادران عرب کے کلیجے پھٹتے تھے
تڑپ کے پاے یداللہ سے لپٹتے تھے

بندھی تھین تلوارین پیچان نے تھے سانچے شمشیر
بھوپی گیا در علم ہی قریب مکان

اودھر تھین حضرت کاثوم و حضرت زینب
حسن حسین پدر کو لیے تھے باب غضب

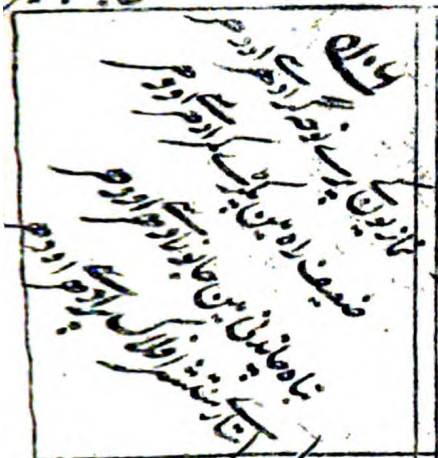
سحر سے آج ہی زخمی زرہے نیازِ علیؑ
نماز عید شہادت ہوئی نمازِ علیؑ

ذرا ٹھہر کے چلین یہ سبھون سے فرماکر
کھڑی ہو ڈیوڑھی مین زینب تو بڑھ کے سر کاٹو

جبین سے قطرۂ خون دمبدم ٹپکتے تھے
سر اہل بیت پٹکنے تھے دل دھڑکتے تھے

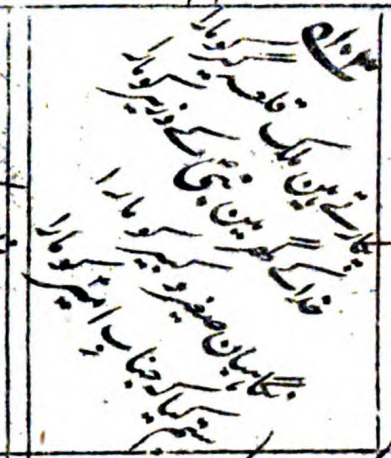
فروغ شرع کو نام خدا بڑھانے کے
نماز اب حسن مجتبا پڑھانے کے

۱۰۱



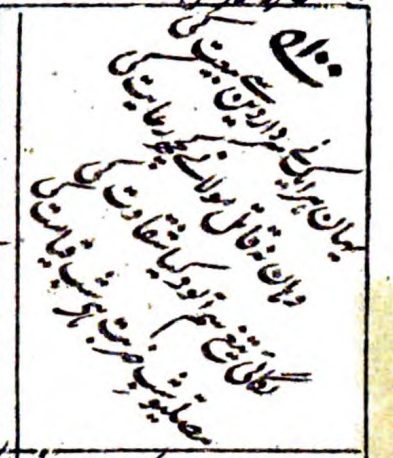
نماز مین ہوے اللہ کے ولی زخمی
ہوا ہی آج سر مرتضا علیؑ زخمی

۱۰۲



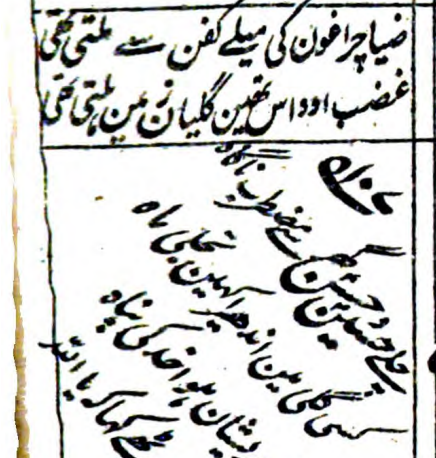
کب ایسے زیر فلک سایے عظیم ہوے
قیامت آئی حسینؑ و حسنؑ یتیم ہوے

۱۰۳



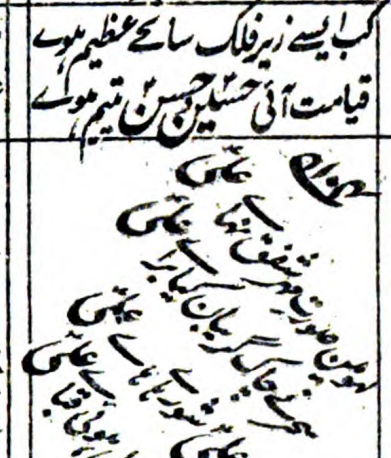
ضیا چراغون کی میلے کفن سے ملتی تھی
غضب اودا اس تھین گلیان زمین ہلتی تھی

۱۰۴



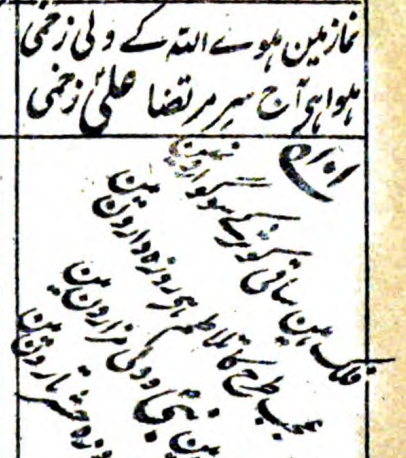
سیاہ پوش صغیر و کبیر ہوتے ہین
وداع سب سے جناب امیر ہوتے ہین

۱۰۵



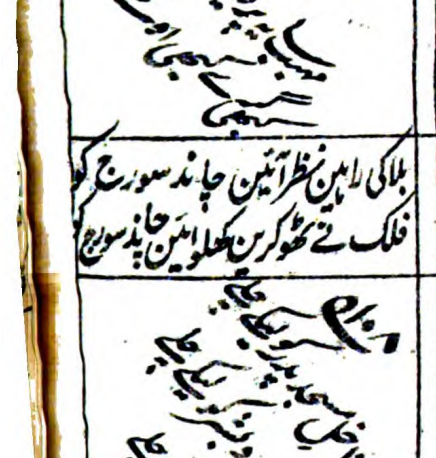
ہر ایک یاس سے مولا کے منھ کو تکتا تھا
جھکے ہوے تھے جبین سے لہو ٹپکتا تھا

۱۰۶



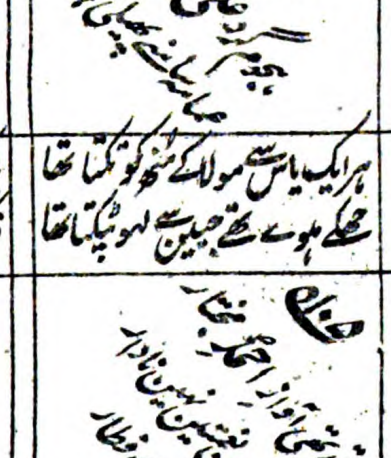
بلا کی راہین نظر آئین چاند سورج کو
فلک نے ٹھوکرین کھلوائین چاند سورج کو

۱۰۷



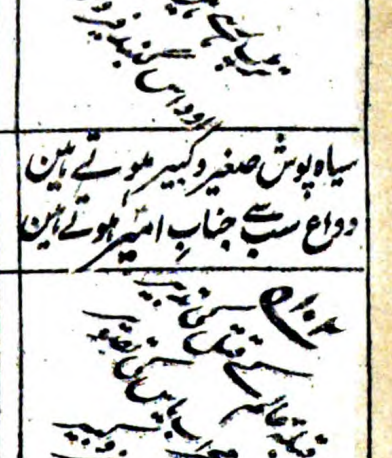
دم نماز جماعت ہر ایک روتا ہی
یقین بزم عزا ے امام ہوتا ہی

۱۰۸

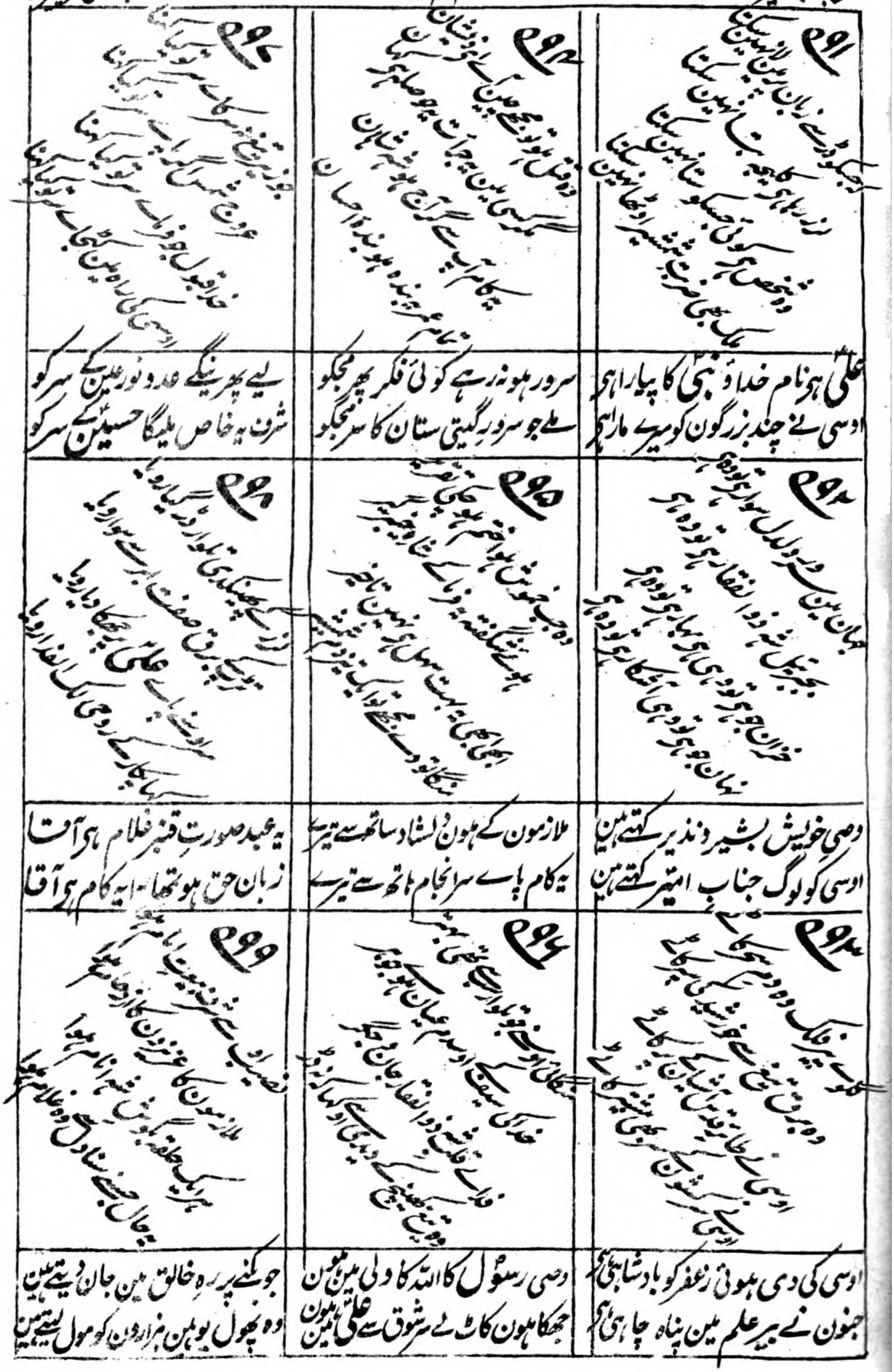


نہ شاد کھانے سے اپنے کبھی یہ شیر ہوا
کھلا دیا کسی بھوکے کو آپ سیر ہوا

۱۰۹



صدائین گریہ و زاری کی دور جاتی تھین
گھرون سے عورتین گھبرا کے نکلی آتی تھین



۹۱
علیؑ ہی نام خداوند نبیؐ کا پیارا ہی
اوسی نے چند بزرگون کو میرے مارا ہی

۹۲
سرور ہو نہ رہے کوئی فکر پھر مجکو
ملے جو سر وہ گیتی ستان کا سر مجکو

۹۳
لیے پھرینگے عدو نور عین کے سر کو
شرف یہ خاص ملیگا حسینؑ کے سر کو

۹۴
وصی خویش بشیر و نذیر کہتے ہین
اوسی کو لوگ جناب امیرؑ کہتے ہین

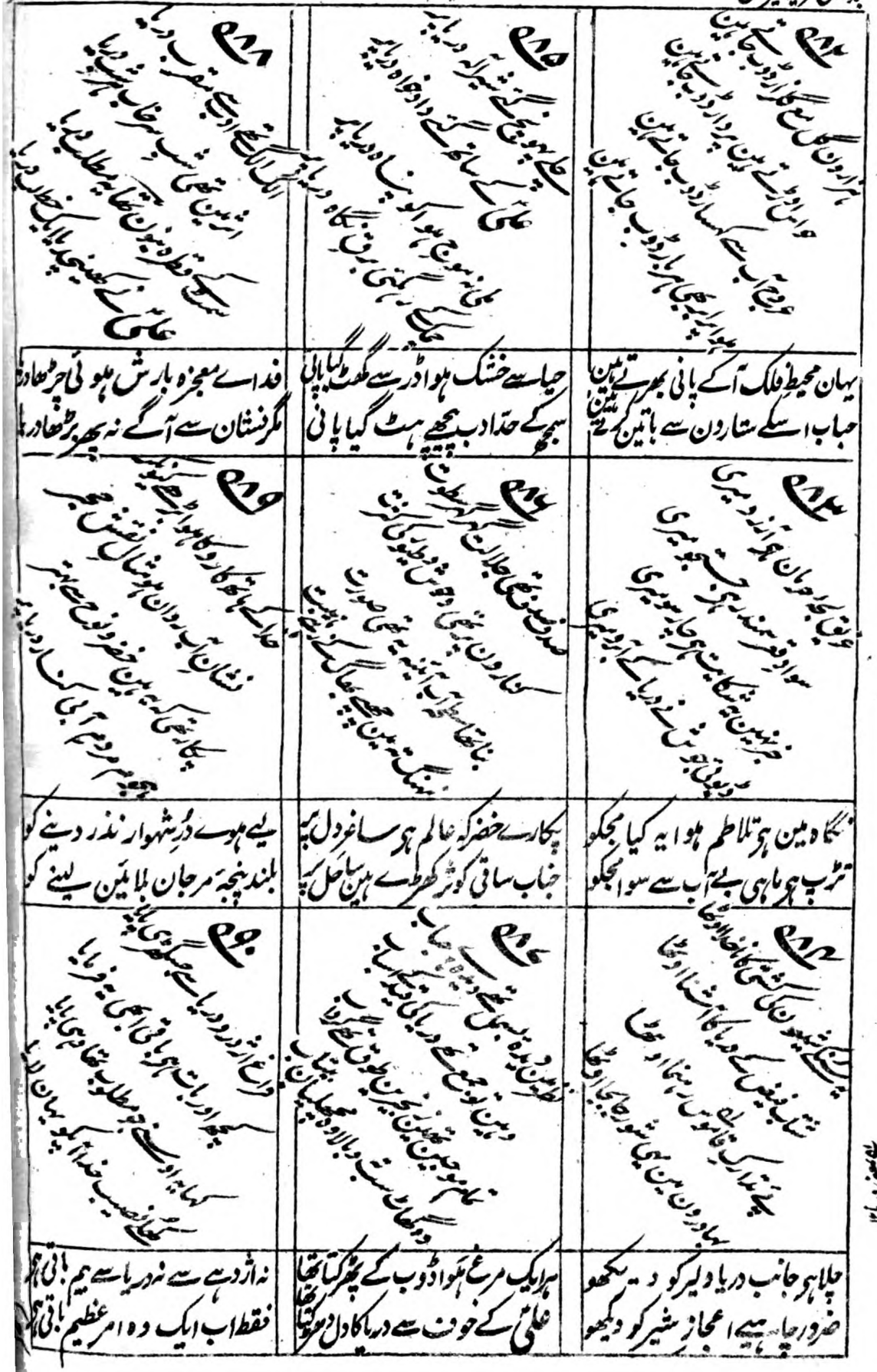
۹۵
ملازمون کے ہون دلشاد ساتھ سے تیرے
یہ کام پاے سرانجام ہاتھ سے تیرے

۹۶
یہ عبد صورت قنبر غلام ہی آقا
زبان حق ہو تھا یہ کام ہی آقا

۹۷
اوسی کی دی ہوئی زعفر کو بادشاہی ہی
جنون نے بیر علم مین پناہ چاہی ہی

۹۸
وصی رسولؐ کا اللہ کا ولی مین ہون
جھکا ہون کاٹ لے سر شوق سے علیؑ مین ہون

۹۹
جو لکھنے پر رہ خالق مین جان دیتے ہین
وہ پھول بو ہین ہزارون کو مول لیتے ہین



۸۴
ہزاروں سیکل مع گلزار ڈوب جاتے ہین
ہوا میں اڑتے ہین پر دار ڈوب جاتے ہین
عرق جو آب سے کپڑا بھی ہر بار ڈوب جاتے ہین
ہوا پہ بھی ہر بار ڈوب جاتے ہین

۸۵
علی کے پوچ گئے شیر آلہ دریا پہ
علی کے ساتھ گئے داد خواہ دریا پہ
علی نہ ہوتے ہو اکبو پناہ دریا پہ
علی کے ساتھ گئی رہی نگاہ دریا پہ

۸۶
علی نے کھینچ دیا ایک خط دریا پہ
اثر ہین تھی شب سرخاب ہر شب دریا
سمک کے قطرہ بہون تھا یہ مطلب دریا
الک الک تھے اوج مقرب دریا

یہان محیط فلک آکے پانی بھرتے ہین
حباب اسکے ستارون سے باتین کرتے ہین

حیا سے خشک ہوا ڈر سے گھٹ گیا پانی
سمجھ کے حد ادب پیچھے ہٹ گیا پانی

فدائے معجزہ بارش ہوئی چڑھا دریا
مگر نشان سے آگے نہ پھر بڑھا دریا

۸۷
نگاہ مین ہی تلاطم ہوا یہ کیا مجکو
تڑپ ہی ماہی بے آب سے سوا مجکو

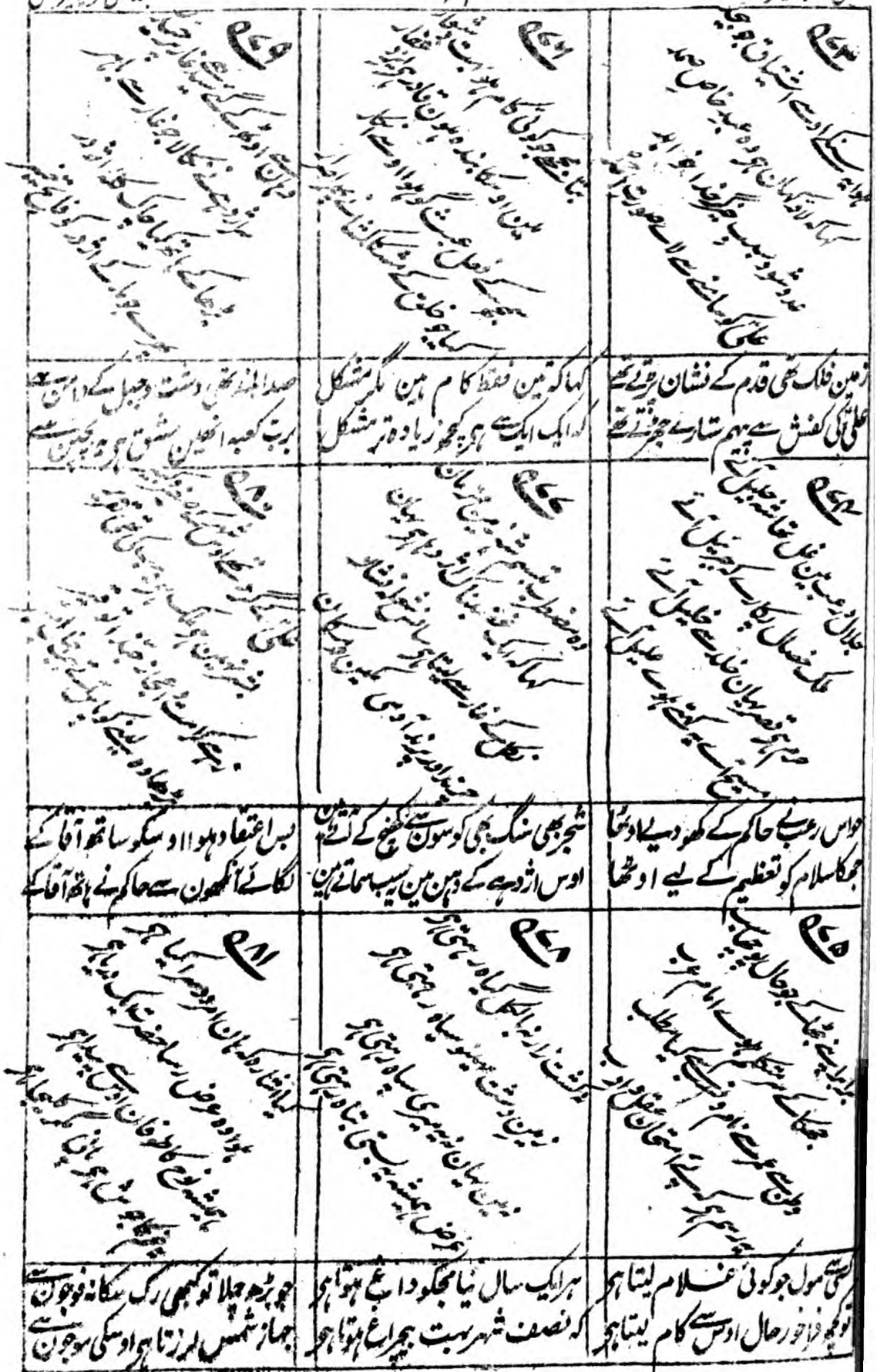
۸۸
پکارے خضر کہ عالم ہی ساغر دل پر
جناب ساقی کوثر کھڑے ہین ساحل پر

۸۹
لیے ہوے درشہوار نذر دینے کو
بلند پنجہ مرجان بلائین لینے کو

۹۰
چلا ہی جانب دریا دلیر کو دیکھو
ضرور چاہیے اعجاز شیر کو دیکھو

ہر ایک مرغ ہوا ڈوب کے پھر کتا تھا
علی کے خوف سے دریا کا دل دھڑکتا تھا

نہ اژدہے سے نہ دریا سے بیم باقی ہی
فقط اب ایک وہ امر عظیم باقی ہی





نہین نجات گلا کاٹ کے جو مرجاؤن
زمین سخت ہی دور آسمان کدھر جاؤن

نہ فکر کیجیو کچھ کم زیادہ قیمت مین
مگر وحید ہو صورت مین اور سیرت مین

پہونچ گیا تو الگ مرتضیٰ کو ٹھہرا کے
خوشا نصیب مالک سے عرض کی جا کے

سعید یون تو خدا کا ہر ایک بندہ ہی
جو کام آے کسی کے وہ نیک بندہ ہی

نقاب اولٹ کے رخ بوتراب کو دیکھا
فروغ روے زمین آفتاب کو دیکھا

کلیم عصر مگر ساتھ ساتھ آیا ہی
تلاش نار مین یہ نور ہاتھ آیا ہی

علیحدہ نہ کہین بادشاہ دین بیٹھے
جہان نشست غلامون کی تھی وہین بیٹھے

خدا کیواسطے جو چاہے بیچ لے حق ہی
سنا یہ مصحف ناطق تو وقف مطلق ہی

بکے ہین آپ خدا نے انھین کیا مجبت
خدا کی راہ کا سودا ہی اہین کیا مجبت

۵۵

فلک شمار نہ ایسا کوئی بخشندہ ہوگا
نہ ہوگا کبھی فردون مین جاوہ گر ایسا ہوگا
یہ دل کسیکا نہ ہوگا نہ یہ حسن کسیکا ہوگا

مقابل اور تو کوئی نہین حقیقت مین
مشابہ آپ ہین صورت مین اور سیرت مین

۵۶

کیا ہے مین نے کہ اللہ خوب ہی دیتا
بہت ہی بھوکے بیسر نہین ہوا کرتا
کیا ہے شاہ نے جب سے ہمارا بیڑا اٹھا
اٹھا کے جب سے لگا ہے ہمارا بیڑا اٹھا

قلق سے میرے دل شرمگین کے ٹکڑے تھے
عباے پاک مین نانِ جوین کے ٹکڑے تھے

۵۷

جو خوش کیا ہے کسی کو تو خوش کیا ہے خدا
جو خوش ہوا ہے خدا تو خوش ہوا ہے خدا
جو خوش ہوا ہے خدا تو خوش ہوا ہے خدا
جو خوش ہوا ہے خدا تو خوش ہوا ہے خدا

زیادہ خشک سے بہتر ہے کچھ ملا ہوا دودھ
جو کچھ ملا ہوا دودھ خشک سے بہتر

۵۸

جو خفا ہے اسے لطف و لذت کا فرمان
کہ اوسکا بھی رزاق و مقسم سامان
دیا ہے کیسے کر خلق کو یہان کا نشان

اوسی کے واسطے اسوقت لیکے جاؤنگا
یہ جسکی وجہ سے پایا اوسے کھلاؤنگا

۵۹

سنا ہے حسن مجتبا ہوے کہ یہان
کہا یہ ہین وہ علی اور ہین یہان کہان
جناب والد ماجد امام کون و مکان
یہ ہین یہان کون طرف دوش پہ ہین نشان

طعام لیکے اندھیرے مین شب کو جاتے ہین
فقیر سے بھی نہ اوٹھے وہ بار اوٹھاتے ہین

۶۰

اوفتادگی سب تصدق اوفتادگی کے ہے
اوفتادگی کی آن سے عاصل یہ زندگی ہے
اوفتادگی خلق و کرم کا شعور ہے
اوفتادگی ہی مرتبہ اوس کا ظہور ہے
ہین خاک پا ہوون اوسی کی خاک سا جاتا ہے

نہین پسند مزے کی کوئی غذا اونکو
کھلائین راہِ خدا مین یہ ہی مزا اونکو

۶۱

ہوے امام کسی دن جو مہمان
کہا حسن سے کہ اے نور دیدہ جان
کہ ہے کسیکے یہان آج کیا طعام تمہین
کہا حسن نے کہ ہے نان جو طعام تمہین

خود اونکے ہاتھ دھلائے کو مرتضیٰ اوٹھے
حسن بھی ہمرہ سلطان ہل اتی اوٹھے

۶۲

کہا حسن نے کہ اے مادر مہربان
ہے ایک یہودی ہمسایہ ہمارا مہمان
ہوا ہے اوسکے یہان آج کچھ طعام تیار
ہوا ہے اوسکے یہان آج کچھ طعام تیار

خیال خدمت مہمان مدام ہی ہمکو
پسند سب سے زیادہ یہ کام ہی ہمکو

۶۳

علی ہین خلق مین اور خلق ہے علی مین گم
ہوا ہے جسمین نہ جانے کہان کا عالم
ہوئی حسین کی افسوس خاطر مہمان
ہوئی حسین کی افسوس خاطر مہمان

نئی تھی دعوتِ مہمان کہ تیر چلتے تھے
تڑپ تڑپ کے ید اللہ ہاتھ ملتے تھے

۴۹
علی سا کون ہی شیخ کلش نا سا مین
علی سا کون ہی جو بے نیاز سا مین
علی سا کون ہی شیخ خدا زما سا مین
علی سا کون ہی جو سی نیاز سا مین

نظیر حضرت یعقوب نے تکلف ہین
بکے جو راہ خدا مین علی وہ یوسف ہین

۴۸
عطا سے یوسف زہرا کی کر تمنا ہون
ہوئی جو گوش زد اوس بیوی کی یہ ندا
وہان سے لیگئے اسکو بلا تامل سب کار
خدا سے فضل سے کھانے مین تھا طبیعت یار

ادب سے بہر تناول جو ضیف جا بیٹھے
امام سامنے بہر نظارہ آ بیٹھے

۵۱
کسی کی یاد غذا کا مزا مٹاتی ہی
یہ نعمتین جو مین کھاتا ہون شرم آتی ہی

۴۷
ہوا مدینہ مین وارد جو ایک مرد غریب
کیا بیان اوسنے کہ ہون میرا نسب
کہ میرا نام محمد بیان ہی کسکا لقب
حسن ہی کون سا فرزند حضرت یثرب

ہراس گرسنگی سے کمال ہی مجکو
تلاش نعمت خوان نوال ہی مجکو

۵۰
بجون نے اوسکو بھیجا سو غذا ناگاہ
کہا کسی نے نہین کسی سے بہتر
عجب حال مین تھا کچھ پیشتر آنحضرت
بجز شکستہ نہین آنحضرت مین طاقت

طعام کوئی ذرا سا جو کھالیا اوسنے
علیحدہ اوسی مقدار رکھدیا اوسنے

۵۴
عجب سخی و کریم و جلیل کو دیکھا
سیان باغ جناب خلیل کو دیکھا

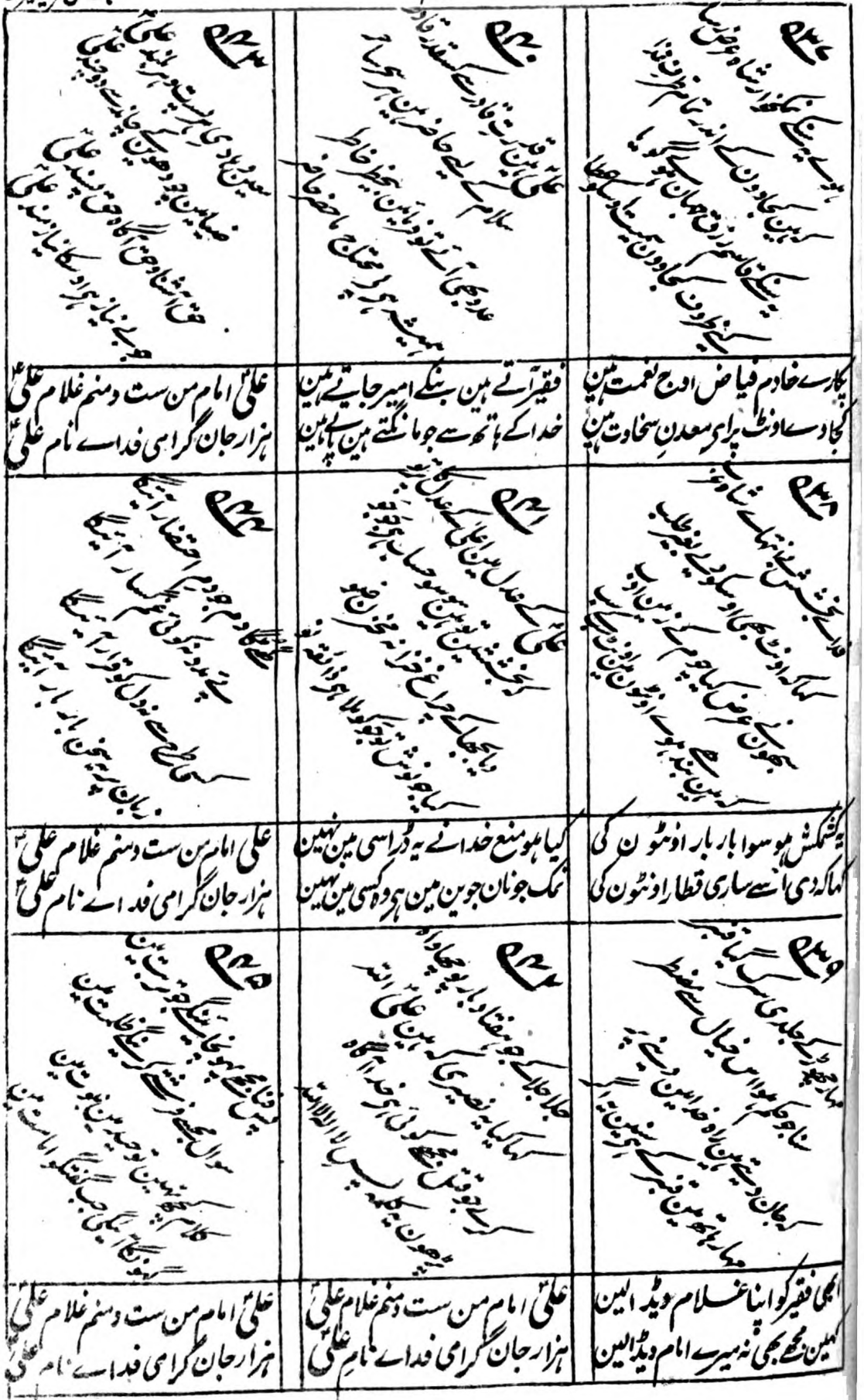
۵۳
سنا ہی جسنے خلیق و سخی و دین پرور
عجب غریب نواز و غریب پرور ہی
امیر کعبہ و جہان اس اسیر کا گھر ہی
وہ دیکھے صورت و سیرت کہے کہ حیدر ہی

کہان سے خالق کون و مکان نے پہونچایا
کہان غریب کو روزی رسان نے پہونچایا

۵۲
لا خطہ ہو نی مہمان کی روداد
کمال شفقت و الطاف سے کیا ارشاد
کہ تو غریب ہی تو دوست آ گیا ہی یاد
یہان سے واسطے رکھتا ہی ہر یہ اولاد

سنا جو یہ تو دو رحجاب سے رویا
جھکا کے سر کو زیادہ سحاب سے رویا

۵۵
وحید اوسکو تجلی مین نور مین پایا
سب اوس بزرگ کا جلوہ حضور مین پایا



۳۴
ہوئے ہیں بندے نکلوا کر اشارہ
کہین کجاوون سے انکے نام نکلوا
پھینکے قاسم کجاوون سے یہ گوہا
کہین ہیں بندے ہوئے اونٹون سے پیدا
پکارے خادم فیاض ادرج نعمت ہین
کجاوے اونٹ پر اسی معدن سخاوت ہین
علی امام من ست دمنم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

۳۵
کہا کہ اونٹ بھی کیا چیز ہے زمین اونکی
بھون کے عرض کیا چوسے ہین جبین اونکی
کہین ہیں بندے ہوئے اونٹون سے یہ عیان اونکی
کہین ہیں بندے ہوئے اونٹون سے یہ عیان اونکی
فقیر آتے ہین بنکے امیر جاتے ہین
خدا کے ہاتھ سے جو مانگتے ہین پاتے ہین
علی امام من ست دمنم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

۳۶
یہ کشمکش ہو سوا بار بار اونٹون کی
کہا کہ دی اسے ساری قطار اونٹون کی
کیا ہو منع خدا نے یہ در اسی مین نہین
نمک جو نان جوین مین ہے وہ کسی مین نہین
علی امام من ست دمنم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

۳۷
ہمارا چھوڑ کے جلدی سفر کہان فرمائیگا
سنا جو حکم ہوا اس خیال سے غش کھائیگا
کہان ہیں بندے ہین راہ خدا مین دیتے یہ
کہا کہ ہاتھ مین قنبر کے آ کے لیتے یہ
ابھی فقیر کو اپنا غلام ویڈالین
کہین مجھے بھی نہ میرے امام ویڈالین
علی امام من ست دمنم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

۲۸

بجھون میں سم ہر فساد اق کی ہیبان ہم
کیا بندہ دینے میں کسکے ہاتھ ہاتھون کو
ہیبان بھی ہست بدانند کسکے بازو تھے
ہوا کمال تنعص کمال کرب و تعب

۲۹

غضب کی بات ہے مجھ کو نہ ہاتھ لگا سکے
بشکہ کے ہاتھ سے دست خدا کے ہاتھ ہین
بت محال ہر مشکلکشا کے ہاتھ ہین
جنون کے ہاتھون کو باندھینگے اور کھولینگے

۳۰

علی نے نکلو لدین نزدہ دیکھا کسکے یہ دیا
کہ رسول نے نعوذ من چھوڑ کسکے لیا
کہ رسول نے نعوذ من چھوڑ کسکے لیا
کھولا دیبند و نعوذ من چھوڑ کسکے لیا

۳۱

کہا جو راز علیؑ سے نہ وہ کسی سے کہا
نبی نے لحمک لحمی مگر اسی سے کہا
ہوا بن سر بگشت سے ضیاست یوان
سمی خدا بین ہ اجاز یہ ہو ہر یوان

۳۲

ولادت شہ ارض و سما کی عید ہوئی
رجب کی تیرھوین کو انتہا کی عید ہوئی
خدا کے گھر مین علی طلب بزرگوار دن
بزرگوار کی طلب بزرگوار دن

۳۳

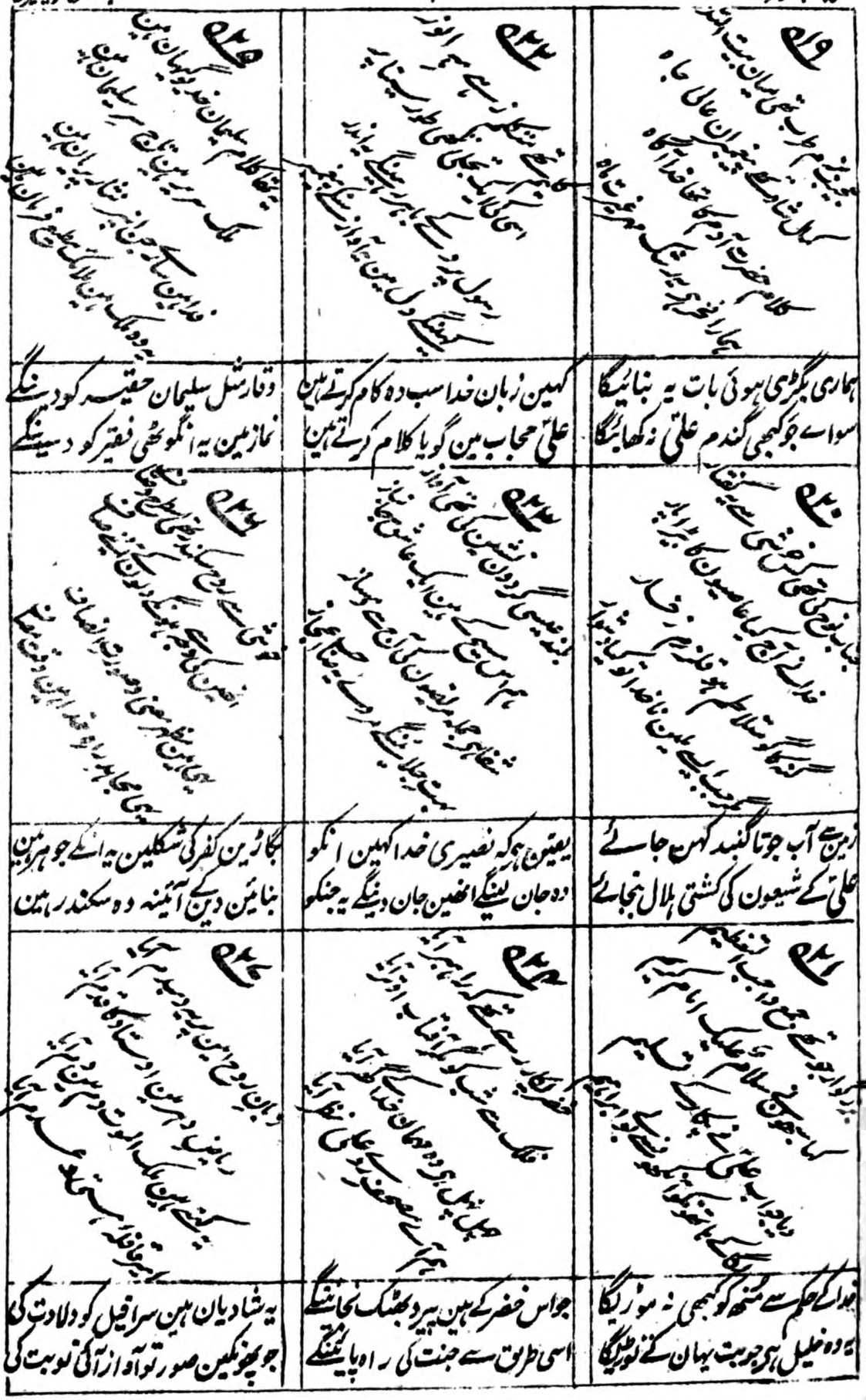
ابوتراب بنائیگا لعل تجھ کو
کریگا خاک سے یہ پاک اہل جوہر کو
علاج گرسنگی کا بتائی مجھکو
خدا کی راہ مین کھانا کھلائی مجھکو

۳۴

علی نے کھانا جو کھایا تو ہاتھ دھویا
کہ رسول نے نعوذ من چھوڑ کسکے لیا
کہ رسول نے نعوذ من چھوڑ کسکے لیا
کھولا دیبند و نعوذ من چھوڑ کسکے لیا

۳۵

ہماری حمد سے محمود ہی مقام اسکا
ہمارا اسم ہی اعلیٰ علیؑ ہی نام اسکا
کہا کہ دیر نہ ہو جاؤ ساتھ لو اسکو
طعام سب مع ظرف طعام دو اسکو



ہماری بگڑی ہوئی بات یہ بنائیگا
سوائے جو کبھی گندم علیؑ نہ کھائیگا

کہین زبان خدا سب وہ کام کرتے ہین
علیؑ محاب مین گویا کلام کرتے ہین

وقار مثل سلیمان حقیقہ کو دینگے
نماز مین یہ انگوٹھی فقیر کو دینگے

زمین ہے آب جو تا گنبد کہن جائے
علیؑ کے شیعون کی کشتی ہلال بنجائے

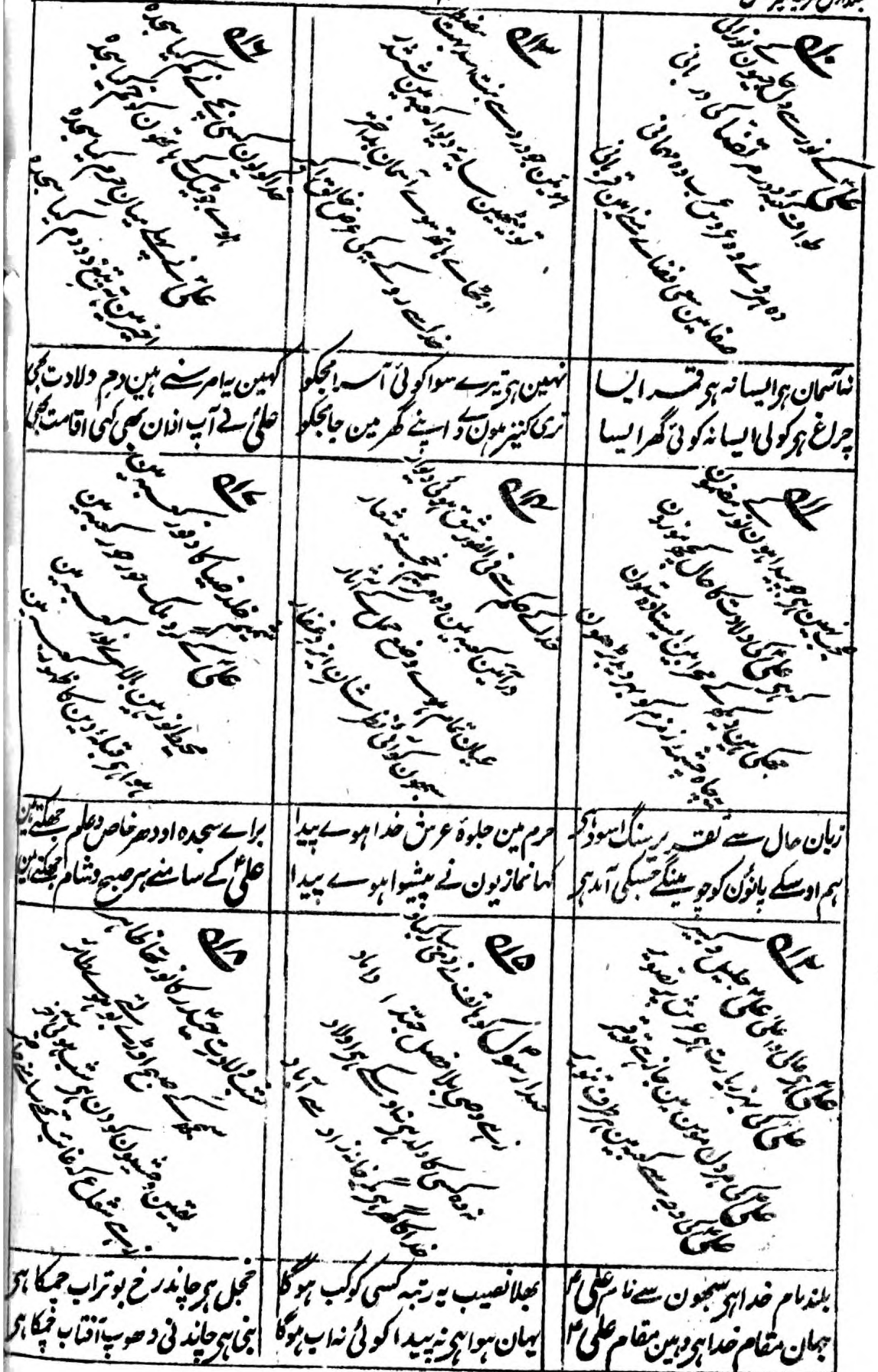
یقین ہے کہ نصیری خدا کہین انکو
وہ جان لینگے انھین جان دینگے یہ جنکو

بگاڑ دین کفر کی شکلین یہ انکے جوہر ہین
بنائین دین کے آئینہ وہ سکندر ہین

خدا کے حکم سے منھ کو کبھی نہ موڑیگا
یہ وہ خلیل ہی جو بت یہان کے توڑیگا

جو اس خضر کے ہین پیرو بھٹک نجائینگے
اسی طریق سے جنت کی راہ پائینگے

یہ شادیان ہین سرافیل کو ولادت کی
جو پھونکین صور تو آواز آئی نوبت کی



نہ آسمان ہی ایسا نہ ہی قمر ایسا
نہ چراغ ہی کوئی ایسا نہ کوئی گھر ایسا

نہیں ہی تیرے سوا کوئی آسرا مجکو
تری کنیز ہون دے اپنے گھر مین جا مجکو

کہین یہ امر سنے ہین دم ولادت کبھی
علیؑ نے آپ اذان بھی کہی اقامت بھی

زبان حال سے تقریر سنگ اسود ہی
ہم اوسکے پانوؤن کو چومینگے جسکی آمد ہی

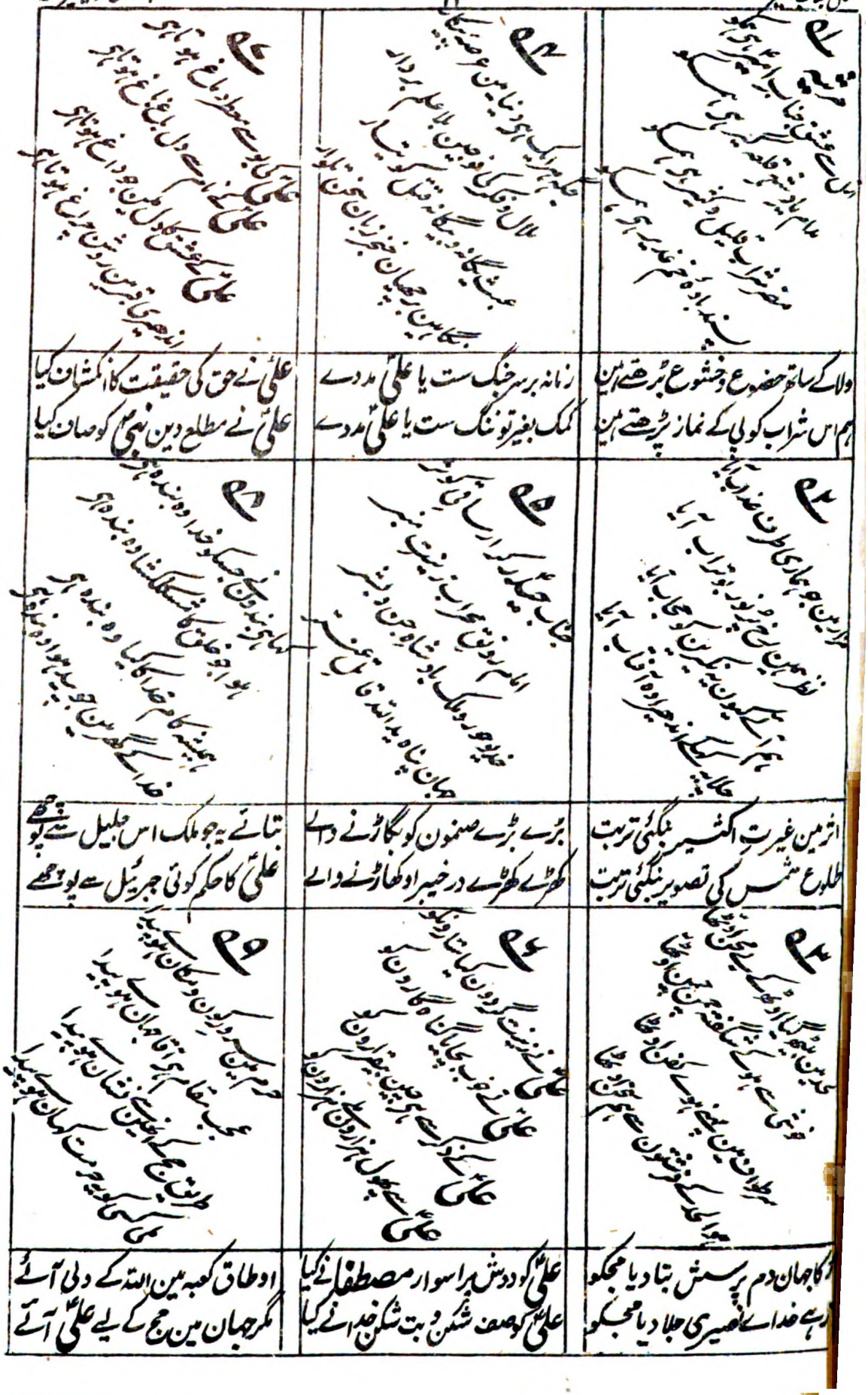
حرم مین جلوۂ عرش خدا ہوے پیدا
کہا نمازیون نے پیشوا ہوے پیدا

براے سجدہ اودھر خاص و عام جھکتے ہین
علیؑ کے سامنے ہر صبح و شام جھکتے ہین

بلند نام خدا ہی سبھون سے نام علیؑ
جہان مقام خدا ہی وہین مقام علیؑ

بھلا نصیب یہ رتبہ کسی کو کب ہوگا
یہان ہوا ہی نہ پیدا کوئی نہ اب ہوگا

خجل ہی چاند رخ بوتراب چمکا ہی
بنی ہی چاندنی دھوپ آفتاب چمکا ہی



۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
ماں سے اخیر ملنے مین دونو جو ہاتھ تھے گل سے گلون مین فاطمہ زہرا کے ہاتھ تھے	گرتا ہی پھٹ کے جرخ برین کو سنبھال دو اُنکے گلون سے مردے کی باہین نکال دو	انصاف ہو جو حشر کو بنت رسولؐ کا مالک ہو مرے ہاتھ مین دامن بتولؐ کا

۹۱

لینا نہ تو حساب دل افگار و خستہ ہون
مالک نہو فشار کہ پہلو شکستہ ہون

۹۲

غل تھا مگر بہشت کو بنت نبی گئی
حجرے مین بیٹھتی ہوئی فضہ چلی گئی

۹۳

ایسی بھی نیند ہوتی ہی ہو بیدار ہو جیسے
گھر ہی اوداس ہو تجھے ہشیار ہو جیسے

۹۴

مشکل ہو سہیل جلد پریشان بتول کی
دیتی ہی یہ قسم تجھے رانڈ رسولؐ کی

۹۵

چلاّئے سر کو پیٹ کے بی بی گذر گئی
لو یادگار احمد مختار مر گئی

۹۶

جو قہر ہو گیا وہ کہین کس زبان سے
بابا چلو کہ اوٹھ گئین امان جہان سے

۹۷

پھر کچھ نہ آئی فاطمہؑ دلگیر کی صدا
یکبار آ کے رہ گئی تکبیر کی صدا

۹۸

کیا جانے روح جسم سے کیونکر نکل گئی
امان تمھارے چہرے کی صورت بدل گئی

۹۹

رو کے پکارے لالہ عذار و گلے لگو
لو آؤ ماں تمھاری لاش سے سر و گلے لگو

۸۴

تھے یون تو ہم غریب کسلمند روز کے
مہمان ہین جہان مین اب چند روز کے

۸۵

صدمے اوٹھا کے جانبِ ملکِ عدم چلے
یا امرِ قضیٰ خطا ئین بجل ہمون کہ ہم چلے

۸۶

ایسا بڑھا مرض کہ اجل سر پہ آ گئی
زردی سی ایک روز جبین پر جو چھا گئی

۸۷

دیکھو نہ بھول جائیو آنا مزار پر
ہر صبح میرے پھولون کو لانا مزار پر

۸۸

چرچا حضورِ شاہِ رسالت نہ کیجیو
زہراؑ ہی سے میری شکایت نہ کیجیو

۸۹

صدمے بڑے اوٹھاتے ہین دنیا کے زیست مین
بابا کے پاس جاؤنگی اب مین بہشت مین

۹۰

مرجھا رہے ہین گل چمن اتفاق کے
شاید بہت قریب رہے دن فراق کے

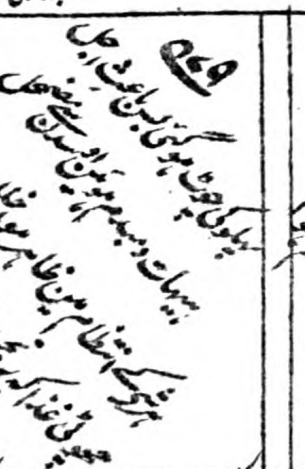
۹۱

کس منھ سے ہو بیان مجال بیان نہین
جو ظلم کربلا مین ہوے وہ نہان نہین

۹۲

ظلمت کا رنج ہے نہ مزار و مشہی کا ہے
معبود وقت فاطمہؑ کی جانکنی کا ہے

۷۸



جب حال سے ہوں عادل و منصف علیم ہے
لوگو رسولؐ مر گئے زہراؑ یتیم ہے

۷۹

دشمن تمہارے جیدرِ صفدر کو لے چلے
مجھ بیکس و یتیم کے شوہر کو لے چلے

۸۰

تا کی ملال صاحبِ آزار ہو گئیں
آخر جناب فاطمہؑ بیمار ہو گئیں

۷۷

۸۱

۸۲

۷۶

صدمے سے باب علمؑ بی خاک پر گرا
قبرِ رسولؐ ہل گئی افسوس در گرا

۷۵

گرتی تھیں کانپ کانپ کے ہر بار فاطمہؑ
بولے علیؑ کہ گھر سے جز دار فاطمہؑ

۷۴

طاعت چھٹی نہ عاشقِ رب ودود سے
اکثر غش آئے ہر رکوع و سجود سے

۷۳

۷۲

۷۱

صدائے بارگاہِ بشیر و نذیر میں
باندھی رسن گلوئے جنابِ امیرؑ میں

۷۰

حیدرؑ کی ذوالفقار میں عادت قضا کی ہے
پر آج مصلحت یہی میرے خدا کی ہے

۶۹

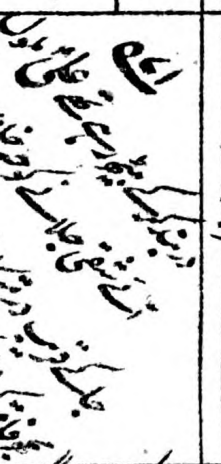
ہو نا نہ بیقرار جو داد آئیگی بتول
بیمار ہے حکیم کے گھر جائیگی بتول

۴۴



مجکو محمد عربی داغ دے گئے
لطفِ اذانِ رسولؐ خدا سا تو دے گئے

۴۵



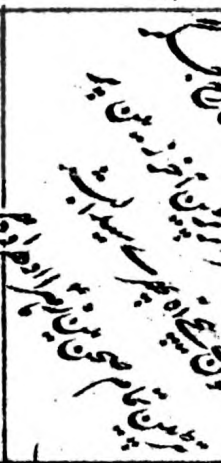
تیرے عضو عضو ہوئین نوحہ گر بتولؑ
دل کو پکڑ کے بیٹھ گئین خاک پر بتولؑ

۴۶



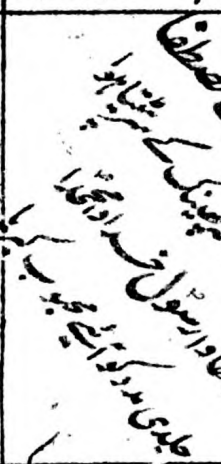
جنبش مین لائی قلب کو شدت بلال کی
لکنت مین تھی زبان قلق سے بلال کی

۴۷



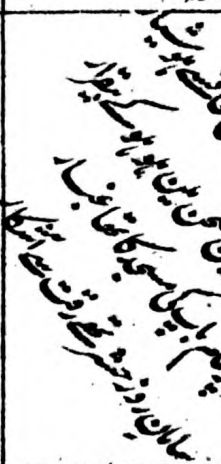
حد سے سوا حزین و مشوش ہوئین بتولؑ
اتنا کہا کہ ہائے پدر غش ہوئین بتولؑ

۴۸



غش مین پڑی ہی صاحبِ اجلال دیکھیے
آج اپنی فاطمہؑ کا ذرا حال دیکھیے

۴۹



عل تھا منوبِ حیدرِ کرارؑ آہ آہ
سوے لحد مین احمدِ مختارؐ آہ آہ

۵۰



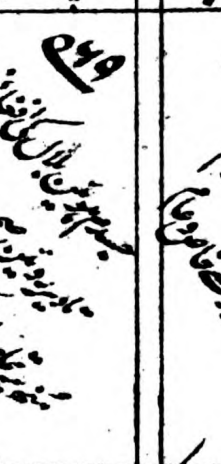
اعدا کے شر سے خانۂ راحت اوجڑ گئے
بے جرم آفتاب سے ذرے بگڑ گئے

۵۱

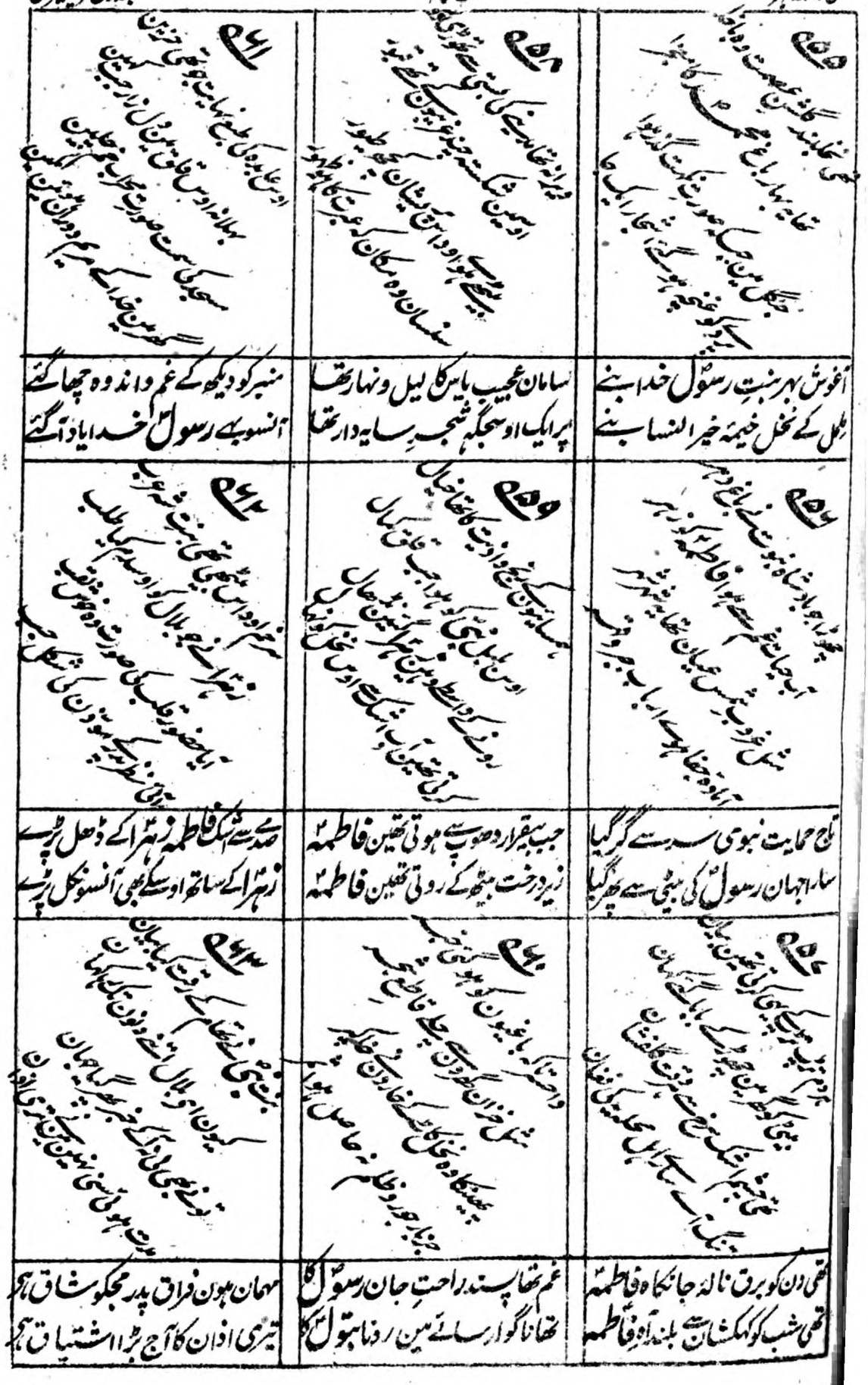


بولے کہ رنج دینگے نبیؐ کو کفن مین ہم
باندھینگے آج گردنِ حیدرؑ رسن مین ہم

۵۲



میٹھے ہین محب مجھسے اوٹھایا نجائیگا
مصحف کو چھوڑ کے کبھی آیا نجائیگا



۵۶
تھی خلد بند گلشن عصمت وہ باغ کی
تھا سایہ بہار باغ محمدؐ کا باغبان
جنگل میں جب کہ صورت گلشن گذارتھا
ہر درد کو فتح ہو گئی اشجار ایک تھا

۵۷
وہ راہ تھا بہشت کی بستی صفا کی تھی
اور مین شکستہ چند فقیروں کی تھی مکان
بیٹھے ہوئے تھے اور اسی کی نشان پر طور
سنسان وہ مکان کہ عبث کا ہجوم تھا

۵۸
منبر کو دیکھ کے غم واندوہ چھا گئے
آنسو بہے رسولؐ خدا یاد آگئے

۵۹
آغوش بہر بنت رسولؐ خدا بنے
بلل کے نخل خیمۂ خیر النسا بنے
سامان عجیب یاس کا لیل و نہار تھا
پر ایک اور سجگہ شجر سایہ دار تھا

۶۰
تاج حمایت نبوی سر سے گر گیا
سارا جہان رسولؐ کی بیٹی سے پھر گیا
جب بیقرار دھوپ سے ہوتی تھین فاطمہؑ
زیر درخت بیٹھ کے روتی تھین فاطمہؑ

۶۱
صدمے سے اشک فاطمہ زہراؑ کے ڈھل پڑے
زہراؑ کے ساتھ اوسکے بھی آنسو نکل پڑے

۶۲
تھی دن کو برق نالۂ جانکاہ فاطمہؑ
تھی شب کو کہکشان ہے بلند آہ فاطمہؑ
غم تھا پسند راحت جان رسولؐ کا
تھا ناگوار سائے مین رہنا بتولؑ کا

۶۳
مہمان ہون فراق پدر مجکو شاق ہے
تیری اذان کا آج بڑا اشتیاق ہے

۴۹
بیٹھی ہیں بی بی عرش پہ شاہ رسول کی
ان کو زمین پہ لائے ہیں کیا کام بتول کا
خلعت کدہ میں نور خدا کا نزول ہے
نظروں میں ہیں جو نور وہ آنکھوں میں پھول ہے

۵۰
بیٹھی ہیں بی بی عرش پہ شاہ رسول کی
ان کو زمین پہ لائے ہیں کیا کام بتول کا
خلعت کدہ میں نور خدا کا نزول ہے
نظروں میں ہیں جو نور وہ آنکھوں میں پھول ہے

۵۱
بیٹھی ہیں بی بی عرش پہ شاہ رسول کی
ان کو زمین پہ لائے ہیں کیا کام بتول کا
خلعت کدہ میں نور خدا کا نزول ہے
نظروں میں ہیں جو نور وہ آنکھوں میں پھول ہے

مثل سفال رنگ حسینوں کا ماند ہے
فرون میں آفتاب شرارون میں چاند ہے

جب مرتضیٰ کو دیکھیے شیعون کا ذکر ہے
کیون کچھ تمھین بھی امتِ عاصی کی فکر ہے

سم ہے نصیب میں حسنؑ خوشخصال کے
رکھدینگی جلد لخت جگر اپنے لال کے

۴۶
دیکھی نہین وہ شکل تھی اوسدم حضور کی
تھین آپ نور اور جو شبہ تھی وہ نور کی

۴۷
مجرم گنہ سے ہونگے سبکبار کسطرح
دوزخ سے پھر بچینگے گنہگار کسطرح

یون بھی گھٹے گنہ جو نہ اہل قصور کے
رکھدیگی فاطمہؑ درِ دندان حضور کے

۴۸
اللہ کس غضب مین ہے بیٹی بتول کی
یہ لوگ یہ جگہ یہ نواسی رسول کی

۴۹
ہونگی میان حشر نہایت ہجوم سے
جنت مین لیکے جاوینگی شیعون کو دھوم سے

شیعون کو فضل حق سے بچالیگی فاطمہؑ
محسنؑ کی لاش دوڑ کے رکھدیگی فاطمہؑ

۳۷

یہ آبرو کہان کسی بندے نے پائی ہی
بہنو خدا نے بھیجی جو پوشاک آئی ہی

۳۸

محتاج کی خوشی کا بھلا طور کون تھا
اس فاقہ کش کا تیرے سوا اور کون تھا

۳۹

خم گردنون کو فرط ادب سے کیے ہوے
ہاتھون مین سب لباس کے گوشے لیے ہوے

۳۶

عطر رضا سے دل کو بسائے ہوے چلین
منھ کو بھی ٹی ردا مین چھپائے ہوے چلین

۳۵

حد سے ہمین زیادہ ہی خاطر بتولؑ کی
مہمان چلی ہی بیٹی ہمارے رسولؐ کی

۳۴

تعظیم اسکی فرض ہوئی خاص و عام کو
اوٹھو جھکو کمال ادب سے سلام کو

۳۳

ہونگی زمین ذلیل خدا کو عزیز ہون
ہی شرم اوسکے ہاتھ اوسی کی کنیز ہون

۳۲

آہ چرخ بیقرار ہین قدسی اودا ہین
سب حاملان عرش خدا بیحواس ہین

۳۱

پہونچی وہان تو نور سے ڈیوڑھی کو بھر دیا
طاق سقر کو خلد کی آغوش کر دیا

۳۰

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

۲۹

تسلیم بی بتولؑ کا نکلا نہ شوق حشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

۲۸

بولین او ٹھا کے ہاتھ رسولؐ خدا نثار
اے میرے کارساز ترے فاطمہؑ نثار

۲۷

پہونچی جو خاطر مطمئن خدا کو ہی
سب نے یہ جانا حق نے دعا کو ہی

۲۶

ہونگی زمین ذلیل خدا کو عزیز ہون
ہی شرم اوسکے ہاتھ اوسی کی کنیز ہون

۲۵

یہ سنکے بی بی ہنس پڑین اور دل شگفتہ ہوا
بیٹی کا ہنسنا تھا کہ پدر کا بھی جی کھلا

۲۴

ہنسنے سے چاند منھ کے عیان اور ہوا دل حضور کا
یہ ہنسنا ہی تھا وصف بھی بی بی نور کا

۲۳

کیا پوچھنا ہی قدر و منزلت رب غفور کا
اس ہنسنے پہ سکان بگرد و نواح نور کا

۲۲

ہنسنے سے چاند منھ کے عیان اور ہوا دل حضور کا
یہ ہنسنا ہی تھا وصف بھی بی بی نور کا

۲۱

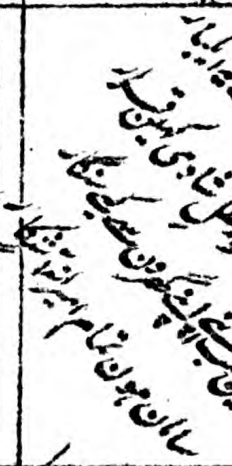
کیا پوچھنا ہی قدر و منزلت رب غفور کا
اس ہنسنے پہ سکان بگرد و نواح نور کا

۳۰



پھر اسے رستخیز ہین جب ہم بلائینگے
حلے بہشت کے ہمکو زہرا پہنائینگے

۳۱



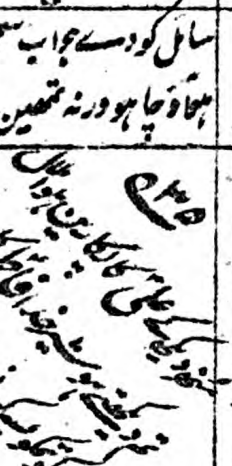
بلوائیے فریب سے بنت رسول کو
مل ملکے ہنسیے خوب جناب بتول کو

۳۲



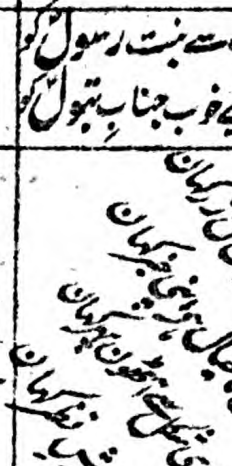
سائل کو دے جواب سخی پر یہ بار ہے
ہمتا و چاہو ورنہ تمھین اختیار ہے

۳۳



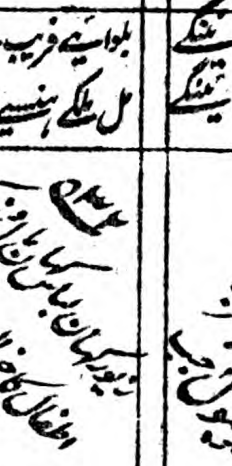
چرچے تھے نئے طرح کے ہوے شہر شہر مین
بالکل زمین دی اوسے مالک نے مہر مین

۳۴



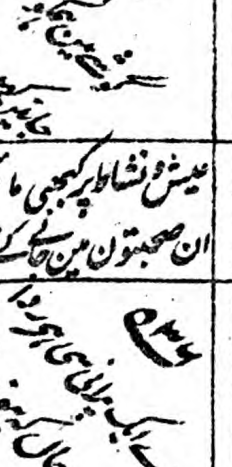
ہر وقت جی حسینؑ و حسنؑ کا نڈھال ہے
فاقے سے ہین ہمیشہ یہ بچون کا حال ہے

۳۵



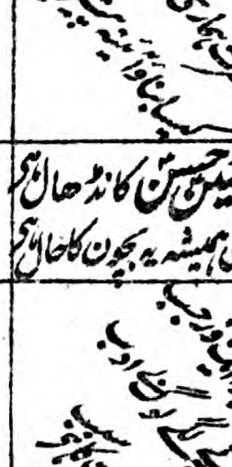
عیش و نشاط پر کبھی مائل نہین بتول
ان صحبتون مین جانے کے قابل نہین بتول

۳۶



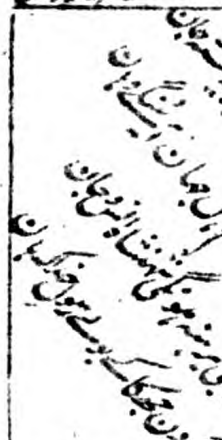
سارے زمین پر اوسے چلنا حرام ہے
بیٹی رسولؐ پاک کی مہمان آئی ہے

۳۷



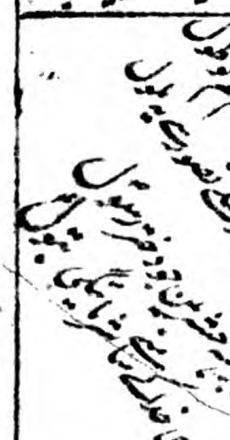
محجوب ہوگی رنج اوٹھائینگی فاطمہؑ
کہدو کہ خیر ہے جو نہ آئینگی فاطمہؑ

۱۹



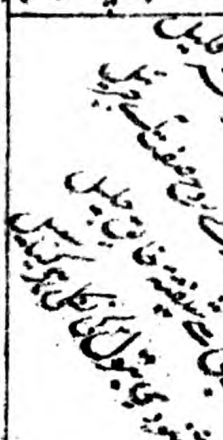
کانوں میں گوشوارہ انور چمک گئے
خورشید صبح نور کے اختر چمک گئے

۲۰



مجبوبہ ہو خدا کے حبیب اِلٰہ کی
بیٹی ہو بادشاہِ رسالت پناہ کی

۲۱



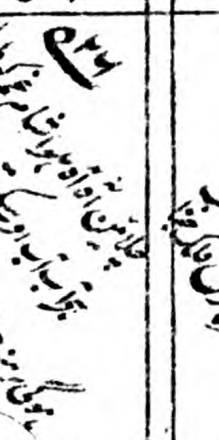
ہنس کے کہا اسی کے یہ دو نور عین ہین
سبطِ رسول ہین یہ حسنؑ وہ حسینؑ ہین

۲۲



رتبہ مین کم ہین سارے نبی انکے باپ سے
تھین یہ کئی ہزار برس پہلے آپ سے

۲۳



بہتر ہی عورتون مین یہی فرد فرد کو
دیکھین نہ مرد انکو یہ دیکھین نہ مرد کو

۲۴



بیٹی یہ لینگے اہلِ گنہ کی دعا مین ہم
ہونگے ضرور سایۂ عرشِ خدا مین ہم

۲۵

لیکن یہ ہیگا ہوش نہ کچھ زشت و نیک کو
سُن لو بتولؑ ایک نہ دیکھیگا ایک کو

۲۶

ستار ہی کریم ہی پروردگار ہی
خیر اپنی فاطمہ کا وہی پردہ دار ہی

۲۷

بنتِ نبیؐ نے فاق کیا ہے مشرم کی
اللہ نے بھی فاطمہ زہرا سے شرم کی

۱۰
لختِ جگر حسین کی مادر وفا طبیعہ
پہلوٹھا جس کا لاڈلا دختر وفا طبیعہ
بیٹی حسین کی جب گئی چادر وفا طبیعہ
مریم جو ساتھ کوئی شرافت میں دے گئیں
کچھ عطر وہ بھی طرۂ عصمت سے لے گئیں

۱۱
بیمار اس مریض کی جب ہو عیادتی
بیمار پرسی کرنے کو آئے جو حضرتی
بے نور ہو چراغ جو آئے نہ روشنی
جلتا ہوا چراغ کسی نے بجھا دیا
کیسی خدا کو خاک نشینی پسند ہے
زہرا کے خاکسار کا رتبہ بلند ہے

۱۲
پہنچے گلے جو دوڑ کے بیٹے رسول کے
بیٹی حسین بی بی کا بھائی حسن بر و بر
پیارے نواسے جان سے پیارے بتول کے
فرطِ ملک حسین نے سینہ سے لا دیا
بیساختہ یہ کیا تو کہا اور رک گئے
بس دفعۃً ملائکہ سجدے کو جھک گئے

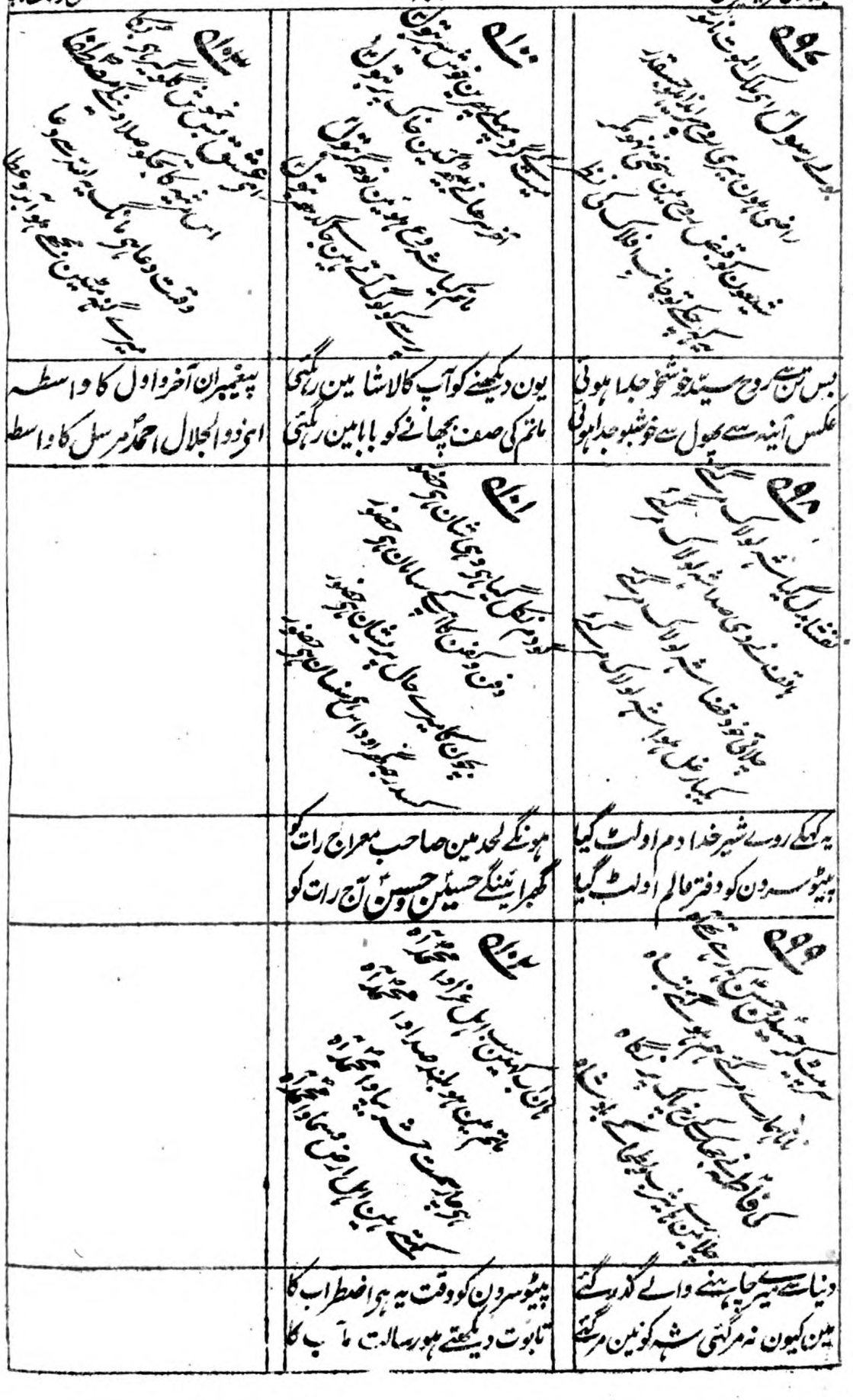
۱۳
ہر چند لاش گور کو محتاج ہو گئی
معراجِ دوش صاحبِ معراج ہو گئی
مخلوق خاص بادشہِ حرد کُل ہیں اہم
یکتا ریاضِ قدرتِ باری کے گُل ہیں اہم

۱۴
بیٹھا نہ تھا یہ ہو کے مکدر حسین نہیں
جب خلق نور یکسہ ہوا نور بر زمین
بولے کہ اور دیکھیے نقشا بہشت کا
چلیے دکھاؤں درجہ اعلا بہشت کا

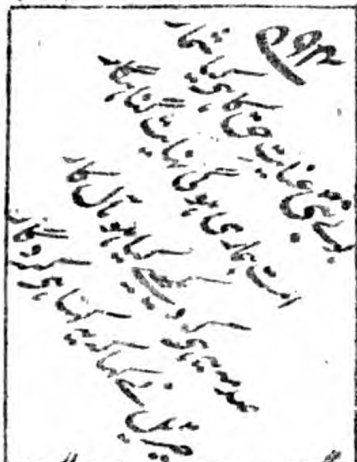
۱۵
آنی نہ تھی جو موت کسی کی ٹلی نہیں
یہ نورِ دیدہ ہائے فاطمہ بھی بچ سکے نہیں
ہے کربلا کے باغ میں ہر سمت کو زمیں
مالک ہوا وہ باغ کا جنت ہی کو گیا

۱۶
عیسیٰ کا نام کشتۂ جور و جفا نہیں
اونکے پسر کو اوج شہادت ملا نہیں
نایاب اس صدف کے ہیں موتی جہان میں
مالغ ہوا وہ ڈوب کر آگے بڑھے گئے

۱	۲	۳
اے چشم پاک پردۂ مژگان کو ڈال دے مردم کو جلد اپنے مکان سے نکال دے	سرمہ اور روشنی بدر چاہیے اچھا ہو صوف زلف شبِ قدر چاہیے	ہی انشنا خطا سے بطبیعت سلیم کی صائب ہوئی نہ عقل اسی جا کلیم کی
۴	۵	۶
نقشا کھنچا ہی سامنے رنج و ملال کا کیا مرثیہ ہی فاطمہ زہرا کے حال کا	بین السطور پڑھو یہ غل روزگار مین نہریں ہین سنبل زلف نگار مین	رتبہ بڑا ہی بنت رسولِ انام کا جب نام آئے غل ہو علیہا السلام کا
۷	۸	۹
اچھا کیا ہی وصف ہماری حضور کا چلائے آفتاب کہ پڑھنا ہی نور کا	اوستاد نظم دیکھ کے حیرت مین آگئے شاگرد بوتراب مضامین بتا گئے	بس شاعرانہ عفت و عصمت کا ابر ہی مخفی جناب فاطمہ زہرا کی قبر ہی

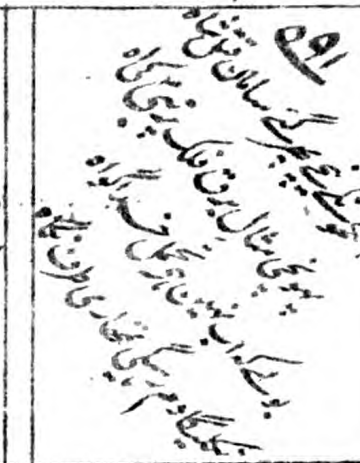


۸۸



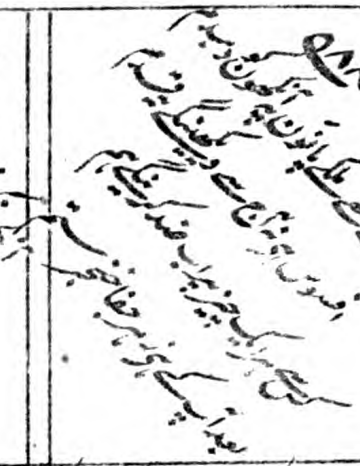
سینہ پہ اپنے کون بھلا لیکے سوئیگا
فاقے سے دیکھ کے ہمین اب کون روئیگا

۸۹



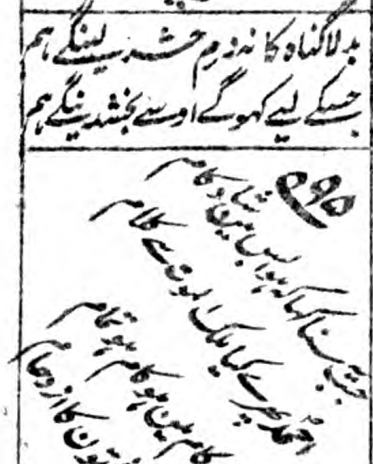
جاؤ ہمارے پاس سے پیارو کہ ہم چلے
باہر تم ایکدم کو سدھارو کہ ہم چلے

۹۰



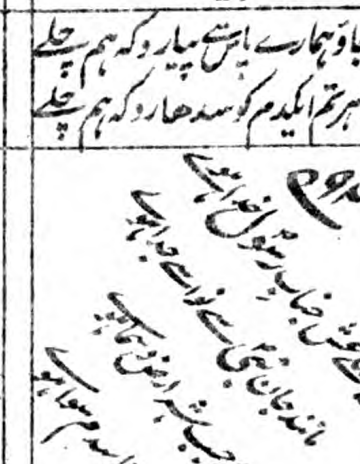
بدلا گناہ کا نہ دم حشر لینگے ہم
جسکے لیے کہو گے اوسے بخشدینگے ہم

۹۱



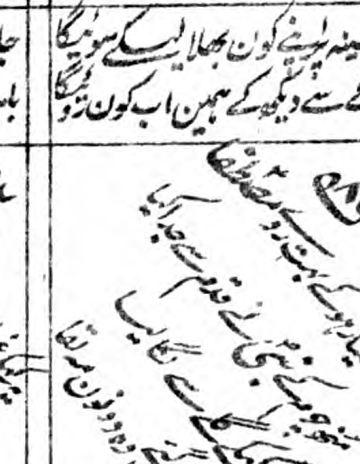
باہین گلے مین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے
ہچکی بندھی تھی بازو و پہر مُنھ دھرے ہوے

۹۲



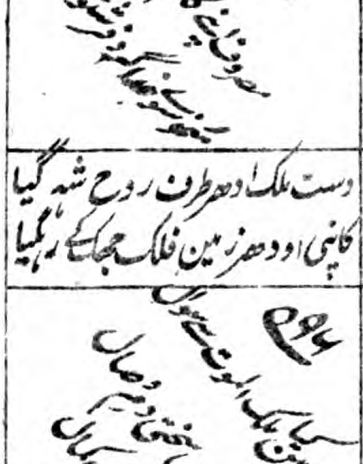
مجکو بھی تاب ضبط نہ تھی کیا بتاؤن مین
تسکین ہو جناب کو مژدہ سناؤن مین

۹۳



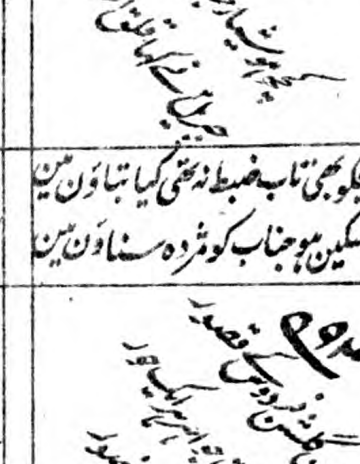
دست ملک ادھر طرف روح شہ گیا
کانپی ادھر زمین فلک جھک کے رہگیا

۹۴



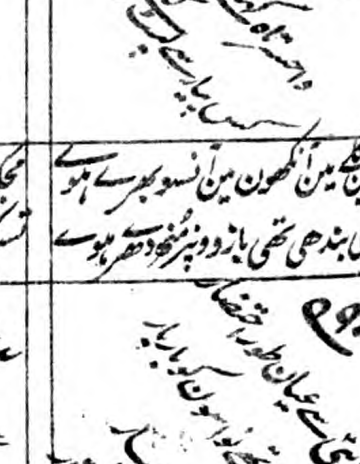
تھا اضطراب دل مین شہ مشرقین کے
بوسے لیے بی بی نے گلوے حسین کے

۹۵



زائل حرارتین ہون بعید و قریب کی
آتی ہو روح پاک ہمارے حبیب کی

۹۶



نکلی نہ یون شہید و وصی و نبی کی روح
کی اسطرح سے قبض نہ مین نے کسی کی روح

۷۹

رہتی ہین گرد شین یہی لیل و نہار کی
دیتے ہین تمکو حفظ مین پروردگار کی

۸۰

چھوٹا جب اس قسم سے علی پھر کدھر گیا
حضرت چلے جہان سے خادم تو مر گیا

۸۱

غش کھا کے ساکنان فلک خاک پر گرے
روح القدس ادھر ملک الموت ادھر گرے

۸۲

دنیا نہین مکان ہی یہ پا تراب کا
بیٹی سنو مقام نہین اضطراب کا

۸۳

حامی کفیل اے شہ والا نہین کوئی
بچون کا مرے پوچھنے والا نہین کوئی

۸۴

حاضر نہونگی صبح کو تسلیم کے لیے
اوٹھے گا کون پیار سے تعظیم کے لیے

۸۵

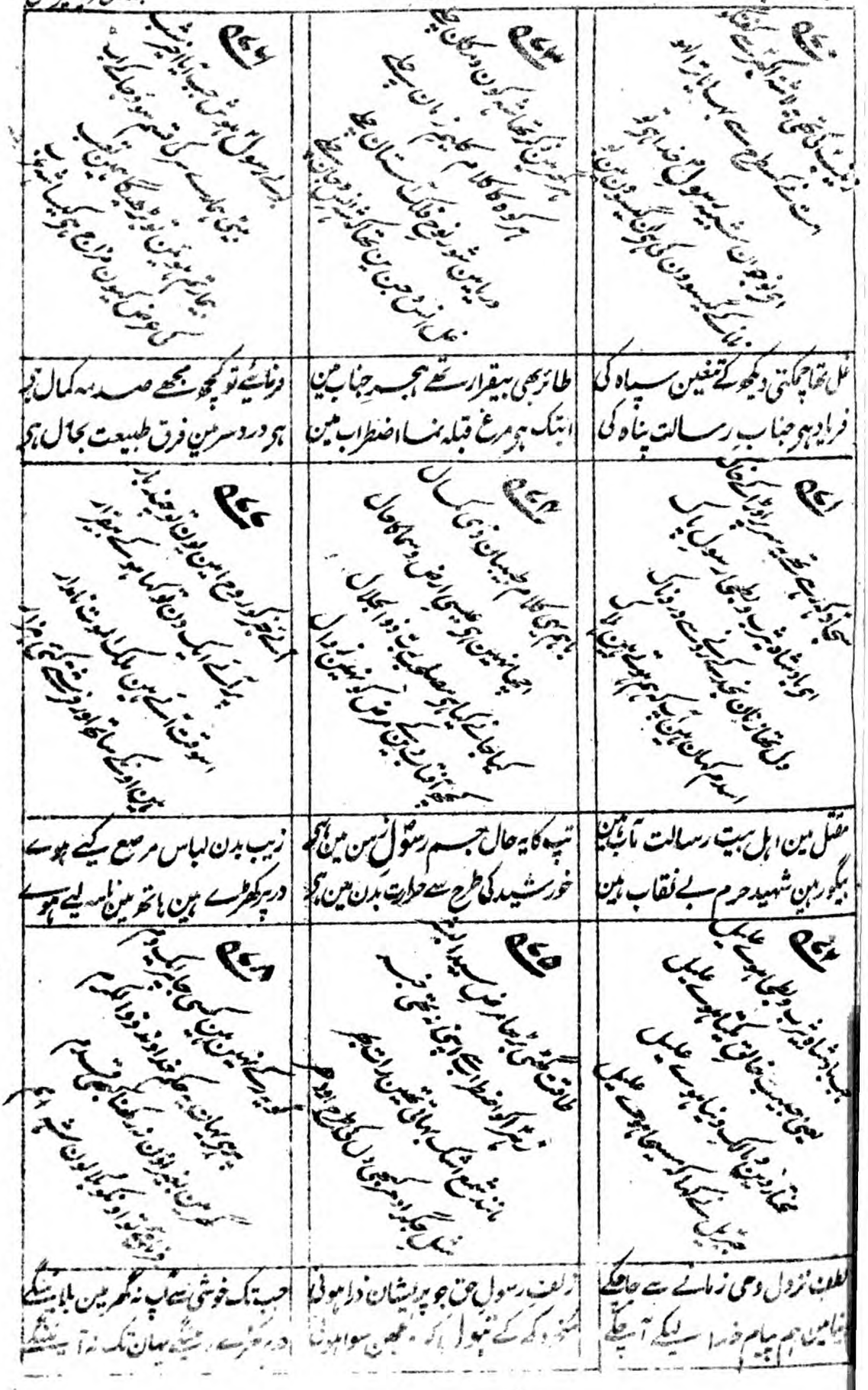
جلدی بلاؤ انکو ہین گل پیرہن کہان
بیٹی کہو حسینؑ کہان ہی حسنؑ کہان

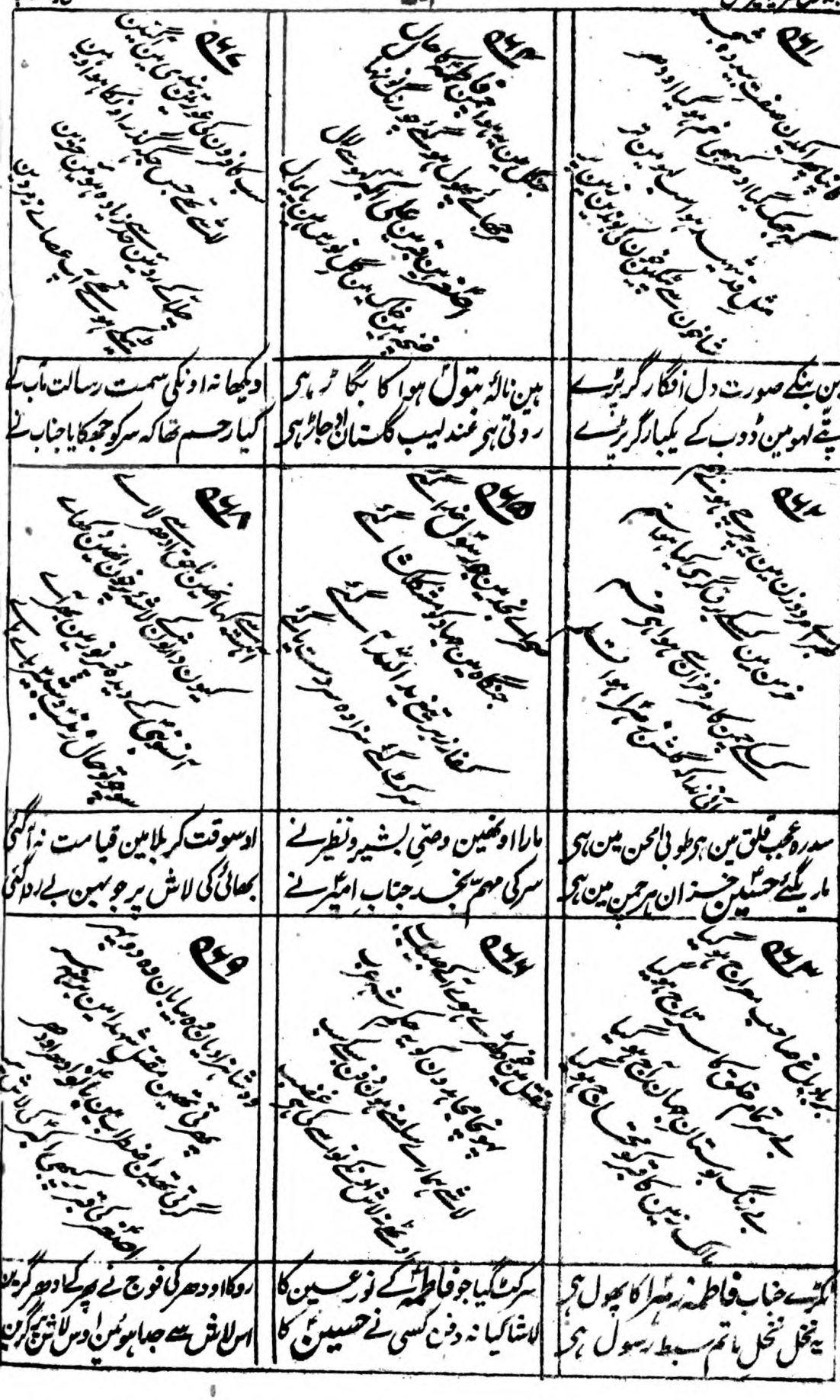
۸۶

لینے کو جبرئیل بھی تشریف لاتے ہین
رخصت کا وقت ہی ملک الموت آتے ہین

۸۷

آتے ہی گر پڑے شہ والا کے پانون پر
سر رکھدیئے نواسون نے نانا کے پانون پر





۵۱

نقطے سے ایک روز وضو کے لیے حضور
نکلے تھے سیر کرتے جو باغ ارم سے نور
جب رکھا مسح کرنے کو شاخ بنا بڑھے نور
معجز مین پانچ نور کی پھولون کا تھا ظہور

قطرے جو اونگلیون سے ادھر اور ادھر گرے
پنجے سے آفتاب کے نجم سحر گرے

۵۲

تھا ایک نخل دور سے شاداب و بارور
تھالے مین اوس درخت کے آب وضو کیا گذر
بخشا یہ اوس درخت کو اللہ نے اثر
سب برگ صورت کف عیسیٰ جلوہ گر

اچھا ہوا مریض جنون سے ڈرا ہوا
سائے مین ناتوان بھی جب آیا ہرا ہوا

۵۳

ہوا بہار بخشی اسکے دہان ہوا
طائر جو آکے بیٹھے گیا بانگیا ہمیں
پھل جسکو لگ گیا شہد و عسل ملا
بلا فضل نور رنگ خزان آتی بار ہے

سب کی وہان نماز خدا نے قبول کی
تاثیر تھی یہ آب وضوے رسولؐ کی

۵۴

شاخین تھین سبز سبز جو بے انتہا بلند
گویا تھے ہاتھ خضر کے بہر دعا بلند

کوکب نہین فلک نے لیے ہین اوسی کے پھول
بستر پر اپنے ڈالدیے ہین اوسی کے پھول

خون جگر سے پھولون کے ملبوس بھر گئے
تلوار کھاکے حیدر کرار مر گئے

۵۵

دیکھا اوسے تو پھول کھلی تھی نہ باس تھی
پتون کی دیدہ خشک دہانون کو راس تھی
پہنچا جہان بہشت مین پھولون کی باس تھی
چوتھی درخت کی سر طوبیٰ کے پاس تھی

دامادِ آج احمدِ مرسل کے پاس ہی
آباد ہی بہشت مدینہ اوو اس ہی

۵۶

سرسبز تھی مین ہو اطلس کے مثال
تھا شیلا کی چھاؤن مین آبا ہمان خزان
یہ وہ مثال آب وضو دافع ملال
پتون کا رنگ پاسکے زرد و ہوا ہمان

خوف مین شہر علم کا باب ہی
حیدر کرار رنگ مین جسکے گلاب ہی

۵۷

تھا باغ اوسکے سبب دل جہان
دور اگرچہ تھا مگر اوسکی خوشزبان
ہر دل سے نوحہ لیکے یہ اوسکی فغان
آئی صدا کہ لیلیٰ سدہ دیوانگان ہی

دنیا سے دین کے چمن آرا گذر گئے
فریاد ہی کہ احمد مختار مر گئے

۵۸

اوسکے درخت سایہ مین بیٹھی کبھی کہان
پھر اوسکا بعد مین اوس سے ہوا یہ حال
پتے بھی اوسکے ہو گئے خاکین ہو مٹی مین ملال
ناگاہ آئی یہ خبر حسرت و ملال

کوسون سے اشتیاق مین ایا کیے مریض
پتے شفا کے واسطے کھایا کیے مریض

۵۹

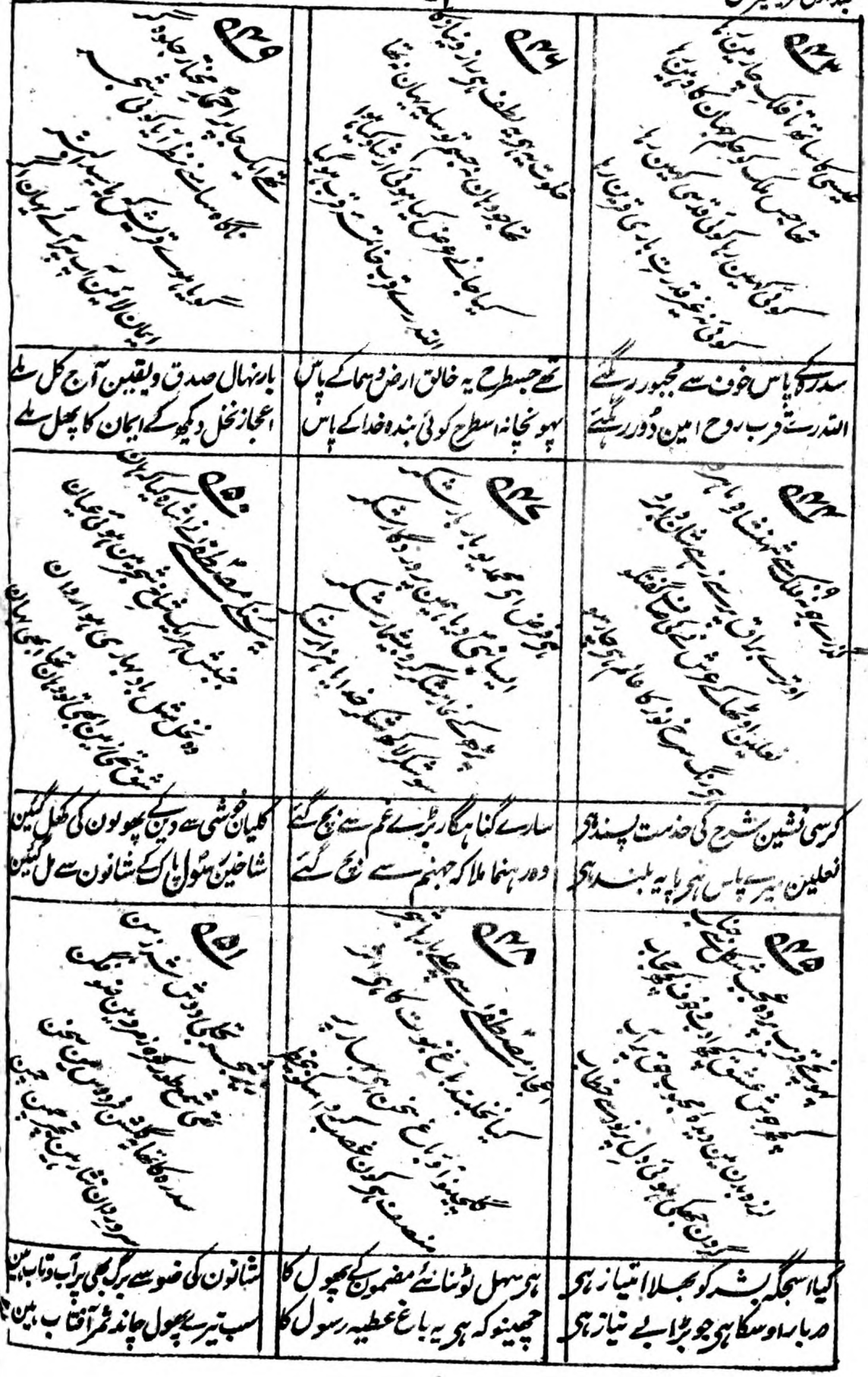
تھا کارگاہ گلشن ہستی خراب ہی
جسکے سبب ہوا گل گل آفتاب ہی
پوشیدہ خاک مین جسے ہو تراب ہی
خیبر مین شہر علم کا باب ہی

خون جگر سے پھولون کے ملبوس بھر گئے
تلوار کھاکے حیدر کرار مر گئے

۶۰

جس نے فرشتہ سے سنا شاہ قلعہ گیر
اوس نے فقط حفظ براے جوان و پیر
پتے شفا کے واسطے کھایا کیے مریض
کوسون سے اشتیاق مین ایا کیے مریض

دنیا سے دین کے چمن آرا گذر گئے
فریاد ہی کہ احمد مختار مر گئے



سدرہ کے پاس خوف سے مجبور رہ گئے
اللہ رے قرب روح امین دور رہ گئے

تھے جسطرح یہ خالق ارض و سما کے پاس
پہونچا نہ اسطرح کوئی بندہ خدا کے پاس

بارنہال صدق و یقین آج کل ملے
اعجاز نخل دیکھ کے ایمان کا پھل ملے

کرسی نشین شرح کی حدت پسند ہی
نعلین میرے پاس ہی پایہ بلند ہی

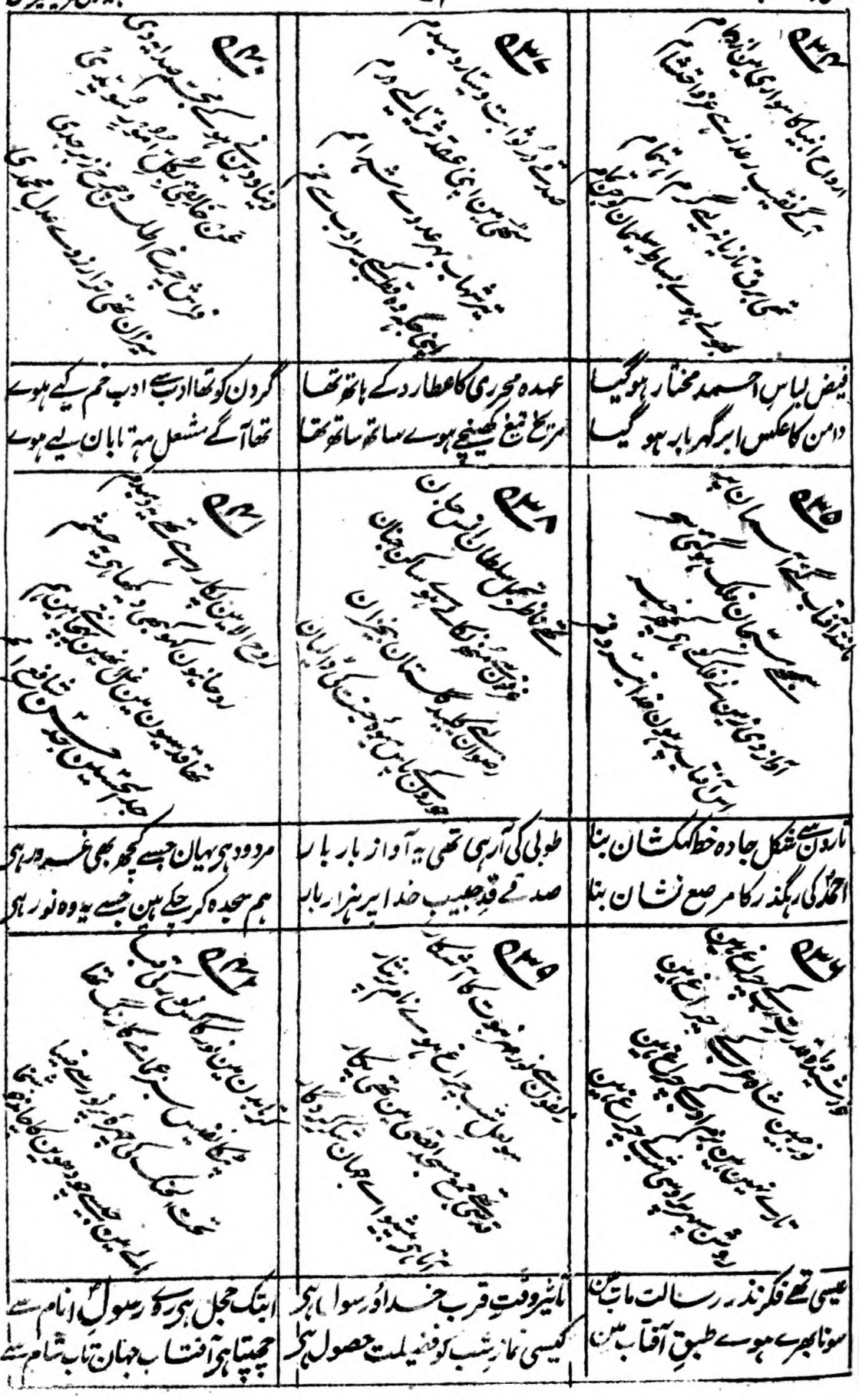
سارے گناہگار بڑے غم سے بچ گئے
دو رہنما ملا کہ جہنم سے بچ گئے

کلیان خوشی سے دین کے پھولوں کی کھل گئیں
شاخین رسول پاک کے شانوں سے مل گئیں

کیا اسجگہ بشر کو بھلا امتیاز ہی
دربار او سکا ہی جو بڑا بے نیاز ہی

ہی سہل ٹوٹنا نئے مضمون کے پھول کا
چھینو کہ ہی یہ باغ عطیہ رسول کا

شانون کی ضو سے برگ بھی پر آب و تاب ہین
سب تیرے پھول چاند ثمر آفتاب ہین



۳۴
اوراقِ انبیا کا سوا ری میں نام ہے
آگے نقیب رعد ہے تو فاختہ علم
تھی برق تازیانہ لیے گرم راہوار
بھیجے ہوئے ہوا سے سلیمان کے پیام

۳۵
آواز دی میں نے کہ سلام علیک ہو
اس آفتاب پر ہوئی سایہ فگن سحاب
سنتے ہی سر جھکا کے ہوا سجدہ ریز ابر
آواز کی صدا پہ صدا بن گئی جواب

۳۶
صدقے ہوئی ثوابت و سیارہ و سبع
تھی میں ابی عقد ثریا کے دم
پرتو شہاب بہر عدو سنگ راہ تھا
اپنا ہر ایک بندہ فلک پر سپر بدوش

۳۷
عہدہ محرری کا عطارد کے ہاتھ تھا
مریخ تیغ کھینچے ہوئے ساتھ ساتھ تھا

۳۸
سنتے ہی ہو گئی فلک ہفتم آسمان پست
آواز دی میں نے کہ سلام علیک ہو
اس آفتاب پر ہوئی سایہ فگن سحاب
آواز کی صدا پہ صدا بن گئی جواب

۳۹
ثوابت و سیارہ و سبع
تھی میں ابی عقد ثریا کے دم
پرتو شہاب بہر عدو سنگ راہ تھا
اپنا ہر ایک بندہ فلک پر سپر بدوش

۴۰
گردن کو تھا ادب سے ادب خم کیے ہوئے
تھا آگے مشعل مہ تابان لیے ہوئے

۴۱
تاروں سے شکل جادہ خط کہکشان بنا
احمدؐ کی رہگذر کا مرصع نشان بنا

۴۲
طوبیٰ کی آرہی تھی یہ آواز بار بار
صدقے قدِ حبیب خدا پر ہزار بار

۴۳
مردود ہی یہاں جسے کچھ بھی غم رہا
ہم سجدہ کر چکے ہیں جسے یہ وہ نور ہے

۴۴
عیسیٰ تھے فکر نذر رسالت مآب میں
سونا بھرے ہوئے طبقِ آفتاب میں

۴۵
تاثیر وقتِ قرب خدا اور سوا ہے
کیسی نمازِ شب کو فضیلت حصول ہے

۴۶
ابتک مجل ہے کہ رسولِ انام سے
چھپتا ہے آفتاب جہان تاب شام سے

۲۵

خاصا تھا ناقہ کوہ خرد من مہتاب پر گرا
یک دفعہ چاندنی ہوئی ہیبان قمر گرا
پایا جو ایک شعلۂ خیز البشر گرا
ہو کر لپک کے نصف دو عالم نصف دو گرا

تھے رشک شمع طور حبیب خدا کے ہاتھ
خود معجزہ نے چوم لیے مصطفا کے ہاتھ

۲۶

پایا جو پھر اشارۂ سلطان قاب قوس
شعلہ کی شکل جانبِ گردوں ہوئی وہ جست
زیر زمین دوڑوں میں لگے اختر کی گرد بست
بالائے جبرئیل گئے اخگر کی گرد بست

روئے سفید بدر کی رنگت بدل گئی
آئینہ کے جگر سے کدورت نکل گئی

۲۷

جو ہر میں جلوہ شعر اجالتے ہیں وہ چراغ
رکھا ہو ماہتاب کی فانوس میں چراغ
ہو ایک پھول سے طبق ماہ تابناک باغ
تھنڈا تھا ہو دل جگر کی حرارت سے وہ فراغ

کیونکر نہ ہو کلف سے قمر آب و تاب پر
اعجاز کی ہے مہر دل ماہتاب پر

۲۸

اسکو بھی منکروں نے کہا بند فتنہ گر
دار و رسن جو مرحلہ پیمائے جست و جر
پوچھا تو وہی جھوٹ کہ ایوان کی چھت پر
دو ہو گئے آسمان سے گرا دفعتہً قمر

افلاک پر بنا نہ قمر کا کہیں پتا
پھر تھوڑی دیر بعد جہان تھا وہیں پتا

۲۹

بالائے عرش خالق کون و مکان گئے
کھٹکا نہ کی کسی نے جہاں یہ وہاں گئے
جامع لباس سول زبان سے کہاں گئے
التفات سے عرج کہا نے کہاں گئے

رازِ دو نیاز عشق جو مرغوب ہو گئے
معشوق بے نیاز کے محبوب ہو گئے

۳۰

کیونکر نہو عزیز جو ہے یہ دو بلا سے دوست
کس کو نہ ہو یہ دو بلا سے دوست
منظور تھا کھلانا جسکو لقائے دوست
کیا خوب سیر کا دو بنائی براق دوست

خدمت کو لشکر ملک و انس و جان بنا
یوسف کو چاہنے کے لیے کارواں بنا

۳۱

ہے نعت شب معراج عبد اللہ کا دلیل
آیا طلب کے واسطے اللہ کا رسول
کی مصطفےٰ نے عرض کہ ہے امت ذلیل
پیدا ہوا فراق کی تاریکی سے خلیل

پابوس کو سپہر جھکا اشتیاق میں
رکھا قدم نبی نے رکاب براق میں

۳۲

ہے بیٹھنے کی جا براق اور ادھر جانب فلک
تھی علم کی رفع سے چار طرف نور کی چمک
تھا ساتھ ہو لیے تھے دامن زمین سے لیکر دن تلک
پہنچا غبار رستے کا اوپر بیٹھ جا تلک

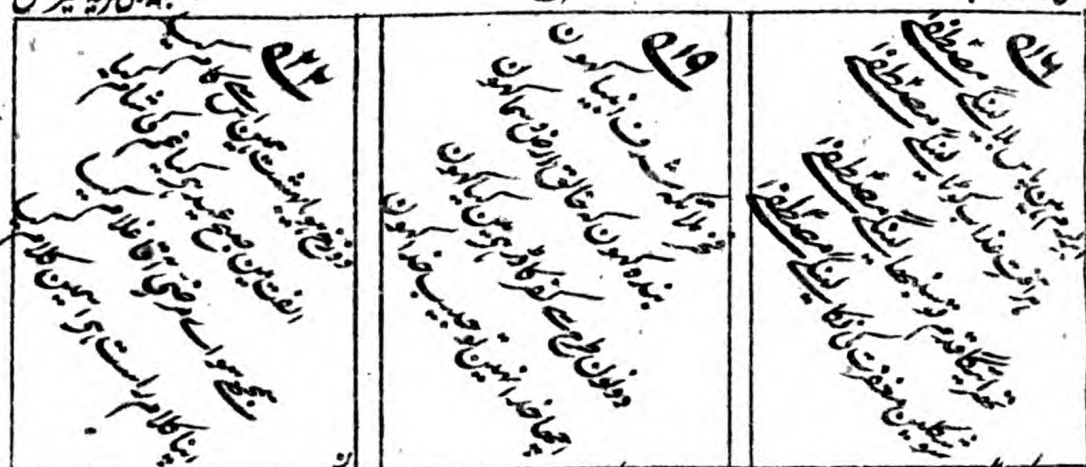
احمدؐ روانہ قدرت باری کی ضو میں تھے
روح القدس حبیب خدا کی جلو میں تھے

۳۳

ہے موج صاحب دانہ تھی ہوا
صف تھی فرشتگان ہوا کی ہر ایک جا
تا عرش نور بچھا تھا جو پیغ کہکشاں
بی سکان چیخ کو جبریل نے صدا

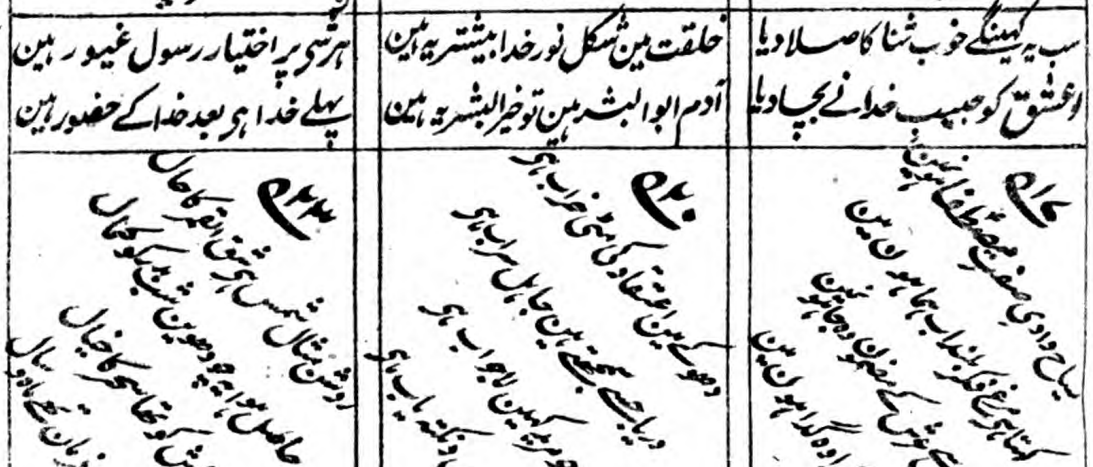
خوش ہو دعا خدا نے تمھاری قبول کی
ہشیار ہو کہ آئی سواری رسولؐ کی

۱۶



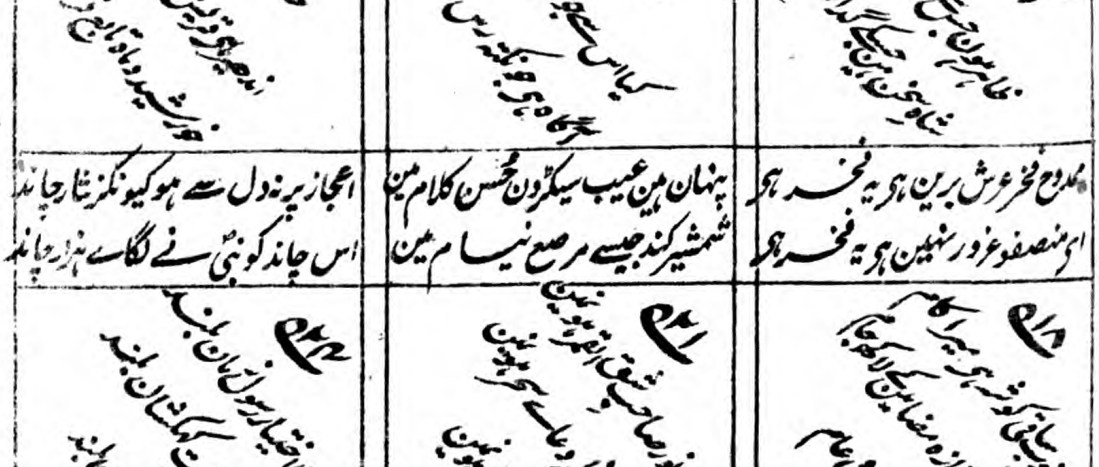
سب یہ کہینگے خوب ثنا کا صلا دیا
عشق کو حبیب خدا نے بجا دیا

۱۷



مدوح فخر عرش بریں ہی یہ فخر ہی
ای منصف غرور نہین ہی یہ فخر ہی

۱۸



بندش کہین ہی خوب تو یہ بیعدیل ہی
ہی جو کہین سبیل بیان سلسبیل ہی

۱۹

خلقت مین شکل نور خدا بیشتر یہ ہین
آدم ابو البشر ہین تو خیر البشر یہ ہین

۲۰

پنہان ہین عیب سیکڑون محسن کلام مین
شمشیر کند جیسے مرصع نیام مین

۲۱

فضل خدا سے برکت ماہ صیام ہی
ہر صبح عید فطر شب قدر شام ہی

۲۲

ہر شی پر اختیار رسول غیور ہین
پہلے خدا ہی بعد خدا کے حضور ہین

۲۳

اعجاز پر نہ دل سے ہو کیونکر نثار چاند
اس چاند کو نبی سے لگاے ہزار چاند

۲۴

تھی معجزہ کی سیف عجب آب و تاب پر
تلوار پڑ گئی سپر ماہتاب پر

۹
کیا ہی نبی رسول خدا نبی
کیا ہی نبی رسول خدا نبی
کیا ہی نبی رسول خدا نبی
کیا ہی نبی رسول خدا نبی

۱۰
ہوا ہی عشق جو ہوا دین خدا کا
ہوا ہی عشق جو ہوا دین خدا کا
ہوا ہی عشق جو ہوا دین خدا کا
ہوا ہی عشق جو ہوا دین خدا کا

۱۱
ہون کلب آستان محمد نبی لقب
ہون کلب آستان محمد نبی لقب
ہون کلب آستان محمد نبی لقب
ہون کلب آستان محمد نبی لقب

جس دل مین آئی انکی دلارنج دھو گیا
آئینہ مین جو عکس پڑا صاف ہو گیا

فرمائین ناتوان کو سرافراز زور مین
طاؤس مارے ڈر کے چھپے بال مور مین

بالاے عرش پاک ہی تارا نصیب کا
ور ذرہ ہی وصف خدا کے حبیب کا

۸
دونون جہان مین ہی فقط ذکر یا نبی
دونون جہان مین ہی فقط ذکر یا نبی
دونون جہان مین ہی فقط ذکر یا نبی
دونون جہان مین ہی فقط ذکر یا نبی

۹
کی دو رکعتی ہی محمد نے عرب
کی دو رکعتی ہی محمد نے عرب
کی دو رکعتی ہی محمد نے عرب
کی دو رکعتی ہی محمد نے عرب

۱۰
اقصاے صبح حال مین آئینہ ہاے نور
اقصاے صبح حال مین آئینہ ہاے نور
اقصاے صبح حال مین آئینہ ہاے نور
اقصاے صبح حال مین آئینہ ہاے نور

۱۱
خالق نے کی ثنا ہے پیمبر ثنا ہے نور
خالق نے کی ثنا ہے پیمبر ثنا ہے نور
خالق نے کی ثنا ہے پیمبر ثنا ہے نور
خالق نے کی ثنا ہے پیمبر ثنا ہے نور

۱۲
حقا کہ شرع سے ہی سلطان سوا ہے نور
حقا کہ شرع سے ہی سلطان سوا ہے نور
حقا کہ شرع سے ہی سلطان سوا ہے نور
حقا کہ شرع سے ہی سلطان سوا ہے نور

رنگ گل بشیر و نذیر آشکار ہین
آثار بعد ہ کے چمن کی بہار ہین

تاثیر ہی یہ وصف رسول انام کی
ہو گی یہان نہ چھاؤن کسی کے کلام کی

مہر نبال سے شرف آفتاب ہون
مین فدوی غلام رسالت مآب ہون

۹
آثار ہون کہان بعد ہ جو پیدا نبی کے ہون
آثار ہون کہان بعد ہ جو پیدا نبی کے ہون
آثار ہون کہان بعد ہ جو پیدا نبی کے ہون
آثار ہون کہان بعد ہ جو پیدا نبی کے ہون

۱۰
منظور آج ہی رحمت حق کا نزول ہی
منظور آج ہی رحمت حق کا نزول ہی
منظور آج ہی رحمت حق کا نزول ہی
منظور آج ہی رحمت حق کا نزول ہی

۱۱
جب وقت ہو گا کہنا ہو ابالکل عوق مین
جب وقت ہو گا کہنا ہو ابالکل عوق مین
جب وقت ہو گا کہنا ہو ابالکل عوق مین
جب وقت ہو گا کہنا ہو ابالکل عوق مین

گویا صاحبان عزم مین سارے رسول ہین
اور ونکے وہ نبی یہ ہمارے رسول ہین

ممدوح پر ہوا ہی نبوت کا خاتمہ
مجبور ہو فضل حق سے فصاحت کا خاتمہ

چلاؤنگا یہ دیکھکے منھ آفتاب کا
داسن کہان ہی آج رسالت مآب کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱

مرثیہ

ہے خدا ہی جنس اور مصطفیٰ
اور سلسلہ نجات کا یسوع مصطفیٰ
باغ جہان ہے فیض گل روے مصطفیٰ
شمع شکستہ ہے نور بازوے مصطفیٰ

کیا لفظ عبدہٗ و رسولہٗ پسند ہے
رتبہ خدا کے بعد سبھو سے بلند ہے

۲

شان خدا ہیں طالب دیدار کے لیے
ہیں جاروب سایہ کبریا کے لیے
ایسا نہیں شفیع گنہگار کے لیے
عیسیٰ انہیں کا نام ہے بیمار کے لیے

جب وقت کرب نام رسول خدا لیا
حفظ خدا نے دست اجل سے چھڑا لیا

۳

یہ شمع صنع کو خالق نے روشن کیا
قدرت نے ایک جوہر بے مثل چن لیا
یعنی محمد عربی تاج انبیا
سب سے ہمارے بعد امت جلو میں لیا

ظاہر ہوا تو رونق بازار ہو گیا
خود جوہری صنع خریدار ہو گیا

۴

تھی جس کی انتظار میں یہ بزم کون و دیں
سارے رسول جس کی بشارت سے تھے حزیں
ہر اک کی آرزو جسے ہر اک کی جستجو
پیدا ہوا وہ نور جو مطلوب تھا سبھو

تو لولاک شان دوست میں ارشاد ہو گیا
یہ باغ انکی وجہ سے ایجاد ہو گیا

۵

جو بن جہاں کا پیدا ہوا جن کے واسطے
جلتے ہیں جن کے نور سے شمس و قمر دو رو
اور جن کے آگے ہیچ ہے ہر چیز شش جہت
مخلوق سب ہے ذرہ کونین ان کے آگے ہیچ

خود چھپکے اپنے نور کو ختم رسل کیا
احمد کو اپنی سمت سے مختار کل کیا

۶

سب انبیا میں اور ہے صاحب وقار اور
سب کی ہے بار اور ہے انکی بہار اور
سب کی ہے گلوں میں لیک بھی جا صل مزار اور

ہے نور آفتاب درخشان چراغ میں
چاند ایک پھول چاندنی کا انکے باغ میں

سلام ۴
زود میں غیبت ہیں تیری نصرت ہیں تیری کر
ذرا لو جھپکن تو پھر جگر ذرا لو جھپکن

سلام ۵
اے پیر جو تیری عصمت پردہ داری کی ہے
دیوان داس تیرا کبھی زلیخا کی ہے

سلام ۶
دکھلا یا جو داغ عشق تیرا کریبان اپنی
صد آئین الامان کی ہے تنگی جو ہے گریبان اپنی

سلام ۷
سودائے تیرے نبوت کے طالب گنہ پیر
زلیخا کے پیکاں سے دامن بچوا شرف

سلام ۸
عرض کی خاصیت ہر شرف ظاہر ہے
امام و پیشوا تو ہوتی ہی تلوار یک آہ ہے

سلام ۹
قسم کھاتا ہوں میں اس تیغ کے جوہر کی جو ہے
عدو کا تیرے ایسا دشمنوں کا اب جگر

سلام ۱۰
مسلمانوں نام سے کی دشمنوں کا اب جگر

سلام ۱۱
کلام ہے معجزت و قدرت علی کا ہے
قلم نور کا جو دیتا ہے دم اظہار جان بخشی

سلام ۱۲
شرف سب سے نکلا تیرے ہی دین کا
فلک پیر جس کے بنک دشمن ہیں بہ ہیں

سلام ۱۳
جو ہیں شیشے شیشے کو ہے پتھر کو پتھر
ہوا ہے جب سے پیدا ایسا پیر سا نہ

سلام ۱۴
فلک پیر جا پہنچا ہے شرف کی جا در پر
کسی عاشق کا خضر راہ کا ہے میر خضر

سلام ۱۵
جلا ہر ہر ہو ہر ہر ہر ہر ہر ہر
دریا قوت کا ہے بند ہی پہ

سلام ۱۶
جلا ہر غضب ہے تیری قبر میں کیا کیا
سبب کا ہے ہر ہر میں عاشقان راہ پیر

سلام ۱۷
بنا دیں خدا سے کیا تو دیا سے عشق و فرشتے
زیادہ ہو گر ہو فرشتے و عشق و فرشتے
تمام شد

صاحب دردو الم حامل ظلم و ستم
واہ کیا اہل عزا یکس و تنہا حسین

بنت محمد وسلمان تاج سر انبیاء
حاکم ملک رضا یکس و تنہا حسین

سید و دیندار و دین مالک عشق و یقین
ہادی و رہبر خدا یکس و تنہا حسین

کون ہو سکتا ہے یہ سوز و گداز سوز
فخر بنو الصفوۃ والحمد لمن

بڑی تلوار سے ہو کس کو پناہ
قوتھا کل من علیھا فان

ہادی و مہدی و عیسیٰ رسول
معدن الحق والصفا و القرآن

سید و مولا و سردار و امیر
حجۃ اللہ الاکبر السلطان

کون ہو سکتا ہے یہ سوز و گداز سوز
فخر بنو الصفوۃ والحمد لمن

بڑی تلوار سے ہو کس کو پناہ
قوتھا کل من علیھا فان

ہادی و مہدی و عیسیٰ رسول
معدن الحق والصفا و القرآن

ماحی باطل و معاون حق
دافع الکفر و مظھر الایمان

سب میں بہتر ہے طور یکتا ہے
آیۃ اللہ و حافظ القرآن

تیسرے حاکم ہیں ملک سب
یا امیر الحشمۃ امام الجنان

واہ کیا خوب نام ہے تیرا
صاحب الامر فاطم البرہان

سید صلحا محبوب خدا سبط نبی
مقتدی حی انت سابق الاحسان

نور ہے تیرا رخ انور میں
فرد بے مثل و صاحب تیر

عن مرور الصلاۃ والتبیان
دونوں عالم میں ہے تو فرمان

سلام اللہ الوقت و اجمل الاذکار

نور ہے مثل حسن حسین اسے سدوح
تحفۃ فی المآرب کالفستان

پسر فاطمہ سے یہ کہتا ہوں
ان عملی و حسبنا و فیض الشان

تیسرے کیا ہے بیان کمالات میں
یا معین الفقیر والسلطان

کس سے ہو سکتا ہے تو ہمسر و ہمسایہ عشق
اعطنی یا خلیفۃ الرحمان

زین کمانے تو ہے ابو مسند خلافت و سند
پیچ میں کیا تو نے تیغ برق پیکر

ملک دین کی دولت تجھ سے ہوئی برپا ہے
فرض کا جو سلیمان سے عوض کا بلقیس

تجھ سے کوڑی ہوئی ہے ذکر ترا جب جبریل
عدالت پہ ہے منصف بازو کبوتر

سلام ۹

اے عشق تیرے صدقے میں اے خدا بخش دینا
سب مسلمان و مومن راضی ہوں یا علی ابن ابیطالب

سلام ۱۰

رسول اللہ کے نائب کے نائب علی ابن ابیطالب
حسن کے اور حسین کے نانا علی ابن ابیطالب

سلام ۱۱

جو ہو کافر بغض سے نام سے ناصب علی ابن ابیطالب
تو اسکا شر سے محشر میں ہو خاتمہ حامل

سلام ۱۲

دو عالم جانتے ہیں دل سے یہ جو دل پر
ہے یہ کامل یقین ہے ولی اللہ علی ابن ابیطالب

سلام ۱۳

نہ ہو کیوں ناز مجھ کو اپنے ہونے پر
ہے میرا رب مرا مولا علی ابن ابیطالب

سلام ۱۴

خدا مطلوب ہو طالب ہو مقصد ہو تمنا ہو
خدا کا ہے یہ سب کارہ علی ابن ابیطالب

سلام ۱۵

نہ ہو کیوں ناز مجھ کو اپنے ہونے پر
ہے میرا رب مرا مولا علی ابن ابیطالب

سلام ۱۶

حسین و حسن کے نانا کے بابا علی ابن ابیطالب
ہیں مومن کے ولی راضی ہیں ان سے مرتضیٰ

سلام ۱۷

فلک کے اس کمال پر بدر و احد کو جا سجے
جس کا نام ہو کر کوہ وہ کوہ وقار ہو

سلام ۱۸

محمد کے ہیں قائم ہیں قائم علی ابن ابیطالب
خدا کے ہیں مکرم ہیں مکرم علی ابن ابیطالب

سلام ۱۹

فروغ کوکب ثاقب علی ابن ابیطالب
ہیں نیر اعظم

سلام ۲۰

نہم و منصف و عادل کریم و ہادی و عالم
ہیں مولا علی ابن ابیطالب

سلام ۲۱

وہ حافظ دو سرا ہے سب علی ابن ابیطالب
ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن

سلام ۲۲

ہو الحاضر ہو الغائب علی ابن ابیطالب
ہو الحاضر ہو الغائب علی ابن ابیطالب

سلام ۲۳

بچا روز قیامت کہ جسم و جان نکلی
بچا روز قیامت کہ جسم و جان نکلی

سلام ۲۴

علی ابن ابیطالب علی ابن ابیطالب
علی ابن ابیطالب علی ابن ابیطالب

سلام ۲۵

یا فوج
علی ابن ابیطالب علی ابن ابیطالب

سلام ۲۶

یا دشمن کربلا یا یکس و تنہا حسین
یا دشمن کربلا یا یکس و تنہا حسین

سلام ۲۷

کشتہ تیغ جفا یا یکس و تنہا حسین
کشتہ تیغ جفا یا یکس و تنہا حسین

سلام ۲۸

سبط رسول خدا یا یکس و تنہا حسین
سبط رسول خدا یا یکس و تنہا حسین

سلام ۲۹

خامس آل عبا یا یکس و تنہا حسین
خامس آل عبا یا یکس و تنہا حسین

سلام ۳۰

عیسیٰ گردون اساس یوسف گلگون لباس
عیسیٰ گردون اساس یوسف گلگون لباس

سلام ۳۱

مہ وش ماہ لقا یا یکس و تنہا حسین
مہ وش ماہ لقا یا یکس و تنہا حسین

سلام ۳۲

تشنہ لب و بیکفن فاقہ کش و دیو و طن
تشنہ لب و بیکفن فاقہ کش و دیو و طن

سلام ۳۳

دلبر مشکلکشا یا یکس و تنہا حسین
دلبر مشکلکشا یا یکس و تنہا حسین

سلام ۳۴

سید عالی نسب سرور و والا حسب
سید عالی نسب سرور و والا حسب

سلام ۳۵

آئینہ حق نما یا یکس و تنہا حسین
آئینہ حق نما یا یکس و تنہا حسین

سلام ۳۶

او شہید جفا آہ ذبیح تعدی
او شہید جفا آہ ذبیح تعدی

سلام ۳۷

مورد رنج و بلا یا یکس و تنہا حسین
مورد رنج و بلا یا یکس و تنہا حسین

سلام ۳۸

خستہ دل و سینہ چاک نخل علی در دناک
خستہ دل و سینہ چاک نخل علی در دناک

سلام ۳۹

قابل صد مرثیہ یا یکس و تنہا حسین
قابل صد مرثیہ یا یکس و تنہا حسین

سلام ۴۰

حافظ قبر رسول شمع مزار بتول
حافظ قبر رسول شمع مزار بتول

سلام ۴۱

باعث شق القمر یا یکس و تنہا حسین
باعث شق القمر یا یکس و تنہا حسین

سلام ۴۲

نالہ کش و غم گزیں محزن و حزن و انیں
نالہ کش و غم گزیں محزن و حزن و انیں

سلام ۴۳

عالم ارواح کا یا یکس و تنہا حسین
عالم ارواح کا یا یکس و تنہا حسین

صاحب

ہے
زنی از دیدہ بینی میں نہ سب ارمان تمہارے ہیں
کیوں شان میں دنیا کی ہوا ہوتی ہے زلیخا کی

ہے
آنکھوں سے لگائی قدم سیدھا پیر عشق کے
پاؤں میں نہ ظلم اٹھا گھر چھوڑ کے آئے

ہے
لاشے کو ہوا غسل و کفن بخشی پیر عشق نے
لینن کی بلا میں کہ بھی آنکھوں سے لگا یا دل تا نہ لایا

ہے
اے اہل عزا مرثیہ عشق و محبت
پڑھتی ہوں میں آنکھوں سے لگتے عباس علمدار

ہے
ہاتھ جس سے پیار سے لگتے عباس علمدار
چلتا ہے جگر دیکھ کے علموں کی اودائی

ہے
آتی ہے صدا مرثیے لگتے عباس علمدار
دریا میں بلا تھا کہ پیاسی ہے حسینی

ہے
آنی ہے پیاسے لگتے عباس علمدار
اے نبی نہ پیا

ہے
اے اہل عزا مرثیہ عشق و محبت
پڑھتی ہوں میں آنکھوں سے لگتے عباس علمدار

ہے
ہاتھ جس سے پیار سے لگتے عباس علمدار
چلتا ہے جگر دیکھ کے علموں کی اودائی

ہے
آتی ہے صدا مرثیے لگتے عباس علمدار
دریا میں بلا تھا کہ پیاسی ہے حسینی

ہے
آنی ہے پیاسے لگتے عباس علمدار
اے نبی نہ پیا

ہے
اے اہل عزا مرثیہ عشق و محبت
پڑھتی ہوں میں آنکھوں سے لگتے عباس علمدار

ہے
ہاتھ جس سے پیار سے لگتے عباس علمدار
چلتا ہے جگر دیکھ کے علموں کی اودائی

ہے
آتی ہے صدا مرثیے لگتے عباس علمدار
دریا میں بلا تھا کہ پیاسی ہے حسینی

ہے
آنی ہے پیاسے لگتے عباس علمدار
اے نبی نہ پیا

ہے
اے اہل عزا مرثیہ عشق و محبت
پڑھتی ہوں میں آنکھوں سے لگتے عباس علمدار

ہے
ہاتھ جس سے پیار سے لگتے عباس علمدار
چلتا ہے جگر دیکھ کے علموں کی اودائی

ہے
آتی ہے صدا مرثیے لگتے عباس علمدار
دریا میں بلا تھا کہ پیاسی ہے حسینی

ہے
آنی ہے پیاسے لگتے عباس علمدار
اے نبی نہ پیا

وطن میں یوں پھرتے والوں سے کہتی ہی رہتی ہے ۱۱

مسافر دن کا ہمیں سو کوا رکتے ہیں ۱۲

دو خاکسار ہمیں ہیں جو جگہ سے در کا غبار رکتے ہیں

الو نہ اب کے در کا غبار رکتے ہیں ۱۳

نصیب ہو سر کوئے حسین کا زانو

اسی کو قدرت پروردگار رکتے ہیں

اسی کو قدرت پروردگار رکتے ہیں ۱۴

کسی کسی پہ اس جو ہوتا ہے صاف سایہ تم

ذکر دل اوسے نیسر دار رکتے ہیں

ذکر دل اوسے نیسر دار رکتے ہیں ۱۵

نمود لیل عزیزان بن عشق سا بندہ

اسی کو قدرت پروردگار رکتے ہیں

اسی کو قدرت پروردگار رکتے ہیں ۱۶

سنا ہے میر کو بیمار رکتے ہیں

سنا ہے میر کو بیمار رکتے ہیں ۱۷

سنا ہے میر کو بیمار رکتے ہیں

سنا ہے میر کو بیمار رکتے ہیں ۱۸

سنا ہے میر کو بیمار رکتے ہیں

سنا ہے میر کو بیمار رکتے ہیں

۲
بڑھائی مرثیہ مرثیے سے رونق شمع کی اللہ رکھی گئی

۳
چراغ روضہ کی بجھنا ہوا تو فتنہ ہلیں جلا سکتے ہیں

۴
پیش جاتی ہیں جب سینہ بیان پامال کرتے ہیں

۵
ٹھہرے کہ دفن شہید ہوئے وہیں آ کے ہیں تمام کی

۶
ذبح کیتے ہیں ایسا سجدہ وقت میں شیطان کی

۷
علی مرتضیٰ قاتل کہ اپنے غلام کو دوا کرتے ہیں

۸
اوڑا افلاک سے پیغمبر غزا اور کروبا سے

۹
امیر المومنین کہ ذرہ سے الطاف برابر صافی کوثر

۱۰
کہ شربت آپ کے دشمن جان کو پلاتے ہیں

۱۱
چلی ہاتھ تیغ عارض لوہیں ڈھیر جاتے ہیں

۱۲
علی آ کے چاند سے سو گز اردن کی

۱۳
جزیرا علی اب جلد اپنے سو گز اردن کی

۱۴
بلاتی ہو لی ہو گیا کہ ہیں کھڑے اپنے جاتے ہیں

۱
ہوا کہتی ہوئی پھر ہیں ہیں کیا کرون لوگو

۲
بھی کہتی ہوئی پھر ہیں ہیں کیا کرون لوگو

۳
خدا کے گھر سے نہ جنی ہوا باہر ہیں آتے ہیں

۴
کھلے دیکھے والوں کے چھتے ہیں تالا ڈالے ہیں

۵
علی کو شاہ مزار اسے صلح کے جوڑ ہیں

۶
علی کو شاہ مزار اسے صلح کے جوڑ ہیں

۷
ادھر فضہ پڑی ہے خاک پہ خیمہ میں ادھر قنبر

۸
گریبان حال میں خدام حیدر خاک اڑاتے ہیں

۹
مرون کے پیٹتے ہیں عشق میں ہو کے دونوں شہزادے

۱۰
گلے مل مل کے اپنے میں کبھی جی سیر ہوتے ہیں

۱۱
دیکھے ہیں ہو چھولوں کو خار کھاتے ہیں

۱۲
عجیب یک ہو چھولوں کو فصل بہار کھاتے ہیں

۱۳
خزاں کی فصل کو شہ بار بار کھاتے ہیں

۱۴
سنبھالے قلب کو شہ بار بار کھاتے ہیں

۱۵
دو دل نہیں ہیں ہو گی سو گی سب اول

۱۶
ہم خ حسین سے ہو گی سو گی سب اول

۱۷
ہم خ ان کو شمع مزار سے کھاتے ہیں

۱
بنام ہر شہ دے پوچھا کسی نے

۲
کہا حسین غریب الدیار سے کھاتے ہیں

۳
جہاں میں ہوں گل زہرا کے باغ کا بلبل

۴
کہا ایک سے تو کیا ہزار سے کھاتے ہیں

۵
کہا ظلم کے لال سے کھاتے ہیں تلوار

۶
علی کے لال سے کھاتے ہیں ہاں ہزار سے کھاتے ہیں

۷
بچے ستمگر ہیں یہ ہاں ہزار سے کھاتے ہیں

۸
نکالے بانوں میں یہ ہاتھ شوہر دیدار

۹
کہ دیکھ سیل فنا آبدار سے کھاتے ہیں

۱۰
فنا کا قول ہے گر کے جسم ایکی

۱۱
عجیب جامہ عقد ہے شعلہ بار سے کھاتے ہیں

۱۲
صدا یکا رسے ہیں دیدہ ہم جبریل

۱۳
نمونہ غضب کردگار سے کھاتے ہیں

۱۴
ہلاس ہاتھ خدا نے بھی کھائی تھی

۱۵
علی کا تیغ ذوالفقار سے کھاتے ہیں

۶
حضور اشک غم سے شاہ اب رو سیہ ہو
ہزار لب سے کوثر نعت خواں ہے

۷
بہار گلشن عیش دوان ہے اشک خونیں سے
خزاں آلودہ گلون کا چمن بالے ہین

۸
ترے کوچے کو وہ سب چھوڑ کر جانے ہین
جا بدون کے مرصع کفن بالے ہین

۹
ملا ہے یتیمون کا کاسہ کفن بالے ہین
بنا کے نیر اعظم کرن بالے ہین

۱۰
ظہور لعل و زمرد ہین ہے عجب حیرت
یہ خاوران حسین و حسن بالے ہین

۱۱
جو کھینچے ہین تیغ دو دیش شاہ کا نقشہ
بنا کے نیر اعظم کرن بالے ہین

۱۲
صبا محو مدح شاہ ہمکو سکھاتی ہے
خلیل غیرت شاخ سمن بالے ہین

۱۳
بہار گلشن عیش دوان ہے اشک خونیں سے
خزاں آلودہ گلون کا چمن بالے ہین

۱۴
ہزار لب سے کوثر نعت خواں ہے
غلام شاہ ابرو سب بالے ہین

۱۵
فلک ستارون کے نہر لعل بالے ہین

۱۶
قبول سر دو زینب ہے کیون شہادت وید
بجا مشیون کے بجالی ہین بالے ہین

۱۷
میان سینہ جلا کے حسین کے غم مین
دل حزین مین شمع شرع لگن بالے ہین

۱۸
روان ہین نعت دل تنگ سے شیدا
حلب مین رشتہ ہین مشک ختن بالے ہین

۱۹
یقین ہے کوثر و تسنیم مین بالے ہین

۲۰
ثواب نفر وداردن کو ہو نیکیون حاصل
شیعہ امیر شاہ زمین بالے ہین

۲۱
پوچھتا ہے کوئی شیعہ فوج مین یہ کہ
ہم اور لیکے سلام سوے کہن بالے ہین

۲۲
پسند ہے ہم نصیب ماتم سر
ہر ایک بیت کو بیت الحزن بالے ہین

۲۳
رفیق بیکس ہین اسپ عقاب اکبر کے
جنون مین خیل ہوا دی کو دولت جاوید

۲۴
نہین ہے عشق کی بدولت مین حاسد وجاہ
بلا سے ہو عیش پختین بالے ہین

۲۵
سلامی غم سے شمع سب آنسو بہاتے ہین
نماز صبح کو شیر خدا مسجد مین جاتے ہین

۲۶
بجا ہے حسرت آب فرات مین نظر کاشمے
سکھا مشکل کشا سبزہ سے زینب کو لگاتے ہین

کیا ہے پھیر کسی کو دریا سے بیٹھ کو پیاسوں نے
کیا ہے پھیر کسی کو دریا سے بیٹھ کو پیاسوں نے

۱ جب نکلا ماہ نو کا خنجر
ہر دل میں ہوا غموں کا لشکر

۲ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۳ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۴ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۵ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۶ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۷ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۸ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۹ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۱۰ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۱۱ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۱۲ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۱۳ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۱۴ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۱۵ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۱۶ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۱۷ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۱۸ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۱۹ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۲۰ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۲۱ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۲۲ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۲۳ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

۲۴ ہر سمت سے ہو گئی چڑھائی
ہر گھر میں مچی ہے آہ و زاری

۲۵ ہر دل میں ہوا ہے زخم کاری
ہر آنکھ سے بہہ رہا ہے پانی

بند ۵
میان لشکر ہائے حضرت و یزید کی طرف دیکھا

بند ۶
آمنے سامنے ہوا لشکر جب فوج دوم تین ہوئی کی طرف دیکھا

بند ۷
جز قتل شہ و آل کچھ چارہ نہ دیکھا کسی کی طرف دیکھا

بند ۸
پھر شوق شہادت میں بنی جنگ کی ٹھانی قاتل کی طرف دیکھا

بند ۹
فوجوں سے کہا کہ اے شقیو خوف خدا کرو کسی کی طرف دیکھا

بند ۱۰
جبال آیا جو سامنے پیاسوں کا کہا کہ آنکھ میں آنسو
جانب سے نہ کوئی کوفہ و شام کی طرف دیکھا

بند ۱۱
ادبار سے ناصر حسین کے یہ کہا ہوا یہ ستم
نیزہ پہ نظر کی حسین نے بس کی طرف دیکھا

بند ۱۲
للہ جنت سے اے شہ مظلوماں کی شاہزادی
پھر چپکے سے کہا کہ بی بی کہاں کی طرف دیکھا

بند ۱۳
نیزہ پہ لیں کیوں نہ بی بی کہ ہے یہ نانا کی مادر کی طرف دیکھا

بند ۱۴
ادھر دیکھا ادھر دیکھا پھر دیکھا پھر اصغر کی طرف دیکھا

بند ۱۵
جہاں ماہ بنی ہاشم نے لشکر کی طرف دیکھا
علی کا پنجہ قدرت سر کے بال جس کی ڈاڑھی
ملائی کی تنخ سے جس نے جبل جس کے پوچھ جس گردن کی طرف دیکھا

بند ۱۶
تو من کان لہ ربہ فان اللہ ربہ کہہ کر
لڑائی کی دلوں میں پھر نہ ہٹنے سنگ دل کیسے
نہ پیچھے کی طرف دیکھا نہ پیچھے کی طرف دیکھا

بند ۱۷
ہمارے دل سے دل تنگ نام تک نہ لیجے
نہ پیشے کی طرف دیکھا نہ پیچھے کی طرف دیکھا

بند ۱۸
نزول حشر نہ ہو شہید کربلا کیسے
نہ قبل شہ مظلوم خونریز نکلا تن سے
اوٹھا کے سر جب حضرت عباس لاشہ کی طرف دیکھا

بند ۱۹
نہ سمجھے غائبوں میں یہ استقلال کافر
فقط طبلوں کی آواز پر لشکر کی طرف دیکھا

بند ۲۰
زمین کربلا پیاروں کے لوہو سے لالہ زار
حسین ابن علی نے جس طرف دیکھا

بند ۲۱
عجب ہیبت سے برادر کے لوہو میں ڈوبے
زمین پر کی نظر آلودہ اصغر کی طرف دیکھا

بند ۲۲
دشمنوں نے گھیرا دوں سے ہر طرف
پھر کسے کو نہ کوئی بچا بچا کر کی طرف دیکھا

بند ۲۳
مثال طائر بسمل کبوتر کی طرف دیکھا
ہزاروں بر چھیاں جب لشکر کافر سے چمکیں
پھر اس نے بیٹے کو بیٹے نے باپ کو بھائی نے بھائی کو

بند ۲۴
پھر اس نے بیٹے کو بیٹے نے باپ کو بھائی نے بھائی کو
خیال دعوت طفلی جو عین جنگ میں آیا
حسین ابن علی نے اس طرف دیکھا

بند ۲۵
حسین کی کرن کا لیا چلو میں خون
وہ اصغر کی نظر آلودہ اصغر کی طرف دیکھا

بند ۲۶
زمین پر کی نظر آلودہ اصغر کی طرف دیکھا
جناب شیخ نے جب حسرت بس کی
جناب شیخ نے جب حسرت بس کی طرف دیکھا

* دیکھا و نور عین فاطمہ تھی جانب بابی تشنگی کی طرف دیکھا جنبش کی طرف دیکھا

آرائش خط و کاکل کے متعلق ہیں بتا ہو کو امام اپنا

مدد ۹ دراج سے نقاب اٹھا ای ماہ پیکر

صدا دی لالہ و گل نے ہمہ خندہ کر ای ماہ پیکر

مدد ۱۰ چھڑکے شبنم سے تر ہیں صدا ہی ہے تم

بالجملہ از رقیب و دل شکستہ ای حضرت مشکل کشا لینا

مدد ۱۱ دعا ہو مشکل ای حضرت مشکل کشا لینا

بنا رکھنا الٰہی گھر کا منزل خانی میں لاز م ہو

مدد ۱۲ جہان اور تب سما فرجا ہے پیارے پیارے

کہا شب کو ہے کہ حضرت پیارے پیارے

مدد ۱۳ ہا سب بعد جب کوئی خفا ہو سر جھکا لینا

کہا شب کو ہے کہ حضرت پیارے پیارے

مدد ۱۴ ہمیں لاؤ ہمیں نیا دو ہی خوب اٹھا لینا

ہمیں لاؤ ہمیں نیا دو ہی خوب اٹھا لینا

مدد ۱۵ ہمیں اپنی سواری میں ہمیں ہمنوں کی بنا لینا

ہمیں اپنی سواری میں ہمیں ہمنوں کی بنا لینا

مدد ۱۶ کہا ہے کہ حضرت کیا کروں ہمیں جا جا جا

کہا ہے کہ حضرت کیا کروں ہمیں جا جا جا

مدد ۱۷ کیا ارشاد بالوں سے ہمیں بیٹھ کو چھپا لینا

کیا ارشاد بالوں سے ہمیں بیٹھ کو چھپا لینا

مدد ۱۸ نصیری کیوں خدا کہتا نہ ای شیخ خدا تیکو

نصیری کیوں خدا کہتا نہ ای شیخ خدا تیکو

مدد ۱۹ ہمیں ہو کام ہے بند سے کا فنا کر نا جلا لینا

ہمیں ہو کام ہے بند سے کا فنا کر نا جلا لینا

مدد ۲۰ کہا یکان ہیں جس کے حبیب ان نظا ہر نے

کہا یکان ہیں جس کے حبیب ان نظا ہر نے

مدد ۲۱ ہمیں بھی باغ جنت ہیں ہو آنے کی صدا آئی

کہ شیر کھور سے تو آنے کی صدا آئی

مدد ۲۲ تمہارا کام ہے یا شفاعت کو اوٹھا لینا

تمہارا کام ہے یا شفاعت کو اوٹھا لینا

مدد ۲۳ ذرا تا قاتل سے نیز کو ذرا لوٹ دیا لینا

ذرا تا قاتل سے نیز کو ذرا لوٹ دیا لینا

مدد ۲۴ چلا جب لوٹ کے شہر ان سعد چلا یا

مدد ۲۵ دراگوش سے سینہ ورق زینب کی دا لینا

مدد ۲۶ رکی بیچ میری کا پیرو انہ عزا دار

مدد ۲۷ چراغ قبر شمع بزم ماتم سے جلا لینا

مدد ۲۸ ذکر ہا عشق کیوں فن عشق ہے جلد ہو

مدد ۲۹ کفن کو عطر سے تر بت کو پھولوں سے بسا لینا

مدد ۳۰ دیکھ

غضب ہیں شاہ نے لیا ہے شیر کی طرف دیکھا

مدد ۳۱ سلامی عقل کل نے اپنے شیر کی طرف دیکھا

سلامی جب خدا و لہا سے آگر کی طرف دیکھا

مدد ۳۲ زمرد کی طرف یاقوت نے اخی کی طرف دیکھا

ہزار اعدا میں غل حیدر نے آگر کی طرف دیکھا

مدد ۳۳ پیمبر کی طرف دیکھا پیمبر کی طرف دیکھا

مدد ۳۴ خنور نے آگر نظم سخندہ کی طرف دیکھا

عجب کیا صاحب جنت ہو ہر کی طرف دیکھا

ایک اضطراب سا دل پیر و جوان میں ہے
جنت اور دوا اس خبر کی ہر زبان میں ہے
بانیٔ دین رسول قبضۂ بازو خزاں میں ہے
شاہ غریب بیکس و بے خانماں میں ہے
کربلا ہے اس کا نام فاطمہ کا وقت جس میں ہے
بادبہار خاک سب بوستان میں ہے
ہاتھ کٹے ہیں سبز سبز تو ہیں نخل سرو سرو
پھول ہیں خون سے لہو سب کے لہو سے بوستان میں ہے
بالا شہید ہے مالک و ابنِ مالک و ابنِ سرو سرو
یا حسینؑ و یا حسینؑ کیا چمن زرع
طفل ہزار بیکس و بے کس و بے زبان میں ہے
بابل ریاض محمد فخر کروہ خلد
ہر بیل نخل فاطمہ یہ وہ قطع کفر
جس کے تمام کشتہ ایمان امان میں ہے

ظلم ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے
جنت اور دوا اس خبر کی ہر زبان میں ہے
بانیٔ دین رسول قبضۂ بازو خزاں میں ہے
شاہ غریب بیکس و بے خانماں میں ہے
کربلا ہے اس کا نام فاطمہ کا وقت جس میں ہے
بادبہار خاک سب بوستان میں ہے
ہاتھ کٹے ہیں سبز سبز تو ہیں نخل سرو سرو
پھول ہیں خون سے لہو سب کے لہو سے بوستان میں ہے
بالا شہید ہے مالک و ابنِ مالک و ابنِ سرو سرو
یا حسینؑ و یا حسینؑ کیا چمن زرع
طفل ہزار بیکس و بے کس و بے زبان میں ہے
بابل ریاض محمد فخر کروہ خلد
ہر بیل نخل فاطمہ یہ وہ قطع کفر
جس کے تمام کشتہ ایمان امان میں ہے

ظلم ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے
جنت اور دوا اس خبر کی ہر زبان میں ہے
بانیٔ دین رسول قبضۂ بازو خزاں میں ہے
شاہ غریب بیکس و بے خانماں میں ہے
کربلا ہے اس کا نام فاطمہ کا وقت جس میں ہے
بادبہار خاک سب بوستان میں ہے
ہاتھ کٹے ہیں سبز سبز تو ہیں نخل سرو سرو
پھول ہیں خون سے لہو سب کے لہو سے بوستان میں ہے
بالا شہید ہے مالک و ابنِ مالک و ابنِ سرو سرو
یا حسینؑ و یا حسینؑ کیا چمن زرع
طفل ہزار بیکس و بے کس و بے زبان میں ہے
بابل ریاض محمد فخر کروہ خلد
ہر بیل نخل فاطمہ یہ وہ قطع کفر
جس کے تمام کشتہ ایمان امان میں ہے

ظلم ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے

بجھا دل تو شعلہ سے کیا تاب و تب ہے
جلا جب جگر ہی تو پھر کیا طلب ہے

بند ۹

جگر کو کس سیف خدا کی محبت
ہمیشہ ہے سینہ میں سینہ ہے سینہ

بند ۱۰

کہاں شعلہ سے کیا کبھی اکبر کو دھوئیں میں
یہ سینہ ہے سینہ ہے سینہ ہے سینہ

بند ۱۱

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۱۲

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۱۳

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۱۴

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۱۵

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۱۶

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۱۷

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۱۸

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۱۹

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

بند ۲۰

جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے
جگر ہی جگر ہے جگر ہی جگر ہے

۲۵
بتا دی سمت سے تو راہ جو بھولا ناقاصد

۲۴
جو ہنسے کوئی تبسم یہ ہو بجلی اکبر کو

۲۳
یہ بدر کی راہ پہ نشانی کہ کس کس نے دیئے

۲۲
بیاہ جگان سے شعر لعین سنے گو ہر کو

۲۱
جہان ہین صاحب انصاف ہین ہیچ اوگ اے عشق

۲۰
دو دیکھ لیتے ہین بیخ بن سے گو ہر کو

۱۹
لا دیکھو

۱۸
شہود ہو ہو جاتا ہے عاشق شیدا ہاے علی کا

۱۷
اب کوئی سوے جنت اعلا ہاے علی کا

۱۶
کاہ نیل لہو سے رنج زیبا ہاے علی کا

۱۵
ہاتھ ہین اب خانہ ہوتا ہاے علی کا

۱۴
مہمان ہین اب خانہ ہوتا ہاے علی کا

۱۳
پیشانی پہ نور ہے تلوار سے نمایان ہاے علی کا

۱۲
اللہ کی طاعت ہین یہ فنا ہاے علی کا

۱۱
ہمسایون سے شہزادون کو دیتے ہاے علی کا

۱۰
شہزادی کیا ہے آج تو اچھا ہاے علی کا

۹
کس نے ارشاد کیا وقت دعا ہاے علی کا

۸
کھجور روبہ چاند سا چہرہ ہاے علی کا

۷
نشانون کو دیدہ اللہ کے تھا ہے ہین نمازی

۶
عجب سی جگہ خون ٹپکتا ہاے علی کا

۵
کعبہ ہے ہین خاک اور ڈالے ہین ان نے

۴
جس ہمسایہ تابوت نکلتا ہاے علی کا

۳
پوچھو فرشتون سے ہین خاکی پھونا

۲
دنیا ہین نقیب تارک دنیا ہاے علی کا

۱
نعرہ لگا ہاے آواز نکل پڑے ہین نعرہ

۲۵
ہمسایہ ایک مونون کو دیتے ہاے علی کا

۲۴
ہاے ہاے

۲۳
ہاے ہاے

۲۲
ہاے ہاے

۲۱
ہاے ہاے

۲۰
ہاے ہاے

۱۹
ہاے ہاے

۱۸
ہاے ہاے

۱۷
ہاے ہاے

۱۶
ہاے ہاے

۱۵
ہاے ہاے

۱۴
ہاے ہاے

۱۳
ہاے ہاے

۱۲
ہاے ہاے

۱۱
ہاے ہاے

۱۰
ہاے ہاے

۹
ہاے ہاے

۸
ہاے ہاے

۷
ہاے ہاے

۶
ہاے ہاے

۵
ہاے ہاے

۴
ہاے ہاے

۳
ہاے ہاے

۲
ہاے ہاے

۱
ہاے ہاے

۹
کہاں زلف کے دفتر فرع شبہ زینت سے
۱۰
پکاری صبح کو بیٹھو کہ کام ہے جلدی
۱۱
تمام رات کیا ہوگا یاد مادر کو
۱۲
لگا کہ خوبی رخ کیسا بتا رہا ہے کیا
۱۳
ہوا تو ہوگا فلک دیکھ کے نہ ہوگے
۱۴
پتیری کو دیں فرد سے ہوئے ہوئے کی عادت
۱۵
بدلی اندھیرے سے بھوں پہ کہ آئے
۱۶
تڑپ کے صبح ہوئی ہوگی بیٹھ کر
۱۷
ملا نہ زیبا ان میں اس گل کو
۱۸
نہ کہ کلیں ہیں نہ تعدیہ ہیں نہ بوٹے ہیں
۱۹
ہوئی کہ صبح کو پانی نہ پیا ہے
۲۰
نہ بیٹھ کر کو ہیں نہ پھول چادر کو

۱۱
جگر کو بخار سے ہاتھوں سے گریبان زینت
۱۲
کبھی وطن میں جو پوچھا کسی نے
۱۳
جلا ہوگا چراغ افتاب کو
۱۴
ہیں جاگ کے زار رسول پر زینت
۱۵
عجب ظلم ہے ہاں ظلم کے
۱۶
کیا نہ دفن کسی نے علی کے
۱۷
پڑا شہادت میں شاہ سے
۱۸
بدلیں آپ بقا سے
۱۹
وہ کہ بلا میں ہیں محتاج
۲۰
بچا پوچھی خوش سے
۲۱
ہماری دوست سے

۱۱
دیا ہے سینہ شہ سے دل کے
۱۲
گیا ہا آسمان سے
۱۳
ہوا دل بیمار صورت
۱۴
ہیں دیا ہا ہو کے
۱۵
ہوا روشن بتی کا
۱۶
ٹھہرے ہیں
۱۷
سوار دوش بتی کا
۱۸
تمام عمری تھا کلا
۱۹
نہ اس آنکھ
۲۰
کہا امام سے
۲۱
فقط جلا تین
۲۲
کہا مرض سے
۲۳
الگ بلا سے

۱۳
آبِ زمزم کیا نہ تھی کی تربت سے پیتے
روتا ہمیں بھائی علی اصغر نہیں ملتے

۱۴
زینب نے کہا سو رہو بولا یہ سکینہ
کیا سوتے ہیں چھوپی سے سفر کرتے نہیں ملتے

۱۵
اے عشق کہاں کربلا و ارضِ فضہ
ہم بالکے بیچے جلدی
ہم بالکے بیچے جلدی
ہم بالکے بیچے جلدی

بند ۱۲

جب جھین اپنا پرایا عباس نامی بولے
الغرض شیروں کی جا تیر اسے کہتے ہین

بند ۱۳

آغاز اذان کی جب میدان مین اکبر نے
دشمن بھی پکارا دے شیر اسے کہتے ہین

بند ۱۴

دی شہ نے جان و کو اوسے غلمان کی بولی
بخشش اسے کہتے ہین تقصیر اسے کہتے ہین

بند ۱۵

وصف لب اکبر سے گل بن گل سب کا نالہ
یاقوت کا ہے خامہ تحریر اسے کہتے ہین

بند ۱۶

جسکو کیا حضرت نے میدان مین دولہا
ٹھہرا کے فضا بولی شبیر اسے کہتے ہین

بند ۱۷

اس سال کے گئے کیا اوں کی آقا کی زیارت کو
اے عشق یہان آہ مین تقدیر اسے کہتے ہین

بند ۱۸

فرزند نہین ملتا تجھ جعفر نہین ملتا
ہمشیر نہین ملتا تجھ شبیر نہین ملتا

بند ۱۹

ہانی ہین یہان علی اکبر نہین ملتا
تنہا ہے بس تشنہ دہن کہتے ہین شبیر

بند ۲۰

ہمکو بھی کفن دو پہنے خوا ہر نہین ملتا
دی لاشہ بس سر نہ صدا اسکی کی جا ہو

بند ۲۱

ٹھہرو ٹھہرو بھائی کو گئے شہ جا و نہین ملتا
بیٹھی ہے بہن لاش پہ اس حال سے دیکھو

بند ۲۲

ہمکو تو ٹھہرنا بھی برابر نہین ملتا
مقتل مین پدر بیٹے کہا لاشہ پہ بولے

بند ۲۳

افسوس تجھ سا کان کا گوہر نہین ملتا
جب چرخ نے کی فرش سے پیدا ہو کہا یہ

بند ۲۴

پہچین کسی کی کوہ خضر نہین ملتا
دیکھا ہے گلا اور بھی لیکن نہ کسی سے

بند ۲۵

مشتاق ہون آب دم خنجر نہین ملتا
شہ شوق شہادت مین کہا اکبر سے اکثر

بند ۲۶

زندان مین بھی ایسی کبھی پیچھے پھر کہتی تھی بانو

بند ۲۷

لو گویا ہوا اندھیر امہ انور نہین ملتا
آنسو نہ تھمے ہون دیکھ کے شہ زخم زبان کا

بند ۲۸

اصغر نہین ملتا تجھ اصغر نہین ملتا
ڈالا تھا گلے مین کبھی جس سان کا

بند ۲۹

سینہ مین کلیجہ تجھے دلبر نہین ملتا
خوش کاکلون پہ ہاتھ کو بوسہ کو لب سے

بند ۳۰

ایسا کسی ہمایہ کو بھائی نہ ملے گا
اے کسی کی جا ہاتھ قیامت ہے غضب ہے

بند ۳۱

زینب کو سر سبط پیمبر نہین ملتا
کہتے تھے حسن سنکے دلون کا یہ تڑپنا

بند ۳۲

رکھین جو سر شہ لاش برادر کو پہ لاکر
بانو نے کہا جا یہ سر اکبر نہین ملتا

۲۰
کسی نے جب کہا حجاز کیوں نہ ہو کعبۂ نیاز
۲۱
کہا کہ ہے گنہگار دل کہ ہے بسترِ الصلوٰۃ
۲۲
جس کے چلمنے والے بردار الصلوٰۃ ہوتے ہیں
۲۳
کلامِ مشکل سے کیا خطاب نہ ہو تو کیا
۲۴
کہیں بھی جائے فنا میں آب خضر الصلوٰۃ ہوتے ہیں
۲۵
پڑھیں شہ سے نہ فرض کی نماز قضا
کہاں ہیں ایسے دنیا میں کہ الصلوٰۃ ہوتے ہیں
۲۶
ہیں جس پہ فرض کی نماز وقتِ قضا
شہادت خود ہی پکار اٹھی کہ الصلوٰۃ ہوتے ہیں
۲۷
نمازِ ادا ہی ہوتی ہے وہ جہاں
سنان پر فاطمہ کے چاند کا سر جس نے دیکھا
کہا خدا نے کہ الصلوٰۃ ہوتے ہیں

۲۸
ہوا فنا میں جب کہ ہو فنا
جہان میں خوش نصیب ہیں الصلوٰۃ ہوتے ہیں
۲۹
پہنچ کر روضۂ شہ پر ہم اے عشق
کہیں اہلِ وطن سے یہ الصلوٰۃ ہوتے ہیں
۳۰
حاسد کے بھی ہوا پانی تا شیراز سے کہتے ہیں
۳۱
اصغر کو پیار سے کہتے تھے شہ والا
۳۲
پیاس اس سے کہتے ہیں تیرا سے کہتے ہیں
۳۳
ہاتھ اٹھا کے مولا یہ سر حرِ والا در کا
۳۴
سر دار سے کہتے ہیں تو تیرا سے کہتے ہیں
۳۵
تلوار دن میں ہفتے میں ایک ہی صدا ہوتی
انداز محبت کا شبیر سے کہتے ہیں

۳۶
ظلمت سے نور ہوتا ہے ظلمت سے کہتے ہیں
۳۷
روشنی میں ایسا شیدا کہتا ہوا زبان عنوان
۳۸
ذوق کے لیے کی تو یہ سے کہتے ہیں
۳۹
تلوار حیدر کرار سے کہتے ہیں
۴۰
جبریل کے یہ کی ری بلندی
۴۱
نذر شہ والا کی زیارت سے کہتے ہیں
۴۲
نذر نیاز کیا ہو شبیر سے کہتے ہیں
۴۳
راحت سے ملا سوز ہو خاک شفا نہ ہو
۴۴
کلمہ سے پیش ہوں اکبر سے کہتے ہیں
۴۵
انداز سخن دیکھا نہ انداز بیان دیکھا
جو ہم سے کہتے ہیں شبیر سے کہتے ہیں

بند ۴
نور عین فاطمہ سے آنکھ کیا پاتے ہیں ملائکہ

بند ۵
کس طرح کیفیت اعجاز جاوید میں ہے

بند ۶
جس گھڑی ہوش سر پیاسا حسین ابن علی

بند ۷
عشق خدام علی اکبر کے پہلو میں ہے

بند ۸
سلام اس شیر خدا پر جو شہ لافتیٰ ہے

بند ۹
کہ مولا ایسے ہوتے ہیں

بند ۱۰
ہوا جو شاہ پر صدقے مقدر ایسے ہوتے ہیں

بند ۱۱
بتا دی شہ نے راہ جادہ پیمائی جو دنیا کی

بند ۱۲
ہمارے ایسے ہوتے ہیں

بند ۱۳
کہ جن کے ہیں یہ منصب ہمارے ایسے ہوتے ہیں

بند ۱۴
ثنا خوان جگر بند پیمبر ایسے ہوتے ہیں

بند ۱۵
ہمارے آسرو ایسے ہوتے ہیں

بند ۱۶
بجھا دیں آتش دوزخ کو گر ہم چاہیں ہوتے ہیں

بند ۱
ہوا دل غم سے چور جب جنگ کو اٹھے شہ ذیشان

بند ۲
جہان میں بادشاہ دو سرا نہ ہوگا

بند ۳
تصدق سایہ پروردگان حسین پر ہزار جنت

بند ۴
سلیمان ایسے ہوتے ہیں

بند ۵
یہ کاسہ حضرت عباس کے دیکھ کے حرم کو

بند ۶
بہادر ایسے ہوتے ہیں

بند ۷
وہاں عباس سے شیدے یہاں شبیر کہتے تھے

بند ۸
علمدار ایسے ہوتے ہیں

بند ۹
ہمیں بھی جانکنی میں ابن زہرا انصاف کہتا ہو

بند ۱۰
سخن فہم ایسے ہوتے ہیں

بند ۱۱
نواسے جب نظر آئے پیمبر کو تڑپ جائے

بند ۱۲
جہاں امت عدالتی کہ جس گھڑی پیاسے

بند ۱۳
پھوپھی عباس سے علقمہ جس گھڑی پیاسے

بند ۱۴
صدا دی حضرت زینب کو شہ آتے ہیں

بند ۱۵
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۶
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۷
علم جب حضرت عباس کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۸
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۹
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۰
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۱
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۲
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۳
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۴
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۵
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۶
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۷
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۸
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۹
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۰
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۱
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۲
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۳
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۴
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۵
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۶
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۷
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۸
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۹
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۴۰
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۴۱
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۴۲
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۴۳
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۴۴
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۴۵
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۴۶
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۴۷
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۴۸
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۴۹
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۵۰
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۵۱
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۵۲
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۵۳
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۵۴
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۵۵
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۵۶
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۵۷
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۵۸
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۵۹
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۶۰
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۶۱
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۶۲
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۶۳
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۶۴
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۶۵
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۶۶
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۶۷
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۶۸
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۶۹
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۷۰
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۷۱
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۷۲
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۷۳
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۷۴
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۷۵
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۷۶
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۷۷
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۷۸
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۷۹
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۸۰
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۸۱
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۸۲
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۸۳
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۸۴
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۸۵
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۸۶
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۸۷
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۸۸
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۸۹
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۹۰
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۹۱
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۹۲
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۹۳
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۹۴
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۹۵
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۹۶
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۹۷
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۹۸
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۹۹
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۰۰
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۰۱
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۰۲
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۰۳
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۰۴
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۰۵
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۰۶
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۰۷
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۰۸
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۰۹
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۱۰
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۱۱
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۱۲
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۱۳
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۱۴
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۱۵
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۱۶
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۱۷
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۱۸
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۱۹
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۲۰
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۲۱
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۲۲
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۲۳
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۲۴
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۲۵
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۲۶
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۲۷
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۲۸
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۲۹
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۳۰
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۳۱
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۳۲
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۳۳
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۳۴
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۳۵
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۳۶
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۳۷
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۳۸
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۳۹
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۴۰
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۴۱
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۴۲
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۴۳
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۴۴
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۴۵
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۴۶
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۴۷
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۴۸
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۴۹
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۵۰
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۵۱
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۵۲
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۵۳
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۵۴
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۵۵
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۵۶
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۵۷
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۵۸
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۵۹
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۶۰
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۶۱
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۶۲
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۶۳
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۶۴
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۶۵
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۶۶
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۶۷
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۶۸
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۶۹
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۷۰
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۷۱
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۷۲
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۷۳
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۷۴
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۷۵
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۷۶
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۷۷
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۷۸
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۷۹
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۸۰
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۸۱
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۸۲
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۸۳
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۸۴
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۸۵
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۸۶
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۸۷
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۸۸
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۸۹
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۹۰
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۱۹۱
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۱۹۲
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۱۹۳
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۱۹۴
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۱۹۵
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۱۹۶
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۱۹۷
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۱۹۸
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۱۹۹
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۰۰
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۰۱
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۰۲
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۰۳
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۰۴
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۰۵
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۰۶
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۰۷
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۰۸
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۰۹
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۱۰
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۱۱
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۱۲
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۱۳
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۱۴
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۱۵
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۱۶
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۱۷
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۱۸
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۱۹
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۲۰
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۲۱
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۲۲
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۲۳
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۲۴
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۲۵
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۲۶
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۲۷
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۲۸
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۲۹
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۳۰
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۳۱
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۳۲
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۳۳
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۳۴
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۳۵
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۳۶
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۳۷
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۳۸
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۳۹
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۴۰
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۴۱
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۴۲
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۴۳
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۴۴
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۴۵
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۴۶
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۴۷
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۴۸
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۴۹
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۵۰
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۵۱
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۵۲
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۵۳
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۵۴
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۵۵
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۵۶
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۵۷
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۵۸
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۵۹
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۶۰
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۶۱
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۶۲
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۶۳
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۶۴
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۶۵
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۶۶
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۶۷
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۶۸
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۶۹
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۷۰
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۷۱
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۷۲
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۷۳
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۷۴
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۷۵
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۷۶
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۷۷
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۷۸
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۷۹
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۸۰
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۸۱
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۸۲
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۸۳
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۸۴
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۸۵
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۸۶
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۸۷
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۸۸
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۸۹
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۹۰
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۲۹۱
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۲۹۲
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۲۹۳
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۲۹۴
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۲۹۵
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۲۹۶
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۲۹۷
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۲۹۸
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۲۹۹
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۰۰
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۰۱
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۰۲
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۰۳
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۰۴
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۰۵
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۰۶
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۰۷
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۰۸
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۰۹
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۱۰
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۱۱
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۱۲
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۱۳
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۱۴
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۱۵
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۱۶
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۱۷
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۱۸
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۱۹
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۲۰
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۲۱
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۲۲
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۲۳
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۲۴
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۲۵
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۲۶
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۲۷
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۲۸
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۲۹
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۳۰
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۳۱
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۳۲
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۳۳
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۳۴
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۳۵
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۳۶
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۳۷
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۳۸
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۳۹
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۴۰
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۴۱
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۴۲
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۴۳
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۴۴
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۴۵
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۴۶
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۴۷
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۴۸
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۴۹
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۵۰
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۵۱
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۵۲
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۵۳
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۵۴
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۵۵
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۵۶
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۵۷
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۵۸
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۵۹
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۶۰
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۶۱
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۶۲
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۶۳
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۶۴
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۶۵
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۶۶
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۶۷
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۶۸
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۶۹
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۷۰
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۷۱
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۷۲
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۷۳
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۷۴
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۷۵
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۷۶
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۷۷
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۷۸
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۷۹
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۸۰
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۸۱
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۸۲
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۸۳
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۸۴
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۸۵
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۸۶
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۸۷
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۸۸
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۸۹
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۹۰
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۳۹۱
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۳۹۲
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۳۹۳
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۳۹۴
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بند ۳۹۵
پھر اس رب علم کا شانہ سے جدا ہوگا

بند ۳۹۶
پکارے حضرت طفلان مسلم سے بعد ون سے

بند ۳۹۷
کہا یہ مادر کے از دل کو قرار آیا ہے

بند ۳۹۸
کہو دیکھا ہمیں دنیا سے جب حیدر گیا ہوگا

بند ۳۹۹
کہو جس گھڑی ڈوبے علی اصغر کا شانہ

بند ۴۰۰
کہ جس دم شہ کے گھر سے لاش اکبر کی اٹھی ہوگی

بند ۴۰۱
کہ دریا سے شہ والا جب آتے ہیں

بند ۴۰۲
یہ سن کر اہل کشتی نے کہا ہم ڈوبتے ہیں

بند ۴۰۳
صدا دی روح حیدر کو صف ماتم بچھا دینا

بدر ۱۳ — فرش زمین دیکھی شب اول بہار کا — داغ جگر ہم اپنے چمن سے پھولوں کی خو بو میں آئے ہم

بدر ۱۴ — نشو و نما دیئے کہا ہم نے کون نکل آئیں بن بن — دیکھا ہوا یہ کیا کروں جب دل ہی قابو میں نہ رہے

بدر ۱۵ — اے فلک ایسی پریشان ہو سکینہ چین ہے — جلد شاہ تشنہ لب کے یوں ذوالفقار

بدر ۱۶ — بیٹے جب بیٹھے لگا دامن سے یوں ذوالفقار — میری جاں سر میں کر میں دل میں پہلو میں رہے

بدر ۱۷ — ہو منظور کھل نہ ہرگز ہرگز ہرگز — جنگ کا افسانہ ارباب بزم میں رہے

بدر ۱۸ — رو سے دشمن سے نقاب اوڑھے ہوئے تھا ماہ تمام — اس طرح کی بھی گرہن میں نور چھپا لیتا ہیں

بدر ۱۹ — بھر سے دشمن سے نقاب اوڑھے ہوئے تھا ماہ تمام — اس طرح کی بھی گرہن میں نور چھپا لیتا ہیں

بدر ۲۰ — جیدر کرار کی تصویر دکھلا دو اسے — اژدہے کی شکل بیچ و تاب گیسو میں رہے

بدر ۲۱ — ہاے ہمارا سا نہ ٹھوکر لگے نہ دو اسے — طاقت پرواز رہو اب پہ پہ رو میں رہے

بدر ۲۲ — بال رو کو ہاتھ پھیرو دل پہ چمکارے کے — مثل شمشیر دو دم گھوڑا بھی قابو میں رہے

بدر ۲۳ — ناگہاں ارزق نے ڈالا کھاڑی میں آکے کمند — مثل شمشیر دو دم گھوڑا بھی قابو میں رہے

بدر ۲۴ — ہنکے فاتح سے کہا بھاگے ڈرے ہم کسطرح — ہم وہ ہیں جن کے نام سے فوج ہو بو میں رہے

بدر ۲۵ — جب سے دکھلائی ہلال عید نے ابرو کی گری — کشتہ تلوار ماری نل ہوا بسمل گری

بدر ۲۶ — جلتی ناری نے کہا تم کی ڈرائی دیکھے — دی عصا اژدہا بن کر سب ساحر بن میں رہے

بدر ۲۷ — بدر شش تلوار میں بیٹھے ہوئے تھا ماہ تمام — بدر شش تلوار میں بیٹھے ہوئے تھا ماہ تمام

بدر ۲۸ — ظلم اوٹھانے کی یہ دنیا نہیں کوئی زمانہ تھا شاہ — ظلم اوٹھانے کی یہ دنیا نہیں کوئی زمانہ تھا شاہ

بدر ۲۹ — صورت دل تیر کا پیکان پہلو میں رہے — جب لگے قطرہ لہو کا گر دن بیٹے سے

بدر ۳۰ — کیوں نہ ہو زن عمر بھر ماتم کدہ میں رہے — فرزند کو ہو جو شہ دیں سے دل و جاں شاہ

بدر ۳۱ — لطف اوٹھا زاقا سے شور کو میں رہے — فرزند کو ہو جو شہ دیں سے دل و جاں شاہ

بدر ۳۲ — گرد اڑ سے گرد خنجر بدر زیر و علی — لطف اوٹھا زاقا سے شور کو میں رہے

بدر ۳۳ — کہ رہے تھے حضرت عباس سے جلال — گرد اڑ سے گرد خنجر بدر زیر و علی

بدر ۳۴ — عادت شمشیر زن عاس اب دہن میں رہے — کہ رہے تھے حضرت عباس سے جلال

بدر ۳۵ — نیزہ کا پھینکا ہوا ہاتھوں میں ہاتھوں لیتے ہیں — عادت شمشیر زن عاس اب دہن میں رہے

بدر ۳۶ — صرف شمشیر زبان خشک نالوں میں رہے — فتح وقت جنگ مثل زور بازو میں رہے

بدر ۳۷ — کہ رہے تھے پیاس میں دل سے امام تشنہ کام — صرف شمشیر زبان خشک نالوں میں رہے

۹ بوسہ کا حسن نے جب سے لیا ہے مزہ ہی اور ہے
۱۰ کیوں نہ ہو عاشق ترا جان نثار اے مہ جبیں
۱۱ دل نے کیوں یاد کیا تھا کسی مغرور کی لاش
۱۲ ہے عجب دیدۂ حیران تری رخسار کی یاد
۱۳ ہے کمر کی یاد میں ہر مو مرا باریک تر
۱۴ خوف سے تیرے ہوا ہے دل مرا بیتاب تر
۱۵ فوج پر فوج ہوا آیا ستم گر کو تلف
۱۶ صاف کہتا ہوں دل بار کو تو ہار یہ ہے
۱۷ واہ وا اے عشق کیا آئینہ دار ی یاد ہے
۱۸ اے ملائی جو غم سلطان عرب میں ہے
۱۹ بوسۂ خط کی ہم کو ارزانی ہے
۲۰ دل میں یاد اور دست عجز کر رہے ہیں
۲۱ وہ نقار حیدر کرار پہلو میں ہے
۲۲ چشم اکبر کے مضامیں کا ہوں جویا اے طبع
۲۳ رات دن حیدر کی یاد
۲۴ دست شہ پر ہے شمشیر علی
۲۵ شیر کا دل ہے یہ یا حیدر صفدر کی یاد
۲۶ جب چلا ذوالفقار حیدر کی یاد
۲۷ کیا جو میں نے مدحت سلطان خوش میں ہے

۱۵ فوج پر فوج ہوا آیا ستم گر کو تلف
۱۶ دعوۂ بطلی بھی ہے اور شیدا ہے ترا
۱۷ صاف کہتا ہوں دل بار کو تو ہار یہ ہے
۱۸ واہ وا اے عشق کیا آئینہ دار ی یاد ہے
۱۹ اے ملائی جو غم سلطان عرب میں ہے
۲۰ بوسۂ خط کی ہم کو ارزانی ہے
۲۱ دل میں یاد اور دست عجز کر رہے ہیں
۲۲ وہ نقار حیدر کرار پہلو میں ہے
۲۳ چشم اکبر کے مضامیں کا ہوں جویا اے طبع
۲۴ رات دن حیدر کی یاد
۲۵ دست شہ پر ہے شمشیر علی
۲۶ شیر کا دل ہے یہ یا حیدر صفدر کی یاد
۲۷ جب چلا ذوالفقار حیدر کی یاد
۲۸ کیا جو میں نے مدحت سلطان خوش میں ہے

۲۹ کون یہاں سکتا ہے کیا کام مجاز ہے
۳۰ چاہتا ہوں کہ ثنا تیری کروں یا میری
۳۱ ایک بت تک ہے یہ دل داغ ہے پہلو میں ہے
۳۲ کیا جو میں نے مدحت سلطان خوش میں ہے
۳۳ اسکے بھی ضعف کا اگر ہے پہلو میں ہے
۳۴ بہر ہوں رعایا ہے شہ کا پسند دیکھ کے
۳۵ فتح نے بوسے لیے ہیں تیغ حیدر کے
۳۶ ہو نہ یاد حسن و زینت دم بدم کیوں کر ہے
۳۷ اے دل من عطر گل ہے زلف کیوں کر ہے

بجلی بن پیش عدو برق تھی ۱۵
جہاں سر پر ان قفس ہو گئی ۱۶
سنان دست شکل قضا ہو گئی ۱۷
نگہ شیر ہی دست جوشن پر ۱۸
خطا گئی ظفر ناخدا ہو گئی ۱۹
کہاں شیر کیل ہون خط شعاع ۲۰
خن کہکشاں زلف شبہ ۲۱
نضی کا اثر ۲۲
مشکلکشا ہو گئی ۲۳
جو سر علی ۲۴
ہو گئی ۲۵
زمین آسمان سے سوا ہو گئی ۲۶

بجلی تیغ دیکھا جو سوئے فلک ۱۵
جہان سر پر ان قفس ہو گئی ۱۶
سنان دست شکل قضا ہو گئی ۱۷
نگہ شیر ہی دست جوشن پر ۱۸
خطا گئی ظفر ناخدا ہو گئی ۱۹
کہاں شیر کیل ہون خط شعاع ۲۰
خن کہکشاں زلف شبہ ۲۱
نضی کا اثر ۲۲
مشکلکشا ہو گئی ۲۳
جو سر علی ۲۴
ہو گئی ۲۵
زمین آسمان سے سوا ہو گئی ۲۶

کہاں شہ سر نیشتان ہون و برسر ۲۴
قضا کسفدر کیچ او ا ہو گئی ۲۵
مدینہ نثار رحلت شاہ سے ۲۵
ہمرد ون کہ بلا ہو گئی ۲۶
چلا جب پسر بولی با نغمجا ۲۶
مین صدقے گئی مین فدا ہو گئی ۲۷
شہ دین کی زلفین بجرن خون مین ۲۷
پریشان خیرا لنسا ہو گئی ۲۸
کہا فاطمہ نے تن شاہ سے ۲۸
یہ کیا شکل ای بسہ ہا ہو گئی ۲۹
جلا آگ سے خیمہ لشکر کا ۲۹
آتی یہ کیسی ہوا ہو گئی ۳۰
کسی مین نہین عشق بوسہ وفا ۳۰
محبت زبا نسے سبب ہو گئی ۳۱

ہ ۲۴ دیکھ
ہ ۲۵ ہو گئی
ہ ۲۶ ہو گئی
ہ ۲۷ ہو گئی
ہ ۲۸ ہو گئی
ہ ۲۹ ہو گئی
ہ ۳۰ ہو گئی
ہ ۳۱ ہو گئی

ہ ۲۴ دیکھ کے چاند کا غم آشکار کی یاد ہو
ہ ۲۵ ہو نیشہ السیلای سوگواری کی یاد ہو
ہ ۲۶ دختران فاطمہ کی آہ و زاری کی یاد ہو
ہ ۲۷ ہکو اکبر جانبی صورت تمھاری کی یاد ہو
ہ ۲۸ والد ماجد کی ہکو بیقراری کی یاد ہو
ہ ۲۹ بیمہ اکبر کا جگر زخم کاری کی یاد ہو
ہ ۳۰ بھائی بہنون کو سفر بیمہ روضہ کی یاد ہو
ہ ۳۱ اسکے غازیون کی جان نثاری کی یاد ہو

مدح

زینب سے سنکر سے ہیں اسکی بلا شکوہ ہے
کیا پیچ کیا بجا ہے سلیمان کیا زینب

رو رو کے بین لگا کے شہ عرش کی طرف سے
زینب بھی کی فغا سی کہ ہو اہ حسن زینب

اور لی خاک سنی کی جب صدا زینب کی
کیا حسین کا سو کھا ہوا گلا زینب

تم دو داع ہیں سے حسین کہتے تھے
چھڑا کے چھٹے ہیں بچی فغا زینب

تڑپ عشق کی جلدی سے کر دیا
سلامی ہیں ہیں جب ہو گئی

کہ بیاد ال عیب ہو گئی
دو سو ہیں کو اف ہیں ہو گئی

یہ سے سکینہ جدا ہو گئی

اور لی خاک سنی کی جب صدا زینب کی
کیا حسین کا سو کھا ہوا گلا زینب

تم دو داع ہیں سے حسین کہتے تھے
چھڑا کے چھٹے ہیں بچی فغا زینب

تڑپ عشق کی جلدی سے کر دیا
سلامی ہیں ہیں جب ہو گئی

کہ بیاد ال عیب ہو گئی
دو سو ہیں کو اف ہیں ہو گئی

یہ سے سکینہ جدا ہو گئی

مدح

انوپ ہیں کہتی تھی ماں ڈھونڈھے
سکینہ ارے کہاں ہو گئی

تڑپ عشق عیسی نے زہر ا ہیں
نہ کے مرض کی دوا ہو گئی

پکارا زہرا کا صدمہ ہوا
کہ بیٹا کی کھل کی نب ہو گئی

بڑھا فوج سے حرقہ نیل ہوا
وہ بیل نعش جدا ہو گئی

جب حرکی قسمت رسا ہو گئی
جب حرکی قسمت رسا ہو گئی

مدح

پکس بد کا معجز نہ ہو گئی
ہوا نوح ہم سم علی ا ہو گئی

نہ نظر کی انہیں
کہ بجھے اجل تک خفی ہو گئی

مرثیہ

ہمیں آپ کی سے بے درد ا ہو گئی
مرثیہ سے زینب کی نقد بھی

مرثیہ

اوتاری فب شاہ سے جسد ا ہو گئی
مرثیہ چھٹا سلسلہ صبر کا

مرثیہ

بڑھے عزت مصطفے سا ہو گئی
مرثیہ

دو بر ہو گئی
مرثیہ

کھی بیان سے اردو ا ہو گئی
مرثیہ

بڑھا جاتے ہیں بیابانی کی طرف ۲۰

عرق کو خطر زلف پر خم بخم ۲۱

جوانمرد قصاب ہیں وار ان کے ۲۲

کہاں تاب لائے گی جرأت مری ۲۳

دل مضطر کو بھی ہے آرزو ۲۴

خدا کے گھر میں ہے اک عشق کا گھر ۲۵

رہے جب عشق حال حضرت شبیر کہتا ہیں

دعا سے تعویذ کرتے ہیں خاص

قتل سے کیوں نہ کریں نالہ و واویلا

پھریں بر ہنہ سر افسوس جا بجا زینب

دیکھا جو تیر کو بھی ہے ہم قدمی

زمانہ آپ کا استقبال کرنے کو ہے

دل حزیں میں جا ہوئی ہے

ہوا جو زیب سنان دشت میں

حل مشکلات

جو نام آپ نے پوچھا تو یاس سے بولیں

بالا نصیب پریشان و بے سہارا ہے

زمین دشت پر اشک شب ہجراں کی

کریں جو لاشہ شہ پر ماتم

ہمیں حلق بریدہ کی یہ

تمام عمر میں پایا ہے

جو پوچھا حضرت سجاد نے کیا

یہ قطعہ

بیان ہے کیا حسین کا لاشہ

ہماری حسرت سے کہا لاش

بیان ہے کیا حسین

ہوا جو وہ کہ مسافر ہے

بیان ہے کیا

کہ جو ہے اوس سے یہ باجرا

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹

۱۱ کفر اسلام سے بدلتے ہیں
۱۲ ہاتھ سے جو چھوٹ کر سنبھلتے ہیں
۱۳ دیکھیے اس طرح کے کام و دہن
۱۴ پاؤں سے خار جب نکلتے ہیں
۱۵ خاک اکثر سے بدلتے ہیں
۱۶ جیسے پھولوں میں عطر ملتے ہیں
۱۷ ہاتھ سے کیا سنبھلتے ہیں
۱۸ دیکھیں انداز سے کب نکلتے ہیں
۱۹ تیروں سے کھیل کے بہلتے ہیں
۲۰ پانی کو جب پگھلتے ہیں
۲۱ پانی ہو کر نکلتے ہیں
۲۲ طفل اشک آنکھ سے ابلتے ہیں
۲۳ گاہ جلتے ہیں گاہ جلتے ہیں

۲۴ کہتی تھی بانو
۲۵ اے جی ہم بھی چلتے ہیں
۲۶ ہم سے جان لیکے ٹلتے ہیں
۲۷ پیش حاکم طرف سے ہیں اہل حسم
۲۸ بیڑیاں جھنکا کے چلتے ہیں
۲۹ روز ہیں صبح و شام سب رہ میں
۳۰ ہیں کہ سنگ سے جی سلتے ہیں

بند ۲۰

باہو تھا نہر فرات کے بیچ میں تھا وہ بند بھی بند بلا

بند ۲۱

کہ نہ ارام سے تربت میں سکینہ نے کہا
کل وہ بچا اسکے مرنے سے شہ مظلوم بہت رویا تھا

بند ۲۲

دیکھے شہ نے سوئے خیمہ تو سکینہ نہ ملی
قاسم و اکبر و عباس و شہان کے کفن

بند ۲۳

ہر طرف ڈھونڈا پھرے پر نہ ملی کچھ خبر
ہر طرف لاشے تھے اور خاک پہ تھا خون بدن

بند ۲۴

خیمہ کو لوٹ کے اور آگ لگا کر ظالم
لے چلے قید میں بیبیوں کو بچوں کو رسن بستہ

بند ۲۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۲۶

ہر طرف لاشے تھے اور خاک پہ تھا خون بدن
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۲۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۲۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۲۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۳۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۳۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۳۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۳۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۳۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۳۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۳۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۳۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۳۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۳۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۴۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۴۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۴۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۴۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۴۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۴۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۴۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۴۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۴۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۴۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۵۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۵۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۵۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۵۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۵۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۵۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۵۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۵۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۵۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۵۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۶۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۶۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۶۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۶۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۶۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۶۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۶۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۶۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۶۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۶۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۷۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۷۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۷۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۷۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۷۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۷۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۷۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۷۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۷۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۷۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۸۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۸۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۸۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۸۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۸۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۸۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۸۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۸۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۸۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۸۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۹۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۹۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۹۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۹۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۹۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۹۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۹۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۹۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۹۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۹۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۰۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۰۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۰۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۰۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۰۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۰۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۰۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۰۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۰۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۰۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۱۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۱۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۱۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۱۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۱۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۱۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۱۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۱۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۱۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۱۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۲۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۲۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۲۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۲۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۲۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۲۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۲۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۲۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۲۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۲۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۳۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۳۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۳۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۳۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۳۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۳۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۳۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۳۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۳۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۳۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۴۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۴۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۴۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۴۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۴۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۴۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۴۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۴۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۴۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۴۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۵۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۵۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۵۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۵۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۵۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۵۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۵۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۵۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۵۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۵۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۶۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۶۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۶۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۶۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۶۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۶۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۶۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۶۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۶۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۶۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۷۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۷۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۷۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۷۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۷۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۷۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۷۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۷۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۷۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۷۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۸۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۸۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۸۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۸۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۸۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۸۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۸۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۸۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۸۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۸۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۱۹۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۱۹۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۱۹۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۱۹۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۱۹۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۱۹۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۱۹۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۱۹۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۱۹۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۱۹۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۲۰۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۲۰۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۲۰۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۲۰۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۲۰۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۲۰۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۲۰۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۲۰۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۲۰۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۲۰۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۲۱۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۲۱۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۲۱۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۲۱۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۲۱۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۲۱۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۲۱۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۲۱۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۲۱۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۲۱۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۲۲۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۲۲۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۲۲۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۲۲۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۲۲۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۲۲۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۲۲۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۲۲۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۲۲۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۲۲۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۲۳۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۲۳۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۲۳۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۲۳۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۲۳۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۲۳۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۲۳۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۲۳۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۲۳۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۲۳۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۲۴۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۲۴۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۲۴۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۲۴۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۲۴۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۲۴۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۲۴۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۲۴۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۲۴۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۲۴۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۲۵۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۲۵۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۲۵۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۲۵۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۲۵۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۲۵۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۲۵۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۲۵۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۲۵۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۲۵۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۲۶۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۲۶۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۲۶۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۲۶۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۲۶۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۲۶۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر
ہر طرف خاک پہ تھا خون شہیدان کا بہا

بند ۲۶۶

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
کس سے چکا جائے شہیدوں کا نظارہ نہیں جاتا

بند ۲۶۷

بس زمین پر کوئی دنیا میں نہ ایسا رویا
بچہ کو روتا جو سن کر سکینہ نے تو یہ فرمایا

بند ۲۶۸

سب کے سب لاشے زمین پر تھے شہیدوں کے پڑے
عاصیوں نے کی زمین کربلا کیسی خراب

بند ۲۶۹

سکتے کا عالم تھا زینب کو نہ تھا ہوش ذرا
دیکھ کے تربت شہ مرسل کو یہ کہنے لگی زینب

بند ۲۷۰

اب یہیں رہیے دو روز اور خدا سے ڈریے
عشق ہے حق حسین ابن علی سے ہم کو

بند ۲۷۱

اب کا دونوں جہان میں ہے ہمارا ہمسایہ
اک سلام ای غریب کربلا کہتے ہیں

بند ۲۷۲

رن میں ناموس شہ مرسل کہتے ہیں
تیغ خنجر بدلے ہیں

بند ۲۷۳

روز بھر ہر سمت سے نکلے ہیں

بند ۲۷۴

بیٹھے جا بجا ہیں بیبیاں بچے ہیں بے تاب
اب بھوکے زمین پر بیٹھے ہیں بیبیاں

بند ۲۷۵

بیبیوں کو جو لیا قید میں ظالم نے اسیر

کیا یاد ہے کہ ہم پہ برا وقت پڑا تھا ۱۵
چلتے ہیں خاک اڑاتے ہوئے دونوں راہ پر ۱۶
عشق میں کیا کیا ہوئے ہیں ذلیل و خوار ۱۷
ابر سے کہیو یہ ہمارا سلام ۱۸
اشک کہتا ہے کہ جب تک علم دریا کا نہ ہو ۱۹
تیغ شبیر کی دریا کا کنارا ہے کہ ۲۰
سب کہیں گے اسی بلی کا شرارا ہے کہ ۲۱

دل کو ہے بیکلی کیا آج دوبارا ہے کہ ۲۲
بولی باندی علی اصغر نے پکارا ہے کہ ۲۳
ہوش اڑتے ہیں جو بجلی کی چمک ہے ۲۴
لاش سے کہتی تھیں زینب کہ نہ جا ہے ۲۵
قطعہ بند
صرف اعداد سے کہا ہم نے جو حسین ۲۶
آج منظور ہے جنت کا نظارا ہے کہ ۲۷
ہمکو کیا پیش ہے اک بند ہوا ہے جیہاں ۲۸
الف و خال و لب و زلف کا نظارا ہے کہ ۲۹
نظر آتا ہے سر شام ستارا ہے کہ ۳۰

حال شبیر نے جو پوچھا تو سکینہ نے کہا ۳۱
شاہ کشتہ ہے جو سب اللہ کا پیارا ہے کہ ۳۲
سب بجھے ایک ہوا سب اللہ کا پیارا ہے کہ ۳۳
آدھی روٹی ہے دو بیتاب و علیل و غمگین ۳۴
آنکھ کھلتے ہی مصیبت کا نظارا ہے کہ ۳۵
جاگ کر بولی یہ بیمار سے بیمار ہے کہ ۳۶
بولے صغرا سے یہ بیکس کہ ہمارا ہے کہ ۳۷
اے بہن ہوتی ہے آتی جو قضا وقت غروب ۳۸
قطعہ بند
لاش جب گھر سے چلی ہے تو بہن بیٹی ۳۹
علی اصغر کا ہے یا اکبر نوجوان کا ہے ۴۰
نعش پر ہے یہ بیکس کا پکارا ہے کہ ۴۱

بزیر سایۂ این مولا پسر بسر کے برابر ۱۵
دھرا کتاب سیہ پر بوسے عابد
بنائے ہین قبر پر نشان کھینچے ہین
نشان شبیہ نشان شفاعت
سپہ زرد شاہ بے سمر کی کرو شفاعت کھینچے ہین
بیک دوش بار گران
بڑا ہی عجب پنج آل نبی پر
نہین خط گرد بیان کا شبہ کے گلے پر کھینچے ہین
شقی زلف عنبر فشان
پڑے تیغ قاتل نشان صاف گردن
ہم اس کام سے اب زبان کھینچے ہین
بڑے لطف سے قدر دان
سو خوش ہون دلون کی ہو قدر دانی
بڑے رنج دیتی رہی صاف گوئی کھینچے ہین
بڑے
سو خوش ہون دلون کی ہو قدر دانی
بڑے لطف سے قدر دان کھینچے ہین

۱۹ ۲۰ ۲۱

نہین خط گرد بیان کا شبہ کے گلے پر
شقی زلف عنبر فشان
پڑے تیغ قاتل نشان صاف گردن
ہم اس کام سے اب زبان کھینچے ہین
بڑے رنج دیتی رہی صاف گوئی
سو خوش ہون دلون کی ہو قدر دانی
بڑے لطف سے قدر دان کھینچے ہین

بڑا ہی عجب پنج آل نبی پر ۱۸
بیک دوش بار گران
سپہ زرد شاہ بے سمر کی کرو شفاعت کھینچے ہین
بنائے ہین قبر پر نشان
نشان شبیہ نشان شفاعت
دھرا کتاب سیہ پر بوسے عابد کھینچے ہین ۱۷
بڑے لطف سے قدر دان
سو خوش ہون دلون کی ہو قدر دانی
بڑے رنج دیتی رہی صاف گوئی کھینچے ہین

۱۵ ۱۶ ۱۷

بزیر سایۂ این مولا پسر بسر کے برابر
دھرا کتاب سیہ پر بوسے عابد
بنائے ہین قبر پر نشان
نشان شبیہ نشان شفاعت
سپہ زرد شاہ بے سمر کی کرو شفاعت کھینچے ہین
بیک دوش بار گران
بڑا ہی عجب پنج آل نبی پر
نہین خط گرد بیان کا شبہ کے گلے پر کھینچے ہین
شقی زلف عنبر فشان
پڑے تیغ قاتل نشان صاف گردن
ہم اس کام سے اب زبان کھینچے ہین
بڑے رنج دیتی رہی صاف گوئی
سو خوش ہون دلون کی ہو قدر دانی
بڑے لطف سے قدر دان کھینچے ہین

۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

بند ۱۳
عشق میں ہے یہ ہمیں ہجر میں ہے وصل میں ہے
کیا ہوا جو ہے یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۱۴
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۱۵
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۱۶
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۱۷
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۱۸
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۱۹
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۲۰
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۲۱
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۲۲
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۲۳
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۲۴
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۲۵
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۲۶
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۲۷
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۲۸
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۲۹
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۳۰
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۳۱
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۳۲
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۳۳
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۳۴
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۳۵
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۳۶
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۳۷
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۳۸
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۳۹
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۴۰
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۴۱
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۴۲
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۴۳
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۴۴
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۴۵
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۴۶
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۴۷
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۴۸
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۴۹
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۵۰
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۵۱
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۵۲
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۵۳
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۵۴
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۵۵
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۵۶
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۵۷
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۵۸
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۵۹
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۶۰
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۶۱
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۶۲
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۶۳
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۶۴
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۶۵
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۶۶
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۶۷
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۶۸
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۶۹
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۷۰
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۷۱
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۷۲
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۷۳
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۷۴
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۷۵
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۷۶
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۷۷
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۷۸
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۷۹
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۸۰
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۸۱
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۸۲
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۸۳
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۸۴
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۸۵
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۸۶
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۸۷
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۸۸
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۸۹
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۹۰
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۹۱
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۹۲
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۹۳
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۹۴
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۹۵
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۹۶
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۹۷
دیکھے کب ہو بھروسا لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۹۸
بوں سکیڑے ہے کہاں کھا کے کھا کے کل میں ہے
کچھ تمہیں پر ہی ترے حسن مجلو کل میں ہے

بند ۹۹
عشق میں ہے ہمیں داغ غم شیشہ سے
کیا ہوا جو یہ تن پھول کی چھل میں ہے

بند ۱۰۰
ذکر جو اس کی شادی کا سنا بوسے لیتے کا دم بھرتے ہیں
ہوتے ہیں اسوقت صاحب اپنا کا دل میں ہے

بند ۱۵

زینب کہ یہ کون بے حجابانہ چلی ۔۔۔ عصمت چھپی جاتی ہے جاتی ہے

بند ۱۶

اے شاہ ملک و ملک سے جاری ردا کے ہیں ۔۔۔ بولی مرے لٹے ہوئے گھر کے خدا کے ہیں

بند ۱۷

گلشن میں کل سے کہتی ہوا بلبل پکار کے ۔۔۔ دن بہار باقی ہے شاہ ہدا کے ہیں

بند ۱۸

ہنس کے کہا کہ دیکھئے ہم کیوں کسی کی لاش ۔۔۔ بظاہر غفلت یک قضا کے ہیں

بند ۱۹

آئی ندا چلیں کہ کیا دور فلک نے ۔۔۔ کیوں نقطہ حسین صدا کے ہیں

بند ۲۰

کہتی تھی جو کہ بیٹی ہے ہم کیوں نہ عرض کی ۔۔۔ ہم تو سب بتول کے نینوا کے ہیں

بند ۲۱

بولے زین شاہ کے نینوا کے گھر میں خاک ۔۔۔ ہم تو سب بتول کے نینوا کے ہیں

بند ۲۲

کہنے لگے کہ دیکھئے یہ کون ہے ۔۔۔ کیا غریب ہونٹ دلربا کے ہیں

بند ۲۳

بیبیوں کی یہ سن کر التجا ۔۔۔ جھکا کر اہل ستم

بند ۲۴

اے عشق ۔۔۔ بھی فضل شہ کربلا کے ہیں

بند ۲۵

اے سلام آل احمد کا بولی یاد رہے ۔۔۔ ہم تو سب بتول کے نینوا کے ہیں

بند ۲۶

دیکھا ہی کشتی سادات پر کیا صبر ہے ۔۔۔ قسمیں ہیں شہ کربلا کے

بند ۲۷

بل زرا بھی ابرو شہ پر نہ بجز ہے ۔۔۔ کہتی جاتی تھی میں تو سب پر

بند ۲۸

دیکھے جو اس کی تیسرا ہے ۔۔۔ جب کہ سر پر کہا زینب نے

بند ۲۹

اب بھی تا خیر کیا ہے شاہ دیں ۔۔۔ ہو سکے لاش اکبر نہیں

بند ۳۰

کیا کروں میں اختیار اے آنکھ دل پر نہیں

بند ۳۱

بولی زینب بھتیجے کو ہاتھ سے نہ چھوڑ ۔۔۔ کہتی تھی کھلوم سے اتنوں کو اٹھوا چکے

بند ۳۲

خاک پر بیٹھی ہوئی ہوں آہوں میں ردا سر پر نہیں

بند ۳۳

بولی زینب بھتیجے کو ہاتھ سے نہ چھوڑ ۔۔۔ کہتی تھی کھلوم سے اتنوں کو اٹھوا چکے

بند ۳۴

بیبیوں کی یہ سن کر التجا ۔۔۔ جھکا کر اہل ستم

بند ۳۵

اے عشق ۔۔۔ بھی فضل شہ کربلا کے ہیں

بند ۳۶

اے سلام آل احمد کا بولی یاد رہے ۔۔۔ ہم تو سب بتول کے نینوا کے ہیں

بند ۳۷

دیکھا ہی کشتی سادات پر کیا صبر ہے ۔۔۔ قسمیں ہیں شہ کربلا کے

بند ۳۸

بل زرا بھی ابرو شہ پر نہ بجز ہے ۔۔۔ کہتی جاتی تھی میں تو سب پر

بند ۳۹

دیکھے جو اس کی تیسرا ہے ۔۔۔ جب کہ سر پر کہا زینب نے

بند ۴۰

اب بھی تا خیر کیا ہے شاہ دیں ۔۔۔ ہو سکے لاش اکبر نہیں

بند ۴۱

کیا کروں میں اختیار اے آنکھ دل پر نہیں

بند ۴۲

بولی زینب بھتیجے کو ہاتھ سے نہ چھوڑ ۔۔۔ کہتی تھی کھلوم سے اتنوں کو اٹھوا چکے

بند ۴۳

خاک پر بیٹھی ہوئی ہوں آہوں میں ردا سر پر نہیں

بند ۴۴

بولی زینب بھتیجے کو ہاتھ سے نہ چھوڑ ۔۔۔ کہتی تھی کھلوم سے اتنوں کو اٹھوا چکے

بند ۴۵

بیبیوں کی یہ سن کر التجا ۔۔۔ جھکا کر اہل ستم

بند ۴۶

اے عشق ۔۔۔ بھی فضل شہ کربلا کے ہیں

بند ۴۷

اے سلام آل احمد کا بولی یاد رہے ۔۔۔ ہم تو سب بتول کے نینوا کے ہیں

بند ۴۸

دیکھا ہی کشتی سادات پر کیا صبر ہے ۔۔۔ قسمیں ہیں شہ کربلا کے

بند ۴۹

بل زرا بھی ابرو شہ پر نہ بجز ہے ۔۔۔ کہتی جاتی تھی میں تو سب پر

بند ۵۰

دیکھے جو اس کی تیسرا ہے ۔۔۔ جب کہ سر پر کہا زینب نے

بند ۵۱

اب بھی تا خیر کیا ہے شاہ دیں ۔۔۔ ہو سکے لاش اکبر نہیں

بند ۵۲

کیا کروں میں اختیار اے آنکھ دل پر نہیں

کھاٹ کے سرہانے کہا شور زخم سے
بند ۹ ذبح ہونے سے ملا آبِ گلو کیا کیا جانے

صاف مولا کے طلق سے آئی یہ صدا
بند ۱۰ کوئی آب دم خنجر کا مزا کیا جانے

تھین بہت خانہ زندان میں پریشان اہلبیت
بند ۱۱ دیکھ کر لاشہ بے سر یہ کہی زینب نے کہا

کس کا ہے ہائے یہ بابا کا گلا کیا جانے
بند ۱۲ دیکھ کے خاطمہ صغرا کو یہ کہتے تھے طبیب

وادی یاس و مصیبت میں پریشان ہے عشق
بند ۱۳ کوئی یاری ہی وقت کی دوا کیا جانے

پھر کہتے تھین کیون شیر خدا کیا جانے
بند ۱۴ دیکھ کے کہا شہ نے کہ دنیا کا گلہ

عصمت کا نور ہے کہ نشان آیا ہے
بند ۱۵ اسما پکاری فاطمہ کا ہاتھ دیکھ کے

یوسف ہمارا قافلہ میں جا بجا کے ہے
بند ۱۶ بولے حسین جاؤ اور کو دیکھ کے

سینہ حسین کا فگار انسان کا ہے
بند ۱۷ کہتے تھے شاہ بہر دعا یا علی

بولے بنی اسد یہ شہید ہین کربلا کے ہین
بند ۱۸ پوچھا کھلے ہوئے ہین جو سینے کے ہاتھ

بولی سکینہ تیر یہ سینے مین جو بنے کے ہین
بند ۱۹ بولے کہ بابا سر پہ کہان کے ہین

زینب نے گلے لگا کے کہا شہ سے دامن تار تار ہے
بند ۲۰ دیکھ کے شفق سے خون سے دامن تار تار ہے

بولے کہ بابا سر پہ کہان کے ہین
بند ۲۱ دیکھ کے شفق سے خون سے دامن تار تار ہے

بولے کہ بابا سر پہ کہان کے ہین
بند ۲۲ دیکھ کے شفق سے خون سے دامن تار تار ہے

بولے کہ بابا سر پہ کہان کے ہین
بند ۲۳ دیکھ کے شفق سے خون سے دامن تار تار ہے

بولے کہ بابا سر پہ کہان کے ہین

ہو اس کلام کا دل حاسد کو سم ہوا
ہر مصرع سلام حسام دو دم ہوا
دم کو اور جو رد ملک کو الم ہوا
رد بلا ملک سر دو لا تا علم ہوا
مولا ہم رسول سن و الم کو
ہو گا کلام اہل حسم آہ عصب کو
طالع لعل ہو لال حسام دو دم ہوا
دلکار اس حسام کو اعدا کو درد دل
کس کس طرح کہ مدد گار آہ آہ
حیکا کہاں امام الم کو الم ہوا

ہو گا کلام اہل حسم آہ عصب کو
طالع لعل ہو لال حسام دو دم ہوا
دلکار اس حسام کو اعدا کو درد دل
کس کس طرح کہ مدد گار آہ آہ
حیکا کہاں امام الم کو الم ہوا

حاکم کو لکھا سند عالم ہوا ہلاک
مسرور ہو کہ سہل دو اعرا ہم ہوا
حکم امام عصب علی شاہ کربلا
مہر الہی حل شاہ علم ہوا
دل کو ہوا گل اسد اللہ کا الم
نعلا ہم سر و آہ ہمسر سر و دم ہوا
اول ہوا اسد اللہ کا کیم
مطلع جمال مطلع مہ سر کرم ہوا
دل شاہ کا ہلا کہ گرا ہمسر عصر کو
محمود عاد ہمسر امام الم ہوا
مولا مدد کرو اسد کردگار ہو
آ تا کہ درد مہر و وفا کیا جائے
دشمن ہوا جنا مہر و وفا کیا جائے
دل جمع کر اور دعا کیا جائے

ہو گا کلام اہل حسم آہ عصب کو
طالع لعل ہو لال حسام دو دم ہوا
دلکار اس حسام کو اعدا کو درد دل
کس کس طرح کہ مدد گار آہ آہ
حیکا کہاں امام الم کو الم ہوا

حاکم کو لکھا سند عالم ہوا ہلاک
مسرور ہو کہ سہل دو اعرا ہم ہوا
حکم امام عصب علی شاہ کربلا
مہر الہی حل شاہ علم ہوا
دل کو ہوا گل اسد اللہ کا الم
نعلا ہم سر و آہ ہمسر سر و دم ہوا
اول ہوا اسد اللہ کا کیم
مطلع جمال مطلع مہ سر کرم ہوا
دل شاہ کا ہلا کہ گرا ہمسر عصر کو
محمود عاد ہمسر امام الم ہوا
مولا مدد کرو اسد کردگار ہو
آ تا کہ درد مہر و وفا کیا جائے
دشمن ہوا جنا مہر و وفا کیا جائے
دل جمع کر اور دعا کیا جائے

بدلا ۱۵
روضے حضرت کے کہا کیوں نہ تمنا یہ ہو
ہوئی بانو سے تو ہے ہم نہ ہمارا کہا شکر خدا کیجیے

بدلا ۱۶
ہوئی بانو سے تو ہے پیاسے اندھیری ہے جہاں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
گرد ہیں آوازا دکھلاؤں اصغر چاند نی

بدلا ۱۷
ہاتھ بولی سکینہ ہیں آنسو بہت مارے تپ
ہنسے چھینے شمر نے کانوں کے گوہر چاند نی

بدلا ۱۸
بعد قتل شہ جو آئی رات زینب نے کہا
چلیا شہ کے گلے پارہ جگر تھا خضر
گلے میں ہیں ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے علی سر خ ہوئے ہیں ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں

بدلا ۱۹
عشق میں کیا ہے کوشش تا یک مفر کا خضر
فاطمہ کے چاند کی ہوں گا مفر چاند نی

بدلا ۲۰
گلزار میں ایجاد میں دیکھی نہ پڑی
پھولن اس سے ہوئے ہیں ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں

بدلا ۲۱
ہوئے علی سر خ ہوئے ہیں ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں

بدلا ۲۲
اجالی ہیں زلفیں ہیں آنسو رواں
دوچار گھڑی چھاتی پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں

بدلا ۲۳
باون سے جو بیٹی ہے ہاتھ ہیں آنسو رواں
ذوالجناح کے گلے سے لپٹ کے بیٹی رانی
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں

بدلا ۲۴
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں

بدلا ۲۵
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں

بدلا ۲۶
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں
ہوئے نیلے ہیں سینہ پہ ہاتھ ہیں آنسو رواں

۱۵ حرف کہا کہ جان پدر کیوں ہے شرمسار
پوچھا کہ آفتاب کی تو بے چھپائے

۱۶ فرمایا شاہ دین خطاب اکبر دیکھ کے
کہتے تھے شاہ دین جلدی یہاں سے کوچ کی تدبیر چاہیے

۱۷ جلدی یہاں سے کوچ کی تدبیر چاہیے
زینت تھے شاہ دین پناہ کلام پر شاہ دین پناہ

۱۸ عاصی پہ کیجئے سعی سے وہ تدبیر چاہیے
رکھا جو بیٹوں کو تھے خلائق میں پیش ان

۱۹ ظالم خیال سینہ شبیر چاہیے
فرمایا دن میں زیارت مولا کے شوق میں

۲۰ زینب لحد حسین کی تصویر چاہیے
کہتے تھے دل سے داغ ہے چھاتی پہ حسین

۲۱ تیر و سنان و خنجر بے شیر چاہیے
اے عشق چل شتاب کہ مین ہو سکے روبرو

طرف مزار حضرت شبیر چاہیے

۱ دیکھا سکینہ نے کہ مکدر ہے چاندنی
ہے سکینہ کی آج کی شب کیا مکدر چاندنی

۲ بولی کہ بابا کیوں ہے شرمندہ شیر کے
بولی پڑی ہے شیر کے نعشی بدن پر چاندنی

۳ کہتی تھی ماں جسم نازک سا تو لہو ہو جائیگا
تم نہ جاؤ صحن میں نکلے ہے اکثر چاندنی

۴ مضطر بہ لاشہ اکبر چھوڑ کر جسم شاہ
سوتی تھی ماہ تابان کے برابر چاندنی

۵ قتل کی شب دیکھتے تھے عباس سے حسین
ہے عجب موقف سے دریا پر برادر چاندنی

۶ چاندی کو دیکھ کر یہ حسین پر عطش ہوا
ہاتھ میں رکھتی ہے چاندی کا سا ساغر چاندنی

۷ رات کو گر غیبان کی دو دو سی دیکھے
اس لحد پر ہو اندھیرا اوس پر چادر چاندنی

۸ جز پرتو شاہ چھپ کے فدا ہیں شتاب دن
چاند سورج کہکشان افلاک خرچ چاندنی

۹ بولی باتو فیق یہ چھوں میں اپنے چاند کو
آج اے خالق یہاں آجائے دم بھر چاندنی

۱۰ بولی صغرا باذن دو خط باندھوں روبرو زمین
آج شب رخصت ہے چاہے کہ بھر چاندنی

۱۱ اے شب رخصت ہے چاہے کہ بھر چاندنی
بولی صغرا باذن دو خط باندھوں روبرو زمین

۱۲ کہتی تھی شہ کے تن صد چاک پر شب مہتاب
سوتی ہے شام سے پر دہ ناموس حسین

۱۳ دن کی چادر دھوپ تھی تو شب کی چادر چاندنی
وہ شب مہتاب تر تن خاک پر وہ سب شہید

۱۴ بنگلی فرد وس کے پھولوں کا بستر چاندنی
سج تو عباس علی زخمی علم کے سایہ میں

۱۵ دھوئی تھی جامہ قد صنوبر چاندنی
شب کو چشم و قامت شہ کا جو بیٹھا خیال

ہو پسینہ دامن صحرا سے محشر چاندنی

سب عشق غلام شہ کون کہتا ہے کہ صبح روز محشر دور ہے ۱۴

فقیر سید ۱۵ کون کہتا ہے کہ صبح روز محشر دور ہے

ہون مسلمان ہوئے کاسالان ہا کھڑا دور ہے ۱۶

ناصبون کو بخشے سیری شہادت بتول

کیا تب الطاف سے اوپیے دلاور دور ہے ۱۷

ہاتھ مین بالی اوٹھایا جب تو دل سے زبان کہا

آپ سے یہ امر عباس کی علمدار دور ہے ۱۸

نشہ ہا ہے جلی شہ آن ہے زینب کی صدا

نیچ کہو ہے ہو بھائی جان خوام دور ہے ۱۹

شاہ سے کہتی تھی زینب ہاتھ حضرت مارو دور ہے

یہ ہیبر کی برات ہا حضرت کی مدد کرتے ہین ۲۰

عشق کہا تا ہے عباس کی علمدار دور ہے

آپ سے اور راحت جان ہمیشہ دور ہے

کیا ترے الطاف سے اوپیے دلاور دور ہے

ہاتھ مین بالی اوٹھایا جب تو دل سے زبان کہا

آپ سے یہ امر عباس کی علمدار دور ہے

نشہ ہا ہے جلی شہ آن ہے زینب کی صدا

نیچ کہو ہے ہو بھائی جان خوام دور ہے

شاہ سے کہتی تھی زینب ہاتھ حضرت مارو دور ہے

یہ ہیبر کی برات ہا حضرت کی مدد کرتے ہین

عشق کہا تا ہے عباس کی علمدار دور ہے

آپ سے اور راحت جان ہمیشہ دور ہے

فقیر سید ۱ دیکھ

کچھ خواہش دلا ہی ذات کی شیر چاہیے

اے عشق خاک تربت شہ شیر چاہیے

فقیر سید ۲ حق اصغر شیر چاہیے

پیاسا جوان قتل ہو اب تو یہ شاہ

اتنا ستم نہ ڈر فلک پیر چاہیے

کہتا تھا شہ سے عرس سعد دیکھ لیم

روسے ہین مصطفےٰ و علی اسکے غلیم

فقیر سید ۵ اتنی نہ قتل شاہ مین عجلت کرے کوئی

بلوا عزا کی اسکے لیے توقف چاہیے

فقیر سید ۶ بلوا عزا کی اسکے لیے توقف چاہیے

شہ کہ ہے شون ذبح مین بال جاہا کیا

سر پہ ہین تو سے پہ شیر چاہیے

فقیر سید ۷ سر پہ ہین تو سے پہ شیر چاہیے

کیا چیز ہم کو شاہ کی ہمشیر چاہیے

فقیر سید ۸ کیا چیز ہم کو شاہ کی ہمشیر چاہیے

فقیر سید ۹ کہتے تھے شاہ بھائی کسی سے نہین ہون

آہستہ پاس کیجیے پھوپھی سر شہ نہ جاگے

فقیر سید ۱۰ کہتے تھے شاہ بھائی کسی سے نہین ہون

آہستہ پاس کیجیے پھوپھی سر شہ نہ جاگے

فقیر سید ۱۱ کہتے تھے شاہ بھائی کسی سے نہین ہون

آہستہ پاس کیجیے پھوپھی سر شہ نہ جاگے

فقیر سید ۱۲ کہتے تھے شاہ بھائی کسی سے نہین ہون

آہستہ پاس کیجیے پھوپھی سر شہ نہ جاگے

فقیر سید ۱۳ کہتے تھے شاہ بھائی کسی سے نہین ہون

آہستہ پاس کیجیے پھوپھی سر شہ نہ جاگے

فقیر سید ۱۴ کہتے تھے شاہ بھائی کسی سے نہین ہون

آہستہ پاس کیجیے پھوپھی سر شہ نہ جاگے

فقیر سید ۱۵ کہتے تھے شاہ بھائی کسی سے نہین ہون

آہستہ پاس کیجیے پھوپھی سر شہ نہ جاگے

۸
کہاں ہو اے شہ دیں جلد سے خبر لیجئے
حسین حسین پکارتی ہے کربلا کی زمین

۹
حسین کہتے تھے اکبر سے لے خدا کا نام
حسین کہتے تھے اکبر سے لے خدا کا نام

۱۰
حسین کہتے تھے اکبر سے لے خدا کا نام
حسین کہتے تھے اکبر سے لے خدا کا نام

۱۱
کہاں ہو شاہ زمن جلد اس طرف آؤ
ہوس تمہیں ملنے کی بھائی کی ہے کیا تم کو

۱۲
پکارتی ہے زمین سے علی کا بیٹا ہے
یہ ران کی زین سے علی کا بیٹا ہے

۱۳
کہ بچے ہیں ہماری کیا گتی رہے گی
کہ بچے ہیں ہماری کیا گتی رہے گی

۱۴
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۱۵
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۱
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۲
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۳
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۴
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۵
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۶
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۷
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۸
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۹
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۱۰
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۱۱
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۱۲
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۱۳
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۱۴
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۱۵
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ
کہاں ہو شاہ دیں جلد اس طرف آؤ

۲۱ کہاں کی نعتِ نبی لوگوں کو بھی ہر ایک ہاتھ
۲۲ جہاں ہو ذکرِ نبیت افضل جہاں ہو ذکرِ علی ہو زینت کلیم
۲۳ علی کی مدحت سے بہتر مدحت نہیں کسی کی یہ فضل کل ہے
۲۴ شہِ خاصوں میں خاص عاصیوں کا کارساز ہوں
۲۵ اگر النفت نہ چاہا تو انکا فیصلہ کل ہے
۲۶ پیمبر نے کہا ہے جو دین میں نہیں اسکا قائل
۲۷ پیمبر بھی ہیں علی بھی کہ دونوں ہیں ایک جان کے
۲۸ فقیری ہیں بادشاہ زینت بلا الکل ہے جلال ہے
۲۹ ہزاروں ہیں کہتے تھے سینہ پہ کس کا عالم ہے جلال ہے
۳۰ ردا کے بدلے سر پہ ہو فاطمہ کے زیبا
۳۱ زینب شوق اسیری حضرت سجاد کے لئے
۳۲ ہیں شہ پہ نثار یہ ساری زلفیں سلسلے ہے
۳۳ جلالا ہو گا ہو جیر اعشق کا یہ مقتل ہے
۳۴ عباس پہ ہیں داغ ماتم سروری کے شعلے ہے
۳۵ حسین ابن علی تنہا کھڑے ہیں بیچ میدان
۳۶ کھلا ہے سر پہ کیسے بال شام کے کھلے تھے
۳۷ پیچھے ادھر کی ہے بیت میں جو ہم پہ فضل ہے
۳۸ جو پیچھا چھڑا عباس سینہ جو خون میں چل ہے
۳۹ اوڑھائے ہیں جو حالت صبح سے تا عصر ہی
۴۰ ذرہ بھی جا عمل کے ہیں بلند شیر بھی شمل ہے
۴۱ بیٹھی کا دشت میں ہیں بلند شیر بھی شمل ہے
۴۲ ادب کی جا ہے اور اسلام علی کا مقتل ہے
۴۳ روایت میں بھی ہے یہ کہ اصغر کا ہے مقتل ہے
۴۴ بہت اچھا حسین ابن علی کا یہ مقتل ہے
۴۵ جلالا ہو گا ہو جیر اعشق کا یہ مقتل ہے
۴۶ عباس پہ ہیں داغ ماتم سروری کے شعلے ہے

۴۷ دیکھ
۴۸ محبت سے راضی حسین ابن علی ہیں
۴۹ سلامی ہمیشہ جلالی رہیگی
۵۰ سلامی ہمیشہ کربلا کی رہیگی
۵۱ جیادِ ہمیشہ سلامی علی کی تک رسالی رہیگی
۵۲ کہا شاہ نے کھول کے ہاتھ گھوڑے
۵۳ ہمیشہ پیشکل کشائی رہیگی
۵۴ کہا شیر حیدر نے کھوا کے نوا کو
۵۵ کہ آباد ہمیشہ ترا نام رہیگی
۵۶ شہ کا کرنا ہو رفع کدورت
۵۷ جب آئینہ ہو گا صفا کی رہیگی
۵۸ کہا رب کعبہ نے جا تجھ میں بابا
۵۹ خدا سے ایسی سدا کی رہیگی
۶۰ صدا لا شرقی دی نوا کے جب تک
۶۱ ترا تن میں بیٹا جدائی رہیگی

سلام میر عشق

۱ یہ سلام میر عشق نے اس وقت کہا جب نواب آصف الدولہ مرحوم کے حکم سے مرثیہ کہنا چھوڑ دیا تھا

۲ سلام

۳ سلام

۴ سلام

۵ سلام

۶ سلام

۷ سلام

۸ سلام

۹ سلام

۱۰ سلام

۱۱ سلام

۱۲ سلام

۱۳ سلام

۱۴ سلام

۱۵ سلام

۱۶ سلام

۱۷ سلام

۱۸ سلام

۱۹ سلام

۲۰ سلام



۱ سلام

۲ شفا ہو جانکنی کی خاک شفا دیتے ہو بھی تو

۳ بھلا کر دشمنی دل سے متاع دوستاں دیتے ہو بھی تو

۴ کہا جب ہم نے کیا جنت عطا کر دی ہے بھی تو

۵ جلا کر دل کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے

۶ کہو نکلا میں علی کا دھکے کھا کر جان دیتے ہو بھی تو

۷ کسی کو دیتے ہو ایسے نشانی تو بھی تو

۸ فدا یہ حکم کی ہے دامن کی ہوا دیتے ہو بھی تو

۹ بنی گی ہے ہوا دیتے ہو بھی تو

۱۰ ذرا ہنس کر سنو یا صدا دیتے ہو بھی تو

۱۱ ہو کیا کس حکم کی تعمیل دیتے ہو بھی تو

۱۲ گواہی امتحان کی شیر کی تھی

۱۳ خبر دیں کی ہو بھی تو

۱۴ پڑی کس کے لئے ہو بھی تو

۱۵ ہو بھی تو

۱۶ ہو بھی تو

۴	۳	۲
شمع کل ہو بلبلے زمین پر قمر مین شب باوجود ماہ کیونکر قمر مین روشنی ڈور سے کرے اگر قمر مین سوز تھی جان سوز اصفہ قمر مین	کھول سکتے تھے نہ بیٹھے وہ تشنگی سے بات کا یارا نہ تھا تھی زباں کانٹون کی زبان مین اتنہا اسقدر تھا خشک حضرت کا گلا	دھوپ کی راہ ون سے جلتی ہی آتش ون خ سے استنج گئی گرمی سے شعلے زن خشش سول کی نیض خطاب بھی دگی مین آل کی
ہاے خالی اونکا جھولا رہگیا	خنجر قاتل بھی پیاسا رہگیا	ہم گنہگارون کا پردا رہگیا
۵	۶	۷
سب بنی تیغ کلی تیغ اصل مین ساری نہرین ہوگئی کیونکر سبیل ہاے بابت رتبہ شرافت کا جلیں شست وشوئے گو ہوا اجلا رہیں	مرکھلا دیکھا جو اہل بیت کا ہنسنے دوڑی بھیک کے سر سے ردا پیرو دربار حاکم سے کہی جب ہوئی بے پردہ آل مصطفےٰ	چھدکے برچھی مین کلیجا رہگیا
جامۂ اصلی مین دھبا رہگیا	پھر جہان مین کسکا پردا رہگیا	
۸	۹	۱۰
کہنے لگے دونون کہ پیاسے ہون غضب ہاے کوئی دم کی ہماری بھی حیات چین ہو کیونکر شاہ بیکسان کو سب ہوے بیتاب تجھے اے فرات	تھا بیان حاکم سے ابن سعد کا تھا نظر بھی نہ پانی کا دیا تشنگی سے خون تک باقی نہ تھا اسقدر تھا خشک حضرت کا گلا	ہنسنے اسپر بین مرقع کے کلیس ہو فنا سب کو گدا ہو یا بیس عشق ہو مضمون مقطع کیا نفیس سوز ہے کلک بیان آب اٹھو انیس
قافلہ شرب کا پیاسا رہگیا	خنجر قاتل بھی پیاسا رہگیا	دن بہت غفلت مین تھوڑا رہگیا

۴	۴	۴ مخمس
کلام اللہ میں جسطرح بسم اللہ اول ہے	اندھیری رات ہے میں دور ہوں سنسان جنگل ہے	مجرئی مہمان پیاسا رہگیا
۵	۵	۵
کہ امان یا دمجھکو قصۂ تنگیِ ہیکل ہے	سرِ سرور کے ہمرہ فاطمہؑ کی روح پیدل ہے	دُور لاکھون کوس سا یار رہگیا
۶	۶	۶
خدا کی راہ میں نخلِ جوانی کا یہی پھل ہے	کہ جسکو دوستیِ آلِ شاہِ مرسل ہے	صاحبِ لشکر اکیلا رہگیا

بند ۱۱ جو ہیں یہاں راحت ہو وہ سب کریں پیچھے ہمارے کو ابھی شب کریں ابھی ذرا دن کو رشک کوکب کریں جو کچھ کریں کہو ہم وہ ہی اب کریں	بند ۱۲ رہیں نہ کبھی معصوم بے پری لاش جیسا ہے ویسا ہی جانکنی کی لاش کیلی نہ بھوری نہ کھنی نہ افیونی لاش	بند ۱۳ مخمس جو امیر المومنین کیا خوب کہا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جو اس کا ہے عمل اس کا ہے وہ ایمان کی لاش سلامی ہے اسکی اور ہے اسکی نماز
کہ خورسند تجھسے بہت ہم رہے	او ہی پاس با چشم پر نم رہے	نبی سے بعد ہے وہ شاہ اور آدم سے اول ہے
بند ۱۱ ہا ہست شاہ و سلطان والا جاہ ہم بہت سے کرے ایسے ادنا م ۱ ہم اوٹھا یا سر پاک ٹھہرا جو دم کہا شب نے جب ہو گیا تیرا کم	بند ۱۲ بہا ایک پر ایک دل سے فدا محبت کی جب ہو گئی انتہا ہے ساتھ فرزند بیٹے سدا	بند ۱۳ مخمس خدا کی خوشی ہے نبی کی رضا ہے نہال گلشن صبر و تحمل کا ہی پھل ہے حسین شہادت ابو محمد شبیر کا لال ہے نہ کم کر کہ کہتے تھے شبیر سا جو کا ہے
تو بندے کو کیونکر کوئی غم رہے	تو لاشے بھی دریا مین باہم رہے	طبیعت کسقدر رنجین ہے دل کیا ہی دہکتا ہے
بند ۱۱ بیابان مین نیزے پر زن کے کہا لہو مین جو ان لال کا رنگ نیلا غضب ہے جو ان لال بیٹے کو لوں یاد بابا مجھے اکبر ہوا ہے کلیجا کا باد بابا	بند ۱۲ پہنچا نہ تھا نین کہ بلا خشت در گرجا پہ یہ فضل رب غفور زہرا مقطع شاعت دو شہور ہو حشر مین جو جانے گنہگار غفور	بند ۱۳ مخمس کہا شبیر کو عدا نے ہے ہو مغرور بلا شک بیان ہے ہو مقبول داور علی کا ہے یہ کلمہ ہے ہو یہ منظور کہا شب نے نین احمد کی زبان اور تیغ حیدر
نہ مونس نہ یاور نہ ہمدم رہے	جو عزم زیارت مصمم رہے	نہ میری بات مین بل ہے نہ میری تیغ مین بل ہے

مخمس

برائے دوست ہم گھڑی غم رہے
ملال شہنشاہ عالم رہے
شب و روز زنہاں ماتم رہے
غم شاہ جب تک فراہم رہے

ہر اک ماہ ماہِ محرم رہے

۲

بکار ہمیشہ شہ سے حسین
رہے او و افغان برائے حسین
کسی کو نہ روتا سوائے حسین
نہ خوشی سے خلق خلائے حسین

دلا ہر گھڑی چشم پر نم رہے

۳

ہوا داخل کربلا جب سکینہ آہ
عجب بیچ مین تھے شہ دین پناہ
ہوا تھا بکبیر زہرا کا ماہ
دہانے نہ تھے بڑھا تھا پیاس شاہ

بلا کی زمین پر قدم جم رہے

۴

دلیران و الا حسب بر سر گئے
علمدار عالی نسب بر سر گئے
علی اکبر خوش لقب بر سر گئے
پیاسے تھے تھے جانب سب بر سر گئے

اوٹھانے کو داغ الم ہم رہے

۵

بہادر کیا کربلا مین کسم کلام
حسین ابن حیدر سے اظہر کلام
ہوا جب سے شہ لعین ہمکلام
کہین ابن حیدر سے اظہر کلام

او سیدم سے عباس بر ہم رہے

۶

مین خوش ہون ہون وہ تیک تر ہو
عجب کیا سخن اور کم گو ہو
کیا مرزد اج جیسا نیک پیر گو ہو
یہ کہتی تھی زینب کہ بیر گو ہو

سلامت مرے بھائی کا دم رہے

۷

ہوا قتل اکبر سا رشک قمر
ہوا پارہ پارہ جگر سے جگر
ہوا تن کیا کیا اوٹھا سے لگر
ہمارے تئین کیا کیا غوغا ہیون پیدا

ہمارے ہی اطاعت مین خرم رہے

۸

جب بیچ کندھا نعش پسر
پیچھے تیرا اعدا غوغا ہیون پیدا
پڑا تھا کیا کیا غوغا ہیون پیدا
کہ یا ظلم کیا کیا غوغا ہیون پیدا

نہ مظلوم آخر نہ اظلم رہے

مخمس کی نذر دمن ہم نے بہن خود کو گرا کر فرزند تھے لیل ان فدیا کس نہ کہا کر گزرے تھے وہ فاقہ طرح بعشرت سے بلا کر خاموش تھے یاں لب کہ سیاں زیبنہا ہیں	مخمس بارات ہے علیا کی ہو فضہ کی بہو حضرت کلثوم کی ہو صورت ہے اردو میں عصا حضرت موسیٰ کی تعریف ہے اردو میں عصا حضرت موسیٰ کی حال ہے ہر ایک کا فضہ عصا حضرت موسیٰ کی	مخمس قربان ہو فضا کی عصا حضرت موسیٰ کی ہے شہاب خوف سے چلاتے الاماں ہو گوشت کلاہ فر خاسے کہکشاں جسکو کیا نشانہ ہو وہ کیونکر نشان
شد زمین شعلہ آخر چون زمین کربلا	دال حیدر کی تواضع پر ہے ختم تلوار کا	ہر پر ہے شہپر ملک الموت تیر کا
مخمس اوج ہو دولت حاصل جو یہ ہو کیا وہ ہو ہر بار فضل ہو خوشنودی حق ہر دم ہو وہ کمال انسان کو اللہ دیکھا کرے اہل بیت رسالت شد نگیرد بازدمے کس	مخمس ۱ ہو عشق جسکو عاشق رب قدیر کا ہوں میں ہمیشہ نبی کے وزیر کا کیونکر نہ ہو مطیع وہ رب قدیر کا بلبل ہوں بوستان جناب امیر کا	مخمس ۲ دل ہو امیر دولت حب امیر ہو مطلب فنی ہو ہر دو جہاں کچھ فقیر ہو تعظیم یا دشاہ کو نذر و حضور حصیر ہو بخشش کی ہو امید علی کبیر ہو
خیمۂ افلاک بے چوب و طنابا ستادہ است	روح القدس ہی نام مرے ہمصفیر کا	ہوتا ہوں مرتکب جو گناہ کبیر کا
مخمس شاہد ہو کیونکر نہ دل ہر مومن دیندار کا خلق میں آیا ہے جو حبیب کردگار کا نور چمکا ہے جو حرم میں خالق غفار کا آج مولد ہے جناب حیدر کرار کا	مخمس ۵ وقت جناب شیر خدا میں ہزار کچھ عجیب آکر پیغمبر رسول رسولا کا ہے حبیب باطل ہے دوڑ دوڑ کے ہے ید اللہ سے قریب بیعت خدا سے ہے ہے بواسطہ نصیب	مخمس ۵ ہے کشش ہو بن شیشہ و مے غلام دور ہو بیکشش نہیں خمار سے آگاہ دور ہو مست و الاسے ساقی کوثر کا دور ہو جو پیچھے کہ دل میں ہو وہی جاری زباں پہ ہو
ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا	دست خدا ہی نام مرے دستگیر کا	ہی نشۂ مجکو بادۂ خم غدیر کا

تضمین فرزند کے سر پر سہرا دیکھ کر حسین کا دربار ادھر تو ہم فرشتوں کا اور طرف انوار کہیں ایسی صدا آئی کہ زار و ہشیار کہیں یہ کار رہا آج طالع بیدار	تضمین خلق سے خوش ہو کے وقت رواں تھا کارواں قبر پر تربت پر روضہ گاہ پر جب سر آیا کہیں یوں تو نہ تھا آج وہ جشن آرا عجب یہ بیس روح الامین سے فرمایا	تضمین سن کے یہ بیان حضرت روح القدس پر بار بار بن کے بھی ہوں ہر سو تلاطم انتشار سکان نہ ہو ملک میں تھی ایسی دھوم دھام کون ہے ایسا جوان خوبرو ایسی ابلق
بہر در یکہ درین روضہ میروی باباست ولے خموش کہ سبط رسول در خواب است	دُر یگانۂ دریائے مجمع البحرین بخون طپیدۂ کرب و بلا امام حسینؑ	تھا زبان حضرت روح القدس پر بار بار لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار
قطعہ کسی میں ہو دن کو یہ فکر علی جبیں سائی جناب فاطمہ کی گود میں ہو گہوارا شہ انبیا کا ہو نانا تو شیر حق ہو پدر نہ ہو امام تو پھر کون ہو امام الانس والجن	قطعہ خلق سے جب وہ ملک باغ جنان جانے لگے ہمراہ اور شہ عقدہ کشا جانے لگے غش کی شدت میں جو وہ شوہر والا جانے لگے عشق بھی ہنس کے یہ ہم نوع سے فرمانے لگے	
	مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید کہ ز انفاس خوشش بوی کسے می آید	بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است
تضمین ہاں ذرہ بے مقدار ہو نہ مہر منیر عشق کا دل ہے یہ جا ہے یہ خاک سار وصف حیدر ہے یہ جا ہے یہ ورد و ذکار آسمان پیر ہے دریا غلام خاکسار	تضمین یہ ہے وہ در کہ جو ہو صاحب صدق و یقین دل ہے بے اختیار جب شہ دیں کا صدقہ دیکھ لے ایک نگہ جو شہ والا کا مزار عشق پڑھتا ہے یہ مطلع کہ ہے ہے کیا کہنا	تضمین ہے یہ وہ بزم عزا جس کے مقابل جا بجا کوس انہیں جس کے مرد و ماتل جا بجا عشق مجسم ہے مرد و ماتل ہر طرف سے مطلع اوصاف کمال
ذرہ ام لیکن ز مہر بو تراب آفتابم آفتابم آفتاب	ای فدائے مرقد پاک تو سر تا پائے من یا علی مولائے من مولائے من مولائے من	اگر فردوس بر روی زمین ست ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

رباعی

بالائے زمین ہوش معطل سے ہیں
معقول خمار و بیدار نام نسخے ہیں
اس جام میں کیا جانے ہوا ہو ظاہر
افلاق میں کیا بھوں یا بھوں نام نسخے ہیں

رباعی

خالق نے کیا ہادی و عادل پیدا
اس جام میں صاحب کو ہوا دل پیدا
کھلتا ہو سب اس جام میں ہر شے کا محل
ظرف کہ ہوا ہی ہو یہ کامل پیدا

رباعی

اے منظر دیکھو و شی لازم ہے
حکم و امر باطل ہو تو حق حاکم ہے
جس پھل سے گلزار جہان قائم ہے
وہ کی دلالت سے ہوا خوف دل

رباعی

ہر مشکل کی آسان قدرت دشمن ہو جائے
دل ناموں کی اندوہ کا مسکن ہو جائے
کیوں نام یہ اللہ نور روشن ہو جائے
جس فتح سرور است کریں جانب بدر

رباعی

ہاں سورۂ فتح شاہ کے مانوسوں میں
سب بیٹھیں جلی جانی ہیں فانوسوں میں
ہے دل کا یہ طاؤس ہزار طاؤسوں میں
ہنستے دل ہیوں خصوصی کیا ہم

رباعی

کس کا مدد گار ہوا اول حرف
مسرور ہوا رسول آلہ اللہ
مسرور کا مدد گار ہوا اول حرف

رباعی بے نقطہ

اے کاکل آوارہ و مسرور کا مسکن
دو مصرعہ اسم کھلا نور کا درپن
معصوم کا ماہ اور مسرور کا مسکن

رباعی

کر مائل انصاف طبیعت ہو جائے
آئینہ بھی نظر کی صورت ہو جائے
ہر نقطہ میں الفاظ صحیفہ بنتے ہیں
دیکھے کوئی بیمار تو صحت ہو جائے

رباعی

جو چاہتے ہیں اول غوض کہتے ہیں
کیا جانیں دل و عشق کے معنی جاہل
یہ حال ہے صحت کو مرض کہتے ہیں
جو ہر کو جو چھو تو عرض کہتے ہیں

ملا حسنی در دو شنی کیست؟

رباعی

دنیاست شہر کون و مکاں جا بجا ہیں
ہادی ہیں شش جہت میں کیونکر بتا ہیں
ماتم ہو شش جہت میں کیونکر بپا ہیں
صادق طرف باغ جناں جا بجا ہیں

رباعی

ہیں شک فشاں بلبل باغ کاظم
گل بار فنا سے ہو چراغ کاظم
ہے شب کو یہ ہو تا ہو عیاں تا روز
ہے صبح فلک کے دل میں داغ کاظم

رباعی

ہو بخشش ہا صاحب ہر زبان ذاکر ہو
ہو چیز ہو اس روز دن میں ظاہر ہو
تا شیر ولادت نقی طاہر ہو

رباعی

کونین کے سردار جناب کاظم
شیعوں کے مددگار جناب کاظم
غصہ میں کریں عفو تصور مردم
ہیں رحمت غفار جناب کاظم

رباعی

شادی و طرب شام و سحر رہتی ہے
فرحت کے پیئے قلب و جگر رہتی ہے
دنیا میں جو ہے نے ہیں امام ہشتم
اک عشق نوشتی نظر پر رہتی ہے

رباعی

کیا برج سے کیا جلوہ صبح شرار ہے
آئینہ مہر فلک انور ہے
ہے ماہ ولادت نقی مہ جوش
رخسار فلک نور کا تار ہے

رباعی

کاذب ہے وہ دین جسکو دلا سے صادق
ہے شب ہے سیہ پوش بلا سے صادق
ہے صبح سے ظاہر ہے ضیا سے صادق
یہ جو نہیں چاک گریباں اے شق

رباعی

لاثانی ہے سب میں یہ عنایت انکی
تسلیم و رضا میں ہو نہ شرت انکی
ہے کیا رتبہ میں تابع ولادت انکی
ہے گیارھویں تاریخ ولادت انکی

رباعی

باقی نہیں اندوہ کہیں دنیا میں
دکھ درد ہے اب نام کہیں دنیا میں
تا حشر رہے نام ہدایت قائم
اے پیر مہتدی دین و یقیں دنیا میں

رباعی

شیر احمدی تاج ہوسے ہین پیدا
دامادی نجاح ہوسے ہین پیدا
سامان فتوحی کا ہو خدا کے گھر مین
کعبہ مین علی تاج ہوسے ہین پیدا

رباعی

کونین کے سرتاج ہوسے ہین پیدا
ماہ شب معراج ہوسے ہین پیدا
اعدا بھی اوسے ہین کہتے صفدر ہین
مظلوم حسینؑ تاج ہوکے ہین پیدا

رباعی

معصوم ہین شبیر اسے محمد باقر
ہادی پیمبر زمین جا سے محمد باقر
ہر چار طرف حشر بپا دنیا مین
آئی ہی صدا سے محمد باقر

رباعی

کونین مین ہی اہل عبا سے ہی نام
دوزخ سے نجات پانیوالون کے لیا ہی نام
دنیا مین ہو کیونکر نہ قیامت بپا
جانون قیامت کا لیا ہی جو سے نام

رباعی

صدقے کرم ہوسے عاشق یزدان پیدا
یعنے کہ ہوسے عابد و ذیشان پیدا
بخشش کا ہوا سلسلہ جنبان پیدا
دفتر نہ سمہالی ہو سے سارک شیدا

رباعی

افلاک مین اللہ کا عاشق آیا
یعنے قدم حضرت صادق آیا
ہر قاری و حافظ کا ہو اول ورد مین
دنیا مین جعفر معرف ناطق آیا

رباعی

ہوشاد ہو سے کاظم بیکس کہیا ہی
دشمن مین ہو سے کاظم بیکس کہیا ہی
کیون عشق نہ ہون سر گریبان کاظم
صلاح کی ولادت کا مہینا ہی

رباعی

کس حسین ارباب سخن کہتے ہین
ہر ماہ ولادت حسن کہتے ہین
مخمور یہ کیا ہوسے ہر شے ہم
تھا کہ اسے وہ جہ حسن کہتے ہین

رباعی

پیدا ہوسے لاکی عشق الہامی جم
ہمکام نہ ہو سے محمد باقر
اے نقش کف پا سے محمد باقر
ہمکام نہ ہو سے محمد باقر

رباعی

کیون عشق نہ ہون سر گریبان کاظم
صلاح کی ولادت کا مہینا ہی

رباعی

مہلت ہو عطا خالق یکتا جب تک
ہاتھ آئے مدینے کی تمنا جب تک
ہوں دفن وہاں جا کے تری رحمت سے
دم میں دم قبر کے قرین جا جب تک

رباعی

ہو جمعہ کا گھر لگ جاب بیری
کرتا ہو بیان خاک میں نفاب بیری
حضرت ہوں اور جیب ہو تو کا سکی آمد
ہو پڑھ کے جو ان سے شاب بیری

رباعی

محمد کو فہیدہ و عاقل سمجھیے
لشکر شکن و دیلک شمائل سمجھیے
کہتا ہو انتقام خون ناحق
شیر کے قاتلوں کا قاتل سمجھیے

رباعی

مال و زر دنیا جسے ہاتھ آیا ہو
لشکر سے کفن بعد فنا پایا ہو
کیا پھولے گا وہ گور سیاں ہو سے ہیں
پرسش پہ وہاں اوس سے کیا لایا ہو

رباعی

شاہوں کو فقیروں کی دعا ہو ہی ہے
تاروز قیامت شہا ہو ہی ہے
جلدی ہو خیبر کی ہو سی کشے ہوں
بنسب بجنباب کی ہو سی کشے ہوں

رباعی

کب بالک افلاک و زمین ہو کوئی
کب بسیط بحر بر ایمین ہو کوئی
یہ گلشن ترب بین ہزاروں بلبل
یہ صاحب سراج نہیں ہو کوئی

رباعی

رکھتا ہو نہیں ہو بیان میں ثانی تلوار
دم بھرتی ہو اسکا صفہان تلوار
قرآن پڑا نا ہو بے ثانی تلوار
ہو ہو کلام میں زبان میں تیری

رباعی

کب بھر لگ دنیا میں خراب ایسا ہو
کب زار کوئی عرش جناب ایسا ہو
احباب سے شکوہ ہو میں دل ہار کے میں
طوفان ہو جسمیں یہ جاب ایسا ہو

رباعی

سلطان عرش اسلوب ہوا ہو ہو ہو
بخشش کا سبب خوب ہوا ہو ہو ہو
اچھا عشق ہوا عشق حقیقی ثابت
اللہ کا محبوب ہوا ہو ہو ہو

رباعی

ہاؤ موتیون سے علم کیا دریا خالی
تاروں سے کیا ہوئی عشق بھرا خالی
حسرت سے دل ہاؤ عشق بھرا خالی
بیکسوں سے اہل جاتی ہاؤ دنیا خالی

رباعی

بستی یہ غنیمت ہاؤ وفا داروں کی
ہاؤ عم یہاں ہر صفت یاروں کی
احباب و عزیز ہیں رونق افزا
ہاؤ مشکل پھولوں میں خیا تاروں کی

رباعی

ظاہر میں زیارت سے اگر قاصر ہو
باطن میں یہ مشتاق دیدار ہو
قبلہ ہو سر بطوف مزار پر انوار
محرم ہو جو بیکسوں ہیں تو دل زار ہو

رباعی

آنکھوں سے نہ ان جانے کا نقش نہ ہو
جاتے وقت خاک کا بھی نہ ہو
جو عشق کسی کا ہو سے بھی بند نہ ہو
پڑھ جلسہ ہیں اسلام کا یہ خط ایسے

رباعی

کیا خوبیٔ بخت شیعوں کو مدد ملتی ہو
ان لوگوں کو جنت کی سند ملتی ہو
دنیا ہو صدا کاتب تقدیر پہ ہیچ
تقدیر ہمیں بدلے سے قدرت ہیچ

رباعی

ہاؤ ہیں بالا گاہ و طریق رحمت
ہاؤ ہیں جگہ ہے جزا عمیق رحمت
نماز کی جو بیت ہے سر دیوار
فرماتیں خضر ہوا غریق رحمت

رباعی

کیوں دل سے مسلمان نہ از ماتیں
کیوں عالم و قاری نہ بکار آتیں
ہو استعداد و عشق نکیو نکر ماتم
جب حجۃ الاسلام قضا فرماتیں

رباعی

ہاؤ ہیں ہیں مجلسیں کیا دیکھو
بیٹھے ہو سے خاموش تماشا دیکھو
وہ ہے سوا عشق الٰہی ہے مجلس
سب مجلسوں سے دور ہے کیا دیکھو

رباعی

ظاہر ہے ہیان حسن قبول مجلس
ہیں اہل ادب ہاؤ حصول مجلس
بھولا ہیں شرع میں نہ خلل ماتم
کہتے ہیں یہاں سے اصل اصول مجلس

رباعی

وہ عاشق شاہ کو بلاتا ہے
حقا کہ عجب ہوس سے آتے ہیں ملک
فرزانۂ شاہ مژدہ لاتا ہے

رباعی

اندر کو معلوم ہے اپنا مطلب
ہر رنج دہان ہے یہی سارا مطلب
جلسہ غریب الغربا کا رونق
رضوان تری جنت سے ہیں کیا مطلب

رباعی

کیونکر نہ ہو دل کو ہمنشیں کا صدمہ
ہو ذکر شاہ ہمنشیں دین کا صدمہ
ہو عشق ہمیں علم و حزیں کا صدمہ
یاں آتے ہیں دو اہل سخن مجلس میں

رباعی

کوئی نہ رہا اہل زبان میں باقی
کچھ لطف نہیں باغ جہان میں باقی
ہے کوئی تو اے عشق یہ رونق اسکا ہو
جیسے ہو کوئی پھول خزاں میں باقی

رباعی

اے عشق بہت ہنس سے لطف میں آتا
ہر دم ہے خزاں باغ طرب میں آتا
کیا دیر ہے اے خادم کا طلب میں آتا
لبتا ہو غم و رنج و تعب میں آتا

رباعی

ہے عشق نہیں ہیں یہ جو انیس اور دبیر
کیا جگر و دل سے ہے سینہ خالی
ہے عشق کے جوہر کا خزینہ خالی
ہے عشق نہ فرسے یہ جیدہ خالی

رباعی

کس فکر میں دن رات رہا کرتے ہو
خاموش بھلا خیر یہ کیا کرتے ہو
خادم سے چھپا نہ اے باغ نجف
اے عشق چھپاؤ ہو میں کیا کرتے ہو

رباعی

بیچان ہو سے اللہ کے بیار سے افسوس
دنیا سے عجب لوگ سدھار سے افسوس
یہ رہ صفت کیوں نہ دل میں آئے
اے عشق تجھی پہ سارا اعتبار سے افسوس

رباعی

الطاف و عنایت ہیں ہی ہوتا ہے
اخلاص کی صورت ہیں ہی ہوتا ہے
اے عشق تری بہشت ہیں ہی ہوتا ہے
اس دھوپ ہیں احباب کے سایہ کا مزا ہے

رباعی

معبود سے مشہور یہ کیا ہے میرا
حامی کوئی ہوگا نہ ہوا ہے میرا
بندوں سے جو منت ہو تو کس کی لیجے
ہیں عشق یہ کہتا ہوں خدا ہے میرا

رباعی

سب گلشن جنت کی ہوا ہیں آئے
مجلس سے یہاں بزم عزا ہیں آئے
گویا کہ ہوئی حج و زیارت حاصل
کعبے سے پھر آپ ذکر بلا ہیں آئے

رباعی

بزم غم جان و دل زیر ایہ ہے
بے پردہ عزا خانہ یہ کیا یہ ہے
سب جلسوں ہیں جنت اعلیٰ یہ ہے
سب جنتوں ہیں خاص یہ مجلس یہ ہے

رباعی

باہم یہی چرچا ہے عزادار و ہیں
کیا شاہ ملک اس قصر کے معمار ہیں
وہ آئینہ لو رصفا کی دیکھو
منہ صاف نظر آتے ہیں دیوار ہیں

رباعی

ماتم کی یہ مجلس ہے کہ نیسان کی مجلس
ہے باغ میں کوثر و سکان کی مجلس
ہر جا ہیں اشک ہیں کہ گوہر برستے ہیں
اے عشق غنیمت ہے یہ مرجان کی مجلس

رباعی

ہے اوس کی عنایت سے شباب مجلس
ہر دیدہ گریاں ہے سحاب مجلس
دس حصے زیادہ ہے ثواب مجلس
دس حصے زیادہ ہے ثواب مجلس

رباعی

ہے شام و سحر آہ و بکا کی صورت
اس بزم عزا میں ہے دعا کی صورت
ہوں کیوں نہ الم و رنج یہاں کافور
ہیں سارے علم دست دعا کی صورت

رباعی

پہنچے امیر و وزیر کیا کرتے ہیں
اللہ اثر دست یہ دعا کرتے ہیں
ہیں عشق غریب الوطن کے ذاکر
ہم گھر میں غریبوں کے یہ کیا کرتے ہیں

رباعی

اے عشق ہوئی اماوس کالی مجلس
ہے بنا ہوئی غریب الغربا کی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
کرتی ہیں بیان کلمے کی سکونی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
ہاتھوں میں ہے تسبیح کی دانوں کی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
کیوں کر نہ ہو مقبول سبھوں کی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
ہے آنسوؤں کی بہتی ہوئی ندی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
ہے آنسوؤں کی بہتی ہوئی ندی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
ہے آنسوؤں کی بہتی ہوئی ندی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
ہے آنسوؤں کی بہتی ہوئی ندی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
ہے آنسوؤں کی بہتی ہوئی ندی مجلس

رباعی

اے عشق ہوئی ہے کالی کملی کی مجلس
ہے آنسوؤں کی بہتی ہوئی ندی مجلس

رباعی

عشق شہ دیقعدہ و وش اسلام کیا
ماہون مین شیم نے محسوب کیا
مشہور ہو دنیا مین شہ خوبان حسین
اے عشق بہت قریب بہت قوت کیا

رباعی

تیا ہو عجب حشر ہی برپا اب تک
سوچی ہین دشت مین زہر اب تک
روتے ہین رسولان سلف راتونکو
پیدا فن ہی شیم کا لاشہ اب تک

رباعی

آیا ہو محرم پہ تعب کے دن ہین
مہمانی سلطان عجب کے دن ہین
روتے ہین علی بال کھلے زہر اسکے
اے اہل عزا روز غضب کے دن ہین

رباعی

سرو چمن بیعت زبانی ہم ہین
آرایش باغ نکتہ دانی ہم ہین
بلبلین سخن چھوڑ رہے گی نے پھول
اے عشق اب اس رنگ کی بلبل ہم ہین

رباعی

تا ہو کہ سب عرش مقام آتے ہین
منصف پہ تحسین کلام آتے ہین
آیا ہون یہان بارھوین تاریخ عشق
روضے کے لیے بارہ امام آتے ہین

رباعی

جنت سے بتول اشک فشان آتی ہی
اے اہل عزا فصل خزان آتی ہی
کٹجائے گی تو باد وہ باغ نیشر
اے بلبلو گلشن مین خزان آتی ہی

رباعی

آنکھون سے فقط اہل محن روتے ہین
دل بسر پہ شکستہ دہن روتے ہین
ہین آف پہ تنے مین سر اپا شیہ
شیم کو سب عضو بدن روتے ہین

رباعی

کیون پھول کو بوم غارے دیتے ہین
کیون دنکو شب تاریکے دیتے ہین
بھوکے ہین کمو رتے دانونکو مفسد
انیونکو پکارے دیتے ہین

رباعی

کیا لطف و کرم حضرت شبیر مین ہی
بابا کا علی عابد دلگیر مین ہی
گہوارے مین قدرہ خدا مین خاموش
شیم کا غل نالہ زنجیر مین ہی

رباعی

مظلوم کوئی شاہ سا کم نکلا ہو
محض اسکے لیے طور پہ تم نکلا ہو
شبیر سے دم قتل کہ اک شاہ نہ بولا
اے تیغ جفا پیاسا یہیں تم نکلا ہو

رباعی

اے عشق تو پیاسا نہیں آتا ہرگز
دھوکا ہو گیا ہو یہ وہ پانی ہو
شبیر سے پیاسے کی شناسائی ہو
آنکھیں سے اشک کی روانی ہو

رباعی

یوں نیزوں کی گرہوں سے صدا آتی ہو
لاکھوں سے شہادت کی ادا آتی ہو
کس شان سے شبیر شہادت کو چلے
مشکل ہو زبان عقدہ کشا آتی ہو

رباعی

کیوں بہت اوجھا سے داغ لیے کیے
گلی ہوئے گئے ہیں چراغ لیے کیے
لوٹے ہیں رفقا نے باغ لیے کیے
یوں بصرت رنگین دل مولا نے کہا

رباعی

اے شوق کے پر چھوڑ دے سیدان چلی
ایدل کدر باغ خوشی آبادی ہو
طوف لحد با دشہ عالی ہو
اے طائر کرب لا قفس خالی ہو

رباعی

دشمن کی یہ کاٹی کی تو تیغ حسین
کس لطف سے سر اعدا شکن کٹتا ہو
خل ہو کہ بہ ہو سے گمن کٹتا ہو
تن سے سر راکب عضو بدن کٹتا ہو

رباعی

ہو زہر کلیجے جو اوتر جاتی ہو
سر لیکے کو نیزہ پہ سر جاتی ہو
رکتی نہیں دم بھر کہیں بے لیکھ
نالن اوھر آتی ہو اوھر جاتی ہو

رباعی

حضرت کے یہ شغل خاص رکھتے ہیں
منقبت میں امت شاہ زمان رکھتے ہیں
چلائی ہے باولہ کہ ہو سونا جنگل
حضرت یہ اسکے آپ کمان رکھتے ہیں

رباعی

زخمی ہو علی اکبر کلیجہ شق ہوا
شق شمع سحر گاہ سے ہی خاموش ہوا
زخم دل فرزند پیمبر جب دیکھا
روضہ روضہ حسین بے ہوش ہوا

رباعی

اے عشق علی اکبر کا جب ذکر ہوا
ہر درد و الم درد جگر کا نہ ہوا
میثم شرف بوتراب کیوں نہ ہوا
ذکر علی اکبر کا اثر کیوں نہ ہوا

رباعی

بیمار شہ جو خیمہ میں داغ شہ
بیمار شہ جو خیمہ میں داغ شہ
فرمانے لگے بیٹھا ہوا وہ لال باغ شہ
شاہی سے بجھایا ہوا چراغ شہ

رباعی

خدام امام دو سرا آئے ہیں
سب شیفتہ مفتدہ کشا آئے ہیں
بڑھتا ہوں سر ایک علمدار حسین
کشتی کے لیے شہ نے خدا آئے ہیں

رباعی

غمخوار یتیموں کا دل ملولوں کا ہے
مرہم یہ حال رسولوں کا ہے
نالہ کیوں سب میں سدا رہتا ہے
سینہ یہ یاض بتولوں کا ہے

رباعی

حضرت کے شغل خاص رکھتے ہیں
منقبت میں امت شاہ زمان رکھتے ہیں
چلائی ہے باولہ کہ ہو سونا جنگل
حضرت یہ اسکے آپ کمان رکھتے ہیں

رباعی

جب ذکر علمدار رجری آتے ہیں
سب مفتدہ بن وقت سے تھرا تے ہیں
ہو جھوٹا کسی کا ہوش اڑ سے جاتے ہیں
یہ نام کسی کا ہوش اڑ سے جاتے ہیں

رباعی

سب شیفتہ کو امام زمن کہتے ہیں
اے عشق ولی ابن ولی کہتے ہیں
پڑھتے ہیں جو نام آقا کا
کیا کہتے ہیں ابن علی کہتے ہیں

رباعی

سب رنج سے ہے بے شبہ و شک روسیاہ
جن و بشر و دد و ملک روسیاہ ہیں
ہاے عشق تو حرم میں ہے تو دیر میں ہے
فرشتہ بھی ہے فلک روسیاہ ہیں

رباعی

ہاے عشق جب نور سے پیدا نہ ہوا
عرفان ادب کا بھی کماحقہ نہ ہوا
کعبے سے مشابہ یہ عزاخانہ ہوا

رباعی

کیا گل سے مدینہ کا چمن چھوٹا ہے
ہر سمت ہے غل رنج سے تن چھوٹا ہے
روتے ہیں فلک خاک اڑاتی ہے زمین
فرزند محمد سے وطن چھوٹا ہے

رباعی

ہے کون جو اس برزخ سے بچا نہ ہے
ہاے عشق جب نور سے پیدا نہ ہوا
کعبے سے مشابہ یہ عزاخانہ ہوا

رباعی

ہے کون جو اس برزخ سے بچا نہ ہے
ہاے عشق جب نور سے پیدا نہ ہوا
کعبے سے مشابہ یہ عزاخانہ ہوا

رباعی

ہے کون جو اس برزخ سے بچا نہ ہے
ہاے عشق جب نور سے پیدا نہ ہوا
کعبے سے مشابہ یہ عزاخانہ ہوا

رباعی

ہے کون جو اس برزخ سے بچا نہ ہے
ہاے عشق جب نور سے پیدا نہ ہوا
کعبے سے مشابہ یہ عزاخانہ ہوا

رباعی

جبریل کی شان کا بیاں ہیں کامل
کس منہ سے غلام ان کا بنے دل عادل
پوچھیں جو علی کے مدح میں کیا ہے کیا ہے
بس چپ ہو رہیں یہی کہوں یہ مشکل

رباعی

محبوب خدا کو ہے حق نائب کا
مطلوب ہے پیچھے کون غیر طالب کا
کہلا کر رعیت بھی ہوا بعد قرآں
سردار ہے علی ابن ابی طالب کا

رباعی

آنکھیں کو فواسے کی عدو امت ہے
کی آیہ رحمت سے وفا بیعت ہے
مصحف ناطق کا سنان پر رکھا
قرآن اٹھانے کی نئی صورت ہے

رباعی

غرقی علی کا سب کے روسے جبریل
اندوہ میں ہو شہ کے روسے جبریل
حیرت میں ہو شیر حق کے روسے جبریل
استاد ہے کہتے روسے جبریل

رباعی

نقصان نہ ہو گا بخت رسا میں یہ ہے
کہتے ہیں کہ خوشی کربلا میں یہ ہے
ہر شہر میں باہم یہ کینہ رکھتے ہیں شیعہ
پر شیعہ میں کینہ کربلا میں یہ ہے

رباعی

دیکھو تو ذرا سے قاتل ہمسر
ٹھنڈا ہے سکینہ اسے بھاتا ہے بہن
شکتے ہیں زینب سے نظر اوڑھنی
شکتے ہیں زینب سے بھاتا ہے بہن

رباعی

شیعہ دم افطار ہے بسم کہتے ہیں
روزے سے ہے قرآں کی تلاوت آقا
دروازے کو کھولتے ہیں
ہاتھ کو دھوتے ہیں عبادت آقا

رباعی

جب موت کا شیعہ کو پیام آتا ہے
تابندہ کو چھوڑ رسا نام آتا ہے
بیکار جو زباں تا دم رحلت کلمہ ذکر
عشق پسر فاطمہ کام آتا ہے

رباعی

سنتے خشک دہن میں ہے جو کلمہ
پیکانوں کے منھ سے بن پیارے آقا
ہاں خار ہے جو پیاسے آقا
میخوں کی زبانوں میں ہے جو ہم کلمہ

رباعی

شائستہ تقدیر ازلی رہتی ہے
شمعِ شبِ تقدیر جلی رہتی ہے
بچپن سے جبین نام علی پیکل ہے
تزئینِ گلو تا بہ گلی رہتی ہے

رباعی

دل بوڑھے کا ہے تو جوانا ہوگا
بے وقوف نہیں پوچھنے والا ہوگا
اے عشق علی اپنے مٹانے مشق فرشید
وحدت کے اندھیرے میں اجالا ہوگا

رباعی

مشکل کی گرہ شیر خدا کھولے گا
بازوئے رسول دوسرا کھولے گا
اے عشق جزا دے کہ جزا چاہتا نہ
عقدے تھے سب عقدہ کشا کھولے گا

رباعی

بارب سپہ فقر کی رسائی دینا
دل جس سے ہو روشن وہ سیاہی دینا
عشق کا فقیری سے کروں گا دعوی
اے عشق پدر اللہ گواہی دینا

رباعی

ایمان کے چمن کا ہے صنوبر حیدر
گلزار شجاعت کا گل تر حیدر
شمشاد امامت کی ہو عاشق اے بہار
ہے شوخیٔ شکست گل میں حیدر حیدر

رباعی

شمشیر خدا فقر میں آنے والے
شیعوں کو رہِ خلد بتانے والے
دشمن ہیں تیرے عشق کے اے باب غیور
اے حب و عترت کے مٹانے والے

رباعی

غلغل ہیں ع اللہ نثار حیدر
ہوتی ہے خزاں آہ بہار حیدر
دیکھا جو علی نے دیکھنے کے ماہ صیام
کیا دل تڑپ کے وا لفظا حیدر

رباعی

بچپن انھیں فرزند صدا یعسالی
حیدر ہوئے اللہ کے گھر میں پیدا
ہوتا ہے پسر قصر پہ میں پیدا
توزیشہ سے ہے نور قمر میں پیدا

رباعی

مولا نے کہا خدا کا عاشق ہوں میں
صحف کی قسم صحف ناطق ہوں میں
ہر شب کو نمازوں میں تحری کی میں نے
خود صبح گواہ ہے کہ صادق ہوں میں

رباعی

جب ذکر جفا ان کا میرے منہ سے نکلا
ہونٹوں نے مرے ہونٹ دانتوں سے کچلا
لیکن تری رحمت سے لب کھل نہ سکا
ہر حرف گنہ میرے سو ہاتھ سے بار اب

رباعی

سن باغ میں یہ بلبلوں کی جا آتی ہے
کس بن میں یہ آہ کس کی ہو آتی ہے
کیوں عشق یہ احباب کہاں جاتے ہیں
ملتی ہے جزا جس کو پیا آتی ہے

رباعی

جو دل کو خجف سے ان کس بن میں آئے
پہنچائے ہیں آہ کس ہوس بن میں آئے
ہر وقت ہی بلبل دل کہتی ہے
کل باغ میں ہم صبح قفس بن میں آئے

رباعی

اے عشق ترے خال میں کیا کیا ہے حسن
ساتھ اس کے ہے جنگ وہ ہیں پھولے پھولے
ہر اک ہی احباب سے ہے ہو گئے دل تو یہ گئے
انکھوں سے نہاں ہو گئے دل تو یہ گئے

رباعی

یہ جامۂ تن خاک میں مل جائیگا
دل بر کی آغوش میں گل جائیگا
کیا عشق کہ گرد و زر بھی بدلی پوشاک
زیب میں کفن کون بدلوا ئیگا

رباعی

ہر ذرہ کو بیخ کا دل طالب تھا
ہر ذرہ کو بیخ کا دل طالب تھا
بالائے فلک جذب رسا غالب تھا
سب بجھ کے کہیگا عشق مرنے کے بعد
مداح علی ابن ابیطالب تھا

رباعی

اے عشق تجھے نسل آدم نے جانا
کرداد عمل جمع اگر ہے قائل
پھر تو نہیں جنت یہ وہی منزل ہے
اے عشق محمد میں تیرے کیا حاصل ہے

رباعی

شاہ کو خطاب اعظم و امجد آیا
تسلیم کو ہر صاحب مسند آیا
پیغام و سلام حق نہ پہنچے کس کو
قرآن کے صدقے بحق احمد آیا

رباعی

دل ہو مرید الفت سے روشن ہو جائے
داس گل اسیدسے گلشن ہو جائے
حافظ قرآن میں ہو نام حیدر
بازو کے لیے زور بھی بازو روشن ہو جائے

رباعی

بڑھ جا سلسلہ اندھیر ہے اندھیر ہے
دن رات کو جب لوگ برابر سمجھیں

بیدولت دو ہو محل کو بھی بھٹیار سمجھیں
بیمار کو جو جراح کبھی تر نہ سمجھیں

اے عشق نہیں کوئی مزا بے دلی کا
دانتوں کی طرح سے ہے شکستہ دلی کا

افسوس کہ ہو گئی نہ سر پا بے دلی کا
خاشاک کبھی جمع و مسا بے دلی کا

رباعی

دیکھو تو مرا محبوب ہے دنیا کیسی
دنیا سے نرالی ہے محبت کی ادا

پہلو سے نہیں دل کسی پہلو باہر
ہیں لوگ پہ کیا جانیں کہ ہے کیا دل میں

دقت سے نہیں دل کسی پہلو باہر
پہلو میں نہ ہو کچھ بس ہو تو ہے پہلو باہر

رباعی

دل عشق کا کوٹا ہوا ہے آئینہ ہے
کیا فال کی نظر سے نہ ہو آب جیسا ہے

تھوڑی غم و درد و الم سینا ہے
دنیا سے نرالی ہے محبت کی ادا

رباعی

ہاتھی کی ہے جب موت تو چیونٹی کی ہے
یاں ہر نفس سے عمر جاتی ہے بیں

یاں ضعف سے بیکار قدم جاتے ہیں
ہر پیر کی موت سو سے عدم جاتے ہیں

رباعی

ہر تار ہے عشق جو ہوا سے چھیڑے
ہر تار کی یہ کہتی ہے کہ ہم جاتے ہیں

ہر تار ہے عشق جو ہوا سے چھیڑے
ہر تار کی یہ کہتی ہے کہ ہم جاتے ہیں

رباعی

ہر ایک عدد جان ست سیر آیا ہے
ہان عشق شہنشاہ دلیر آیا ہے
منصف بنے دیکھے دیکھے فرماتے ہیں
بیشے میں عجب شان سے شیر آیا ہے

رباعی

یہ باطل حق بین نظر کے صیادوں کا
یہ کہنوں نہیں ہے یہ ہنر ایجادوں کا
ہے عشق میں فیض سخن تاج کی
تاکید ہے استادوں کا

رباعی

ای اہل خرد یہ نکتہ ہے غور طلب
سر دفتر ارباب فصاحت ہے عشق
جب ہم کو نہ ہو سکے یہ مضمون
بھولو بن نظم کی صحت ہے عشق

رباعی

ہاں عشق میں عندلیب بلبل ہے تاج
کیا ہیں ان کو فضل صحبت ہے جاج
پھر کیا ہے اور دھرے جو مرد ہے جاج
رہو ہو وہ جسے سمجھے حسد ہے جاج

رباعی

رکھتے ہیں ظرافت اور بھی اکثر ہمراہ
روتا ہے کوئی یا کوئی کہتا ہے واہ
یہ عشق فقط وسوسہ شیطان ہے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رباعی

ای عشق نہیں کلام کی ایسی باتیں
کیا جانے نہ ہوتی یہ زبان کیا ہوتا
لطف سخن پیر و جوان کیا ہوتا
ہمسا نہیں کوئی یہ بیان کیا ہوتا

رباعی

انسانوں کو ہے نظر انصاف سے کام
ہاں وقت زبان ماہل اوصاف سے کام
کھلتا ہے ان کی دیدی سے جوہر
سب پیشہ عشق ہے بزل اصناف سے کام

رباعی

ہاں ضعف کہاں مدح و ثنا کی قدرت
طاقت میں نہیں ہے سعی و وفا کی قدرت
بندوں کو ہے مرغوب ہمارا یہ وطن
ای عشق فقط ہے یہ خدا کی قدرت

رباعی

افضال قدیر از لی کافی ہین
الطاف ولی ابن ولی کافی ہین
حاجت نہین کچھ جگجو طرفدارون کی
اے عشق حسین ابن علی کافی ہین

رباعی

ہین جز غم کے کامل کے لیے شانہ ہون
وہ زلف کے بالون خاک مین دانہ ہون
بیخود نہین بزم جہان مین مجھے
بے شمع یداللہ کا پروانہ ہون

رباعی

جبتک طرفدار ہون کیون کر گذرے
سنگھے وہی امن امان کو جن گذرے
ہو عشق ہم امن نام سے بھاگا گذرے
ہون بزم سے ہون دور سے نوبی مجلس ہو

رباعی

عشاق دل وجان بتول آتے ہین
بیجلس ماتم برہ بتول آتے ہین
اے عشق کچھ ایسے ہین کہ لوٹے ہی چلے
اس باغ مین ہر رنگ کے پھول آتے ہین

رباعی

کل بنکے ہین خاکسار ہوا خواہ ہون سے
عیسیٰ ہون سب بیمار ہوا خواہ ہون سے
اے عشق کہان یوسف کنعان بکے
ہر گلی بازار ہوا خواہ ہون سے

رباعی

بزم غم حسین مین جانے والے
ہر ایک کو مصیبت سے بچانے والے
اللہ رے پیرون کے اور آنے والے
جیتے رہین پیرون کے اور آنے والے

رباعی

مقبول شہ عرش وقار آتے ہین
روضے کے لیے نیک شعار آتے ہین
ہان سیف زبان آج دکھاوے جوہر
اے برق چمک ابر بہار آتے ہین

رباعی

فردوس کو فوج حور و غلمان مین پایا
خرقا مین گردون کہن مین پایا
لازم نہین دعوے کمال ظاہر
اکثر بے کمال کو سخن مین پایا

رباعی

جب وقت وفات شہ والا آیا
میدان مین بہا گل زہرا آیا
تنہا وہان عشق اکیلا کیونکر
تنہا کا جو ہمراہ ہو تنہا آیا

رباعی

اچھا ہو جو کوئی سے معرا ہو جائے
ہو نقص کہاں میں جو مبرا ہو جائے
ہے عشق وہ اکسیر کہ ہوں دیں دنیا میں
فرشتہ بھی جسے نام تو فوزہ ہو جائے

رباعی

ہے عشق عجب قلت مجلس کا علاج
ہر تار علی دشت ہے لالہ کا سراج
گر کوئی نہیں پختہ پیا کر تو نہیں
ہے عشق عجب قلت مجلس کا علاج

رباعی

تیغ ابرو پہ دین کی شہا سے باقی
تاثیر شرف بال ہما سے باقی
روشن ہوئی تربت کی زیارت سے جسم
نور شفا خاک شفا سے باقی

رباعی

ہاتھ جو غم غرور دشمن سے نہیں
خنجر کا زبان صدا تو سن سے نہیں
دو خال بھی عشق بے بدن سے نہیں
لیلیٰ نہ قدم سے ہو جدا ڈور کے لیے

رباعی

افزوں جو کیا عشق نے فرزند کا غم
گویا شب آدینہ بنی طفل کا غم
خالق سے سوا عشق کو خلعت سے کمال
شبیر ہلال سر پہ بدر ہو تی

رباعی

اے عشق تو شیدا ہے شہ بدر و حنین
عباس سے ثابت ہوا ان حسین آیا ہے
جانبار رسول اتقلین آیا ہے
شیدا ہے شہ بدر و حنین آیا ہے

رباعی

مجلس میں ہے یہ انصاف صدا دیتا ہے
ہر بات میں تاثیر خدا دیتا ہے
اے عشق تو غم زدوں کو رو لا دیتا ہے
ہر ایک جگہ درد سے ہیں اشک بہتے

رباعی

اے عشق ہیں ان پر تو ترا بسنے ہیں
سب عاشق ابن بو تراب بسنے ہیں
شبیہ بے تحصیل ثواب بسنے ہیں
گھر میں ذرے کے آفتاب بسنے ہیں

رباعی

معروف ثنا ہے شہ عالم پایا
اے عشق ترے کہنے سے عباس علم پایا
کشتے میں تجھے دیکھ کے سب بخشے گئے
اے عشق حسین کو ترے بس علم پایا

رباعی

خاکِ درِ جانان ہوں آثارِ قضا پر
اور ناسِ عرق وقتِ وفا پر
بخشش کی یہی دم ہے یہی ہاے کلیم
اے عشق کہو خاک شفا پر

رباعی

کھو چین سکے ذبح پہ سے مداحوں کو
حاصل ہو شرف ماہ کے مداحوں کو
اے عشق یہ ہر دم ہے دعا خالق سے
بس عمر خضر شاہ کے مداحوں کو

رباعی

دو شعر ہیں جب تو رباعی ہے
تعریف کو اپنے یہ بھی کافی ہے
جو نام اس سے خطا شعاعی ہے

رباعی

ذاکر غمِ بوتراب لیتا جا نا
مہر شہ لاجواب لیتا جا نا
پیاسی کھڑی ہے حسرتِ روشن
اے عشق یہ آفتاب لیتا جا نا

رباعی

مقبول خدا فاطمہ کا جانی ہے
بے شبہ یہ تو اب اولیٰ ثانی ہے
ہر گل ہے زبان اور ہر گل کا دہن
اے عشق یہ بلبلِ چمن فانی ہے

رباعی

اہل ہنر و علم و ادب آتے ہیں
مداح شہنشاہ عرب آتے ہیں
خاکا کہ بالطف ہو حق سکھاتے ہیں
اے عشق ہمیں اب بن بلائے ہیں

رباعی

کھنچ کر نہیں مشتاق جو یہ آتے ہیں
مقبول شہنشاہ امم آتے ہیں
فرماتے ہیں شبیر کہ ہم آتے ہیں
اے عشق نہ دل میں خیال کرتے ہیں

رباعی

ہر ایک سے تقریر کا یار ابھی نہیں
سب جانتے ہیں دل کی کسی کو خبر نہیں
جو بات ہے دشمن کو کہے جاتا ہوں
سب جانتے ہیں یہ عشق میں تاثیر ابھی نہیں

رباعی

فوجاں ہے یہ شبیر کے گلستان سب ہیں
نوباوہ ہاے گلشن زہرا مہمان سب ہیں
نوباوہ کو عشق نوید بھیجا شاہ کی
نوباوہ ضعیف ہاے سلیمان سب ہیں

بسم الله الرحمن الرحیم

رباعی

گر مرشد خوانی نہیں پیشہ میرا
لیکن ہاوی ہی شغل ہمیشہ میرا
ان کمسن کہاں مرشدان قیدون سے
بابا یکسی شیر سے بیشہ میرا

رباعی

بیجا نہیں دل کو جو پریشان ہی ہو
اس عہد میں کچھ بھلا نہ سمجھا نی ہو
ناقہون کو فوش آسکے گر تیغ علی
کہدین کہ یہ شیر خرسانی ہو

رباعی

کیا فوب طبیعت نے سلیقہ پیدا کیا
صد شکر کہ ہر ایک دقیقہ سیکھا
عقرب سے ڈرے عشق کی پیچ تو نہ
جب پیچ سے پیچ طریقہ سیکھا

رباعی

فوشیدگی سب جلوہ گری دیکھی ہو
کیفیت دور قری دیکھی ہو
ہر دل مین ہمارے ہی محبت بیحد
ایسی کسی پیشہ مین پری دیکھی ہو

رباعی

کیا آیت مطلع غرض واہ سے ہو
کیا کام رفیقان ہوا خواہ سے ہو
ہاتھون مین نام عشق روشن ہو جلی
بس عرض ہی فاطمہ کے ماہ سے ہو

رباعی

اے عشق طرفداران کمال صاف نہین
کہنا ہی بہت خوب پر انصاف نہین
انصاف سے کیا کام کلام اچھا ہو
گیسو کا نہین عیب جو موہان نہین

من بکی علی الحسین وابکی ومتبا وجبت له الجنة

تائید جناب احدیت سے مجموعہ رباعی مجموعہ سلام و مجموعہ مرثیہ جو رونق ہمعزا اور ذریعہ گریہ و بکا ہی بجائے تلخ جانی مرثیہ

مجموعہ مرثیہ عشق

از کلام بلاغت نظام پر تاثیر مقبول زمانہ پیر سخنگوی عالی پایہ یگانہ نامی جناب سید حسین مرزا صاحب لکھنوی متخلص بہ عشق

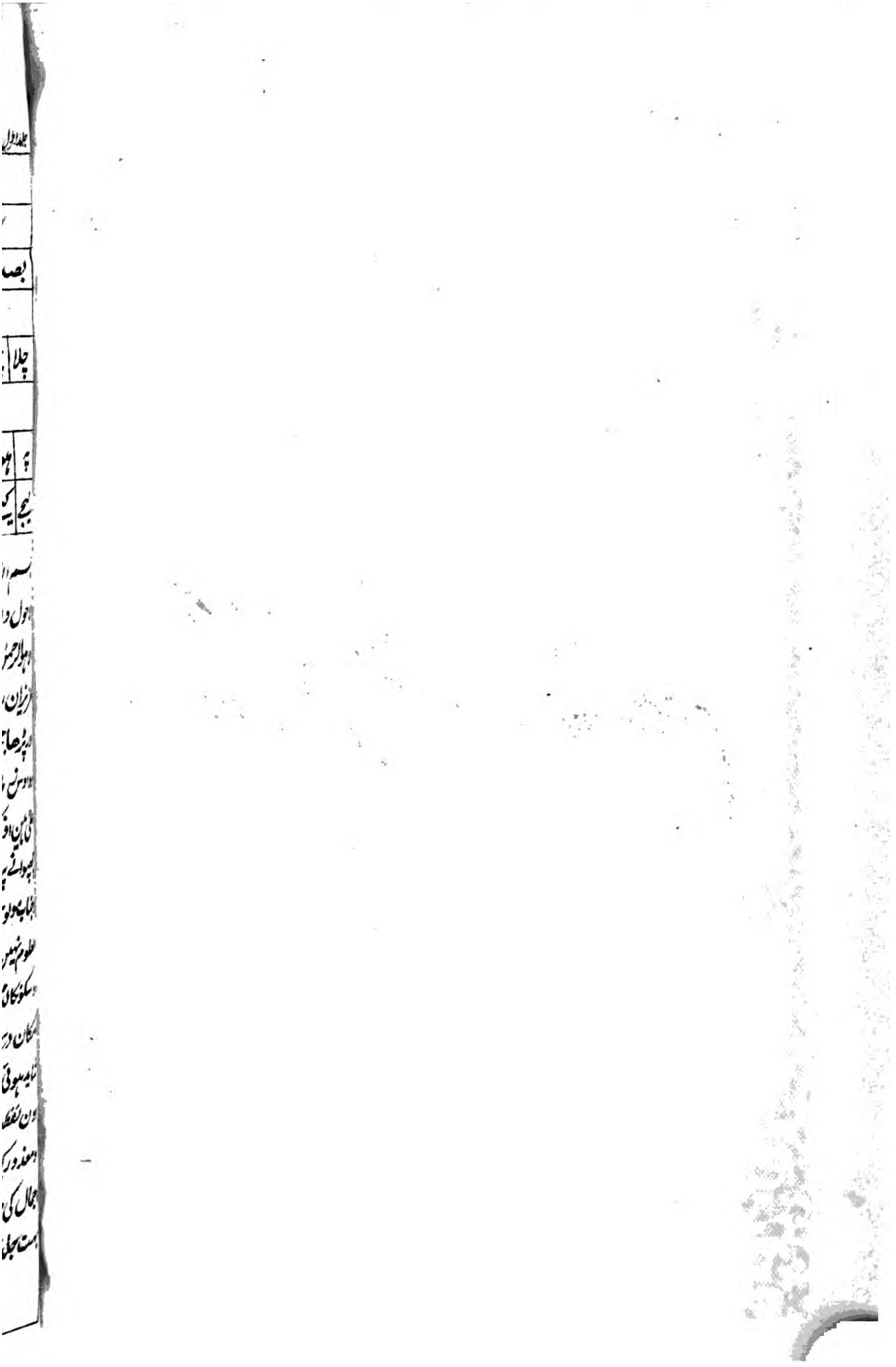
هذا مع مطبع نامستی نولکشور فین لمطبوع

ترکیب و قوافی و الفاظ متروکہ

ترکیب

بصد جاہ	بصد آہ	بآہ و زاری	بچشم نم	بکر و فر	تا بحشر	تا بگور	بفلک

| | | | | | | |



Goolzar Gham

INSTITUTE INDIAN

جلد اول

مجموعۂ مراثی وسلام ورباعیات میر عشق

کہ حسبین قطع نظر عمدگی بیانات رزم وبزم معارک کربلا اور مصائب جناب خامس آل عبا سید الشہدا

علیہ التحیۃ والثنا کے ایک تازہ لطف صنایع وبدایع لفظی کا بھی نسبتاً اور مجموعون سے زیادہ

سن نتایج طبع عالی سخن شناس خوش فکر پاکیزہ خیال جنکا کلام مثل نامی گرامی دیگر مرثیہ گویون کے

شہرۂ آفاق ہے

یعنی جناب سید حسین میرزا صاحب تخلص عشق

مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نول کشور مین چھپا

Gulzār-ĕ-gam.

Vol. I.